كتاب

المعتقد المستقد

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة
دهلي بادارة المولوي عبد المجيد
الدهلوي في سنة ١٣٠١
الهجرية

المعتقد المنتقد

طبع في المطبع الانصاري الكائن في بلدة دهلي بادارة المولوي عبد المجيد الدهلوي في سنة ١٣٠٥ الهجرية

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ استعین

الحمد للہ الذی ارشد قوماً الی الانقطاع من دون الخلق الیہ و وفقہم للاعتماد فی کل امر علیہ
وصرف آخرین عن کل مکرمۃٍ وفضیلۃ وقیّض لہم قرناء قادوہم الی کل ذمیمۃٍ من الاخلاق ورذیلۃ
وطبع علی قلوب آخرین فلا یکادون یفقہون حدیثاً ولا قولاً وثبّطہم عن سُبل الخیرات فما استطاعوا قوۃ
ولا حولاً وصلی اللہ علی سیدنا محمد عبدہ ورسولہ ونبیہ وخلیلہ سید البشر وافضل من مضی وغبر
الجامع لمحاسن الاخلاق والسیر والمستحق لاسم الکمال علی الاطلاق من البشر وختم بہ الانبیاء والمرسلین
واعطاہ مالم یعط احداً من العالمین وعلی آلہ وصحابتہ والتابعین ومن تبعہم بالاحسان اجمعین

اما بعد یہہ ایک رسالہ ہے بیان مین علم سلف عقائد اکابر اہل سنت وجماعت اور ذکر بعض اشراک کلمات
کفر وصور ریا کے اس رسالہ مین ہینے ہر فریق اہل سنت اور ہر عالم کبیر طریق جماعت کے عقائد دیانت کو فصول
جداگانہ مین لکہا ہی ہر چند بیان الفاظ مین تفاوت ہے لیکن غالب معانی متحد ہین اور اگرچہ مسائل اعتقاد کی تکرار ہی مگر
عبارت علحدہ ہے یہہ تکرار مبانی ومعانی کی اس جہت سے ہے کہ نفس عقائد اس فرقہ ناجیہ کے متحد المعنے ہین ناچار
شرکت مبانی کی ضروری ہی اس جمع وتالیف سے یہ فائدہ ہی کہ اختلاف علماء سلف وخلف کا بعض عقائد مین واضح
ہو کر تمیز قوی کا ضعیف سے حاصل ہوگا اور جب مومن دیندار بار بار ان کلمات طیبات وعبارات مبارکات

پر عبور کریگا تو اوسکے دلمین یہ اعتقادات صحیحہ راسخ ہو جائینگی اور تفنن تقریرات و تحریرات اہل علم سے اوسکو ایک
طرح کا ملکۂ راسخہ فہم و تبعہ بصیرت آئیگا دلائل ان اعتقادات و مسائل کے کتب مطولۂ علم اصول دین ہین مضبوط و مرقوم ہین اسجگہ
اونکو بغرض اختصار و اقتصار نہین لکھا گیا مجرد نقل اقوال و مبانی اہل علم پر اکتفا ہوا براہین و حجج کا حوالہ کتب فن پر ہی
علاوہ اون کتب کے رسائل مختصرۂ عقائد مین جو خاص میری تالیف ہین عربی یا اردو یا فارسی کسیقدر ادلہ [illegible]
عقائد مذکورہ کے ہمراہ تصحیح و تنقید کے مرقوم ہین جیسے رسالۂ انتقاد[1] و رسالہ قطف الثمر[2] و رسالہ القائد الی العقائد[3]
یا رسالہ بغیۃ الرائد[4] یا رسالہ فتح الباب[5] وغیر ذلک عقائد ائمہ اربعہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین جو کہ اونکے مقلدین
مذاہب نے لکھی ہین وہ متفق و متحد ہین الا ماشاء اللہ اسیطرح عقائد صوفیہ رحمہم اللہ تعالی موافق عقائد اہل حدیث و
فقہ کے ہین اصول دین مین کچھہ بڑا اختلاف درمیان فقہاء و صوفیہ و اہل حدیث و ظاہریہ کے نہین ہے دس بارہ
مسئلون مین اشعریہ و ماتریدیہ باہم مختلف ہین اور دو چار مسئلون مین حنابلہ کو اونسے خلاف ہے اسیطرح صوفیہ کو
اِنسے اور اہل حدیث کو اصولیین مذاہب سے باقی عقائد مین یہ سارے اہلسنت یکسان ہین وللہ الحمد پھر اس اختلاف کا
مرجع اکثر جگہہ طرف نزاع لفظی کے ہے اور جس جگہہ نفس مسئلہ مین خلاف ہے وہ مسائل اقل قلیل ہین [illegible]
کچھہ مؤدی طرف تکفیر و تضلیل کے نہین ہوتے ہین کیونکہ اعتبار اکثر کا ہے اور اکثر کو حکم کل ہے ؎

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت است — در پردہ دار دیدہ کثرت نمائی را

ہمنے جو فصول ذکر عقائد فحول مین اس جگہہ منعقد کئے ہین اونمین جس کسی کے عقیدہ کو دوسرے فرقہ کے عقیدہ
سے خلاف ہے یا وہ خلاف مخالف ظاہر کتاب و سنت صحیحہ ہے اوسکو ایک فصل علحدہ مین نہایت اختصار کے
ساتھہ لکھدیا ہی تاکہ ہر طالب علم حق فرق راجح کا مرجوح سے کرلے اور اپنے اعتقاد کو موافق ظاہر کتاب و واضح سنت کے
رکھے مقلد اشعری یا ماتریدی یا حنبلی کا نہو فقہاء مالکیہ و شافعیہ اصول دین مین طریقۂ عقائد ابو الحسن اشعری رح کے مقلد
ہین اور حنفیہ طریقۂ ابو منصور ماتریدی کے مقلد ہین اور حنابلہ بجائے خود صاحب اصول دین ہین انکی عقائد ظاہر
حدیث کے موافق ہین یہ اور بات ہی کہ کسی جگہہ اتفاقاً کسی جانب ضعیف کو اختیار کیا ہو رہے اہل حدیث سو وہ جسطرح
کہ فروع مین مقلد کسی امام خاص کے نہین ہین اسیطرح اصول مین بھی نہ اشعری ہین نہ ماتریدی نہ حنبلی بلکہ جو
کچھہ ادلہ کتاب عزیز مین آیا ہے اور سنت مطہرہ صحیحہ سے ثابت ہو چکا ہے وہی پر اعتقاد رکھتے ہین خواہ وہ عقیدہ اونکا
موافق اشاعرہ کی ہو یا مطابق ماتریدیہ کے یا حنابلہ کے یا مخالف اونکے اسیطرح حال فرقۂ ظاہریہ کا بھی ہے کہ یہ
ظاہر و واضح قرآن و حدیث کے پابند ہین نہ کسی کے اجتہاد و رائے کے مستمسک ہین طریقہ صوفیہ صافیہ کا بھی یہی ہے کہ

وہ مجموعۂ اہل حدیث پر ہین اصول وفروع مین اور کسی مذہب خاص کی تقلید کو عقیدۂ وعمل مین واجب نہین
جانتے ہین بلکہ اتباع سنت کو جملہ طرائق پر مقدم رکھتے ہین انکا اختلاف قلیل ساتھہ اہل حدیث کے براہ بعض کشف
ومکاشفہ کے ہوا کا بر صوفیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ کشف کاشف یا رؤیای نائم یا الہام ملہم کوئی حجت شرعی نہین ہے
اسلیئے یہ اصول عقائد مین غالبًا موافق ہین ساتھہ اہل حدیث کے فنعم الوفاق وحبذا الاتفاق کیونکہ صفوۂ امت
ونخبۂ ملت دین اسلام مین یہی دو گروہ ہین ایک اہل حدیث دوسری صوفیہ رہے فقہاء مذاہب سو غالبًا علماء دنیا ہین
نہ علماء آخرت اور مرجع اونکے احکام وفتاوی کا یہی معاملات وامور دنیویہ ہین پس بس الا من رحمہ اللہ تعالی بہر حال
حاصل مقال اس محل مین یہ ہے کہ یہ علم اصول دین اشرف علوم اسلام ہے اس علم کا سیکھنا سکھانا ہر مسلمان پر واجب
ہے قیامت کے دن اسی علم کی وجہ سے نجات حاصل ہوگی یہ علم خود ایک عمل صالح فاضل ہے التوحید راس الطاعات افضل
الحسنات جس شخص کا عقیدہ درست نہین ہوتا ہے اوسکے ساری عمل برباد ہین گو وہ کتنی ہی عبادت بجالائے اوس
عبادت کا کچھہ نفع اوسکو آخرت مین نہوگا اور جس کسیکا عقیدہ درست ہے اوسکو عمل قلیل بھی نفع دیگا بہتر فرقے اسلام
کے جنکو حدیث مین ناری فرمایا ہے وہ سب اہل قبلہ ہین اور عبادت کرتے ہین نماز روزہ زکوۃ حج بجالاتے ہین مگر
اسی فساد عقیدہ کی وجہ سے دوزخی ٹہیرے اسلیئے یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ عمل سے پہلے عقیدہ کو درست کرے
ورنہ عاملۃ ناصبۃ کا مصداق ہوگا محنت برباد گناہ لازم آئیگا اہل اصول نے بیان عقائد مین بعض ایسے مسائل بھی لکھدیے
ہین جنکو نفس الامر مین کچھہ زیادہ تعلق علم عقیدہ سے نہین ہے بلکہ وہ بطور تتمات وتکملات ہین اور بحکم الشیء بالشیء یذکر
امور متصلۃ الباب کا ذکر بھی اثناء کلام مین آجاتا ہے سو وہ کچھہ بیان اصول کے منافی نہین ہے بلکہ ایمان ولقان
واذعان کو قوت وطاقت وکمال بخشتا ہے اس رسالہ مین اونہین علماء معتبرین کے اقوال نقل کئے گئے ہین جنکے
علم وفضل وتقوی وطہارت وتحقیق وتنقیح وتنقید پر کابر اعن کابر اعتماد ہے یا اونکے زلات پر امکان انتقاد ہے ورنہ
رسائل وکتب اس علم کے مطولًا ومختصرًا جامع ہر رطب ویابس بہت ہین ناظر غیر مناظر کو نظر کرنے سے ان فصول
واصول مین یہ بات بھی معلوم ہوجائی گی کہ کس عالم نے کون سی بات بیان مین اپنے عقائد کے زیادہ لکھی ہے اور
کسنے فقط بیان اصول پر قناعت کی ہے یا کسنے مزید کشف کیا ہے اور کسنے اجمال کو منظور رکھا ہے لکن معہذا مرجع
ان سبکے عقائد کا ایک ہے گو مبانی متفرق ہون سہ

عباراتنا شتی وحسنک واحد وکل الی ذاک الجمال یشیر

اردو مین ایسا رسالہ جامعہ اب تک تالیف نہوا تہا اللہ کے فضل وکرم سے یہ عجالۂ نافعہ باوجود تشتت حال کے

مدت قلیل مین انجام کو پہنچا ہے
تاعقائد جمیل تو گفتیم ‌ دُر دریائے معرفت سفتیم ‌ گر تو غواص بحر عرفانی ‌ قدر دُر یگانہ خود دانی

هذا فان کنت احسنت فیما جمعت واصبت فی الذی صنعت فذلک من عمیم منن الله وجزیل فضله الذی
عظیم انعمه علیّ وجلیل طوله وان انا اسأت فیما فعلت واخطأت اذ وضعت فما اجدر الانسان
بالاساءة والعیوب اذ لم یعصمه ویحفظه علام الغیوب ‌ وما أبرّئ نفسی اننی بشر
اسهو واخطئ مالم یحمنی قدر ؛ ولا ترى عذرًا اولی بذی زلل ؛ من ان یقول مقرًّا اننی بشر
والله اسأل ان یجلی هذا المسطور بالقبول عند الجلة والعلماء کما اعوذ به من تطرق ایدی الحساد
الیه والجهلاء لا اله الا هو ولا معبود سواه وانی اشهد واستودع شهادتی هذه فی کتابی هذا وفی غیره
من الکتب التی رقمتها انا ملی ان لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت
وهو علی کل شئ قدیر وان محمدا صلی الله علیه وعلی آله وبارک وسلم عبده ورسوله وخاتم الانبیاء الکرام
وشافع العصاة الموحدین اصحاب الآثام فی یوم القیام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم
حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم فان تولوا فقل حسبی الله لا اله الا هو علیه توکلت وهو رب العرش العظیم

مقدمہ بیانمین فضل علم سلف کی علم خلف پر

الله تعالیٰ نے قرآن کریم مین کسی جگہ ذکر علم کا مقام مدح مین کیا ہے اور کسی جگہ مقام ذم مین اوّل علم نافع ہے
اور ثانی غیر نافع مقام مدح مین فرمایا ہے قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون اور فرمایا ہے شهد الله
انه لا اله الا هو والملائکة واولوا العلم اور فرمایا ہے قل رب زدنی علما اور فرمایا ہے انما یخشی الله من عباده
العلماء اور آدم ابو البشر کو نام اشیا کے سکہائے تھے اور قصہ اونکے عرض کرنیکا ملائکہ پر ذکر کیا ہے یہہ علم لغت تہا جو
اونکو تعلیم کیا تہا ملائکہ نے کہا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اور قصہ موسیٰ اور خضر علیهما السلام مین
فرمایا ہے هل اتبعک علی ان تعلمن مما علمت رشدا سو جس علم کا ذکر ان آیتون مین کیا ہے یہ علم نافع ہے اور ایک قوم کی حال
سے خبر دی ہے کہ اونکو علم دیا تہا لکن انکے علم نے کچہہ نفع اونکو نہ بخشا یہ علم بہی فی نفسہ نافع تہا لکن صاحب علم نے
اوس سے کچہہ نفع نلیا قال تعالیٰ مثل الذین حملوا التورىة ثم لم یحملوها کمثل الحمار یحمل اسفارا اسجگہ عالم بے عمل کو مثل خر بار دار
کی ٹہیرایا ہے وقال تعالیٰ واتل علیهم نبأ الذی آتیناه آیاتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطان فکان من الغاوین الی قوله

واتبع ھواہ وقال تعالے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنی الی قولہ ودرسوا ما فیہ
وقال تعالی واضلہ اللہ علی علم تاویل اس آیت کی یہ ہی کہ جسکو اللہ نے گمراہ کر دیا اوسکا علم غیر نافع ہے پہر وہ علم جسکا ذکر
بروجہ ذم کیا ہے منجملہ اوسکے ایک علم سحر ہے قال تعالی ویتعلمون ما یضرھم ولا ینفعھم ولقد علموا لمن اشتراہ ما لہ فی
الاخرۃ من خلاق وقال تعالی فلما جاءتھم رسلھم بالبینات فرحوا بما عندھم من العلم وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزؤن
وقال تعالی یعلمون ظاھرا من الحیاۃ الدنیا وھم عن الاخرۃ ھم غافلون اسیطرح سنت مطہرہ مین علم کو طرف نافع وغیر نافع کے
تقسیم کیا ہے اور علم غیر نافع سے پناہ مانگی ہی اور علم نافع کا سوال کیا ہی حدیث زید بن ارقم مین فرمایا ہے اللھم انی اعوذ
بک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوۃ لا یستجاب لھا رواہ مسلم وخرجہ اھل السنن من وجوہ
متعددۃ رفعا وفی بعضھا ومن دعاء لا یسمع وفی بعضھا من ھؤلاء الاربع اور حدیث جابر مین آیا ہی کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم یون کہتے تھے اللھم انی اسالک علما نافعا واعوذ بک من علم لا ینفع خرجہ النسائی وابن ماجۃ ولفظ ان النبی
صلعم قال سلوا اللہ علما نافعا وتعوذوا باللہ من علم لا ینفع اور حدیث ابو ہریرہ مین آیا ہی کہ حضرت یون کہتے تہے اللھم
انفعنی بما علمتنی وعلمنی ما ینفعنی وزدنی علما وارزقنی علما تنفعنی بہ رواہ الترمذی اور حدیث انس مین آیا ہی کہ یون دعا
کرتے تہے اللھم انا نسالک ایمانا دائما فرب ایمان غیر دائم واسالک علما نافعا فرب علم غیر نافع خرجہ ابو نعیم
اور حدیث بریدہ مین رفعا آیا ہے کہ ان من البیان سحرا وان من العلم جھلا خرجہ ابو داود صعصعہ بن صوحان نے
کہا ہے وہ علم جو جہل ہے یہ ہے کہ ان یتکلف العالم الی علم ما لا یعلم فیجھلہ ذلک دوسری تفسیر اوسکی یہ ہی کہ جو علم نہ
ضرر دے نہ نفع کرے وہ جہل ہے اوسکا نجاننا بہتر ہے جاننے سے سو جب جہل بہا تہہ اوسکے بہتر ٹہیرا تو وہ علم
جہل سے بھی بدتر ہوا جیسے علم سحر وغیرہ علوم کہ دین یا دنیا مین مضر ہین حضرت سے تفسیر بعض علوم غیر نافع کی مروی
ہے مراسیل ابو داود مین زید بن اسلم سے آیا ہے کہ حضرت سے کہا تہا ما اعلم فلانا یعنی فلان شخص کیا بڑا عالم ہے
فرمایا ہی یعنی کس علم کا کہا بانساب الناس فرمایا علم لا ینفع وجھل لا یضر اسکو ابو نعیم نے کتاب ریاضۃ المتعلمین مین حدیث
ابو ہریرہ سے رفعا روایت کیا ہے اسمین یہ لفظ بہی ہے کہ اونہون نے کہا تہا اعلم الناس بانساب العرب واعلم
الناس بالشعر وبما اختلفت فیہ العرب اسکے آخر مین یہ بہی فرمایا ہی العلم ثلاثۃ ما خلاھن فھو فضل آیۃ محکمۃ
او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ لیکن یہ اسناد صحیح نہین ہے بقیہ نے اسمین غیر ثقہ سے تدلیس کی ہے مگر آخر حدیث کو
ابو داود وابن ماجہ نے ابن عمرو سے رفعا روایت کیا ہے اس لفظ سے کہ العلم ثلاثۃ ما سوی ذلک فھو فضل آیۃ
محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ مگر اسکے اسناد مین عبد الرحمن بن زیاد افریقی ہے اوسکا ضعف

مشہور ہے اور تعلم انساب کا حدیث مین امر آیا ہے کیونکہ اوس سے صلہ ارحام کیا جاتا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا
ہے تعلموا من انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم خرجہ احمد و الترمذی و دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے تعلموا من انسابکم
ما تصلون بہ ارحامکم ثم انتہوا وتعلموا من العربیۃ ما تعرفون بہ کتاب اللہ ثم انتہوا وتعلموا من النجوم ما
تھتدون بہ فی ظلمات البر والبحر ثم انتہوا خرجہ ابن زنجویہ اسکے اسناد مین ابن لہیعہ ضعیف ہے عمر رضی اللہ
عنہ نے کہا ہے تعلموا من النجوم ما تھتدون بہ فی برکم وبحرکم ثم امسکوا وتعلموا من النسبۃ ما تصلون بہ ارحامکم
وتعلموا ما یحل لکم من النساء ویحرم علیکم ثم انتہوا رواہ ابن زنجویہ من طریق نعیم بن ہند دوسرا لفظ عمر کا یہ ہے
تعلموا من النجوم ما تعرفون بہ القبلۃ والطریق رواہ مسعر عن محمد بن عبید اللہ نخعی رح تعلم نجوم کو واسطے اہتداء طریق کے
لاباس بہ کہتے تھے اور تعلیم منازل قمر مین رخصت دیتے تھے رواہ احمد اسحق بن راہویہ نے اتنا اور زیادہ کیا ہے
ویتعلم من اسماء النجوم ما یھتدی بہ لکن قتادہ رح تعلم منازل قمر کو مکروہ بتاتے تھے اور ابن عیینہ بھی اوسکی
رخصت نہین دیتے رواہ حرب طاؤس نے کہا ہے بہت سے نظر کرنیوالے نجوم مین اور سیکھنے والے حروف ابا جاد
کے ایسے ہین جنکیلئے کچھ نصیب نزدیک اللہ کے نہین ہے خرجہ حرب و حمید بن زنجویہ من روایۃ طاؤس عن
ابن عباس ابن رجب کہتے ہین یہ محمول ہے تاثیر پر نہ تسییر پر کیونکہ علم تاثیر باطل محرم ہے اوسیکے حق مین یہ حدیث مرفوع
آئی ہے من اقتبس شعبۃً من النجوم فقد اقتبس شعبۃً من السحر خرجہ ابو داؤد من حدیث ابن عباس مرفوعا
اور حدیث قبیصہ مین فرمایا ہے العیافۃ والطیرۃ والطرق من الجبت خرجہ ابو داؤد عیافت کہتے ہین
زجر طیر کو اور طرق کہتے ہین خط کو زمین مین اس سے ثابت ہوا کہ علم تاثیر باطل محرم ہے اور عمل کرنا اوسکے
مقتضا پر مثل تقرب کرنے کے ہے طرف نجوم کے اور تقریب قرابین کی واسطے نجوم کے کفر ہے باقی رہا علم تسییر سو
سیکھنا اوسکا بقدر حاجت کے واسطے اہتداء و شناخت قبلہ و طرق کے نزدیک جمہور کے جائز ہے اور جو اس
سے زیادہ ہے وہ محتاج الیہ نہین بلکہ شاغل کرنیوالا ہے اوس علم سے جو کہ اوس سے زیادہ اہم ہے اور اکثر
تدقیق کرنا اس علم مین مؤدی ہوتا ہے طرف بدگمانی کے بجانب محاریب مسلمین جو اونکے امصار مین بنائی گئے
ہین چنانچہ اکثر اہل علم نجوم سے قدیمًا و حدیثًا یہ بدگمانی واقع ہوئی ہے اور یہ اسارت ظن حق مین نماز صحابہ و تابعین
کے بہت سے شہرون و قصبات و دہات مین طرف اعتقاد خطا کی پہنچاتی ہے اسیلئے یہ امر باطل ہے امام احمد
نے استدلال کرنے کو جدی سے مکروہ رکھا ہے اور کہا ہے کہ روایت تو یون آئی ہے کہ ما بین المشرق والمغرب
قبلۃ یعنی جدی ونحوہ کا اعتبار نہین آیا ہے اور ابن مسعود نے کعب پر سببات کا انکار کیا تھا کہ ان الفلک یدور

اسیطرح امام مالک نے اسکا انکار کیا تہا بعضین نے کہا ہے کہ زوال بلاد مین مختلف ہوتا ہے اسپر امام احمد نے انکار
فرمایا تہا وجہ انکے انکار کی یا کسی اور کے انکار کی ایسے اقوال پر یہی ہے کہ حضرت نے اسمین کچہہ تکلم نہین فرمایا ہے
اگرچہ یہ لوگ اوسپر یقین رکہتے ہین دوسری شغل ہوتا ساتہہ اسکے مؤدی طرف فساد عریض کے ہوتا ہے بعض
عارفین نے اس علم کی حدیث نزول پر انکار کیا تہا اور کہا تہا کہ ثلث لیل کا باختلاف بلدان کے مختلف ہوتا ہے
پہر نزول وقت معین پر کسطرح ہوسکتا ہے حالانکہ قبح اس اعتراض کا دین اسلام سے بالضرورۃ معلوم ہے اگر
حضرت صلعم یا اونکے خلفاء راشدین اس اعتراض کو سنتے تو معترض کے ساتہہ مناظرہ نکرتے بلکہ مبادرت طرف
اوسکی عقوبت کی کرتے یا اوسکو زمرۂ منافقین مکذبین مین ملحق فرماتے اسیطرح کچہہ حاجت توسع کی علم انساب
مین نہین ہے عمر وغیرہ نے اس سی منع کیا ہی حالانکہ ایک گروہ صحابہ وتابعین کا عارف ومعتنی تہا ساتہہ علم انساب
کے اسیطرح توسع علم عربیت مین لغۃً ونحواً علم اہم سے باز رکہتا ہے اور وقوف ہمراہ اوسکے علم نافع سے محروم
کردیتا ہے قاسم بن مخیمرہ علم نحو کو مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے اولہ شغل وآخرہ بغی مراد اونکی توسع تہی اس
علم مین اسیطرح امام احمد توسع کو علم لغت مین اور معرفت عربیت مین مکروہ رکہتے تہے چنانچہ ابو عبید پر اسی بابت
انکار کیا تہا اور کہا تہا ہو یشتغل عما ہو اہم منہ اسی جگہ سے یہ بات کہی جاتی ہے کہ العربیۃُ فی الکلام کالملح فی الطعام
یعنی فقط اسقدر نحو حاصل کرے جس سی کہ کلام صحیح صالح کہہ سکے جسطرح کہ ذرا سا نمک کہانیمین بقدر صلاح کے
ڈالتے ہین اور جب نمک زیادہ ہوجاتا ہے تو کہانا بگڑ جاتا ہے اسیطرح علم حساب ہی کہ اوسکو بقدر حاجت
کے حاصل کری جس سے تقسیم فرائض ووصایا وغیرہ امور کی قسمت درمیان مستحقین کی ہوسکے اور جو اس مقدار
سے زیادہ ہے وہ علم غیر نافع ہی اوس سی کچہہ کام نہین نکلتا مگر مجرد ریاضت اذہان وصیقل گری افہام سو اوسکی
کچہہ حاجت نہین ہے وہ تو علم اہم سے باز رکہتا ہے مین کہتا ہون مقدار ضروری علوم کا بیان مفصل کتاب
احیاء العلوم سے معلوم کرنا چاہیئے پہر احیاء الاحیاء سے پہر لسان العرفان سے پہر وہ علوم جو بعد صحابہ کے حادث
ہوی ہین اور اونمین اون علوم والون نے توسع کیا ہے اور اونکا نام علوم رکہا ہے اور یہ گمان کرتے ہین کہ
جو شخص اون علوم کا عالم نہین ہے وہ جاہل یا گمراہ ہے سو وہ سب علوم بدعات ضلالات اور محدثات اور
امور منہی عنہا ہین منجملہ انکے ایک وہ علم بہی ہے جسکو معتزلہ نے احداث وایجاد کیا تہا یعنی کلام کرنا قدر وضرب امثال
اسمین حالانکہ خوض کرنیسے قدر مین نہی آئی ہے ابن عباس مرفوعاً کہتے ہین لا یزال امر ہذہ الامۃ موافیاً او مقارباً
مالم یتکلموا فی الولدان والقدر رواہ ابن حبان والحاکم وقد روی موقوفاً ورجح بعضہم وقفہ

اور ابن مسعود نے رفعاً کہا ہے اذا ذکر اصحابی فامسکوا واذا ذکر اصحاب النجوم فامسکوا رواہ البیھقی وقد روی من وجوہ متعددۃ فی اسانیدھا مقال ابن عباس نے میمون بن مہران سے کہا تہا خبردار جو تونے کبہی نجوم مین نظر کی کہ یہ نظر طرف کہانت کے بلاتی ہے اور خبردار جو قدر مین گفتگو کی کہ یہ طرف زندقت کے بلاتی ہے اور خبردار جو تونے کسی ایک صحابی حضرت کو برا کہا کہ اللہ تجکو اوندہے منہہ آگ مین ڈالیگا اخرجہ ابو نعیم من وجوہ عا ولا یصح رفعہ نہی خوض کرنے سے قدر مین کئی طرح پر ہوتی ہے ایک یہ کہ بعض کتاب اللہ کو بعض پر لگا ماریو مثبت ایک آیت سے انتزاع اثبات کا کرے اور نافی دوسری آیت سے نفی قدر کی نکالے پہر باہم مجادلہ چلے یہ صورت عہد حضرت مین واقع ہوئی تہی اوسپر حضرت نے غصہ فرمایا تہا اور منع کیا تہا یہ شکل منجملہ اختلاف کے قرآن مین ہے اور جہگڑنا ہے اللہ کی کتاب مقدس مین حالانکہ اس سے نہی آئی ہے دوسری خوض کرنا ہے قدر مین اثباتاً ونفیاً بقیاسات عقلیہ جسطرح قدریہ کہتے ہین لو قدر وقضی ثم عذب کان ظالماً اور جبریہ نے کہا ہے ان اللہ جبر العباد علی افعالھم ونحو ذلک تیسری خوض کرنا ہی راز قدر مین حالانکہ اس سے علی مرتضی وغیرہ سلف نے منع کیا ہے کیونکہ بندے اسکی حقیقت پر مطلع نہین ہو سکتے ہین پہر منجملہ محدثات امور کے جسکو معتزلہ اور اونکے ہم آوازون نے احداث کیا ہے کلام کرنا ہی اللہ کی ذات وصفات مین بادلہ عقول حالانکہ اسکا خطر کلام فی القدر سے بھی بڑہ کر ہے کیونکہ کلام کرنا قدر مین کلام تہا اللہ کے افعال مین اور یہ کلام ہے اوسکی ذات وصفات مین پہر یہ لوگ دو قسم پر ہو گئے ایک قسم وہ ہی جنہوں نے بہت سے صفات الہیہ کی جو کتاب و سنت مین وارد ہین نفی کی ہے اسلئے کہ اونکے نزدیک وہ صفات مستلزم تشبیہ بالمخلوقین تہی جسطرح کہ معتزلہ نے کہا ہے لو رؤی لکان جسماً لانہ لا یری الا فی جھۃ اور یہ کہا کہ لو کان لہ کلام یسمع لکان جسماً انہین کے موافق وہ قوم ہے جو نفی استوار رحمن علی العرش کی کرتی ہے وجہ اس نفی کی یہی تشبیہ ہے سو یہ طریق معتزلہ وجہمیہ کا ہے سلف نے انکی تبدیع وتضلیل پر اتفاق کیا ہے بہت سے لوگ منجملہ متاخرین منتسبین الی الحدیث کے انہین کے رستہ پر بعض امور مین چلتے ہین دوسری قسم وہ ہے جنہنے قصد اثبات صفات کا ادلہ عقول سے کیا جنمین کہ کوئی اثر وارد نہ تہا اور نفی والونپر رد کیا مقاتل بن سلیمان اور اونکا تابعین جیسے نوح بن ابی مریم وغیرہ کا طریقہ یہی تہا پہر ایک گروہ محدثین قدیم وحدیث کا اونکے تابع ہو گیا یہی مسلک کرامیہ کا بہی تہا انہین سے بعض نے واسطے اثبات صفات کے جسم ثابت کیا لفظاً یا معنیً اور بعض نے اللہ کے لئے وہ صفات ثابت کئے جو کتاب و سنت مین نہین آئی ہین جیسے حرکت وغیرہ جو کہ نزدیک انکے لازم صفات ثابتہ ہے سلف نے

مقاتل پر بابت رد کرنے کے جہم پر باولہ عقل انکار کیا تہا اور مقاتل پر طعن کرنیمین مبالغہ فرمایا تہا اور بعض نی اوسکے قتل کو حلال کر دیا تہا منہم مکی بن ابراہیم شیخ البخاری وغیرہ الغرض ٹہیک بات یہی ہے کہ جسپر سلف صالح تہے کہ آیات واحادیث صفات کو جسطرح پر کہ وہ آئی ہین بغیر تفسیر وتکییف وتمثیل کے جاری کریں کسی سلف سے خلاف اسکی البتہ کچہہ صحت کو نہین پہنچا ہی خصوصًا امام احمد رضی اللہ عنہ سے اسیطرح خوض کرنا معانی صفات مین اور ضرب امثال کرنا نچاہیئے اگرچہ بعض لوگون نے جو کہ زمانہ امام احمد سی قریب تہے کچہہ کچہہ ایسا کام باتباع طریقہ مقاتل کیا ہے لکن اس بارہ مین مقاتل کی پیروی کرنا نچاہیئے بلکہ ائمہ اسلام کی اقتدا کرنا واجب ہے جیسے ابن مبارک وامام مالک وسفیان ثوری واوزاعی وامام احمد واسحق وابوعبید ونحوہم ان سبکی کلام مین کوئی شی جنس سی کلام متکلمین کے نہین پائی جاتی پہر کلام فلاسفہ کا کیا ذکر ہے کسی مسلمان نے امام احمد کے کلام مین کوئی جرح وقدح نہین کی ابوزرعہ رازی کہتے ہین جس شخص کے پاس کچہہ علم ہے اور اوسنے صیانت وحفاظت اپنی علم کی نکی اور نشر مین اوس علم کی محتاج کسی شی کا علم کلام سے ہوا تو وہ طریقہ سلف پر نہین ہی پہر منجملہ محدثات امور کے وہ ضوابط رائی وقواعد عقل ہین جو کہ فقہاء اہل رائی نے احداث وایجاد کئے ہین اور فروع فقہ کو طرف انکی رد کیا ہے خواہ وہ مخالف سنن ہون یا موافق سنن اون فروع کو انہین قواعد مقررہ پر جاری کرتے ہین اگرچہ اصل انکی تاویل ہی نصوص کتاب وسنت پر لکن یہ تاویلات ایسی ہین کہ انکا غیر انہین مخالف انکی ہی سو اسی بات کا انکار ائمہ اسلام نے کیا ہے فقہاء اہل رائی پر حجاز وعراق مین اور بہت کچہہ مبالغہ اسکی ذم وانکار مین فرمایا ہے رہی ائمہ وفقہاء اہل حدیث سو وہ تابع حدیث صحیح ہین وہ حدیث کہین سے بہی ہاتہہ آئی جبکہ معمول بہ ہو نزدیک صحابہ ومن بعدہم کے یا نزدیک ایک گروہ صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے پہر جس حدیث کی ترک پر سلف نے اتفاق کیا ہے اوسپر عمل کرنا جائز نہین ہے کیونکہ اونہون نے جو اوسکو چہوڑا ہے تو کچہہ جان ہی کر ترک کیا ہے کہ وہ لائق عمل کے نہین ہے عمر بن عبدالعزیز کہتے تہے خذوا من الرأی ما یوافق من کان قبلکم فانہم کانوا اعلم منکم رہی وہ حدیث جو کہ خلاف عمل اہل مدینہ ہے سو امام مالک کا یہ طریقہ تہا کہ وہ عمل اہل مدینہ کو اخذ کرتے تہے اور اکثر سلف آخذ بالحدیث تہے منجملہ اون چیزون کے جنپر سلف نے انکار کیا تہا ایک علم جدال وخصام ومراء ہی مسائل حلال وحرام مین کیونکہ ائمہ اسلام کا یہ طریقہ نہ تہا یہ جہگڑا تو بعد اونکے زمانہ کے نکلا ہے اسکو فقہاء عراق نی مسائل خلاف بین الشافعیہ والحنفیہ مین نکالا اور کتب خلاف تالیف کئے اور بحث وجدال کو اون مسائل مین بہت کچہہ وسعت بخشی ابن رجب کہتے ہین دکان ذلک محدثا لا اصل لہ سو یہی فن اونکا علم ٹہیر گیا اور اسنے اونکو علم نافع سے

ضوابط اہل الرائے

علم جدال

روکدیا اسلیئے سلف نے اِس فن پر انکار کیا ہے اور حدیث مرفوع مین آیا ہے ماضل قوم بعد هدیً کانوا علیہ الا اوتوا
الجدال ثم قرأ ما ضربوه لك الا جدلا بل هم قوم خصمون رواہ اهل السنن اور بعض سلف نے کہا ہے اللہ جب
ساتھہ کسی بندی کے ارادہ خیر کا کرتا ہی تو اوسکے لئے دروازہ عمل کا کہولدیتا ہے اور دروازہ جدل کا بند کردیتا
ہے اور جب ساتھہ کسی بندی کے ارادہ شر کا کرتا ہے تو باب عمل کو بند کرکے باب جدل کو کہولدیتا ہے امام
مالک نے فرمایا ہے ادرکت هذه البلدة وانهم ليكرهون هذا الاكثار الذي فيه الناس اليوم مراد اس سے مسائل
خلاف ہین امام کثرت کلام اور فتیا کو عیب جانتے تہے اور کہتے تھے یتکلم احدهم کانہ جمل مغتلم یقول هو کذا هو کذا
یهذر فی کلامه اسیطرح جواب دینا کثرت مسائل مین مکروہ رکہتے تہے اور کہتے تہے کہ اللہ تعالی نے کہا ہے ویسئلونک
عن الروح قل الروح من امر ربی دیکہو اسجگہ اونکے سوال کا کچہہ جواب نہین دیا کسی نے امام مالک سے
کہا تہا آدمی عالم سنن ہوتا ہے سنن کیطرف سے جدل کرتا ہے کہا جدل کیون کرے سنت کی خبر کردے اگر
سائل یا سامع قبول کرے بہتر ورنہ خاموش رہے اور کہتے تہے کہ جدال و مراء علم مین نور قلب کو لیجاتا
ہے مراء یعنی جہگڑنا علم مین دلکو سخت کردیتا ہے اور باہم دشمنی پیدا کرتا ہے اکثر مسائل مین جو اونسے پوچہے
جاتے تہے کہدیتے کہ مین نہین جانتا ہون امام احمد اس امر مین اونہین کے رستہ پر چلتے تہے حدیث شریف
مین کثرت مسائل و اغلوطات مسائل سے اور مسائل سے قبل وقوع حوادث کی نہی آئی ہے وفی ذلك ما یطول
ذکرہ معہذا کلام سلف و ائمہ مین جیسے ہر سہ مجتہدین اور اسحق بن راہویہ ہین تنبیہہ ہے ماخذ فقہ و مدارک
احکام پر بکلام وجیز مختصر جس سے مقصود کا فہم بغیر طول و اسہاب کے ہوتا ہے اور اونکی کلام مین رد
اقوال مخالفہ سنت بالطف اشارہ و احسن عبارہ موجود ہے جو اوسکو فہم کرلیتا ہے وہ اطالت کلام متکلمین
سے اوس باب مین بعد اونکے بے نیاز ہو جاتا ہے بلکہ اکثر یہ دیکہا گیا ہے کہ وہ کلام طویل اونکا اسقدر
صواب پر متضمن نہین ہوتا ہے جو صواب کہ انکی اس کلام مختصر مین موجود ہوتا ہے سلف امت و ائمہ ملت مین جس
کسینے کثرت خصام و طول جدال سے سکوت کیا تہا وہ کچہہ بسبب جہل و عجز کے نتہا بلکہ علم و خشیت خدا کی راہ
سے تہا اور جس کسی نے بعد اونکے تکلم و توسع کیا سو کچہہ اسلئے نہین کیا کہ وہ مختص تہی ساتھہ اوس علم کی اور
کوئی دوسرا عالم ساتھہ اوسکے نتہا بلکہ وہ کلام و توسع اونکا محبت کلام و قلت ورع کی راہ سے تہا کما قال
الحسن وسمع قوما یتجادلون هؤلاء ملوا العبادة وخف علیهم القول وقل ورعهم فتکلموا مہدی بن میمون کہتے
ہین ایک مرد نے محمد بن سیرین کے ساتھہ مراء کیا وہ سمجہہ گئے کہا مین جانتا ہون جو تیرا ارادہ ہے یعنی اگر مین

تیرے ساتھہ جھگڑا کرون تومین عالم بالبواب مراٹھیرون دوسری روایت یون ہے انا اعلم بالمناء ہ بینت
ولکن لا اماریک ابراہیم نخعی کہتے ہین ما خاصمت قط عبد الکریم جزری نے کہا ہے ما خاصم ذو ورع قط
جعفر بن محمد نے کہا ہے تم بچو خصومات کرنے سے دین مین کہ یہ دلکو مشغول کر دیتی ہین اور نفاق کی مورث
ہوتے ہین عمر بن عبد العزیز کہتے تھے اذا سمعت المراء فاقصر اور یہ بہی کہتے تہے کہ جو شخص اپنے دین کو نشانہ
خصومات کا بنائیگا وہ کثیر التنقل ہوگا سابقین نے علم کی راہ سے وقوف کیا ابصارت کی راہ سے باز رہے
ورنہ وہ تو بحث پر بڑی قوی زور آور تھے اس بارہ مین کلام سلف کا بہت ہے متاخرین فتنہ مین پڑ گئے
اس گمان پر کہ جو شخص مسائل دین مین کثیر الکلام والجدال والخصام ہے وہی بڑا عالم ہے حالانکہ یہ بات نہین ہے یہ تو
جہل محض ہے اکابر صحابہ و علماء صحابہ کو دیکھو جیسے شیخین و مرتضیٰ و معاذ و ابن مسعود و زید بن ثابت کہ یہ کسطرح کے لوگ
تھے انکا کلام ابن عباس کے کلام سے کمتر تھا حالانکہ یہ ابن عباس سے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تابعین کا
کلام صحابہ سے اکثر ہے حالانکہ صحابہ اونسے اعلم تر تھے اسیطرح کلام تبع تابعین کا نسبت کلام تابعین کے اکثر
تہا حالانکہ تابعین علم مین اونسے زیادہ تر تہے غرضکہ علم نہ کثرت روایت کا نام ہے نہ کثرت مقال کا وہ تو ایک نور
ہے جو اندر دل کے پہینکدیا جاتا ہے بندہ بسبب اوس چمک کے درمیان حق و باطل کے تمیز کر لیتا ہے پہر اوس
سے بعبارات وجیزہ مختصرہ محصلہ مقاصد تعبیر کرتا ہے حضرت صلعم کو جوامع کلم دئے گئے تہے اور کلام مختصر کر گئے
عطا ہوا تہا و لہذا کثرت کلام سے اور توسع کرنے سے قیل و قال مین نہی آئی ہے اور حضرت نے فرمایا ہے ان اللہ
لم یبعث نبیا الا مبلغا وان تشقیق الکلام من الشیطان مطلب یہ کہ پیغمبر اوتنی ہی بات کرتا ہے
جس سے بلاغ حاصل ہو جائے رہی کثرت قول و تشقیق کلام سو وہ مذموم ہے حضرت کا خطبہ قصد یعنی متوسط
ہوتا تہا اور جب بات کرتے تو اگر کوئی شمار کرنیوالا ان کلمات کو شمار کرنا چاہتا تو گن لیتا اور فرمایا کہ بعض البیان
سحر ہوتا ہے یہ ارشاد بطور ذم کے فرمایا ہے نہ بطور مدح کے جسطرح کہ بعض لوگون نے گمان کیا ہے جو شخص
سیاق الفاظ حدیث مین تامل کریگا وہ اس مطلب پر یقین لائیگا ابن عمر درفعاً کہتے ہین ان اللہ یبغض
البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ الترمذی اس باب مین اور بہت سی
حدیثین مرفوع و موقوف آئی ہین عمر و سعد و ابن مسعود و عائشہ وغیرہم سے تو اب یہ اعتقاد کرنا واجب ہوا کہ
جو شخص کثیر القول اور باسط الکلام ہے تم مین وہ کچھہ اعلم تر نہین ہے اوس شخص سے جو کہ کم سخن ہے ابن رجب
کہتے ہین ہم جہلہ مردم کے ساتھہ مبتلا ہو گئے جو حق مین متوسع القول کے متاخرین مین سے یہ اعتقاد رکھتے

ہین کہ وہ افضل تر ہے متقدمین سے پہر انمین کسی کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ شخص ہر متقدم سے افضل ہے کیا صحابہ اور
کیا من بعدہم کیونکہ کثیر البیان والمقال ہے اور کوئی شخص انمین یہ کہتا ہے کہ یہ کثیر المقال فقہاء سبعہ مشہورین
متبوعین سے بہی فاضل تر ہے حالانکہ اس سے یہ بات لازم آتی ہے کہ ہر متاخر ساری متقدمین سے بہتر ہو
کیونکہ یہ فقہاء سبعہ بنسبت اون لوگون کے جو انسے پہلے تہے اکثر القول ہین سو جب وہ لوگ جو بعد ان فقہاء کے
آئے ہین بسبب اتساع قول کے انسے عالم تر ٹہیرے تو یہ لوگ اون لوگون سے جو بنسبت انکے اقل القول تہے
جیسے ثوری و اوزاعی ولیث و ابن مبارک اور انکا طبقہ بالاولی اعلم و افضل ہوئے بلکہ اون لوگون سے بہی
بہتر ہوئے جو انسے پہلے تہے جیسے تابعین و صحابہ کیونکہ وہ بنسبت اون لوگون کے جو بعد اونکے آئے ہین اقل الکلام
تہے حالانکہ یہ تنقص عظیم ہے واسطے سلف صالح کے اور اساءت ظن ہے ساتہہ اونکے اور اونکا منسوب کرنا ہی
طرف جہل و قصور علم کی ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ابن مسعود نے حق مین صحابہ کے بہت سچی بات کہی ہی
انہم ابر الامۃ قلوبا واعمقہا علما واقلہا تکلفا و روی نحوہ ایضا عن ابن عمر یہ اشارہ ہے طرف
اسکے کہ جو لوگ بعد صحابہ و تابعین کے آئے وہ قلیل العلم کثیر التکلف ہین ابن مسعود نے یہہ بھی کہا ہے انکم فی زمان
کثیر علماؤہ قلیل خطباؤہ وسیاتی بعدکم زمان قلیل علماؤہ کثیر خطباؤہ سو جو شخص کثیر العلم قلیل القول ہے وہ
ممدوح ہے اور جو شخص بالعکس اسکے ہے وہ مذموم ہے ابن رجب نے کہا حضرت صلعم نے واسطے اہل یمن کی
شہادت ایمان و فقہ کی دی ہے یہ لوگ سب لوگونمین اقل الکلام اور متوسع فی العلوم ہین انکا علم انکے لوگونمین
علم نافع ہے یہ اپنی زبان مین قدر محتاج الیہ کو علم سے بیان و تعبیر کرتے ہین وھذا ھو الفقہ والعلم النافع
غرضکہ افضل علوم وہ علم ہے جو کہ تفسیر قرآن اور معانی احادیث سید الانام مین ہو اور کلام حلال و حرام مین وہ
ہے جو کہ صحابہ و تابعین و تبع تابعین سے ماثور ہو کر زمن ائمہ مشہورین اسلام تک پہنچی جنکی دین مین اقتدا
کیجاتی ہی اور جنکے نام ہم اوپر لکہہ چکے ہین سو ضبط کرنا اوس شے کا جو انسے مروی ہے اس باب مین افضل علم
ہے ہمراہ تفہم و تعقل و تفقہ کی اور جو توسع کہ بعد انکی زمانے کے حادث ہوا ہے اوسمین اکثر کچہہ خیر نہین ہے مگر یہ
کہ اونکے کلام کی شرح ہو اور جو برخلاف اونکے کلام کے ہے وہ اکثر باطل ہے اوسمین کچہہ منفعت نہین بلکہ
انہین کے کلام مین کفایت و زیادت ہے انکے بعد جو لوگ ہوئے اونکے کلام مین کوئی حق نہین ملتا ہے
لکن وہ حق کلام مین ان ائمہ کے اوجز لفظ و اخصر عبارت مین موجود ہے اور جو باطل انکے من بعد کے کلام
مین پایا جاتا ہے اوسکا بطلان انکے کلام مین موجود ہے مگر اوس شخص کے لئے جو فہم و تامل رکہتا ہے پہر اونکو

کلام مین وہ معانی بدیعہ و مآخذ دقیقہ موجود ہین کہ من بعد ہم کو اوس طرف راہ نہین ملتی اور کوئی اوس تک
نہین پہنچا پس جو شخص کہ علم کو اونکے کلام سے حاصل نہین کرتا ہے اوس سے یہ خیر کثیر بالکل فوت ہو جاتی ہے
اور وہ بہت سے باطل مین جا گرتا ہے بوجہ متابعت متاخرین کے پھر جو شخص کہ ارادہ انکے کلام کے جمع کرنیکا
رکھتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے معرفت صحیح کا سقیم سے اور یہ بات معرفت جرح و تعدیل و علل سے حاصل
ہوتی ہے جسکو اس امر کی شناخت نہین ہے وہ جو کچھہ نقل کرتا ہے اوسپر وثوق نہین ہو سکتا بلکہ خود اوسپر
حق و باطل ملتبس رہتا ہے اور وہ اپنے علم پر واثق نہین ہوتا جسطرح کہ قلیل العلم لوگ روایت حدیث پر یا
مرویات سلف پر بوجہ جہل کے صحیح کو سقیم سے وثوق نہین کرتے ہین بلکہ وہ بسبب اپنے جہل کے یہ بات
تجویز کرتے ہین کہ یہ سب باطل ہے کیونکہ اونکو سرے سے وہ معرفت ہی حاصل نہین ہے جسکے سبب سے صحیح و
سقیم کو شناخت کر سکین اوزاعی نے کہا ہے علم وہ ہے جو اصحاب محمد صلعم لائے ہین اسکے سوا جو کچھہ ہے وہ علم
نہین ہے یہی قول امام احمد رح کا ہے اور حقین تابعین کے کہا ہے کہ انت مخیر بین کتابته و ترکه چنانچہ
زہری کلام تابعین کو لکھہ لیتے تھے اور صالح بن کیسان خلاف انکے کرتے پھر ترک کتابت کلام تابعین پر نادم ہوئے
ابن رجب کہتے ہین ہمارے زمانہ مین لکھنا کلام سلف ائمہ اور سلف مقتدی بہم کا تا زمانہ شافعی و احمد و اسحق و ابو عبید
متعین تھا آدمی کو چاہیئے کہ اوس علم سے جو بعد سلف کے حادث ہوا ہے پرحذر رہے اسلئے کہ بعد انکے حوادث
کثیرہ حادث ہوئے ہین اور ایسے لوگ پیدا ہوئے جو منسوب ہین طرف متابعت حدیث کے جیسے ظاہریہ و
نحو ہم کہ اونکے سخت مخالف ہین بسبب شذوذ کے ائمہ سے اور اپنے فہم مین اونسے منفرد ہو گئے ہین اور جس
بات کو ائمہ نے اپنے اگلون سے اخذ نکیا تہا اوسکو یہ اخذ کرتے ہین معتزلک داخل ہونا کلام متکلمین و فلاسفہ مین شر
محض ہے اور یہ بات بہت کم ہے کہ کوئی شخص ان فنون مین داخل ہوا اور ساتھہ بعض اوضار اہل علوم مذکورہ
کے آلودہ و متلطخ نہوا امام احمد نے فرمایا ہے ناظر فی الکلام اس بات سے خالی نہین رہتا کہ جہمیہ نہو اسیطرح باقی
ائمہ سلف نے تحذیر کی ہے اہل کلام سے اگرچہ وہ ذب عن السنہ کیون نکرین اور وہ جو محبین کلام محدث
اور متبعین متکلمین کے کلام مین مذمت اون لوگون کی پائی جاتی ہے جو خصومات و جدال مین توسع نہین کرتی
ہین اور یہ لوگ اونکو منسوب طرف جہل یا حشو یا عدم معرفت باللہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ یہ عارف اپنے دین
کے نہین ہین سو یہ سب باتین اونکی خطوات شیطان ہین نعوذ باللہ منہ منجملہ محدثات علوم کے ایک کلام
کرنا ہے علوم باطنہ مین ساتہہ مجرد رائے یا ذوق یا کشف کے جیسے معارف و اعمال قلوب اور اوسکے

تو ابع ہین کہ اسمین خطر عظیم ہے آعیان ائمہ نے اس امر پر انکار فرمایا ہے جیسے امام احمد وغیرہ اور ابو سلیمان
کہتے تھے مجھپر کوئی نکتہ نکت قوم سے گزر کرتا ہے مین اوسکو قبول نہین کرتا مگر ہمراہ دو شاہد عدل کے ایک
کتاب دوسری سنت اور سید الطائفہ جنید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے علمنا هذا مقيد في رواية مشيد على الكتاب
والسنة فمن لم يقرء القرآن ولم يكتب الحديث لا يقتدى به في علمنا هذا ابن رجب کہتے ہین بر تختہ اس
باب کا بہت کشادہ ہوگیا ہے اور اقوام کثیرہ اوسمین داخل ہوکر انواع زندقت و نفاق مین پڑگئی اور یہ
دعوی کرنے لگے کہ اولیاء اللہ افضل ہین انبیاء سے یا وہ مستغنی ہین ان پیغمبرون سے اور جو شرائع اللہ کے
رسل لائے تھے اونکا نقص کرنے لگے اور مدعی حلول و اتحاد کے ہوگئے اور وحدت وجود وغیر ذلک کے
قائل ٹہیرے حالانکہ یہ سب اصول ہین کفر و فسق وعصیان کے مثل دعوی اباحت و محل محظورات شرایع
پہر اس طریق مین بہت ایسی چیزین داخل کردین جو دین مین سے بالکل نہ تہین بعض نے یہ اعتقاد کیا
کہ اینسے ترقیق قلوب حاصل ہوتی ہے جیسے غنا و رقص اور کسی نے یہ سمجہا کہ مراد اونسے ریاضت نفوس ہے
جیسے عشق صور محرمہ کا اور نظر کرنا طرف حسین شکلون کے ؎

ز نکہت سحری شوق یار میخیزد　　جنون ز سایہ ابر بہار میخیزد

اور بعض نے یہ زعم کیا کہ انمین کسر نفوس و تواضع ہے جیسے شہرت لباس وغیر ذلک کہ شریعت مین
نہین آئی پہر بعض اشیاء انمین ایسی ہین جو اللہ کے ذکر اور نماز سے روکتی ہین جیسے غنا و نظر محرم یہ
لوگ اس امر مین مشابہ اون لوگون کے ہوگئے جنہون نے اپنے دین کو لہو و لعب ٹہیرالیا ہے ؎

دانی الغناء فکالحمیر تناهقوا　　والله ما رقصوا لاجل الله

ابن رجب فرماتے ہین علم نافع ان سب علمون مین سے یہی ضبط کرنا نصوص کتاب و سنت کا اور سمجہنا
اونکے معانی کا اور مقید ہونا ساتہہ ماثورات صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے معانی قرآن و حدیث مین ہے
اور جو کلام اونسے دربارہ حلال و حرام و زہد و رقائق و معارف وغیر ذلک آیا ہے اوسکے ساتہہ مقید ہونا اور
اور تمیز صحیح مین سقیم سے کوشش کرنا پہر جہد کرنا وقوف پر اونکے معانی و تفہم مین و فی ذلک کفاية لمن عقل وشغل
بالعلم النافع جو کوئی شخص اسپر وقوف کرکے اخلاص قصد کا اوسمین لوجہ اللہ کرتا ہے اور اللہ سے استعانت
چاہتا ہے تو اللہ اوسکی اعانت کرتا ہے اور اوسکو راہ پر لگا کر توفیق تسدید و فہم و الہام عطا فرماتا ہے اسدم
علم کا ثمرہ اوسکو حاصل ہوتا ہے وهي خشية الله تعالى كما قال عز وجل انما يخشى الله من عباده العلماء اور ابن مسعود وغیرہ نے

کہا ہے کفی بخشیۃ اللہ علما وکفی بالاغترار باللہ جہلا اور بعض سلف نے فرمایا ہے لیس العلم بکثرۃ الروایۃ ولکن العلم الخشیۃ اور بعض نے کہا ہے من خشی اللہ فہو عالم ومن عصاہ فہو جاہل سلف علما کا کلام اس باب مین بہت ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ علم دو امر پر دلالت کیا کرتا ہے ایک اللہ کی معرفت پر کہ اللہ کن اسماء حسنی وصفات علیا وافعال باہرہ کا مستحق ہے یہ شناخت اجلال و اعظام و خشیت ومہابت ومحبت ورجائے الٰہی کے مستلزم ہوتی ہے امر دیگر شناخت اس بات کی ہے کہ اللہ تعالے کو اعتقادات واعمال ظاہرہ وباطنہ واقوال مین سے کون سی شئے محبوب وپسندیدہ ہے اور کس چیز سے وہ کراہت وغصہ فرماتا ہے سو جس شخص کو اس بات کا علم حاصل ہو جاتا ہے تو وہ طرف اوس چیز کے شتابی کرتا ہے جسمین کہ اللہ کی محبت وخوشی ورضا ہوتی ہے اور جس چیز کو وہ مکروہ ومسخوط وناخوش رکھتا ہے اوس سے یہ شخص دور بھاگتا ہے پس جبکہ علم نے اپنے صاحب کو یہ ثمرہ عطا کیا تو یہ علم نافع ٹھیرا اور جب نافع ہو کر دلمین اوسنے جگہ و وقار پکڑا تو اب وہ دل اللہ کے لئے خاشع اور شکستہ اور سامنے اوسکی ہیبت و اجلال و خشیت ومحبت وتعظیم کے ذلیل وخوار ہو جائیگا اور جب دلمین خشوع وذل وانکسار آگیا تو اب نفس اوسکا ذرا سی حلال پر دنیا سے قانع ہو کر شکم سیر رہیگا یہ قناعت اوسکے لئے موجب زہد کی دنیا مین ہو جائیگی اور روح سب کو فانی سمجھیگا مال وجاہ وفضول عیش کا کچھ حظ باقی نہ رہیگا کیونکہ عدم قناعت سے نزدیک اللہ تعالے کے حظ اسکا نعیم آخرت سے گھٹ جاتا ہے اگرچہ یہ شخص نزدیک اللہ کے کریم ہو ابن عمر وغیرہ سلف نے اسطرح کہا ہے اور یہ مرفوعا بھی مروی ہے یہ بات اسکے موجب ہے کہ درمیان بندہ اور درمیان رب کے ایک معرفت خاصہ ہو کہ جب وہ اللہ سے کچھ مانگے تو اللہ اوسکو دے اور جب کچھ دعا کرے تو قبول فرماوے جسطرح کہ حدیث الٰہی یعنی قدسی مین آیا ہے لا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ الی قولہ فلئن سألنی لاعطینہ ولان استعاذنی لاعیذنہ وفی روایۃ ولئن دعانی لاجیبنہ حضرت نے ابن عباس کو وصیت کی تھی احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ امامک تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ الحاصل شاں اسمین ہے کہ درمیان عبد ورب کے ایک معرفت خاصہ دل سے اسطرح پر ہو کہ اللہ کو قریب اپنے پاکر خلوت مین ساتھ اسکے بستا انس ہو اور حلاوت ذکر و دعا و مناجات ولذت خدمت الٰہی پائے یہ بات اوسی شخص کو حاصل ہوتی ہے جو اللہ کی اطاعت سر وعلانیہ مین کرتا ہے وہیب بن ورد سے کہا تھا ہل یجد حلاوۃ الطاعۃ من عصی قال لا ولا من ہم پھر جب بندہ اس انس و حلاوت کو پالیتا ہے تو وہ عارف رب ٹھیرتا ہے درمیان اوسکے اور رب کے ایک شناخت خاص ہو جاتی ہے کہ

جب کچھ مانگے تو وہ اوسکو ملے اور جب کچھ چاہے تو دیا جائے جسطرح کہ شعوانہ نے فضیل سے کہا تہا اَمَا
بَینَكَ وَبَینَ رَبِّكَ اِذَا دَعَوتَهُ اَجَابَكَ اونکو غش آگیا بندہ ہمیشہ شدائد و کرب مین اندرو نیا و برزخ
و موقف کے واقع ہوتا ہے پہر جبکہ درمیان اوسکے اور رب کے ایک خاص شناسائی ہو جاتی ہے تو اللہ ان
سب مین کو اوس سے کفایت کرتا ہے وصیت ابن عباس مین اسی کی طرف حضرت نے اشارہ کیا ہے تعرف الی اللہ فی
الرخاء یعرفك فی الشدۃ کسی نے معروف رح سے کہا تہا کہ ما الذی ہیجك الی الانقطاع و ذکر الموت والقبر
والجنۃ والنار کہا یہ سب کچھ اوسکی ہاتہ مین ہے جب درمیان تیرے اور اوسکے جان پہچان ہو گئی تو
پہر وہ تجکو ان سب سے کفایت کریگا معلوم ہوا کہ علم نافع وہ ہے جو درمیان عبد و رب کے شناسائی کرادے
اور اوسکی طرف راہ یاب کرے یہانتک کہ وہ نرے رب ہی کو پہچان کر اوسکے ساتھ مانوس ہو جائے اور اوسکے
قرب سے شرمندہ رہے گویا وہ اسکو دیکھہ رہا ہے و لہذا ایک گروہ صحابہ نے کہا ہے کہ سب سے پہلے جو علم
لوگون سے اوٹھہ جائیگا خشوع ہے ابن مسعود کہتے ہین کچھ لوگ قرآن پڑہتے ہین اونکے گلون سے نیچے نہین اوترتا
ولکن جب دل مین واقع ہو کر راسخ ہو جاتا ہے تو نفع دیتا ہے حسن نے کہا علم دو قسم ہے ایک زبان پر یہ اللہ
کی حجت ہے ابن آدم پر دوسرا دل مین یہ علم نافع ہے سلف کہتے تہے علما تین طرح پر ہین ایک عالم باللہ
عالم بامر اللہ دوسرے عالم باللہ اور غیر عالم بامر اللہ تیسرے عالم بامر اللہ غیر عالم باللہ ان سب مین اکمل قسم
اول ہے وہی لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اللہ کے احکام کے عارف ہین ساری شان اسی مین ہے کہ بندہ
علم سے اپنے رب پر استدلال کرے اور اوسکو پہچان لے جب رب کو پہچان لیگا تو اوسکو آپ سے قربت
پائیگا اللہ اوس سے نزدیک ہو جائیگا اور اوسکی دعا قبول کریگا جسطرح کہ اثر اسرائیلی مین آیا ہے ابن آدم
اطلبنی تجدنی فان وجدتنی وجدت کل شیٔ وان فتك فاتك کل شیٔ وانا احب الیك من کل شیٔ ؎

لکل شیٔ اذا فارقتہ عوض   ولیس للہ ان فارقت من عوض

ذوالنون رح ان ابیات کو وقت شب مکرر پڑہا کرتے تہے ؎ اطلبوا لانفسکم   مثل ما وجدت انا
قد وجدت لی ساکنا   لیس فی ہواہ عنا   ان بعدت قربنی   او قربت منہ دنا
امام احمد نے معروف سے نقل کیا ہے کہ اصل علم اللہ کا ڈر ہے یعنی جڑ علم کی وہ علم ہے جو موجب خشیت و
محبت و قرب خدا ہو اور اللہ سے مانوس کرے اوسکی طرف شوق دلائے اسکے بعد وہ علم ہے جو اللہ کے
احکام کا اور اوس قول یا عمل یا حال یا اعتقاد کا علم ہو جو اللہ کو محبوب ہے اور اللہ اوسکو پسند کرتا ہے

جو شخص ساتھ اِن دونون علمون کے متحقق ہوگا اوسکا علم نافع ہے اوسکو علم نافع و قلب خاشع و نفس قانع
و دعاء مسموع حاصل ہوئی اور جس شخص سے یہ علم نافع فوت ہوگیا وہ اُن چار چیزون مین جا گرا جنسے رسول
خدا صلعم نے پناہ مانگی تھی اور علم اوسکا اوسپر وبال و حجت ہوگیا اوسنے اپنے علم سے کچھ نفع نہ پایا کیونکہ نہ اوسکے
دل نے اوسکے رب کے لئے خشوع کیا اور نہ اوسکا نفس دنیا سے سیر ہوا بلکہ اوسکی حرص دنیا پر بڑھ گئی اور
وہ طالب دنیا ہوگیا اور نہ اوسکے دعا سنی گئی کیونکہ اوسنے نہ تو بجا آوری اوامر رب کی کی اور نہ اجتناب اس
کے مسخوط و مکروہ سے کیا یہ اوسوقت کا حال ہے کہ اوسکا علم اِس لایق تھا کہ اوس سے نفع حاصل کرنا ہوسکتا تھا
یعنی متعلق تھا کتاب و سنت سے اور اگر تلقی اوسکی غیر قرآن و حدیث سے کی تھی تو پھر وہ فی نفسہ علم غیر نافع تھا
اوس سے انتفاع لینا ممکن نہین ہے بلکہ اوسکا ضرر اوسکے نفع سے اکثر ہے علامت ایسے علم کی جو نافع نہین
ہوتا ہے یہ ہے کہ صاحب اِس علم کا زہو و فخر و خیلا کسب کرنے طالب علو و رفعت و منافست فی الدنیا ہو مباہات
علما و مماراۃ سفہا کا خواہان رہے لوگون کو اپنی طرف متوجہ کرے حضرت سے مروی ہے کہ جو کوئی علم کو
اسلئے طلب کرتا ہے تو پھر آگ ہے یہ بھی ہوتا ہے کہ ایسے علم والے دعوے معرفت خدا و طلب خدا
و اعراض عما سواہ کا کیا کرتے ہین حالانکہ اونکی غرض اِس سے کچھ نہین مگر یہی طلب جسکا ذکر ہو چکا لوگون
اور بادشاہون کے دلمین اپنی جاہ کے چاہنے والے ہین آپنے لئے اونسے طالب حسن ظن اور کثرت اتباع
کے ہین لوگون مین مخدوم مکرم مطاع معظم ہونا چاہتے ہین علامت اسکی اظہار دعوے ولایت ہے جسطرح
کہ اہل کتاب اِس کا ادعا کرتے تھے یا قرامطہ و باطنیہ و نحوہم نے اسیطرح کا دعوے کیا تھا حالانکہ یہ شیون
بر خلاف شیوۂ سلف صلحا کے ہے کیونکہ وہ تو اپنے نفوس کو محتقر رکھتے تھے اور ظاہر و باطن مین اوسکو عیب
لگاتے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے کہا جو شخص یہ کہے کہ مین عالم ہون تو وہ جاہل ہے اور جو یہ کہے کہ مین مومن
ہون تو وہ کافر ہے اور جو کہے کہ مین جنت مین ہون تو وہ آگ مین ہے اسکی علامت یہ ہے کہ ایسا شخص
حق کو قبول نہین کرتا ہے اور منقاد امر نہین ہوتا اور جھگڑو پر متکبر بنتا ہے خصوصاً جبکہ وہ قائل حق والون کی
آنکھ مین اِس سے کم درجہ ہو اور باطل پر اصرار رکھتا ہے اِس ڈر سے کہ کہین لوگون کے دل اوس سے
جدا و پریشان نہو جائین اِسلئے راجع طرف حق کے نہین ہوتا ہے کبھی یہ کرتا ہے کہ اپنے نفس کی مذمت و حقارت
مجلسون مین اوسکا اشتہار کرنے لگتا ہے تاکہ لوگ اوسکو اپنے نفوس مین متواضع اعتقاد کرکے اوسکی ستایش و
مدح و ثنا کرین حالانکہ یہ خصلت منجملہ دقایق ریا کے ہے چنانچہ تابعین و من بعدہم من العلماء نے اسپر تنبیہ

علامات علم غیر نافع

کی ہے آیسا شخص بسبب قبول و استحلاء مدح کے وہ بات ظاہر کرتا ہے جو منافی صدق و اخلاص کے ہوتی
ہے کیونکہ صادق کو اپنی جان پر خوف نفاق کا لگا رہتا ہے اور سوء خاتمہ سے ڈرتا ہے تو وہ قبول و استحسان
مدح سے ایک شغل شاغل مین ہوتا ہے و لہذا منجملہ علامات اہل علم نافع کے ایک یہ علامت ہے کہ وہ اپنے نفس
کے لئے کوئی حال و قال نہین دیکھتے اور دل سے تزکیہ و مدح کو مکروہ رکھتے ہین اور کسی شخص پر تکبر نہین کرتی
حسن نے کہا ہے انما الفقیہ الزاھد فی الدنیا و الراغب فی الآخرۃ البصیر بدینہ المواظب علی عبادۃ ربہ
دوسری روایت یون ہے الذی لا یحسد من فوقہ و لا یسخر من دونہ و لا یاخذ علی علم علمہ للہ اِس کلام
اخیر کے معنے ابن عمر سے بھی یون مروی ہین کہ اونہون نے کہا ہے اھل العلم النافع کلما ازدادوا من ھذا
العلم ازداد و اللہ تواضعا و خشیۃ و انکسارا و ذلا بعض سلف نے کہا ہے عالم کو چاہیئے کہ اپنے سر پر خاک ڈالی
اپنے رب کے لئے خاکساری کرے کیونکہ اوسکا علم جتنا بڑھیگا اوتنی ہی اوسکی معرفت ساتھ اپنے رب کے
زیادہ ہوگی اور خشیت و محبت خدا کی افزائش اور اسکا انکسار و ذل روز افزون ہوگا ؎

در خاک بیلقان برسیدم بعابدے	گفتم مرا بتربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمل کن اے فقیہ	یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیر خاک کن

ایک علامت اہل علم نافع کی یہ ہے کہ وہ اپنے صاحب کو دلالت کرتا ہے بھاگنے پر دنیا سے سب سے بڑھکر
دنیا یہی ریاست و شہرت و مدح ہے اِس سے دور رہنا اور اُس سے بچنے مین کوشش کرنا علامت ہے
علم نافع کی پھر اگر کچھ اسمین سے بغیر قصد و اختیار کے واقع ہو تو صاحب علم کو چاہیئے کہ عاقبۃ الامر سے
بخوف شدید مین رہے خیال کرے کہ کہین یہ بات میرے ساتھہ مکر و استدراج نہو جسطرح کہ امام احمد کا نام
اور آوازہ جب خلق مین مشہور ہوگیا تو وہ اپنے نفس پر نہایت خائف رہتے تھے ایک علامت علم نافع کی یہ ہے
کہ صاحب اس علم کا مدعی علم کا نہین ہوتا ہے اور نہ کسی شخص پر فخر کرتا ہے اور نہ اپنے غیر کو جاہل بتاتا ہے مگر اوس
شخص کو جو مخالفت سنت و اہل سنت کرتا ہے کہ اسوقت تکلم اوسکا غضبا للہ ہوتا ہے نہ غضبا لنفسہ اور نہ بقصد
رفعت علی احد اور جس شخص کا علم غیر نافع ہے اوسکو کوئی شغل بجز تکبر بنفسہ اور تشخص کرنے کے لوگون پر اور
اظہار کرنے فضیلت کے خلق پر اور اونکو طرف جہل کے منسوب کرنے اور تنقص کرنے مردم کے واسطے اپنی رفعت
کے اونپر نہین ہوتا حالانکہ یہ شغل اقبح و ارذلے خصال ہے بلکہ کبھی اون لوگون کو جو اس سے پہلے گزرے
ہین اور علما تھے منسوب بجہل و غفلت و سہو کرتا ہے اِس سے محبت اپنے نفس کی اور حسن ظن ساتھہ اوسکے

اور اسا رت ظن ساتھہ سلف کے واجب آئی ہے مین کہتا ہون سیرے ایک معاصر نے اپنی ایک رسالہ
مین ایک قصہ رویت امام مالک کا خواب مین لکھہ کر یہہ ذکر کیا ہے کہ مجکو اونکی کتاب موطا پر چند اعتراضات تھے
لکن مینے اونسے نہین پوچھے انتہے حالانکہ موطا ایک کتاب مبارک قدیم العہد ہے جسکے خوشہ چین سارے ائمہ
حدیث ہین اور مالک امام دار الہجرہ تھے لکن زہو و فخر و خیلا ر ایسے خیالات بے ادبانہ پر باعث ہوا کرتا ہی
اللہ تعالے ہمکو اور سب مسلمانون کو توفیق حفظ مراتب و صیانت آداب سلف کی بخشے اور ہمارے دلونکو
طرف سے اہل قرون مشہود لہا بالخیر و اہل صدر اول کے صفا و پاک رکہے اللہم امین ابن رجب کہتے ہین اہل
علم نافع اپنے نفوس کے ساتھہ بدگمانی کیا کرتے ہین اور علما ر سلف کے ساتھہ حسن ظن رکہتے ہین اور اپنے دل
اور نفس سے اقرار فضل سلف کا کیا کرتے ہین اور معترف اپنے عجز کے ہوتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم اونکے درجہ
تک نہین پہنچ سکتے بلکہ اونکے مرتبہ کے لگ بہگ تک بہی ہماری رسائی نہین ہے امام عالیمقام ابو حنیفہ رضی
اللہ عنہ سے کسی نے پوچہا تہا کہ علقمہ افضل ہین یا اسود کیا خوب جواب دیا کہ واللہ ما نحن باھل ان نذکرھم
فکیف نفضل بینھم ابن مبارک جب ذکر سلف کے اخلاق کا کرتے تو یہ شعر پڑہتے ؎

لا تعرضن لذکرنا فی ذکرھم لیس الصحیح اذا مشی کالمقعد

اور جس شخص کا علم غیر نافع ہوتا ہے وہ اپنے نفس کو عالم متقدم پر کثرت مقال و تشقیق کلام مین فاضل
جانتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ میرا نفس علم و درجہ مین نزدیک خدا کے اوس سے افضل تر ہے اسلئے کہ یہہ
فضل میرے ساتھہ مختص ہے مجھسے پہلے کسیکو نہ تہا اسلئے عالم متقدم اوسکی نظر مین حقیر معلوم ہوتا ہے اور یہہ
اوسپر عیب قلت علم کا لگاتا ہے اس بیچارہ مسکین کو یہہ معلوم نہین ہے کہ قلت کلام کی طرف سے سلف کی براہ
ورع و خشیت الہی تہی وہ اگر ارادہ طول کلام کا کرتے تو ہرگز عاجز نہوتے جسطرح کہ ابن عباس نے ایک
قوم کو دین مین ممارات کرتے ہوئے دیکھہ کر کہا تھا اما علمتم ان للہ عبادا اسکتتہم خشیۃ اللہ من غیر
عی ولا بکم وانہم لہم العلماء والفصحاء والطلقاء والنبلاء والعلماء بایام اللہ غیر انہم اذا
تذکروا عظمۃ اللہ طاشت لذلک عقولہم وانکسرت قلوبہم وانقطعت السنتہم حتی اذا استفاقوا
من ذلک تسارعوا الی اللہ بالاعمال یعدون انفسہم مع المفرطین وانہم لاکیاس اقویاء
مع الظالمین الخاطئین وانہم لابرار برآء الا انہم لا یستکثرون لہ الکثیر ولا یرضون لہ
بالقلیل ولا یدلون علیہ بالاعمال ھم حیثما لقیتہم مہتمون مشفقون وجلون خائفون خرجہ ابو نعیم وغیرہ

حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے الحیاء والعی شعبتان من الایمان والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ احمد والترمذی وحسنہ وخرجہ الحاکم وصححہ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعا یہ ہے البیان من اللہ والعی من الشیطان رواہ ابن حبان سو بیان کچھ کثرت کلام کو نہین کہتے ہین بلکہ بیان نام ہے قول فصل کا امر حق مین اور نہ عی قلت کلام کو کہتے ہین بلکہ عی نام ہے سفہ حق کا مراسیل محمد بن کعب قرظی مین حضرت سے آیا ہے تین چیزین ہین جس سے بندہ یہان گھٹ جاتا ہے اور آخرت مین بسبب ونکے ذکر سے زیادہ تر عزت پاتا ہے رحم، حیا و عی لسان عون بن عبداللہ نے کہا ہے کہ حیا وعفاف وعی لسان نہ عی قلب اور نہ عی عمل ایمان سے ہیے یہ وہ چیزین ہین جو آخرت مین زیادہ ہو جاتی ہین اور دنیا مین ناقص ہوتی ہین سو زیادت آخرت کی بڑکر ہے اس نقصان دنیا سے یہ روایت ایک وجہ ضعیف سے بطور مرفوع بہی مروی ہے بعض سلف نے کہا ہے کوئی شخص پاس ایکقوم کے بیٹھتا ہے وہ قوم خیال کرتی ہے کہ یہ بے زبان وعاجز ہے حالانکہ وہ عی نہین ہوتا ہے بلکہ نفقیہ مسلمان ہوتا ہے سو جو شخص کہ عارف قدر سلف ہے وہ جانتا ہے کہ سکوت اونکا ضروب کلام وکثرت جدال وخصام وزیادت فی البیان سے قدر حاجت پر کچھ عی وجہل و قصور کی راہ سے نہ تہا بلکہ ورع وخشیت اللہ سے تہا اور وہ لا ینفع کو چھوڑکر ینفع مین مشغول تھے ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ خواہ وہ کلام اونکا اصول دین مین تہا یا فروع مین یا تفسیر قرآن وحدیث وزہد ورقاق وحکم ومواعظ وغیر ذلک مین جسمین انہون نے کچھ کلام کیا ہے تس جو کوئی اونکی راہ پر چلیگا وہ راہ یاب ہے اور جو کوئی کسی غیر کی راہ پر سالک ہوگا اور کثرت سوال وبحث وجدال وقیل وقال مین داخل ہوگا اگر انکے فضل کا اور اپنے نفس کے نقص کا معترف ہے تو وہ قریب الحال ہے آیاس بن معاویہ نے کہا ہے جو کوئی اپنے نفس کا عیب نہین جانتا پہچانتا وہ احمق ہے کسی نے اوسنے کہا بہلا تم مین کیا عیب ہے کہا یہی کثرت کلام اور اگر واسطے اپنے نفس کے مدعی فضل اور واسطے سلف کے مدعی نقص ہے تو ضلال مبین اور خسران عظیم مین ہے ابن رجب کہتے ہین فی الجملہ ان زمان فاسدہ مین یا تو انسان اپنے نفس کے لئے اسبات پر راضی ہو کہ نزدیک اللہ کے وہ عالم ٹھیرے یا راضی نہو مگر اسبات پر کہ نزدیک اہل زمان کے عالم ہو سو اگر پہلی بات پر خوش ہے تو اللہ کے علم پر اپنے بارہ مین کفایت کرے اور جسکے درمیان اور اللہ کے درمیان جان پہچان ہے اوسکو اللہ ہی کی معرفت پر نسبت اپنی اکتفا کرنا چاہیئے اور جو راضی نہین ہے مگر اسی بات پر کہ نزدیک لوگون کے عالم ہو تو وہ حضرت کے اس قول مین داخل ہے من طلب العلم لیباہی

به العلماء او يمارى به السفهاء او يصرف به وجوه الناس اليه فليتبوء مقعده من النار
وہیب بن ورد نے کہا ہے بہت سے عالم ہین جنکو لوگ عالم کہتے ہین اور وہ اللہ کے نزدیک جاہلون
مین معدود ہین صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے رفعاً آیا ہے ان اول ما يسعر به النار ثلاثة احدهم
من قرء القرآن وتعلم العلم ليقال هو عالم وقارئ ويقال له قد قيل ذلك ثم امر به فسحب على وجهه حتى
القى فى النار پہر اگر نفس اسپر قناعت نکرے بلکہ اوس درجہ تک پہنچے کہ لوگون مین علم کرنے لگے اسلئے کہ
لوگ اس زمانہ مین تعظیم نہین کرتے ہین مگر اوسی شخص کی جو اسطرح کا ہوتا ہے ورنہ اوسکی طرف ملتفت نہین
ہوتے ہین تو پہر اسنے استبدال ادنے کا اوس شے سے کیا جو اوس ادنے سے بہتر تہی اور درجہ علماء سے
منتقل ہوکر طرف درجہ ظلمہ کے آگیا ولہذا بعض سلف کو جب قاضی کرنے لگے تو اونہون نے کہا انما تعلمت
العلم لاحشر به مع الانبياء لا مع الملوك فان العلماء يحشرون مع الانبياء والقضاة يحشرون
مع الملوك مومن کو ضرور ہے کہ تہوڑا سا صبر کرے تا کہ راحت دراز کو پہنچے پہر اگر جزع کرے اور صبر نکرے
تو وہ اوسطرح کا ہے جو کہ ابن مبارک نے کہا ہے من صبر فما اقل ما يصبر ومن جزع فما اقل
ما يتمتع ؎ صبر ست علاج دل بیمار تو واقف افسوس کہ کم داری و بسیار ضرورست
امام شافعی یہہ شعر پڑہا کرتے تہے ؎

يا نفس ما هى الا صبر ايام كأن مدتها اضغاث احلام
يا نفس جوزى عن الدنيا مبادرةً وخل عنها فان العيش قدام

نسأل الله علما نافعا ونعوذ به من علم لا ينفع ومن قلب لا يخشع ومن نفس لا تشبع ومن
دعاء لا يسمع اللهم انا نعوذ بك من هؤلاء الاربع ف اس جگہہ تامل کرنا چاہیئے کہ اللہ نے اہل کتاب کو
کتاب دی تہی اونہون نے اللہ کی آیات کا مشاہدہ کیا تہا جیسے زندہ ہو جانا قتیل کا ضرب بعض اعضاء
بقرہ سے پہر اونکے دل کسطرح مدام کے لئے سخت ہو گئے اللہ نے اونکو قاسی القلوب کر دیا ہمکو اونکے ساتہہ
مشابہت پیدا کرنے سے منع کیا فرمایا الم يأن للذين آمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله وما نزل من الحق
الى قوله فاسقون اور بہت مواضع مین سبب اونکے قاسی القلب ہونیکا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے
فبما نقضهم ميثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسية یعنی بہ قسوت قلوب عقوبت تہی اونکی نقض میثاق
پر وہ عہد شکنی یہہ تہی کہ مخالفت امر کی وار تکاب نہی کا کیا حالانکہ پہلے اس سے مواثیق وعہود اللہ سے

کر چکے تہے کہ ہم یہ نقض ہرگز نکرینگے پہر فرمایا یحرفون الکلم عن مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا
بہ یعنی سختی دل کیوجہ سے دو خصلتین مذموم اونمین آگئین ایک تحریف کلم کی مواضع کلم سے دوسرے نسیان
حظ کا تذکیر سے مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حکمت وموعظت حسنہ کو جو اونہین یاد دلائے گیے تہے
ترک کردیا اور اپنا نصیب وحصہ اوس سے نلیا بلکہ اہمال عمل کیا سو یہ دونون امر اون علماء مین موجود ہین
جو فاسد ہوگئے ہین بسبب مشابہت اہل کتاب کے ایک تحریف کلم ہے کہ جو شخص تفقہ واسطے غیر عمل کے کرتا
ہے اوسکا دل سخت ہوجاتا ہے وہ مشغول عمل مین نہین ہوتا بلکہ کلم کو مواضع کلم سے محرف کرکے الفاظ
کتاب وسنت کو اونکی جگہون سے پہیر دیتا ہے اور انواع حیل لطیفہ کے ساتہہ تلطف کرتا ہے کبہی حمل انکا
مجازات مستبعدہ لغت ونحو ذلک پر کرتا ہے اور کبہی الفاظ سنن مین طعن سے پیش آتا ہے اسلیئے کہ الفاظ کتاب
مین طعن کرنا ممکن نہین ہے اور جو شخص نصوص کو معانی مفہومہ پر جاری کرتا ہے یہ لوگ اوسکی مذمت کرتی
ہین اور اوسکا نام جاہل رکہتے ہین یا حشوی یہ بات اون لوگون مین موجود ہے جو اصول دیانات مین کلام کرتی
ہین اور فقہاء رای ہین یا صوفیہ فلاسفہ ومتکلمین ہین دوسرے نسیان ہے علم نافع کا جسکی تذکیر اونکو ہوچکی
ہے اب انکے دل اوس سے متعظ نہین ہوتے بلکہ جو شخص ایسی بات سکہاتا ہے جس سے رونا آئے یا اوسکا
دل نرم پڑے تو اوسکی مذمت کرتے ہین اور اوسکا نام قاص رکہتے ہین اہل رائے نے اپنی کتابون مین
اپنے بعض شیوخ سے نقل کیا ہے ان ثمرات العلوم تدل علی شرفہا فمن اشتغل بالتفسیر فغایتہ
ان یقص علی الناس ویذکرہم ومن اشتغل برایہم وعلمہم فانہ یفتی ویقضی ویحکم ویدرس وہولاء لہم
نصیب من الذین یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون انکو حامل اسبات پر شدت محبت
و علو دنیا ہے یہ اگر دنیا مین زاہد آخرت مین راغب اور اپنے نفس اور عباد اللہ کے ناصح ہوتے تو اوس
چیز کے ساتہہ تمسک کرتے جو اللہ نے رسول پر اوتاری ہے اور لوگون کے لئے لازم کی ہے اکثر لوگ
تقوے سے باہر ہونے لگے حالانکہ اونکو نصوص کتاب وسنت کفایت کرسکتی تہی اور ایسے لوگ انمین جو
قرآن وحدیث سے باہر نکلے تہوڑے ہین اسلئے اللہ اون لوگونمین سے جنکو فہم معانی نصوص کا ہے کچہہ
ایسے لوگ مقرر فرماتا ہے جو خارج عن القرآن والحدیث کو طرف کتاب وسنت کے پہیر لاتے ہین اور وہ
اون فروع باطلہ وحیل محرمہ سے جو سبب فتح ابواب ربا ہین بے نیاز ہوتے ہین اونکو کچہہ پروا محرمات واستحلال
محارم خدا کے ساتہہ اون حیلون کے نہین ہوتی ہے جسطرح کہ اہل کتاب کی چال ڈہال تہی وہلائے

اللہ الذین آمنوا لما اختلفوا فیہ من الحق باذنہ واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم
تمام ہوا ترجمہ عبارت ابن رجب رحمہ اللہ تعالے کا یہ عبارت مجکو بطور ایک رسالہ مختصر کے ملی تہی آوسمین
بعد حمد و نعت کے یہ کلمات لکہے ہین هذہ کلمات مختصرات فی معنی العلم وانقسامہ الی علم نافع
وعلم غیر نافع والتنبیہ علی فضل علم السلف علی علم الخلف فنقول واللہ المستعان وعلیہ
التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مینے بیان علم نافع وغیر نافع کا قبل اسکے کتاب الحیاۃ وغیرہ سے مقدمہ
رسالہ ضوء الشمس مین لکہا ہے اور علوم شریعت کی گنتی رسالہ نصب الذریعہ مین ضبط کی ہے
لکن جوکہ یہ تحریر ابن رجب کی نہایت پاکیزہ ومختصر ہاتہ لگی اسلیئے اس عبارت کو مقدمہ اس رسالہ کا
مقرر کیا گیا وللہ الحمد

فصل بیان مین مذاہب اہل اسلام کی

بعد زمانہ حضرت مسیح عیسے بن مریم علیہما السلام کے سارے عرب و عجم اہل شرک اور بت پرست عابد غیر اللہ
سے تہے مگر بقایائے اہل کتاب اللہ تعالے نے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طرف ساری جہان
اور کافۂ مردم کے رسول بناکر بہیجا جب قریش نے اونکی بات نہ سنی اور وہ ہجرت کرکے مدینہ مین آئے
تو ہر وقت لوگ اونکو گہیرے رہتے تہے حالانکہ وہ لوگ نہایت تہیدست تنگ عیش مفلس تہے کوئی بازار ون
مین حرفہ کرتا تہا کوئی کہجور کے باغ رکہتا تہا کسی کو طلب قوت سے بہت ہی کم فرصت ملتی تہی اسلیئے جو
شخص جسوقت حضرت کی خدمت مین حاضر ہوتا وہ آپکے ارشادات سنکر یاد رکہتا اور جو اوسوقت حاضر
نہوتا اوسکو ان ارشادات کا علم نہوتا جو اوسکی غیبت مین صادر ہوتے تہے اسلیئے بعضی بات کسیکو اور
کوئی بات کسیکو معلوم ہوتی اور کسیکو معلوم نہوتی بلکہ جو بات بعض اعراب کو معلوم ہوتی وہ بعض اکابر صحابہ
پر مخفی رہتی حضرت کے زمانہ مین خلفاء اربعہ وغیرہم فتوے دیتے تہے بعد انتقال نبوی کے جب ابوبکر رضی
اللہ عنہ خلیفہ ہوے تو اکثر صحابہ مدینہ سے واسطے قتال اہل ردت واہل شام وعراق کے نکل گئے تہوڑے سے
مدینہ مین باقی رہے وقت پیش آنے مسئلہ کے خلیفۂ اول کتاب یا سنت سے جواب دیتے اگر قرآن یا حدیث
مین وہ مسئلہ نملتا صحابہ حاضرین سے دریافت کرتے اگر اونکے پاس بہی علم اوسکا نہوتا تو خود اجتہاد کرتے

یہی طرز فتوے زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ مین رہا اسوقت مین اور بہی رہے سہے صحابہ متفرق
ہوگئے کبہی یہ ہوتا کہ ایک مسئلہ مین حدیث موجود ہوتی لکن بسبب تفرق صحابہ اوسکا علم مفتی کو نہوتا
وہ چار ناچار اجتہاد کرتا پہر جو صحابی جس شہر مین رہ پڑا اوسجگہ کے لوگون نے اوسیکے علم پر اقتصار کیا ایک
شہر کے لوگون کو دوسرے شہر کے علم کی خبر نہوئی کوئی مکہ مین تہا کوئی کوفہ مین کوئی بصرہ مین
کوئی شام مین کوئی مصر مین حال اہل اسلام کا امصار مین بابت احکام شریعت اسیطرح پر ایک زمانہ
تک جاری رہا جب رحلت کی کثرت ہوئی اور لوگ واسطے جمع حدیث نبوی کے اوٹہ کہڑے ہوئے
اور ہر جگہ سے اس علم کو جمع کرکے ایک شہر سے دوسرے شہر کو پہنچایا اور جسکو یہ علم پہنچا اوسپر حجت قایم
ہوگئی اور صحیح کو سقیم سے جدا کیا گیا بازار اجتہاد کا جس سے مخالفت حضرت کے کلام کی ہوتی تہی سرد پڑ گیا اور
عذر ترک عمل بالحدیث کا جاتا رہا کیونکہ سنن پہنچ گئے اور حجت قائم ہوگئی صحابہ اور اکثر تابعین اسی طریق
پر تہے ایک حدیث کے لئے سفر مدت دراز و مسافت دراز کا کرتے تہے جب زمانہ ہارون رشید کا آیا
اور ابو یوسف رح سنہ ۱۷۰ مین والی قضا ہوئے تو بلاد عراق و خراسان و شام مین وہی شخص قاضی ہوتا
تہا جسکی طرف وہ اشارہ کرتے اسیطرح جب منتصر حاکم اندلس ہوئے تو سنہ ۱۸۰ مین جسکو یحیی بن یحیے
اشارہ کرتے وہی شخص سائر بلاد و اعمال اندلس مین قاضی مقرر ہوتا ابو یوسف حنفی تہے یحیی مالکی
تہے افریقیہ مین غلبہ سنن و آثار کا تہا پہر ابو محمد فارسی نے وہان رواج مذہب حنفی کا دیا پہر جب سحنون
قاضی ہوئے تو مذہب مالک نے رواج پایا مصر مین مذہب مالک کا عبد الرحیم بن خالد لائے یہ سنہ ۱۶۳ مین
تہے ورنہ پہلے مصر مین کوئی مذہب مالک کو پہچانتا ہی نہ تہا یہانتک کہ امام شافعی رح مصر مین آئے تب سے
مذہب شافعی نے انتشار پایا ارجون نے سنہ ۲۶۳ مین جہر بالبسملہ سے روکا اہل مصر اسی مذہب مالک و شافعی
پر تہے پہر سنہ ۳۵۸ مین قائد جوہر نے مذہب شیعہ کا رواج دیا اصل اس مذہب کی عبد اللہ بن سبا یہودی
سے ہے سنہ ۵۶۴ مین بزمانہ ملک ناصر صلاح الدین مصر مین مدارس مالکیہ و شافعیہ بنے مذہب شیعہ کا استیصال
کلی ہوگیا یہانتک کہ سرزمین مصر مین کسی جگہ بہی باقی نرہا پہر محمود زنگی نے لتعصب کرکے مذہب حنفی کو
کو رائج کیا مصر و شام مین کثرت سے حنفی ہوگئے تب سے اس مذہب نے خوب رواج پایا ہذہ احوال
المذاہب عن اولہا الی اخرہا **ف** اب عقائد کا حال سنو کہ سلطان صلاح الدین نے تمام لوگون کو عقیدہ
شیخ ابو الحسن اشعری پر لگایا اور اوقاف دیار مصر مین اس عقیدہ کو شرط کیا یہ عقائد دیار مصر و شام

وارض حجاز و یمن و بلاد مغرب مین مستمر الحال ہو گئے جو کوئی خلاف اوسکے کہتا اوسکی گردن ماری جاتی
اب تک یہی حال ہے دولت ایوبیہ مین مذہب ابو حنیفہ و امام احمد کا کچھہ بہت چرچا نہ تھا پہر آخر دولت
مین ان دونون مذہب کا ذکر نکلا زمانہ ملک ظاہر بیبرس مین چارون مذہب کے قاضی مقرر ہوئے
سنہ ۶۶۵ سے یہ طریقہ چل نکلا یہانتک کہ مجموع امصار اسلام مین کوئی مذہب و عقیدہ باقی نرہا مگر یہی مذاہب
اربعہ و عقیدۂ اشعری ان لوگون کے لئے مدارس و خوانق و زوایا و ربط سائر ممالک اسلام مین بنگئے جو
اس مذہب و عقیدہ پر نہوتا اوسپر انکار کیا جاتا وہ دشمن ٹہیرتا اوسکو عہدۂ قضا نملتا نہ اوسکی گواہی قبول
ہوتی نہ اوسکو خطابت امامت تدریس ملتی جب تک کہ وہ مقلد کسی ایک مذہب کا ان مذاہب مین سے نہوتا
مقریزی کہتے ہین وافتی فقہاء ہذہ الامصار فی طول ہذہ المدۃ بوجوب اتباع ہذہ المذاہب
وتحریم ما عداہا والعمل علی ہذا الی الیوم انتہی مین کہتا ہون کہ یہ ایجاب و تحریم ٹہیک نہین تہا اسپر کوئی نص
جلی اور دلیل قوی قائم نہین ہے بیشک حق درمیان ان مذاہب اربعہ کے دائر سائر ہے لکن منحصر نہین ہے
مگر اس نظر سے کہ مذہب اہل حدیث و ظاہریہ بھی اندر ان مذاہب کے موجود ہے اگر یہ بات کہین کہ اختیار
کرنا ان مذاہب کا بعد عرض کے کتاب و سنت پر لا باس بہ ہے تو ہو سکتا ہے یہ محل اسکی تفصیل کا نہین ہے
ف جب حال مذاہب کا زمانہ وفات نبوی سے تا استقرار مذاہب اربعہ معلوم ہو چکا تو اب حال فرق
واختلاف عقائد خلیقہ کا بہی اجمالا معلوم کرنا ضرور ہے تفصیل اسکی رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ مین
مرقوم ہو چکی ہے جن لوگون نے اصول و دیانات مین کلام کیا ہے وہ دو قسم ہین ایک مخالف ملت اسلام
دوسرے مقر اسلام مخالفین ملت اسلام دس گروہ ہین ایک دہریہ دوسرے اصحاب عناصر تیسرے ثنویہ
یعنی مجوس چوتہے طبائعیین پانچوین صابئہ چہٹے یہود ساتوین نصارے آٹہوین اہل ہند نوین زنادقہ انہین
مین قرامطہ بہی داخل ہین دسوین فلاسفہ فلسفت حکمت کو کہتے ہین اور فیلسوف محب حکمت کو انکا علم چار
نوع مین منحصر ہے طبیعی مدنی ریاضی الہی دوسری قسم فرق اہل اسلام ہین جو حدیث ستفترق امتی
ثلاثا وسبعین فرقۃ ثنتان وسبعون ہالکۃ وواحدۃ ناجیۃ رواہ اہل السنن الا النسائی من حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
سے مراد ہین دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے افترقت الیہود علی احدی وسبعین
او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفرقت النصاری علی احدی وسبعین او اثنتین وسبعین فرقۃ وتفترق
امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ رواہ البیہقی وقال حسن صحیح واخرجہ الحاکم وابن حبان فی صحیحہ

بنحوه فاخرجه الحاکم فی المستدرک عن ابی هریرة وقال هذا حدیث کبیر النفع فی الاصول وقد روی عن سعد بن ابی وقاص وابن
عمرو عوف بن مالک دفعا بمثله مسلمانون کے فرقے پانچ هین ایک اہل سنت دوسرے مرجیہ تیسرے
معتزلہ چوتھے شیعہ پانچوین خوارج آنمین سے ہر فرقہ مین فرق کثیر هین اور اکثر افتراق اہل سنت کا فقہیا
مین ہے اور تہوڑا سا اعتقادات مین رہے چار فرقے باقی سوا ونمین کسیکا ساتہہ اہل سنت کے خلاف بعید
ہے اور کسیکا خلاف قریب اقرب فرق مرجیہ وہ ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے تصدیق دل وزبان کا
معا فقط اور اعمال فقط فرائض وشرایع ایمان هین اور ابعد انمین اصحاب جہم بن صفوان ومحمد بن کرّام
هین اسیطرح اقرب فرق معتزلہ اصحاب حسین نجار وبشر بن غیاث مریسی هین اور ابعد انمین اصحاب ابو ہذیل
بن علاف اسیطرح مذاہب شیعہ مین اقرب اصحاب حسن بن صالح هین اور ابعد امامیہ رہے غالیہ سو وہ سرے
سے مسلمان ہی نہین هین بلکہ اہل ردت وشرک هین اور اقرب فرق خوارج اصحاب عبد اللہ بن یزید
اباضی هین اور ابعد انمین ازارقہ رہے بطیخیہ وجاحد بعض قرآن یا مفارق اجماع جیسے عجاردہ وغیرہم
سو وہ باجماع امت کفار هین الغرض فرق ہالکہ دس گروہ مین منحصر هین ایک معتزلہ یہ نفی صفات الٰہیہ
مین غلو کرتے هین قائل عدل وتوحید کے هین سارے معارف کو عقلیہ بتاتے هین حصولاً ووجوباً قبل و
بعد شرع کے اور اکثر یہ کہتے هین کہ امامت اختیار سے ہوتی ہے یہ بیس فرقے هین دوسرے مشبہہ
انکو اثبات صفات مین غلو ہے یہ ضد معتزلہ هین اور انکے سات فرقے هین تیسرے قدریہ انکو ثابت کرنے
مین قدرت عبد کے اور اثبات خلق وایجاد مین غلو ہے کہتے هین کہ ان امور مین کچہہ حاجت معاونت
کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے نہین ہے چوتھے مجبرہ انکو غلو ہے نفی استطاعت عبد مِن قبل وبعد فعل
ومع فعل کے یہ اختیار عبد کی نفی کرتے هین اور کسب کے بہی نافی هین یہ دونو فرقے باہم متضاد هین
مجبرہ مین تین فرقے هین پانچوین مرجیہ انکو یہ امید ہے کہ اصحاب معاصی کو طرف سے اللہ کے ثواب ملیگا
ولہذا یہ بات کہتے هین کہ لایضر مع الایمان معصیة کما انہ لاینفع مع الکفر طاعة یا حکم اصحاب
کبائر کو آخرت تک تاخیر کرتے هین حقیقت انکی یہ ہے کہ انکو اثبات وعد ورجا ونفی وعید وخوف مین اہل
ایمان سے غلو ہے انکے فرقے تین هین چھٹے حروریہ انکو اثبات وعید وخوف مین بحق مومنین اور تخلید
فے النار مین باوجود ایمان کے غلو ہے یہ ایک قوم ہے نواصب خوارج کی یہ ضد هین مرجیہ کے
نفی واثبات وعد ووعید مین یہ مرتکب کبیرہ کو مشرک بتاتے هین اور عامہ خوارج اوسکو کافر کہتے هین نہ

مشرک اور بعض کا قول یہ ہے کہ ایسا شخص منافق ہے درک اسفل نار مین ہوگا انکا اسمیات پر اتفاق
ہے کہ ایمان نام ہے اجتناب کا ہر معصیت سے ساتوین نجاریہ اتباع حسن بن نجار حائک یہ منجملہ مجبرہ کے
تہا انکے تین فرقے ہین آٹہوین جہمیہ اتباع جہم بن صفوان یہ مسئلہ قضا و قدر مین با وجود قدر سے میل خاطر
کے طرف جبر کے موافق اہل سنت ہین مگر رویت و صفات کی نفی کرتے ہین قائل ہین خلق قرآن کے یہ فرقہ
بہت بڑا گروہ ہے انکا شمار معطلہ مجبرہ مین ہے نوین روافض انکو حب علی مرتضی و بغض شیخین و عثمان و
عائشہ و معاویہ وغیرہ صحابہ مین غلو ہے زید بن علی علیہما السلام نے انکا نام رافضہ رکہا تہا انکے تین سو فرقے
ہین منجملہ اونکے بیس فرقے مشہور ہین دسوین خوارج انکو نواصب بھی کہتے ہین اور حروریہ بہی اسلئے کہ موضع
حروراء نام مین انکا جماؤ واسطے قتال علی مرتضی کے ہوا تہا انکو حب ابو بکر و عمر و بغض علی مین غلو ہے مقریزی
نے کہا ہے ولا اجهل منهم فانهم القاسطون المارقون یہ سب بیس فرقے ہین ان فرق
دہ گانہ کے فروع کا بیان مع اونکے اقوال اباطیل کے رسالہ کشف الغمہ مین ہو چکا ہے **ف** حقیقت حال
عقائد اہل اسلام ابتدائے ملت اسلامیہ سے تا انتشار مذہب اشعریہ یہ ہے کہ اللہ تعالے نے حضرت صلعم کو طرف
سارے لوگون کے رسول بناکر بہیجا حضرت نے جو وصف رب سبحانہ کا قرآن مین آیا تہا اور جو وحی سے
معلوم کیا تہا وہ بیان کیا کسی شخص نے عرب مین سے خواہ وہ شہری تہا یا دہاتی کسی شئے کے معنے آپ
سے نہ پوچہے جسطرح کہ نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ امر و نہی کا سوال آپ سے کرتے تہے یا احوال قیامت
وجنت و نار کو پوچہتے تہے کیونکہ اگر کوئی شخص بہی صفات الٰہیہ کا سوال کرتا تو ضرور ہم تک منقول ہوتا
جسطرح پر کہ احادیث احکام حلال و حرام و ترغیب و ترہیب و احوال قیامت و ملاحم و فتن کے منقول ہوئے
ہین اور وہ اوین احادیث و آثار سلفیہ مین موجود ہین حالانکہ کسی طریق صحیح یا سقیم سے کسی ایک صحابی
سے باوجود اختلاف طبقات و کثرت عدد یہ بات وارد و مروی و ماثور نہین ہے کہ اوسنے حضرت سے
معنے کسی وصف کے صفات الٰہیہ مین سے جو قرآن کریم یا لسان نبی رحیم پر آئی ہین سوال کیا ہو بلکہ
سب صحابہ نے معنے اونکے سمجہ کر کلام کرنے سے سکوت کیا تہا اور نہ کسی صحابی نے یہ فرق نکالا کہ یہ
صفت ذات ہے اور وہ صفت فعل بلکہ فقط اللہ کے لئے اثبات صفات ازلیہ کا علم و قدرت و حیاۃ و
ارادہ و سمع و بصر و کلام و جلال و اکرام و جود و انعام و عز و عظمت سے کیا اور کلام کو ایک ہی طریق
پر ہانکا اسیطرح اون الفاظ کا اثبات کیا ہے جنکو اللہ تعالے نے اپنے نفس کریم پر اطلاق کیا ہے

جیسے وجہ و ید ونحو ذلک مع نفی مماثلت مخلوقین کی غرضکہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ اثبات بلاتشبیہ کے کیا ہے
اور تنزیہ بلاتعطیل کے اختیار کی تھی مگر لیک کسی ایک نے کسی ایک صفت کی تاویل سے تعرض نہین کیا بلکہ
سبنے بالاتفاق یہ عقیدہ رکھا کہ صفات کو جسطرح پر وہ آئی ہین جاری کرین اونمین سے کسی کے پاس کوئی
چیز ایسی نہ تھی جس سے اللہ کی وحدانیت اور حضرت کی اثبات نبوت پر استدلال کرین سوائے کتاب اللہ
کے اور نہ کسی ایک صحابی نے کبھی کوئی شے طرق کلامیہ و مسائل فلسفیہ سے پہچانی عصر صحابہ اسی نہج پر
گزر گیا یہانتک کہ اونکے زمانہ مین قول بالقدر حادث ہوا اور امر کو انف کہا یعنی اللہ نے اپنی خلق پر کسی
شئے کو اوس حال سے جسپر خلق ہے مقدر نہین فرمایا **ف** سب سے پہلے جسنے اسلام مین قول بالقدر نکالا
معبد بن خالد جہنی ہے ابن عمر نے اوسکا حال سنکر اوس سے اپنی بیزاری ظاہر کی اور سلف نے قدریہ سے
تحذیر بلیغ فرمائی یہ معبد جلیس حسن بصری تھا حسن نے کہا کذاب علی اللہ اسیطرح حدوث مذہب خوارج
کا بھی زمن صحابہ مین ہوا ابن عباس نے اونسے مناظرہ کیا گروہ راجع الی الحق ہوئے علی مرتضی نے
ایک جماعت کو اونمین سے قتل کیا حدوث مذہب تشیع کا بھی زمن صحابہ مین ہوا تھا علی نے غلاۃ شیعہ کو
آگ مین جلادیا پھر بعد زمن صحابہ کے مذہب جہم بن صفوان نکلا بلاد مشرق مین ایک فتنہ عظیم بسبب اوسکے
برپا ہوا اہل اسلام نے اوسکی بدعت کو اکبر سمجھکر انکار کیا جہمیہ کی تضلیل فرمائی اسی اثنا مین مذہب اعتزال حادث
ہوا بعد دو صد سال ہجری کے ائمہ اسلام نے انکے مذہب سے نہی کی اور علم کلام کی مذمت فرمائی پھر مذہب
تجسیم نکلا یہ مضاد مذہب اعتزال تھا اسکا حدوث بھی بعد دو صد سال ہجرت کے ہوا پھر حدوث مذہب قرامطہ
کا ہوا اسکی ابتدا سنہ ۲۶۴ سے ہے کوفہ سے نکل کر عراق تک پہنچا بحرین مین آیا موجد اسکا حمدان اشعث معروف
بقرمط تھا قرمط قصیر القامت قصیر الرجلین متقارب الخطوہ کو کہتے ہین وہ اسیطرح کا تھا اس مذہب نے بڑا
شیوع پکڑا **ف** مامون خلیفہ ہفتم بغداد نے کتب قدیمہ بلاد روم سے طلب کر کے عربی مین ترجمہ کرائین کچھ
اوپر سنہ ۲۰۰ ہجری سے انتشار مذاہب فلاسفہ کا ہوا معتزلہ و قرامطہ و جہمیہ و غیرہ جھک پڑے مقریزی کہتے ہین
فانجر علی الاسلام واھلہ من علوم الفلاسفۃ ما لا یوصف من البلاء والمحنۃ فی الدین و عظم
بالفلسفۃ ضلال اھل البدع وزادتہم کفرا الی کفرھم سنہ ۳۳۴ مین جب دولت بنی بویہ قائم ہوئی اور سنہ ۴۴۷
تک وہ حکمران رہے مذہب تشیع نے خوب قوت پائی عراق و خراسان و ما وراء النہر مین مذہب اعتزال پہیل
گیا مشاہیر فقہا بھی اوسکی طرف مائل ہوگئے ادھر افریقیہ و بلاد مغرب مین تجاہر مذہب اسمٰعیلیہ کا ہوگیا سنہ ۲۵۹

مین انکی سعی سے مذاہب رفضہ عامۂ بلاد مغرب و مصر و شام و دیار بکر و کوفہ و بصرہ و بغداد و جمیع عراق و بلاد خراسان
و ماوراء النہر و بلاد حجاز و یمن و بحرین مین شایع ہوگیا درمیان انکی اور اہل سنت کے فتن و حروب و مقاتلات
رہے پہر مذاہب قدریہ و جہمیہ و معتزلہ و کرامیہ و خوارج و روافض و قرامطہ و باطنیہ نے شہرت پکڑی ساری
زمین انہین لوگون سے بہر گئی کوئی شہر و قطرہ نہ بچا جہان یہ مذاہب نہون یہ لوگ فلسفہ مین نظر کرتے تہے ابو الحسن
اشعری نے مذہب اعتزال چہوڑکر طریق سنت اختیار کیا سالک طریق بین النفی والاثبات ہوئے یعنی نفی اعتزال
و اثبات اہل تجسیم ایک جماعت اہل علم نے انکی رائے پر اعتماد کیا جیسے ابو بکر باقلانی مالکی ابن فورک ابو اسحق اسفرائنی
ابراہیم شیرازی امام غزالی ابو الفتح شہرستانی فخر الدین رازی وغیرہم ۳۸۰ھ سے یہ عقیدہ عراق مین پہیلا پہر
شام مین آیا پہر مصر مین پہر مغرب مین پہر ایسا انتشار ہوا کہ سوا اِس عقیدہ کے کوئی عقیدہ باقی نرہا اگلے عقائد
فراموش ہوگئے مقریزی کہتے ہین حتی لم یبق الیوم مذہب یخالفہ الا ان یکون مذہب الحنابلۃ اتباع
الامام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فانہم کانوا علی ما کان علیہ السلف لا یرون تاویل ما ورد
من الصفات یہانتک کہ بعد سنہ سات سو ہجری کے دمشق و اعمال دمشق مین شہرت تقی الدین ابو العباس
احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن تیمیہ حرانی رح کے ہوئی وہ واسطے انتصار مذہب سلف کے متصدی ہوئے
اور رد کرنیمین مذہب اشعری پر مبالغہ کیا اور کہلم کہلا انپر اور رافضہ و صوفیہ پر انکار فرمایا لوگ انکے حق مین دو
فریق ہوگئے ایک فریق نے انکی اقتدا کی اور انکے اقوال پر اعتماد کیا اور انکی رائے کے عامل ہوئے اور انکو شیخ
الاسلام جانا اور اجل حفاظ اہل ملت اسلامیہ پہچانا دوسرے گروہ نے تبدیع و تضلیل کی اور بابت اثبات صفات
کے عیب لگایا اور چند مسائل پر انتقاد کیا جنمین انکے لئے سلف موجود تہا اور بعض مین انکو خارق اجماع سمجہا
جنمین کہ سلف نہ تہا و کانت لہ ولہم خطوب کثیرۃ وحسابہ وحسابہم علی اللہ الذی لا یخفی علیہ شئی
فی الارض ولا فی السماء انکے اتباع اب تک شام مین بہت اور مصر مین کم ہین انتہی کلامہ ف درمیان اشاعرہ
و ماتریدیہ اتباع ابی منصور محمد بن محمد بن محمود ماتریدی کے جو خلاف بابت عقائد کے ہے وہ بجائے خود مشہور
ہے فرقہ ماتریدیہ مقلد امام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد ہے مقریزی کہتے ہین تتبع سے یہ مسائل خلافیہ
کچہہ اوپر دس مسئلے ہوتے ہین آول امر مین بسبب انکے کچہہ تباین و تنافر تہا ہر ایک فرقہ دوسرے فرقے
کے عقیدے مین قدح کرتا تہا انجام کو چشم پوشی ہوگئی وللہ الحمد فہذا اعزک اللہ بیان ما کانت علیہ
عقائد الامۃ من ابتداء الامر الی وقتنا ہذا فقد وصل ذلک الیک صفواً ونلتہ عفواً بلا تکلف

مشقةٍ ولا بذلِ مجهودٍ ولکن اللّٰہ یمن علی من یشاء من عبادہ ا انتھیٰ حاصلہ
مین کہتا ہون امام ابوالحسن اسمعیل بن اسحق بن سالم اشعری اولاد ابوموسی اشعری بصری رہے ہین
سنہ ۲۶۶ یا سنہ ۲۷۰ مین پیدا ہوئے سنہ ۳۲۴ بلغ بغداد مین وفات پائی **ف** اللہ تعالے نے خلق سے اپنی
شناخت چاہی ہے لقولہ تعالیٰ وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون ابن عباس وغیرہ نے کہا یعبدون بمعنے یعرفون
ہے اللہ نے خلق کو پیدا کرکے زبان شرایع پر آپکو پہچنوایا جسکے نصیب مین تہا اوسنے مطابق تعریف خدا کی
معرفت خدا کی حاصل کی بعث انبیاء وانزال شرایع سے پہلے علم خلق کا ساتہہ اللہ تعالے کے اس طریق
سے تہا کہ اللہ کی تنزیہ سمات حدوث اور ترکیب وافتقار سے کرتے تہے اور اوسکو باقتدار مطلق وصف کرتی
تہے یہی تنزیہ عقلاً مشہور ہے عقل ہرگز اس سے آگے تجاوز نہین کرتی جب اللہ تعالے نے اپنی شریعت محمد
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوتاری اور اپنے دین کو کامل کیا تو رستہ اللہ کی شناخت کا یہ ٹہیرا کہ
عارف باللہ کو دو معرفتون کا جامع ہونا چاہیئے ایک وہ معرفت جسکو ادلہ عقلیہ مقتضی ہین دوسرے وہ معرفت
جسکو اخبارات الٰہیہ لائی ہین پہر اس علم کو طرف خدا کے پہیرے اور جو کچہہ شریعت حقہ لائی ہے اوسپر ایمان
موافق ارادہ الٰہی کے بغیر تاویل فکر وتحکم رائے کے لائے کیونکہ اللہ نے شرایع اسی لئے اوتارے ہین کہ عقول
بشریہ ادراک حقائق اشیاء مین جون کے تون جسطرح کہ اللہ کے علم مین ہین مستقل نہین ہین اور اونکو یہ
استقلال کہان ہوسکتا ہے حالانکہ مقید ہین ساتہہ اوس اطلاق کے جو اونکے پاس ہے پس اگر اللہ تعالیٰ اون
عقول کو علم مطابق اپنی مراد کے اوضاع شرعیہ سے عطا کرے اور اپنی حکمتون پر اس باب مین اطلاع
دیوے تو یہ اوسکا فضل ہے عارف کو نچاہیئے کہ اس منت کو طرف اپنے فکر کے نسبت کرے کیونکہ وہ تنزیہ
جو کہ عارف اپنے فکر سے کرتا ہے واجب ہے کہ وہ مطابق کتاب منزل وسنت مطہرہ کے ہو ورنہ اللہ تعالے
تنزیہ عقول بشریہ سے جنکے افکار مقید باوطار ہین منزہ ہے اسیطرح تنزیہ عقول کی مقید ہے ساتہہ موافقت
قرآن وحدیث کے کہ بموجب احکام وآثار شرع کے ہو اور جب یہ معرفت ہونے سے خالی ہوتی ہے تو اوسدم
اللہ تعالے بصائر سے کشف غطا فرماکر راہ حق دکہاتا ہے اور بصائر کی تنزیہ ساتہہ افکار عادیہ کے تنزیہات عرفیہ
سے کرتا ہے **ف** سارے مسلمانون کا قاطبۃً اجماع ہے کہ جو احادیث دربارہ صفات آئی ہین اونکی روایت
کرنا اور انکا نقل کرنا اور انکا پہچاننا جائز ہے اسمین کسیکا خلاف نہین ہے پہر اہل حق نے اجماع کیا ہے اسبات
پر کہ یہ احادیث احتمال مشابہت خلق سے مصروف ہین لقول اللہ تعالے لیس کمثلہ شئ وھو السمیع البصیر

ولقوله تعالیٰ قل هو الله احد الله الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن له کفوا احد اس سورت کا نام
سورۂ اخلاص ہے حضرت صلعم نے اسکی تعظیم شان فرمائی ہے اور امت کو اسکی تلاوت مین رغبت دلائی ہے
یہانتک کہ اوسکو ثلث قرآن فرمایا ہے یہ اسلئے کہ یہ سورت گواہ ہے اللہ کی تنزیہ و عدم تشبیہ و تمثیل پر اسکا نام
سورۂ اخلاص اسی لئے ہوا کہ یہ مشتمل ہے اخلاص توحید الٰہی پر اسمین کوئی شائبہ تشبیہ کا ساتھہ خلق کے نہین ہے
لیس کمثلہ کا کاف زائد ہے حرف کاف و کلمہ مثل کلام عرب مین واسطے تشبیہ کے آتے ہین اللہ تعالے نے
دونون کو جمع فرما کر نفی کی سو جبکہ سارے مسلمانون کا اجماع جواز روایت پر ان حدیثون کے اور جواز نقل
پر ان اخبار کے ہمراہ اجماع کے صرف عن التشبیہ پر ثابت ہے تو اللہ کی تعظیم مین اس سورت کے ذکر کرنے
سے کچھہ باقی نرہا مگر نفی تعطیل کیونکہ رسولون کے دشمنون نے اپنے رب کے ایسے نام رکھے ہین جنمین صفات
علیا کی نفی ہوتی ہے چنانچہ ایک قوم کفار نے کہا رب طبیعت ہے تو دوسرون نے کہا علت ہے اسطرح کا الحاد
اسماء الٰہی مین اونہون نے بہت کیا ہے اوسپر حضرت نے یہ حدیثین جو مشتمل ہین صفات علیا پر ارشاد فرمائین
اور اصحاب ابرار نے اون اخبار کو حضرت سے نقل کیا پہر ائمہ مسلمین نے صحابہ سے اونکو روایت کیا یہانتک
کہ وہ احادیث ہم تک پہنچین اور ہر شخص نے اون حدیثون کو جون کا تون روایت کیا اور کسی شے کی انمین
سے تاویل نکی حالانکہ ہم جانتے ہین کہ اونکا عقیدہ یہ تہا ان الله لیس کمثله شئ وهو السمیع البصیر
اس سے ہماری سمجھہ مین یہ بات آگئی کہ مراد اللہ تعالے کی ان حدیثون سے جنکے ساتھہ حضرت نے نطق
و تکلم و تلفظ کیا ہے اور صحابہ نے اونکو تناول و تداول فرمایا اور امت کو پہنچایا یہ ہے کہ کافرون کے حلق
مین غصہ ہو اور ذکر ان صفات کا ولمین ہر گمراہ معطل مبتدع کی ایک نکایت ہو کیونکہ یہ لوگ اہل طبایع و عبّاد
علل وغیرہ مبتدعہ کے آثار کے مقتفی ہین اسی لئے اللہ تعالے نے اپنے نفس کریمہ کا وصف اپنی کتاب مین کیا
ہے اور حضرت نے اللہ کا وصف ارشاد کیا جو کہ احادیث صحیحہ مین ثابت ہے یہ دلیل ہے اثبات پر کہ جب
کسی مومن نے یہ اعتقاد کر لیا کہ لیس کمثله شئ وهو السمیع العلیم وانه احد صمد لم یلد ولم یولد
ولم یکن له کفوا احد تو ذکر کرنا اوسکا ان حدیثون کو تمکین اثبات ہے اور ایک شجا ہے حلوق مین معطلہ
کے امام شافعی رح نے فرمایا ہے الاثبات امکن اسکو خطابی نے امام موصوف سے نقل کیا
ہے ہمکو یہ بات کسی ایک صحابی یا تابعی یا تبع تابعی سے نہین پہنچی کہ اونہون نے ان حدیثون کی تاویل
کی ہو اللہ تعالے کا اجلال اثبات سے مانع ہے کہ اونکی تاویل کیجائے یا اوسکے لئے کوئی کہاوت بیان ہو

اور جب کہ قرآن عظیم ساتھہ کسی ایک صفت کے منجملہ ان صفات علیا کے نازل ہوا جیسے ید اللہ فوق
ایدیہم تو اسکے نفس تلاوت سے ہر سامع معنے مراد کو سمجھہ جاتا ہے اسیطرح یہ قول خدائتعالے کا
بل یداہ مبسوطتان ینفق کیف یشاء یہود اللہ پاک کیطرف نسبت بخل کی کرتے تہے اوسپر اللہ
نے یہ آیت اوتاری تو نفس تلاوت کرنا اس آیت کو معنے مقصود کا مبین ہے ان آیتوں کی تاویل
محتاج ضرب مثل ہے جیسے کہ قول اونکا نحو قولہ تعالے الرحمن علی العرش استوی مین کہ استوا
اسجگہ بمعنے استیلاء ہے حالانکہ اس سے تشبیہ باریتعالے کی ساتھہ بشر کے لازم آتی ہے اور اہل اثبات
اللہ تعالے کے جلال کی اس بات سے تنزیہ کرتے ہین کہ اوسکو مشابہ اجسام کہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً کیونکہ وہ یہ بات
جانتے ہین کہ یہ نطق مشتمل ہے اون کلمات پر جو کہ درمیان خالق و خلق کے متداول ہین اور اس
بات کے کہنے سے کہ مشترک ہین تحرج کرتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے کا کوئی شریک نہین ہے ولہذا
سلف نے کسی حدیث کی منجملہ ان احادیث صفات کے تاویل نہین کی ہے حالانکہ ہمین قطعاً معلوم ہے
کہ یہ احادیث نزدیک اونکے مصروف ہین اون ظنون جہال سے جو سبقت کرتے ہین طرف ان حدیثونکی
یعنی مشابہت صفات مخلوقین سے ذرا سا تامل کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالے نے جب
ذکر اوس مخلوقات کا جو کہ متولد ہے ذکر و انثی سے اس آیت مین کیا خلق لکم من انفسکم ازواجاً و من
الانعام ازواجا یذرؤکم فیہ تو اللہ پاک نے جان لیا تہا کہ خلائق کے دلونمین کیا خطرہ ہوگا اوسپر یہ فرمایا
لیس کمثلہ شئ وہو السمیع العلیم ف اکثر طوائف جو دیانت اسلام سے خارج ہوئے سبب اسکا
یہ ہے کہ فرس کا ملک بہت وسیع تہا اونکا ہاتہہ ساری امم کے اوپر تہا وہ لوگ اپنے نفس مین نہایت درجہ
کے جلیل الخطر عظیم القدر تہے اسلیئے آپکو احرار و ابناء اور سب لوگون کو اپنا غلام سمجہتے تہے جب انپر
محنت زوال دولت کی ہاتہہ پر عرب کے آئی اور وہ عرب کو سب سے زیادہ کم حقیقت جانتے تہے تو
یہ امر اونپر نہایت گران گزرا اور ایک سخت مصیبت اونکے سر آئی چاہا کہ اسلام کے ساتہہ چال کید و مکر کی
چلین اسلیئے اوقات مختلفہ مین محاربہ کرتے رہے لیکن ہر جگہ ہر لڑائی مین اللہ نے عرب و حق ہی کو غلبہ دیا ہے
سردار فرس کے جو اس کام کے ساتہہ قائم تہے شنفاد و استنیس و مقنع و بابک وغیرہم مین آنسے
پہلے قصد اس کید کا عمار ملقب بخداش و ابو مسلم سروح نے کیا تہا پہر یہ صلاح ٹہیری کہ لڑنے سے کچہ کام
نہ نکلیگا بلکہ مکر و حیلہ سے مدعا نکلیگا اسلیئے ایکقوم فرس نے اظہار اسلام کا کرکے اہل تشیع کو اپنے ساتہہ

ہموار کیا محبت اہل بیت کا اظہار کرنے لگے اور علی بن ابی طالب کو مظلوم ٹھہرا کر استبشاع ظلم کیا پھر طرح طرح
کی راہین اور چالین چلکر اونکو راہ ہدایت سے گمراہ کر دیا ایک قوم شیعہ کے گلے مین یہ بات اوتار دی کہ ایک
مرد کا انتظار ہے جسکو مہدی کہتے ہین دین کی حقیقت وسیکے پاس ہے اور کفار سے دین کا اخذ کرنا روا نہین
ہے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم کو منسوب طرف کفر کو کرتے تھے دوسری قوم کو اسپر لگا دیا کہ وہ مدعی نبوت کے
واسطے لوگون کے ہوئے اونکے نام مقرر کر دئیے تیسری قوم کو قائل حلول بنا دیا اور شرایع کو ساقط ٹھہرا دیا
چوتھی قوم کے ساتھ یہ تلاعب کیا کہ ہر دن رات مین پچاس نمازین واجب کین پانچوین قوم کو یہ سکھا دیا کہ سترہ
نمازین فرض ہین ہر نماز مین پندرہ رکعت ہین عبداللہ بن عمرو بن الحارث کندی قبل خارجی صفری ہونے
کے اسی کا قائل تھا پھر عبداللہ بن سبا حمیری یہودی نے اظہار اسلام کا واسطے فریب مین لانے اہل اسلام
کے کیا اصل مین بھڑکانیوالا لوگون کا قتل عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ پر یہی شخص تھا علی مرتضی نے چند
طوائف کو اوسکے گروہ مین سے آگ مین جلا دیا اسلئے کہ وہ کھلم کھلا اونکی الوہیت کا اعلان کرتے تھے انہین
اصول سے حدوث فرقہ اسمعیلیہ وقرامطہ کا ہوا مقریزی کہتے ہین وہ حق جسمین ذرا شک نہین ہے یہ ہے
کہ اللہ کا دین ظاہر ہے اوسمین کوئی باطن نہین ہے اور جوہر ہے اوسکے نیچے کوئی راز نہین ہے یہی دین
ہر کسیکو لازم ہے اسمین مسامحت نہین حضرت نے شریعت مین سے کوئی شئے نہین چھپائی نہ کوئی کلمہ
اور نہ کسی شخص اخص کو زوجہ یا ولد عم سے کسی شئے پر شریعت سے اطلاع دی جسکو کسی لال یا کالی چمڑی
والے سے چھپایا تھا یا بکری چرانیوالون سے پوشیدہ رکھا تھا اور نہ حضرت کے پاس کوئی سِر یا رمز یا باطن تھا
سوا اوسکے جسکی طرف سارے لوگون کو بلاتے تھے اگر وہ کچھ بھی چھپاتے تو اللہ کے امر کی تبلیغ نہوئی جو شخص
اس بات کا قائل ہے کہ اونہون نے کچھ چھپا رکھا وہ باجماع امت کافر ہے **ف** مقریزی کہتے ہین اصل
ہر بدعت کی دین مین بُعد ہے کلام سلف سے اور انحراف کرنا ہے اعتقاد صدر اول سے یہانتک کہ قدری
نے قدر مین مبالغہ کر کے عبد کو خالق اوسکے افعال کا ٹھہرا دیا اور جبری نے مقابلہ قدری مین بالکل فعل و اختیار
عبد کو سلب کر لیا معطل نے تنزیہ مین اتنا مبالغہ کیا کہ اللہ سے اوسکے صفات جلال و نعوت کمال کو مسلوب ٹھہرا دیا
مشبہ نے بمقابلہ معطل کے ایسا مبالغہ کیا کہ اللہ پاک کو مثل ایک بشر کے بنا دیا عیاذاً باللہ مرجی نے سلب عقاب
کے اندر مبالغہ کیا معتزلی نے تخلید عذاب مین مبالغہ فرمایا ناصبی کا مبالغہ دفع علی مرتضی مین امامت سے
ہوا غلاۃ نے علی کو خدا ٹھہرا دیا سنی نے تقدیم ابی بکر مین مبالغہ کیا رافضی کا مبالغہ تاخیر ابو بکر مین یہانتک

ہوا کہ اونکو معاذ اللہ کافر کہدیا غرضکہ میدان گمان کا بہت کشادہ ہے اور حکم وہم کا غالب ظنون کا تعارض ہوا اوہام کی کثرت ہوئی ہر فریق نے شرو عناد و بغی و فساد مین اقصی غایت اور ابعد نہایت تک مبالغہ کیا باہم تباغض و تلاعن ہوا اموال کو حلال سمجھ لیا دمار کو مباح ٹھہرالیا دولتون سے انتصار کیا ملوک سے استعانت لی فلو کان احدھم اذا بالغ فی منازع الاخر فی القریب منه فان الظن لا یبعد عن الظن کثیرا ولا ینتھی فی المنازعة الی الطرف الاخر من طرفی المقابل لکنھم ابوا الا ما قد منا ذکرہ من التدابر والتقاطع ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک انتھی کلام المقریزی

فصل بیان مین ان فرقون کے جو راہ حق سے گمراہ ہوگئے مین

شیخ جیلی رضی اللہ عنہ نے کتاب غنیة الطالبین مین فرمایا ہے کہ اصل اس باب مین حدیث مرفوع عمرو بن عوف نے لتسلکن سنن من قبلکم حذو النعل بالنعل ولتاخذن مثل اخذھم ان شبرا فشبرا وان ذراعا فذراعا وان باعا فباعا حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتم فیه الا ان بنی اسرائیل فترقت علی موسی باحدی وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انھا افترقت علی عیسی بن مریم باثنتین وسبعین فرقة کلھا ضالة الا واحدة الاسلام وجماعتھم ثم انکم تکونون علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا ضالة الا فرقة واحدة الاسلام وجماعتھم دوسری حدیث عوف بن مالک اشجعی کی ہے رفعاً تفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة اعظمھا فتنة علی امتی الذین یقیسون الامور برأیھم یحرمون الحلال ویحللون الحرام تیسری حدیث ابن عمر کی ہے مرفوعاً ان بنی اسرائیل افترقوا علی احدی وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة وستفترق امتی علی ثلاثة وسبعین فرقة کلھا فی النار الا واحدة

قالوا وما تلک الواحدة قال صلعم من کان علی مثل ما انا علیه واصحابی

ان احادیث سے افتراق امم سابقہ کا اور افتراق اس امت کا ثابت ہے مگر حضرت شیخ رضی اللہ عنہ نے تخریج ان حدیثون کی ذکر نہین فرمائی اصل ان احادیث کی سنن مین ثابت ہے اگرچہ الفاظ کا اختلاف ہے لیکن معانی سبکے متقارب ہین مین کہتا ہون ترمذی نے اس حدیث کو ابن عمر سے رفعاً یون روایت کیا ہے

ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة
قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی وفی روایة احمد وابی داؤد عن معاویة ثنتان وسبعون
فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة پہر فرمایا ہے کہ یہ افتراق جسکا ذکر حضرت نے کیا ہے
حضرت کے زمانہ مین نہ تہا اور نہ زمانہ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی مین رضی اللہ عنہم یہ افتراق تو جب ہوا کہ سالہا
سال زمانۂ نبوت کو گزر گئے اور صحابہ وتابعین و فقہاء سبعہ و فقہاء مدینہ و علماء امصار قرنًا بعد قرن فوت
ہوگئے اور اونکے مرنے سے علم مقبوض ہوگیا مگر شرذمہ قلیلہ کہ وہ فرقہ ناجیہ ہے اللہ نے اس گروہ کے سبب
سے دین کو محفوظ رکہا چنانچہ حدیث ابن عمر مین رفعًا آیا ہے ان الله لا ینزع العلم من صدور الرجال
بعد ان یعطیهم ولکن یذهب بالعلماء فکلما ذهب عالم ذهب بما معه من العلم حتی یبقی من
لا یعلم فیضلون ویضلون دوسرا لفظ اسکا مرفوعًا یہ ہے ان الله لا یقبض العلم انتزاعا من الناس
ولکن یقبض العلم بقبض العلماء حتی اذا لم یبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا
بغیر علم فضلوا واضلوا مین کہتا ہون کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور حدیث عوف مین رفعًا آیا ہے ان الدین بدأ
غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء قیل ومن الغرباء قال الذین یصلحون ما افسد الناس
من سنتی من بعدی مین کہتا ہون اس حدیث کو ترمذی نے عمرو بن عوف سے روایت کیا ہے ابن عباس
نے کہا ہے لا یاتی علی الناس زمان الا اماتوا فیه سنة واحیوا بدعة حدیث عرباض بن
ساریہ مین فرمایا ہے فانه من یعش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها
وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثة بدعة وکل بدعة ضلالة رواه احمد وابو داؤد والترمذی وابن ماجة اصل تہتر فرقون کی
دس فرقے ہین اہل سنت و خوارج و شیعہ و معتزلہ و مرجئہ و مشبہہ و جہمیہ و ضراریہ و نجاریہ و کلابیہ
اہل سنت ایک گروہ ہے اور خوارج پندرہ فرقے اور معتزلہ چہ فرقے اور مرجئہ بارہ فرقے اور شیعہ بتیس
فرقے اور جہمیہ و نجاریہ و ضراریہ و کلابیہ ایک ایک فرقہ اور مشبہہ تین فرقے یہ سب تہتر فرقے ہوئے بموجب
خبر حدیث اونمین فرقہ ناجیہ یہی گروہ اہل سنت وجماعت کا ہے بیان انکے مذہب واعتقاد کا آئے گا اس
فرقۂ ناجیہ کا نام قدریہ و معتزلہ نے مجبرہ رکہا ہے اسلیئے کہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ ساری مخلوقات
اللہ کی مشیت و قدرت و ارادہ و خلق سے ہے اور مرجئہ نے اسکا نام شکاکیہ رکہا ہے اسلیئے کہ یہ ایمان
مین استثنا کرتا ہے اور ہر ایک ان مین کا یہ کہتا ہے انا مؤمن ان شاء الله تعالی اور رافضہ نے اسکا

نام ناصبیہ رکھا ہے اِسلئے کہ یہ قائل ہے اختیار و نصب امام کا ساتھ عقد بیعت کے اور جہمیہ و نجاریہ نے انکا
نام مشبہہ رکھا ہے بسبب اثبات صفات باریتعالے کے جیسے علم و قدرت و حیات وغیرہ صفات اور باطنیہ
نے اِسکا نام حشویہ رکھا ہے اِسلئے کہ یہ قائل اخبار اور متعلق بالآثار ہے حالانکہ اِسکا کچھ نام نہین ہے مگر
اصحاب حدیث و اہل سنت اسیطرح خوارج وغیرہم کے متعدد القاب و اسامی ہین حضرت صلعم نے انکو
مارقین من الدین فرمایا ہے یہ لوگ اکثر جزیرہ و عمان و موصل و حضرموت و نواحی عرب مین ہین شیخ رح
نے ہر ایک فرقہ کے عقائد و القاب و اسامی ذکر کئے ہین اس باب مین رسالہ کشف الغمہ فی افتراق الامہ
کافی ہے پھر منجملہ فرق مرجیہ کے حنفیہ کا نام لیا ہے اور کہا ہے اِنکا نام مرجیہ اِسلئے ہوا کہ انکا عقیدہ یہ ہے کہ
ان الواحد من المکلفین اذا قال لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و فعل بعد ذلک سائر المعاصی لم یدخل
النار اصلا و ان الایمان قول بلا عمل و الاعمال الشرائع و الایمان قول مجرد و الناس لا یتفاضلون
فی الایمان و ان ایمانہم و ایمان الملائکۃ و الانبیاء واحد لا یزید و لا ینقص و لا یستثنی فیہ
فمن اقر بلسانہ و لم یعمل فھو مؤمن پھر فرمایا ہے و اما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان
ابن ثابت زعموا ان الایمان ھو المعرفۃ و الاقرار باللہ و رسولہ و بما جاء من عندہ جملۃ علی ما
ذکرہ البرھوتی فی کتاب الشجرۃ انتہی الغرض داخل ہونا نار مین بسبب کفر کے ہوتا ہے اور تضاعف عذاب کا اور
قسمت درکات کی اعمال سیئہ و اخلاق سیئہ سے ہوتی ہے اور داخل ہونا جنت مین بسبب ایمان کے
ہوتا ہے اور تضاعف نعیم کا اور قسمت درجات کی بسبب اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے ہوتی ہے اللہ نے
جنت کو پیدا کر کے بطور ثواب نعیم سے پر کر دیا ہے اور نار کو بنا کر بطور عقاب عذاب سے بھر دیا ہے اور دنیا کو
پیدا کر کے آفات و نعیم سے بطور محنت و آرام کے پر کیا ہے پھر خلق و جنت و نار کو غیب مین پیدا کیا ہے جسکو
اونہون نے نہین دیکھا یہ نعیم و آفات جو دنیا مین ہین نمونہ و ذوق ہے آخرت کا پھر دنیا مین عبید و ملوک
پیدا کئے یہ نمونہ و مثال ہے تدبیر ملک و نفاذ امر کا اور فرمایا تلک الامثال نضربہا للناس و ما یعقلہا الا
العالمون ان امثال کو علما ربانیہ سے تفہم کرتے ہین فلیس فی الدنیا نعمۃ و لا شہوۃ الا و ھے
انموذج الجنۃ و ذوقہا و لیس فیہا آفۃ و لا نقمۃ الا و ھی انموذج النار و ذوقہا مین کہتا ہون اکثر
فرق منجملہ بہتر فرقون کے منقرض ہوگئے مگر خوارج و روافض کہ یہ اب تک دنیا مین موجود مین واسطے حصول
امتیاز کے حق و باطل مین لیمیز اللہ الخبیث من الطیب مسلمان کو لازم ہے کہ مذہب و اعتقاد فرقہ ناجیہ

کو بخوبی دریافت کرے اور دین حق پر مستقیم رہے کیونکہ اکثر لوگ بسبب جہل کے بعض عقائد مین موافق فرق ضالہ کو ہوجاتے ہین اور انکو خبر بھی نہین ہوتی اور وہ آپکو حق پر گمان کرتے ہین حالانکہ وہ باطل پر ہین جب آنکھہ بند ہوگی تب انکو معلوم ہوجائیگا کہ ہم کس عقیدۂ باطل پر مرے ہین ؎

بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت | کہ باکہ باختۂ عشق در شب دیجور

ستعلم لیلی ای دین تداینت | وای غریم فی التقاضی غریمها

ف امام علامہ عمر بن محمد اشبیلی اشعری نے کتاب لحن العوام مین لکھا ہے ولیحذر من العمل بمواضع من کتاب الاحیاء للغزالی و فی کتاب النفخ والتسویة له وغیر ذلک من توالیفه فانها اما مدسوس علیه او وضعها اوائل امره ثم رجع عنها کما ذکره فی کتابه المنقذ من الضلال وکذلک یحذر من مواضع فی کتاب قوت القلوب لابی طالب المکی نحو قوله الله تعالی قوت العالم ومن مواضع فی تفسیر مکی ومن مواضع کثیرة فی کلام ابن میسرة الحنبلی وقد صنف الناس فی الرد علیه ولیحذر من مطالعة کلام منذر بن سعید البلوطی فانه مخالط بکلام اهل الاعتزال لما عاشرهم حین رحل الی بلاد المشرق ومن مطالعة کتب ابن برجان وکذلک مواضع فی تفسیر الزمخشری وبعضها کفر صراح وکذلک یحذر من مطالعة کتاب اخوان الصفا وهو مشتمل علی اثنین وخمسین رسالة وهو تالیف المجریطی وقد ذکر انه کان من الملحدین الجانبین لطریق الاسلام وکذلک یحذر من مطالعة کلام ابراهیم النظام وابن الراوندی ومعمر بن المثنی ومن مطالعة قصیدة عبد الکریم الجیلی التی رویها العین المضمومة ومن جملتها ؎ قطعت الوری من نفس ذاتک قطعة ❊ وما انت مقطوع ولا انت قاطع فانه لفظ لا یجوز اطلاقه علی الله تعالی مطلقا ومن مطالعة کتاب خلع النعلین لابن قسی لعلو مراقیه عن الفهم وکذلک تائیة سیدی محمد وفا ویحذر کل الحذر من مطالعة کتب محمد بن حزم الظاهری الابعد التضلع من علوم الشریعة لاسیما ما فیها مما یتعلق باصول الدین وقواعد العقائد والمعانی والحقائق لانه لم یکن له ید فی هذه العلوم وانما اخذها بالفهم فلم یحسن کلامه فیها وکذلک ینبغی ان یحذر من مطالعة کلام المفیل بن رشد لان غالب کلامه فی المعتقد فاسد ولیحذر ایضا من مطالعة کتب الشیخ محی الدین بن عربی رضی الله عنه لعلو مراقیها ولما فیها من الکلام المدسوس علی الشیخ لاسیما الفصوص والفتوحات المکیة فقد اخبرنی الشیخ ابو الطاهر

عن شیخہ عن الشیخ بدر الدین بن جماعۃ انہ کان یقول جمیع ما فی کتب الشیخ محی الدین من الامور المخالفۃ لکلام العلماء فہو مدسوس علیہ وکذلک کان یقول الشیخ مجد الدین صاحب القاموس فی اللغۃ ولیحذر ایضا من مطالعۃ کتب عبد الحق بن سبعین لما فیہا مما یوہم الحلول والاتحاد والتشبیہ واقوال الملحدین ومنع بعضہم من سماع کلام سیدی عمر بن الفارض فی التائیۃ والجمہور علی جواز ذلک مع التاویل انتہی ٭

مین کہتا ہون تحذیر ان کتب سے واسطے عوام ظاہر شریعت کے ہے یہ کتابین کچھ من اولہا الی آخرہا لائق احتراز کے نہین ہین بلکہ کسی کتاب کے بعض مواضع اور کسی کتاب کے اکثر مواضع لائق احتراز ہین شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے فرمایا ہے کہ احیاء العلوم مین چار مادہ فاسد ہین فلسفت واحادیث موضوعہ ومسائل کلامیہ ونحوہا لکن شیخ محمد تستری رح نے احیاء کو ان مواد فاسدہ سے پاک کر کے احیاء الاحیاء نام خلاصہ کتاب ربع حجم مین بہت خوب لکہی ہے اور محمد بن حزم ظاہری امام علم وعمل تہے نسبت انکی کتابون کے جو کچھ کہا ہے وہ محتاج نظر ہے مقلدین مذاہب اکثر انکو بسبب ترک تقلید وایثار اتباع کے مجروح کرتے ہین حالانکہ نفس الامر مین یہ بات نہین ہے ولا یعیبہ ذلک موضع آخر اسکے بعد شعرانی رح فرماتے ہین فہذہ منۃ نصائح وتحذیرات فاعمل یا اخی بہا وعلیک بمطالعۃ کتب الشریعۃ من حدیث وتفسیر وفقہ والاقتداء بائمۃ الدین من الصحابۃ والتابعین وتبع التابعین ومقلدیہم من الفقہاء والمتکلمین رضی اللہ عنہم اجمعین وایاک والاجتماع بھؤلاء الجماعۃ الذین تظاہروا بطریق القوم فی النصف الثانی من القرن العاشر من غیر احکام قواعد الشریعۃ فانہم ضلوا واضلوا بمطالعتہم کتب توحید القوم من غیر معرفۃ مرادہم وقد دخل علی منہم شخص وانا مریض ولم یکن عندی احد من الناس فقلت لہ من تکون قال انا اللہ فقلت لہ کذبت فقال انا محمد رسول اللہ فقلت لہ کذبت فقال انا الشیطان وانا الیہودی فقلت لہ صدقت فواللہ لو کان عندی احد یشہد علیہ لرفعتہ الی العلماء فضربوا عنقہ فالحمد للہ الذی عافانا واخواننا من مثل ذلک واللہ تعالی یوفق الاخوان ویتولاہم انتہی

مین کہتا ہون یہ ارشاد شعرانی کا کہ ائمہ دین کی اقتدا کرنا واجب ہے بہت درست ہے جو کوئی صحابہ وتابعین وتبع تابعین کے علوم پر واقف ہوگا اور اونکے اعمال کا متقی رہیگا اور اونکی سیرت پر ہے اونکی راہ پر چلیگا وہ انشاء اللہ تعالے ناجی ہوگا مراد فقہاء سے اسجگہ فقہاء اہل

سنت ہین نہ اہل رائے اور مراد متکلمین سے علما رذاہین عن الشریعۃ ہین نہ اہل کلام مصطلح اور صوفیہ اہل
اتحاد سے بعد ۹۵۰ سنہ کے منع کیا ہے یہ بہی صحیح ہے اسلئے کہ یہ بلا وحدت وجود کے اسی سنہ سے زیادہ شائع
ہوئی ہے اور ہر جولاہا آپکو صاحب معراج اعتقاد کرتا ہے پہر ہم بعد ہم کا تا زمانہ حال کیا ذکر ہے اسیطرح ہر
ہر مسلمان کو مطالعہ سے اون کتب و رسائل کے احتراز لازم ہے جنکو اہل بدع ہند نے تالیف کیا ہے
اونمین علاوہ قلت علم و فقد فہم و انعدام طریقہ استدلال و کیفیت استنباط کی استعمال سب و شتم کا بحق اکابر
دین کثرت سے ہے اسیطرح اون مولفات سے بچنا چاہیئے جو کرامات اولیا رمین مریدین جاہلین نے بنائی ہین
یا دہریہ سلمہ نے واسطے ایقاع شکوک و شبہات کے عقائد اسلام مین رواج دیئے ہین یا اہل طبائع نے پیرایہ
اسلام مین ظاہر کئے ہین یا ناصحین ملوک نے واسطے تحصیل دنیا کے تیار کئے ہین اس قسم کے رسائل اردو
فے الحال جابجا اس ملک مین دستمال عوام و خواص ہو رہے ہین وکان ذلک فی الکتب مسطورا اسی انعام
کہ ذیل مین شعرانی رحمہ نے ذکر بعض کلمات کفریہ کا بہی کیا ہے جنکو زیادہ تعلق شطحیات صوفیہ سے ہے ہم
اون کلمات کو خاتمہ مین اس رسالہ کے نقل کرینگے تاکہ مومن خوش عقیدہ استعمال سے اون الفاظ و عبارات
کے احتراز کرے اور صیانت اپنے عقائد حقہ کی پیش نہاد خاطر عاطر رکہے واللہ الہادی علیہ اعتمادی والیہ استنادی

فصل بیان مین فقہ اکبر کے جو منسوب ہے طرف امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے

اصل توحید جس سے اعتقاد ہوتا ہے یہ ہے کہ ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یون کہے کہ مین ایمان لایا اللہ اور ملائکہ
اور کتب و رسل و یوم آخر و بعث بعد الموت اور خیر اور شر قدر پر اور حساب و میزان و جنت و نار حق ہے اللہ تعالے
ایک ہے لکن نہ بطریق عدد بلکہ اس طریق سے کہ اوسکا کوئی شریک نہین ہے اوسنے نہ کسیکو جنا اور نہ وہ
کسی سے جنا گیا اوسکا ہمسر کوئی نہین ہے وہ کسی شے سے مشابہ نہین ہے اور نہ کوئی شے خلق مین سے
اوسکی مشابہ ہے وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا مع اپنے نامون اور صفتون ذاتیہ و فعلیہ کے صفات ذاتیہ
اوسکی یہ ہین حیاۃ قدرت علم کلام سمع بصر ارادہ صفات فعلیہ یہ ہین تخلیق ترزیق انشار ابداع
صنع وغیر ذلک کوئی صفت اوسکی حادث نہین ہے اور نہ کوئی نام اوسکا نو پیدا ہے وہ ہمیشہ سے عالم ہے
علم ایک صفت ازلی اوسکی ہے ہمیشہ سے قادر ہے قدرت ایک صفت ازلی اوسکی ہے خالق ہے تخلیق ایک

صفت ازلی اوسکی ہے فاعل ہے فعل ایک صفت ازلی اوسکی ہے غرضکہ اللہ فاعل ہے اور مخلوق مفعول
ہے اللہ کا فعل مخلوق نہین ہے اوسکی صفتین ازل مین نہ مخلوق نہ محدث ہین آور جو کوئی اونکو مخلوق
یا محدث کہے یا اونمین توقف وشک کرے وہ کافر باللہ ہے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے مصاحف مین لکہا
ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبانون سے پڑہا جاتا ہے آور حضرت صلعم پر اوترا ہے اور تلفظ ہمارا ساتہہ قرآن
کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اوسکو مخلوق ہے آور وہ جو قرآن مین
اللہ نے موسیٰ وغیرہ انبیاء علیہم السلام اور فرعون وابلیس سے نقل کیا ہے وہ سب اوسیکا کلام ہے ہمکو
اوسکی خبر دی ہے اللہ کا کلام مخلوق نہین ہے موسے علیہ السلام وغیرہ کا کلام مخلوق ہے قرآن اللہ کا کلام ہے
نہ اون لوگون کا کلام موسے علیہ السلام نے اللہ کا کلام سنا جسطرح فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ تکلیما
اللہ متکلم تہا اوس حال مین بہی جبتک کہ موسے سے بات نکی تہی آور خالق تہا ازل مین جب تک کہ خلق پیدا
نکی تہی پہر جب موسے سے بات کی تو اوسی کلام کے ساتہہ کی جو اوسکی صفت ازلی ہتی اللہ کی ساری صفتین
برخلاف صفات مخلوقین کے ہین وہ عالم ہے مگر نہ ہمارے سے علم کے ساتہہ آور قادر ہے نہ ہماری سی قدرت
کے ساتہہ آور دیکہتا ہے نہ ہمارا سا دیکہنا آور بولتا ہے نہ ہمارا سا بولنا آور سنتا ہے نہ ہمارا سا سننا ہم بات
کرتے ہین آلات وحروف سے وہ بلا آلہ وحرف کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین اور اللہ کا کلام غیر مخلوق
اللہ ایک شے ہے لیکن نہ اشیاء کی طرح شے کے یہ معنے ہین کہ وہ موجود ہے مگر بلا جسم وجوہر وعرض اوسکیلئے نہ حد
ہے نہ ضد نہ ند نہ مثل اوسکیلئے ہاتہہ منہہ نفس ثابت ہے جسطرح کہ اوسنے قرآن مین ذکر کیا ہے یہ صفات
بلا کیف ہین کوئی یہ نکہے کہ مراد ہاتہہ سے قدرت یا نعمت ہے کیونکہ اسمین اوسکی صفت کا باطل کرنا ہے یہ قول
تو اہل قدر واعتزال کا ہے بلکہ ید اوسکی صفت ہے بلا کیف اسیطرح غضب ورضا بہی اوسکی دو صفتین بلا
کیف ہین اللہ تعالے نے اشیاء کو پیدا کیا مگر نہ کسی شے سے وہ ازل مین عالم بالاشیاء تہا قبل تکون اشیا
کے اوسی نے ساری اشیاء کو مقدر ومقضی کیا ہے دنیا وآخرت مین کوئی شے نہین ہوتی مگر اوسکی مشیت
وعلم وقضا وقدر سے اوسنے ہر شے کو لوح محفوظ مین لکہہ رکہا ہے مگر یہ لکہنا بالوصف ہے نہ بالحکم ۳ قضا وقدر
ومشیت اوسکی صفتین ازلی بلا کیف ہین وہ عالم ہے معدوم کا حال عدم مین اور جانتا ہے کہ اگر وہ شے وجود
مین آئیگی تو کیسی ہوگی جبکہ اوسکو ایجاد کریگا اسیطرح عالم ہے موجود کا حال وجود مین اور جانتا ہے کہ کیونکر فنا ہوگی
اور قایم کو حال قیام مین اور قاعد کو حال قعود مین جانتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکا علم متغیر ہو یا کوئی علم واسطے

اوسکے حادث ہو لکن یہ تغیر و اختلاف مخلوقات مین حادث ہوتا ہے اللہ نے خلق کو کفر و ایمان سے سلیم
پیدا کیا تہا پہر اونکو مخاطب کیا امر کیا نہی کی کافر نے اپنے اختیار و انکار و کفر جانی سے نامانا اللہ نے اوسکو مخذول
کر دیا مومن نے اپنے اختیار و اقرار و تصدیق سے مانا اللہ نے اوسکو توفیق و نصرت بخشی ہم آدم کی ذریت
کو اونکی پشت سے نکالکر عاقل بنایا خطاب امر و نہی کیا اونہون نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یہی اونکا
ایمان ہے اسی فطرت پر پیدا ہوتے ہین اور جسنے بعد اسکے انکار کیا اوسنے فطرت کو بدل ڈالا اور جو ایماندار
و مصدق رہا وہ اپنے اقرار پر ثابت رہا اللہ نے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے کفر پر مجبور نہین کیا ہے
اور نہ ایمان پر اور نہ اونکو مومن و کافر بنایا ہے ولکن اونکو شخص پیدا کیا یہ ایمان و کفر عباد کا فعل ہے
اللہ تعالے کافر کو حال کفر مین جانتا ہے اور جب وہ ایمان لے آتا ہے تو پہر اوسکو حال ایمان مین بہی پہچانتا
ہے اور دوست رکہتا ہے بغیر اسکے کہ اوسکے علم و صفت مین کچھ تغیر آئے ۵ سارے افعال عباد جیسے حرکت
و سکون حقیقت مین کسب عباد ہین اور اللہ تعالیٰ اونکا خالق ہے اور یہ سب افعال اوسکی مشیت و علم و قضا
و قدر سے ہوتے ہین جتنی طاعات ہین تہوڑی ہون یا بہت وہ سب اللہ کے امر اور اوسکی محبت اور رضا
اور مشیت و قدر و قضا سے ہوتی ہین جتنے معاصی ہین وہ سب بہی اوسکی قضا و قدر و مشیت سے ہوتی
ہین نہ اوسکی محبت و رضا سے اور نہ اوسکے حکم سے ۶ سارے انبیا علیہم السلام پاک صاف ہین صغائر و
کفر و قبائح سے ہان اونسے زلات و خطیات ہوتے حضرت محمد صلعم اوسکے حبیب اور بندے اور رسول اور
نبی اور برگزین اور پاک ہین اونہون نے کبہی بت پرستی اور شرک باللہ ایک پلک مارنے تک بہی نہین کیا
اور نہ کبہی مرتکب کسی صغیرہ و کبیرہ کے ہوئے ۷ سب آدمیون سے بہتر بعد حضرت کے ابو بکر صدیق ہین
پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہ سب عابد علی الحق اور مع الحق تہے ہم اِن سبکو دوست رکہتے ہین اور کسی ایک
کا ذکر اصحاب نبوی مین سے نہین کرتے مگر ساتہ خیر کے اور کسی مسلمان کو کسی گناہ کے سبب سے کافر نہین کہتے
اگرچہ وہ گناہ کبیرہ کیون نہو جب کہ وہ اوسکو حلال نہین جانتا ہے اور ہم اوس سے نام ایمان کا دور نہین کرتے
بلکہ اوسکو حقیقۃً مومن کہتے ہین ہو سکتا ہے کہ وہ مومن فاسق ہو نہ کافر ۸ مسح کرنا موزون پر سنت ہے اور
نماز پڑہنا پیچہے ہر نیک و بد مسلمان کی جائز ہے ہم یہ نہین کہتے ہین کہ مومن کو گناہ ضرر نہین کرتا اور نہ یہ کہتے ہین
کہ وہ آگ مین نجائیگا اور نہ یہ کہتے ہین کہ وہ ہمیشہ آگ مین رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد اسکے کہ وہ دنیا سے
مسلمان اوٹہہ گیا ہے اور نہ یہ کہتے ہین کہ ہماری نیکیان مقبول ہین اور ہمارے گناہ معاف جسطرح مرجیہ

کہتے ہین بلکہ ہمتو یہ کہتے ہین کہ جو کوئی نیک کام اوسکی ساری شرطون کے ساتھہ خالی عیوب مفسدہ سے
کریگا اور اونکو باطل نکریگا یہانتک کہ دنیا سے ایمان پر اوٹھہ جائے تو اللہ اوسکی نیکیونکو برباد نکریگا بلکہ قبول
کریگا اور اونپر ثواب دیگا اور جو گناہ شرک وکفر سے چھوٹا ہوگا اور گنہگار نے اوس سے توبہ نکی ہوگی یہانتک
کہ وہ مشیت خدا مین مومن مرگیا تو اللہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اوسکو عذاب کرے چاہے اوس سے معاف کردے لیکن مدام اوسکو
آگ کا عذاب نکریگا ۹ ریا جب کسی عمل مین آگھستی ہے تو اوسکا اجر باطل کردیتی ہے اسی طرح عجب پیغمبرون
کے معجزے ولیونکی کرامات حق ہے اور جو کام اعدائے خدا سے ہوتے ہین جیسے ابلیس و فرعون و دجال چنانچہ خبار
مین آیا ہے کہ ایسے کام ہوے اور ہونگے اونکو ہم آیات یعنی معجزات و کرامات نہین کہتے بلکہ اونکا نام ہم قضاء
حاجات رکھتے ہین اسلئے کہ اللہ تعالے اپنے دشمنون کی حاجتونکو بھی بطور استدراج یعنی فریب دہی کے اور
بطور عقوبت کے واسطے اونکے آخرت مین پورا کرتا ہے تو وہ اس فریب مین آکر اور زیادہ طغیان وکفر
کرنے لگتے ہین سو یہ سب ممکن وجائز ہے ۱۰ اللہ تعالے قبل تخلیق وترزیق کے خالق ورازق تھا آخرت
مین اوسکی رؤیت ہوگی مومن اوسکو جنت مین اپنی سر کی آنکھونسے بلا تشبیہ وکیفیت دیکھین گے درمیان
اوسکے اور درمیان خلق کے کوئی مسافت نہوگی ۱۱ ایمان اقرار کرنا ہے اور سچا جاننا ایمان آسمان وزمین
والون کا زیادہ وکم نہین ہوتا ہے سارے ایماندار ایمان وتوحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم وبیش اسلام
کہتے ہین اللہ کے اوامر ماننے اور بجالانے کو سو لغت کی رہ سے تو درمیان ایمان واسلام کے فرق ہے
لیکن ایمان بے اسلام کے نہین ہوتا اور نہ اسلام بے ایمان کے پایا جاتا ہے یہ دونون مثل پشت کے ہمراہ
شکم کے ہین اور دین ایک ایسا نام ہے جو ایمان واسلام وسارے شرائع پر بولا جاتا ہے ۱۲ ہم اللہ کو جیسا
چاہیے ویسا پہچانتے ہین جسطرح کہ اوسنے اپنے نفس کو اپنی کتاب مین مع جمیع صفات کے بیان کیا ہے ہان یہ
قدرت کسی شخص کو نہین ہے کہ اوسکی عبادت جیسی کچھہ کہ چاہیے ویسی کرسکے لیکن بندہ کو جسطرح حکم دیا ہے وہ
اوسطرح اوسکی عبادت کرتا ہے سارے مومن معرفت ویقین وتوکل ومحبت ورضا وخوف ورجاء وایمان
لانے مین ان سب امور پر یکسان ہین اگر فرق ہے تو سوائے ایمان کے ان سب چیزون مین ہے ۱۳ اللہ
اپنے بندونپر مہربان ہے عادل ہے کبھی اتنا ثواب دیتا ہے جو بندے کے حق سے چوگنا ہوتا ہے یہ اوسکی مہربانی ہے
کبھی گناہ پر عقاب کرتا ہے یہ اوسکا انصاف ہے کبھی براہ فضل معاف فرما دیتا ہے ہم شفاعت انبیاء کی حق
ہے اور شفاعت ہمارے حضرت کی واسطے گنہگار مومنون واہل کبائر کے جو کہ مستوجب عقاب ہونگے حق ہے

اسیطرح وزن اعمال کا ترازو مین دن قیامت کے حق ہے آور حوض حضرت کا حق ہے اور بدلا جہگڑنے
والونمین نیکیون کے ساتھہ دن قیامت کے حق ہے اگر نیکیان نہونگی تو برائیون کا اونپر پڑنا حق ہے اور بہشت
و دوزخ آجکے دن موجود ہین کبہی اونکو فنا نہوگی آور نہ حورعین کو موت آئیگی آور نہ کبہی اللہ کا ثواب و عقاب
فنا ہوگا ۱۵ اللہ جسکو چاہے ہدایت دے براہ فضل اور جسکو چاہے گمراہ کرے براہ عدل اللہ کا گمراہ کرنا یہی ہے
کہ اوسکو مخذول کردیتا ہے تفسیر خذلان کی یہ ہے کہ بندہ کو توفیق اوس چیز کی نہین دیتا ہے جسمین اوسکی رضا
ہے سو یہ اوسکا عدل ہے ایسے ہی عقوبت کرنا مخذول کو معصیت پر اوسکا عدل ہے ۱۶ یہ نہ کہنا چاہیے
کہ شیطان بندہ مومن سے جبراً و قہراً ایمان کو سلب کرلیتا ہے بلکہ اگر کہے تو یون کہے کہ بندہ ایمان کو چہوڑ دیتا
ہے تب شیطان اوس سے ایمان کو سلب کرلیتا ہے ۱۷ سوال منکر نکیر کا حق ہے یہ سوال قبر مین ہونیوالا ہے
اور آعادہ روح کا طرف جسم کے قبر مین حق ہے اسیطرح ضغطہ قبر کا اور عذاب قبر کا حق ہے یہ عذاب سارے
کفار اور بعض مومنین گنہگار کو ہوگا ۱۸ ہر شے جسکو علماء نے فارسی مین ذکر کیا ہے منجملہ صفات اللہ عز اسمہ
کے اوسکا بولنا جائز ہے سوائے ید کے فارسی مین اور یہ کہنا جائز ہے بروئے خدا عز و جل بلا تشبیہ و بلا کیفیت
اللہ کا قرب و بعد براہ طول و قصر مسافت کے نہین ہے ولکن کرامت و اہانت کے معنے پر ہے مطیع اللہ
سے قریب ہے بلاکیف آور عاصی اوس سے بعید ہے بلاکیف قرب و بعد و اقبال کا وقوع مناجات
کرنیوالے پر ہے اسیطرح ہمسائگی اللہ کی جنت مین اور کہڑا ہونا سامنے اوسکے بلاکیف ہے ۱۹ قرآن اللہ
کے رسول پر اوترا ہے مصاحف مین مکتوب ہے سب آیات قرآن کی معنے کلام مین بابت فضیلت و عظمت
کے برابر ہین مگر بعض آیات کے لئے فضیلت ذکر کی اور فضیلت مذکور کی ہے جیسے آیۃ الکرسی کہ اسمین اللہ
کے جلال و عظمت و صفات کا ذکر ہے تو اسمین دو فضیلتین جمع ہوگئین ایک فضیلت ذکر کی دوسری فضیلت
مذکور کی آور بعض آیات کے لئے فقط فضیلت ذکر کی ہے مثل قصۂ کفار اونمین مذکور کیلئے کوئی فضیلت
نہین ہے کیونکہ وہ لوگ کافر ہین اسیطرح سارے اسماء و صفات عظم و فضیلت مین یکسان ہین درمیان
اونکے کچہ تفاوت نہین ہے ۲۰ حضرت کے والدین کفر پر مرے اور آپکے چچا ابوطالب کافر مرے آور
قاسم و طاہر و ابراہیم حضرت کے فرزند تھے آور فاطمہ و رقیہ و زینب و ام کلثوم آپکی بیٹیان تہین **ف** انسان
پر جب کوئی شے دقائق علم توحید مین سے مشکل ہو تو اوسکو یہ چاہیئے کہ فی الحال وہ اوس بات کو جو کہ
نزدیک اللہ کے صواب ہے اعتقاد کرے یہانتک کہ اوسکو کوئی عالم ملے آور اوس سے پوچہے لکن اوسکو

تاخیر طلب کرنا جائز نہین ہے آدرنہ وہ توقف کرنیمین معذور ہے بلکہ توقف کرنے سے کافر ہوجاتا ہے ۱۲ انتہ
خبر معراج کی حق ہے اور ردّ کرنیوالا اوسکا مبتدع ہے اور نکلنا دجال و یاجوج ماجوج کا اور طلوع آفتاب
کا مغرب سے اور نزول عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے اور سائر علامات یوم القیامہ کی جسطرح کہ اخبار
صحیحہ مین آئی ہین حق ہین اور ضرور ہونگی واللہ تعالی یھدی من یشاء الی صراط مستقیم تمام ہوا
ترجمہ فقہ اکبر کا آسکے بعد امام اعظم رحہ نے اپنے اصحاب کی وصیت مین وقت مرض کے یہ لکھا تہا کہ مذہب
اہل سنت و جماعت مین بارہ خصلتین ہین جو کوئی اون خصال پر مستقیم رہیگا وہ مبتدع اور صاحب ہوا
نہوگا سو تم اونپر جمے رہو کہ حضرت دن قیامت کے تمہاری شفاعت کرین ۱ ایک ایمان ہے یہ اقرار
کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے اور نرا اقرار ایمان نہین ہوتا ہے اسلئے کہ اگر یہ ایمان
ہوتا تو سارے منافق مومن ہوتے اسیطرح نری معرفت ایمان نہین ہے اسلئے کہ اگر ایمان ہوتی تو
سارے اہل کتاب مومن ہوتے اللہ تعالے نے حقین منافقین کے فرمایا ہے واللہ یشھد ان
المنافقین لکاذبون اور حق مین اہل کتاب کے کہا ہے یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم ایمان نہ بڑہے
نہ گہٹے کیونکہ زیادت ایمان کی بغیر نقصان کفر کے متصور نہین ہوسکتی ہے اور نہ نقصان ایمان بغیر زیادت
کفر کے متصور ہے پہر کسطرح ہوسکتا ہے کہ ایک شخص ایک حالت مین مومن و کافر ہوگا مومن کے
ایمان مین کچہہ شک نہین ہے جسطرح کہ کفر کافر مین کچہہ شک نہین ہوتا ہے کقولہ تعالے اولئک ھم
المؤمنون حقا و اولئک ھم الکافرون حقا عاصیان امت حضرت سب سچے مومن ہین کافر نہین ہین
۲ عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل اس دلیل سے کہ اکثر اوقات عمل مومن سے مرتفع ہوجاتا ہے
اور یہ کہنا جائز نہین ہے کہ ایمان اوس سے مرتفع ہوگیا کیونکہ حائض سے نماز مرتفع ہوجاتی ہے اور
نہین کہہ سکتے کہ اوس سے ایمان اوٹھہ گیا یا اوسکے لئے تاخیر نماز کی گئی بسبب ترک ایمان کے حالانکہ شرع
نے اوس سے یہ کہا ہے دعی الصوم ثم اقضیہ اور یہ کہنا جائز نہین ہے دعی الایمان ثم اقضیہ اور
یہ کہہ سکتے ہین کہ فقیر پر زکوۃ واجب نہین ہے اور یہ نہین کہہ سکتے کہ فقیر پر ایمان لانا واجب نہین ہے اور
اگر کوئی یون کہے کہ تقدیر خیر و شر کی طرف سے غیر خدا کے ہے تو وہ کافر باللہ ہوجائیگا اور اوسکی توحید
باطل ہوجائیگی اگر ہوگی تو ۳ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اعمال تین طرح پر ہین ایک فریضہ دوسری
فضیلت تیسری معصیت سو فریضہ اللہ کے امر و مشیت و محبت و رضا و قضا و تقدیر و ارادہ و توفیق

وتخلیق وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہوتا ہے آور فضیلت اگرچہ امر آلہی سے نہین ہے لیکن اوسکی
مشیت ومحبت ورضا وقضا وتقدیر وتوفیق وتخلیق وارادہ وحکم وعلم وکتابت لوح محفوظ سے ہے آور
معصیت بہی اللہ کے امر سے نہین ہے لیکن اسکی مشیت ومحبت وقضا سے ہے نہ اوسکی رضا سے آور اوسکی
تقدیر سے ہے نہ توفیق سے اور اوسکی خذلان سے ہے آور اوسپر بگڑ وبگڑ ہوتی ہے آسلئے کہ وہ اللہ کے
علم مین ہے اور لوح محفوظ کے اندر لکہی ہوئی ہے ۴ ہمکو اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالے عرش پر
مستوی ہے بغیر اسکے کہ اللہ کو کوئی حاجت اور استقرار اوسپر ہو بلکہ خود اللہ حافظ عرش وغیر عرش ہے
اگر محتاج ہوتا تو اوسکو قدرت ایجاد وتدبیر عالم پر مثل مخلوق کے نہوتی اور اگر محتاج جلوس وقرار کا ہوتا
تو قبل خلق عرش کے وہ کہان تہا وہ تو اس سے نہایت درجہ منزہ وعالی ہے ۵ ہم اقرار کرتے ہین کہ اللہ
کا کلام اور اوسکی وحی وتنزیل اور اوسکی صفت نہ عین ہے نہ غیر بلکہ ایک صفت ہے علی التحقیق مصاحف
مین لکہی ہوئی ہے زبانون سے پڑہی جاتی ہے دلونمین محفوظ ہے کچھ اونمین حال نہین ہے آور حروف
وسیاہی وکاغذ وکتاب سب مخلوق ہین کیونکہ یہ افعال ہین عباد کے اور اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اسلئے کہ
یہ کتابت وحروف وکلمات وآیات سب آلات قرآن ہین بسبب حاجت عباد کے آور اللہ کا کلام اوسکی
ذات کے ساتہہ قائم ہے اور معنے اوسکے مفہوم ہین ان سب چیزون سے جو کوئی یہ کہے کہ اللہ کا کلام
مخلوق ہے وہ کافر ہے ساتہہ اللہ عظیم کے اور اللہ تعالے معبود ہے ہمیشہ سے جیسا وہ پہلے سے تہا اسکا
کلام مقروء ومکتوب ومحفوظ ہے بغیر زوال کے اوسکی ذات سے ۶ ہم اقرار کرتے ہین کہ افضل اس امت کے
بعد حضرت کے ابوبکر پہر عمر پہر عثمان پہر علی ہین لقولہ تعالے والسابقون السابقون اولئک المقربون
فی جنات النعیم سو ہر سابق افضل ہے اونکو ہر مومن تقی دوست رکہتا ہے اور ہر منافق شقی دشمن
رکہتا ہے ۷ ہمکو اقرار ہے اسبات کا کہ بندے مع اپنے اعمال واقرار ومعرفت کے مخلوق ہین سو جب وہ
مع افعال خود مخلوق ٹہیرے تو بالاولی وہ خود بہی مخلوق ہین اونکو کچہ طاقت نہین اسلئے کہ وہ ضعفا وعاجزین
ہین اور اللہ تعالے اونکا خالق رازق ہے لقولہ تعالے واللہ خلقکم ثم یمیتکم ثم یحییکم اور علم کی کمائی
حلال ہے آور جمع کرنا مال حلال کا حلال ہے آور جمع کرنا مال حرام کا حرام ہے خلق تین قسم پر ہے ایک
مومن جو اپنے ایمان مین مخلص ہے دوسرے کافر جو اپنے کفر مین جاحد ہے تیسرے منافق جو اپنے نفاق
مین مداہن ہے آللہ تعالے نے عمل کو مومن پر اور ایمان کو کافر پر اور اخلاص کو منافق پر فرض کیا ہے

لقوله تعالے یا ایها الناس اعبدوا ربکم اسکے یہ معنے ہوئے کہ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور
اے کافرو ایمان لاؤ اور اے منافقو اخلاص کرو ۸ ہم اسبات کے مقر ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے
ہوتی ہے نہ قبل فعل کے اور نہ بعد فعل کے اسلئے کہ اگر قبل فعل کے ہوتی تو بندہ اللہ سے وقت فعل
کے مستغنی ہوتا اور یہ خلاف نص ہے لقوله تعالے واللہ الغنی وانتم الفقرآء اور اگر
بعد فعل کے ہوتی تو حصول فعل کا بلا استطاعت کے محال ہوتا ۹ ہمکو قرار ہے اسبات کا کہ مسح کرنا خفین
پر واجب ہے مقیم کے لئے ایک راتدن اور مسافر کیلئے تین راتدن اسلئے کہ حدیث اسیطرح آئی ہے اور اسکے
منکر پر خوف کفر کا ہے کیونکہ یہ خبر متواتر سے ثابت ہے اور قصر و افطار رخصت ہے سفر مین بنص کتاب لقوله
تعالے واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوٰة اور افطار مین فرمایا
ہے فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر ۱۰ ہم اقرار کرتے ہین اسبات کا کہ اللہ نے قلم کو
حکم کیا کہ لکھہ قلم نے کہا مین کیا لکھون اے میرے رب فرمایا لکھہ وہ جو ہونیوالا ہے قیامت کے دن تک لقوله
تعالے و کل شئ فعلوه فی الزبر و کل صغیر و کبیر مستطر ۱۱ ہمکو اقرار ہے کہ عذاب قبر ضرور ہونیوالا ہے اور سوال
منکر نکیر کا حق ہے اسلئے کہ احادیث مین آچکا ہے جنت و نار حق ہین اور وہ دونون مخلوق و موجود ہین اونکو
فنا نہین لقوله تعالے اعدت للمتقین و اعدت للکافرین پہلی آیت حق مین جنت کے ہے اور
دوسری آیت حق مین جہنم کے اللہ نے بہشت و دوزخ کو واسطے ثواب و عقاب کے پیدا کیا ہے میزان حق ہے
لقوله تعالی و نضع الموازین القسط لیوم القیمة الآیة اور پڑہنا عملنامہ کا حق ہے لقوله تعالی اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم علیک حسیبا
۱۲ ہمکو اقرار ہے کہ اللہ تعالے ان نفوس کو بعد موت کے زندہ کر کے اٹہائیگا وہ دن پچاس ہزار برس کا ہوگا واسطے جزا و ثواب کے اور
ادا ر حقوق کے لقوله تعالے و ان اللہ یبعث من فی القبور اور خدا کا دیدار ہونا واسطے اہل
جنت کے بلا کیف و شبہ و جہت اور شفاعت کرنا حضرت کا حق ہے واسطے ہر اوس شخص کے
جو کہ اہل جنت ہوگا اگرچہ صاحب کبیرہ ہو عائشہ سارے جہان کی عورتون سے بعد خدیجہ علیہا السلام
کے افضل اور مادر مومنین اور زنا سے پاک ہین جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ رہینگے لقوله
تعالی فی حق المؤمنین اولئک اصحاب الجنة هم فیها خالدون و فی حق الکفار اولئک
اصحاب النار هم فیها خالدون انتہی بعض الفاظ پر ان عقائد کے قدرے بحث باقی ہے کما سیجئی اور
نیز اس امر مین بحث ہے کہ فقہ اکبر تالیف امام اعظم رح سے ہے یا نہین واللہ اعلم

فصل بیان مین عقیدہ ابو الحسن اشعری رضی اللہ عنہ کی مطابق کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار للمقریزی کی

اللہ تعالے عالم بعلم قادر بقدرت حیّ بحیات مرید بارادہ متکلم بکلام سمیع بسمع بصیر ببصر ہے اوسکی صفات ازلی قائم بذاتہ ہین نہ کہا جاتا ہے کہ عین ہین اور نہ یہ کہ غیر ہین ورنہ یہ کہ وہ عین نہین ہین اور غیر بہی نہین ہین اوسکا علم ایک ہے متعلق ہے ساتہہ ساری معلومات کے اوسکی قدرت ایک ہے متعلق ہے ساتہہ تمام اوس چیز کے جسکا وجود صحیح ہے اوسکا ارادہ ایک ہے متعلق ہے ساتہہ جملہ اوس چیز کے جو قابل اختصاص ہے اوسکا کلام ایک ہے امر ہے نہی ہے خبر ہے استخبار ہے وعد ہے وعید ہے یہ سب جوہ طرف اعتبارات کلام خدا انکے پہرتی ہین نہ طرف نفس کلام کے اور وہ الفاظ جو زبان ملائکہ پر طرف انبیا علیہم السلام کے نازل ہوئے ہین دلالات ہین کلام ازلی پر سو مدلول یعنی قرآن مقروء وقدیم ازلی ہے اور دلالت یعنی عبارات جسکو قرارت کہتے ہین مخلوق ومحدث ہے قرارت ومقروء مین اور تلاوت ومتلو مین فرق ہے جسطرح کہ درمیان ذکر ومذکور کے فرق ہے کلام ایک معنے قائم بالنفس ہے عبارت دلیل ہے اوسپر جو کہ اندر نفس کے ہے عبارت کو کلام مجازاً کہتے ہین اللہ نے ارادہ ساری کائنات کا کیا خیر ہو یا شر نفع ہو یا ضر انکا میلان خاطر انیکے کلام مین طرف جواز تکلیف ما لا یطاق کے ہے کیونکہ اشعری نے یون کہا ہے کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے اور انسان قبل فعل کے مکلف ہے حالانکہ وہ فعل سے پہلے انکے مذہب پر مستطیع نہین ہے ساری افعال عباد کے مخلوق ہین اللہ نے اونکو ابداع کیا ہے بندہ نے اونکو کسب کیا ہے کسب عبارت ہے فعل قائم بالمحل سے محل سے مراد قدرت عبد ہے خالق حقیقۃً خدا ہی ہے خلق مین کوئی غیر اوسکا شریک نہین ہے اخص وصف خدا قدرت واختراع ہے یہ تفسیر ہے اوسکے نام باری کی ہر موجود کا مرئی ہونا صحیح ہے سو اللہ تعالی موجود ہے اوسکی رویت بہی صحیح ہے دلیل سمعی سے ثابت ہے کہ مومنین اوسکو دار اخری مین دیکہین گے یہ دلیل کتاب وسنت مین موجود ہے ہان یہ جائز نہین کہ وہ کسی مکان یا صورت یا مقابلہ واتصال شعاع سے دکہائی دے کہ یہ سب محال ہے ماہیت رویت مین دو رائین ہین ایک یہ کہ یہ ایک علم مخصوص ہے جسکا تعلق وجود سے ہے نہ عدم سے دوسری یہ کہ یہ ایک ادراک ہے ماورا علم کی سمع وبصر دو صفتین ازلی ہین دو ادراک ہین ماورا علم کے یدین ووجہ صفات خبریہ ہین دلیل سمع ساتہہ انکے

وارد ہے اعتراف کرنا ساتھہ انکے واجب ہے معتزلہ نے وعدہ وعید و سمع و عقل مین ہر وجہ سے اختلاف کیا ہی
ایمان کہتے ہین دلکی تصدیق و زبان کے قول کو عمل کرنا ارکان سے فروع ایمان ہے جسنے دل سے تصدیق
کی یعنی وحدانیت الٰہی کا اقرار کیا رسل کا سچے دل سے اعتراف کیا کہ جو کچھہ وہ لائے ہین حق ہے تو وہ مومن ہے
صاحب کبیرہ جب دنیا سے بغیر توبہ کے نکل جاتا ہے تو اوسکا حکم طرف اللہ کے ہے چاہے اوسکو اپنی رحمت سے
بخشدے یا رسول خدا صلعم اوسکی شفاعت کرین اور چاہے اوسکو اپنے عدل سے عذاب دے پہر اپنی رحمت
سے جنت مین لیجائے مومن آگ مین مخلد نہوگا ہم یہ نہین کہتے کہ اللہ پر توبہ کا قبول کرنا بحکم عقل واجب ہے
اسلئے کہ موجب تو خود اللہ ہی ہے اوسپر اصلا کوئی شے واجب نہین ہے ہان دلیل سمع آئی ہے کہ اللہ توبہ تائبین
کی قبول کرتا ہے اور دعا مضطرین کو اجابت کرتا ہے وہ اپنی خلق کا مالک ہے جو چاہے سو کرے اور جو چاہے
وہ حکم دے اگر ساری خلق کو باجمعہم آگ مین داخل کرے تو کچھہ جور نہوگا اور اگر سبکو جنت مین لیجائے تو کچھہ حیف
نہوگا اوس سے ہرگز ظلم متصور نہین ہے اور نہ جور کی نسبت طرف اوسکے ہوسکتی ہے کیونکہ وہ مالک مطلق ہے اور سارے
واجبات سمعی ہین عقل سے کوئی شے واجب نہین ہوسکتی ہے اور عقل مقتضا تحسین و تقبیح نہین کرتی اللہ کی
شناخت اور منعم کا شکر اور طائع کی اثابت اور عاصی کا عقاب یہ سب بحسب سمع ہے نہ بعقل اللہ پر کوئی شے
واجب نہین ہے نہ صلاح نہ اصلح نہ لطف بلکہ ثواب و صلاح و لطف سب اوسکا تفضل ہے ع بندہ چہ
دعوئے کند حکم خداوند راست ؛ اللہ کی طرف نکوئی نفع پہرے اور نہ نقصان اسلیئے نکسی شاکر کے شکر سے اوسکو
کچھہ انتفاع ہو اور نہ کسی کافر کے کفر سے کچھ تضرر بلکہ وہ تو اس سے کہین متعالی و مقدس ہے رسل کا بہیجنا جائز
ہے نہ واجب اور نہ محال سو جب اللہ نے رسول بہیجا اور معجزہ خارقہ عادت سے اوسکی تائید کی اور تحدی
فرمائی اور لوگون کو طرف اوسکے بلایا تو اب اوسکی بات سننا اور اوسکا حکم ماننا اور اوسکی نہی سے باز رہنا واجب
ہوا کرامات اولیا کی حق ہے ایمان لانا سارے قرآن و سنت پر اور اخبار امور غیبیہ پر جیسے لوح و قلم و عرش
و کرسی و جنت و نار حق و صدق ہے اسیطرح وہ اخبار آئین جو آخرت مین واقع ہونگی جیسے سوال قبر
و ثواب و عقاب و حشر و معاد و میزان و صراط و انقسام فرق طرف فریق جنت و فریق نار کے صدق
و حق ہے انپر ایمان لانا انکے ساتہہ اقرار کرنا واجب ہے امامت اتفاق و اختیار کرنے سے ثابت ہوتی
ہے نہ نص و تعیین واحد معین سے ترتیب ائمہ کی فضل مین مطابق ترتیب امامت کے ہے ہمارا قول حق مین
عائشہ و طلحہ و زبیر کے یہی ہے کہ اونہون نے خطا سے رجوع کیا ہم طلحہ و زبیر کو عشرہ مبشرہ مین سے کہتے ہین

ہمارا قول یہ ہے کہ معاویہ و عمرو بن عاص نے امام حق علی بن ابی طالب پر بغی کی علی نے اونکے ساتھ ویسا ہی مقاتلہ کیا جیسے اہل بغی کے ساتھ کیا جاتا ہے ہم یہ بھی کہتے ہین کہ اہل نہروان جنکو شُراۃ کہا جاتا ہے وہ مارق ہین دین سے علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے سب حال مین اور حق ہمراہ علی کے تہا جدہر وہ جائین انتہی مقریزی کہتے ہین کہ یہ ایک جملہ ہے اصول عقیدہ کا جسپر جماہیر اہل امصار اسلامیہ ہین اور جسنے کہ ہم کہا خلاف اس عقیدہ کے کہا اوسکا خون بہایا گیا اشاعرہ کو صفاتیہ بھی کہتے ہین اسلئے کہ یہ مثبت صفات قدیمہ الٰہیہ ہین پہر اون الفاظ مین جو کتاب و سنت وارد ہین جیسے استوا و نزول و اصبع و ید و قدم و صورت و جنب و مجی متفرق ہوگئے ہین ایک فرقہ ان سب الفاظ کی تاویل کرتا ہے وجوہ محتملہ لفظ پر اور دوسرا فرقہ متعرض تاویل کا نہین ہوتا اور نہ طرف تشبیہ کے جاتا ہے انکو اشعریہ اثریہ کہتے ہین اس بارہ مین مسلمانون کے پانچ قول ہین ایک اعتقاد کرنا اوس چیز کا جو مثل اوسکے لغت سے سمجھا جاتا ہے دوسرے مطلق سکوت کرنا تیسرے سکوت کرنا بعد نفی ارادہ ظاہر کے چوتھے حمل کرنا مجاز پر پانچوین حمل کرنا اشتراک پر ہر فریق کے دلائل و حجتین ہین جنپر کتب اصول دین متضمن ہین ولا یزالون مختلفین الا من رحم ربک ولذلک خلقہم واللہ یحکم بینہم یوم القیٰمۃ فیما کانوا فیہ یختلفون مین کہتا ہون اشاعرہ و ماتریدیہ و حنابلہ سب سے خوبتر ہین لیکن صواب و بحت و حق خالص و صدق صرف اسمین ہے کہ مومن اپنے اعتقاد کو تابع ظاہر کتاب عزیز و سنت مطہرہ رکہے اور جسکا قول سرِ مو اِنسے برخلاف ہوا وسکو اپنا عقیدہ نہ ٹہیرائے

فصل بیان مین اعتقاد امام احمد بن حسین بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

اس کتاب مین ہر عقیدہ کے لئے ایک تحریر مستقل بذکر دلائل لکہی ہے اسجگہ دلائل کو چہوڑ کر نفس مسائل اعتقاد پر اقتصار کیا جاتا ہے واسطے دریافت دلائل کے طرف ہماری کتاب حضرات التجلی من نفحات التحلی والتخلی کے مراجعت کرنا چاہئیے واللہ المستعان سب سے پہلے جو بات بندہ پر واجب ہے اللہ کا پہچاننا اور ساتھ اوسکے وجوب وجود کے اقرار کرنا ہے قال تعالیٰ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگونسے مقاتلہ اسی قول کے عدم اقرار پر کیا تہا یہ کلمہ جس شخص کا آخر کلام وقت موت کے ہوتا ہے اوسکیلئے وعدہ دخول جنت کا ہے بلکہ اگر کسی عارض کیوجہ سے مرتے وقت منہ سے بہی یہ کلمہ نہ نکلے مگر

وہ اِس کلمہ کو دل سے جانتا اور مانتا ہو تو بھی جنتی ہوتا ہے و للہ الحمد ۲ عالم حادث ہے نہ قدیم اور محدث
و مدبر سارے جہان کا الٰہ واحد قدیم لا شریک لہ ہے منکر حدوث عالم اور صانع عالم کا فر ہوتا ہے ۳ اللہ
تعالیٰ کیلئے اسماء عُلیا و صفات حُسنیٰ ثابت ہین یہ منقسم ہین طرف صفت ذات اور صفت فعل کے اسماء و ذات
کو اسماء فعل پر فضل حاصل ہے صفت ذات وہ ہے جسکا مستحق وہ ازل مین تہا اور ابد تک ساتہ اوسکے استحقاق
رکہتا ہے جیسے یہ کہ وہ موجود قدیم ہے یہ سارا ملک اوسیکا ہے قدوس جلیل عظیم عزیز متکبر ہے اس قسم مین
اسم و مسمیٰ ایک ہوتا ہے دوسری قسم وہ صفات ہین جو اوسکی ذات پاک کیساتہ قائم ہین جیسے حیّ عالم قادر
مرید سمیع بصیر متکلم باقی اِس قسم مین اسم کو نہ عین مسمّٰی کہتے ہین اور نہ غیر مسمّیٰ رہی وہ صفات جو کتاب و سنت
سے واسطے اوسکے بطور سمع ثابت ہین جیسے وجہ و یدین و عین و نحو ہا سو یہ بہی اوسکی ذات سے قائم ہین انمین
بہی اسم کو مسمیٰ یا غیر مسمیٰ نہین کہسکتے ہین اسجگہ تکییف تمثیل تشبیہ تعطیل اہمال جائز نہین ہے بلکہ جسطرح پر یہ صفات
آئی ہین اوسیطرح پر اونکو اونکے ظاہر پر بلا تاویل اجرار و اقرار کرنا چاہئیے اور یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالیٰ تشبیہ
مخلوقات سے منزہ ہے اور تشبیہ کا علاج اِس کلمہ اجمالیہ سے بخوبی ہوسکتا ہے لیس کمثلہ شیء و لم یکن لہ کفوا
احد سلف امت و ائمہ ملت اسی عقیدہ پر گزرے ہین خلف نے واسطے فرار کے لزوم تشبیہ سے تاویل اختیار
کی ہے وہ کچہ ٹہیک بات نہین ہے اسلئے کہ اللہ نے ہمپر تاویل کرنا اونکا واجب نہین کیا ہے باقی رہی صفات
فعل سو وہ مشتق ہین اوسکے افعال سے جیسے خالق رازق محیی ممیت منعم مفضل اسجگہ اگر یہ تسمیہ طرف اللہ کے
ہے تو یہ صفت قائم ہے ساتہ اوسکی ذات کے یہان گنجائش مسمیٰ و غیر مسمّیٰ کی نہین ہے اور اگر یہ تسمیہ طرف سے
مخلوق کے ہے تو یہ صفت فعل ہے کلام متقدمین اسی پر دلیل ہے ہم اللہ نے اپنی ذات کے نام آیت قرآن
مین ذکر کئے ہین اور حدیثونمین بہی آئے ہین جیسے علی عظیم کبیر غنی حمید اول آخر ظاہر باطن احد صمد حق مبین
مجید واحد قہار نصیر ملک قدوس سلام مومن مہیمن عزیز جبار متکبر ذو الجلال و الاکرام و نحو ہا ان صفات کمال کا
ثابت کرنا واسطے اللہ تعالیٰ کے واجب ہے اور ہر نقصان کو اوسکی ذات سے دور کرے ۵ آیات و احادیث
مین صفات زائدہ بہی آئی ہین جو اوسکی ذات کیساتہ قائم ہین جیسے ھو الحی القیوم اِس سے ثبوت حیات کا
ہوا اور جیسے قدرت اور علم اور قوت اور ارادہ و مشیت اور سمع و بصر اور کلام اور بقا ۶ قرآن و حدیث مین
صفت وجہ و یدین و عین و نحو ہا کو ثابت کیا ہے یہ صفات قریب چالیس وصف کے ہین جو رسالہ العقائد الی
العقائد اور اوسکے ترجمہ سائق العباد مین لکہے ہین اور دلیل ہر صفت کی آیت یا حدیث سے کتاب

الجوائش والصلاٰت مین مذکور رہے یہ سب صفتین ہین اوسکی ذات کی جو بلا تشبیہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ سے
ثابت ہین سب پر بلا تکییف و تاویل ایمان لانا فرض ہے منکران صفات کا کافر اور تاویل مخطی ہے ۷ خلق ایک
صفت فعل ہے ۸ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین جو اوسکو مثل معتزلہ کے مخلوق کہے وہ کافر ہے ۹ استوار
رحمن کا عرش پر قرآن و حدیث دونون سے بخوبی ثابت ہے آیات و احادیث اثبات صفت استوار کی محکمات ہین
نہ متشابہات ۱۰ رویت اللہ عز و جل کی آخرت مین آنکھہ سے ثابت ہے قرآن و حدیث دونون اسپر دلیل شاہد
ہین منکر رویت کا کافر ہے حدیث رویت کی صحیحین و سنن مین آئی ہے ۱۱ ایمان لانا قدر پر واجب ہے یعنی
جو کچھہ عالم مین اب تک ہوا اور ابد تک ہوگا خیر و شر و نحو ہما سے وہ سب اللہ کی تقدیر سے ہے قدریہ منکرین
قدر کے سلف نے اونکی تکفیر کی ہے ۱۲ سارے افعال عباد وغیرہم کا خالق اللہ تعالےٰ ہے خواہ وہ فعل
خیر ہو یا شر یا اور کچھہ جو کوئی اسکا منکر ہے اوسکو ایمان سے کچھہ حصہ نہین ہے ۱۳ ہادی و مضل عباد کا خالق
عباد ہے جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے ۱۴ بندونکے سارے افعال اللہ
کی مشیت سے واقع ہوتے ہین اچھے ہون یا برے کوئی شخص اپنے نفع و ضر کا مالک نہین ہے اعلام صحابہ
و تابعین و فقہار سلف و صدر اول اسی عقیدہ پر گزرے ہین کہ وقوع اعمال کا اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے
۱۵ اطفال فطرت پر پیدا ہوتے ہین یعنی توحید خالص پر پھر ان باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے
ہین یہ بات کہ وہ آخرت مین جنتی ہین یا دوزخی قطعی طور پر معلوم نہین ہے بعض ادلہ سے نکلتا ہے کہ ذریات
مومن کی ملحق بمومنین ہونگی انشاء اللہ تعالےٰ ۱۶ جسکی اجل جس وقت پر مقدر ہو چکی ہے نہ بڑہے نہ گھٹے
اور ہر شخص اپنا رزق پورا کر لیتا ہے حلال و حرام دونون رزق ہین اگرچہ ایک جائز اور دوسرا ناجائز ہوتا ہے
حلال کا حساب حرام پر عذاب شبہ پر عتاب ہوگا ۱۷ ایمان مین کمی و بیشی ہوتی رہتی ہے قرآن و حدیث
دونون سے یہ بات ثابت ہے ایمان نام ہے تصدیق جنان اقرار باللسان عمل بالارکان کا یہی قول راجح
و صحیح و قوی ہے انشاء اللہ تعالےٰ کہنا ایمان مین واسطے تبرک کے ہے نہ واسطے شک کے ۱۸
گناہ کبیرہ ہو جانے سے کوئی مومن ایمان سے باہر نہین ہوتا ہے نہ مخلد فی النار اسی عقیدہ پر سارے
صحابہ و تابعین اور اونکے اتباع اور ائمہ مجتہدین اور تمام اہل سنت و جماعت گزرے ہین گناہ کبیرہ توبہ سے
بخشدیا جاتا ہے جبکہ شرائط اوسکے بر وجہ کمال ادا ہوتے ہین اور اگر اللہ چاہے تو بے توبہ بھی بطریق خرق
عادت کے کسیکو بخشدے خلود نار خاص ہے ساتھہ شرک و کفر کے حضرت اہل کبائر کی شفاعت کرینگے

باطن کے کبائر ستاتہہ ہین اور ظاہر کے چار سو ایک اللهم احفظنا عنہا بمنک وکرمک ١٩ شفاعت حضرت کی
واسطے مرتکبین کبائر کے قرآن وحدیث دونون سے ثابت ہے مقام محمود اسی مرتبہ سے عبارت ہے یہ قول
کہ مومنین مخلد فی النار ہونگے باطل محض ہے ہان اگر ہمراہ ایمان کے استعمال شرک کا کیا ہوگا تو خلود بوجہ
اوس شرک کے ہوگا نہ بوجہ کسی گناہ کبیرہ کے قال تعالے وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون ٢٠ ایمان
لانا ملائکہ اور کتب ورسل وبعث بعد الموت وحساب ومیزان وجنت ونار وحوض واشراط ساعت پر قبل قیام
ساعت کے واجب ہے جنت ونار اس دم موجود ومخلوق ہین ٢١ عذاب قبر وعذاب دوزخ حق ہین انپر
ایمان لانا واجب ہے نعیم مقیم جنان وعذاب الیم میزان ونعمت وزحمت برزخ قرآن وحدیث دونون سے
ثابت ہے منکر انکا ایمان سے بے نصیب ہے ٢٢ اعتصام بسنت واجتناب از بدعت فرض ہے شرک
کے ستر در ہین اور چیونٹی کی چال سے شب تیرہ وتاریک مین سنگ سیاہ پر قعر زمین مین بہی مخفی تر ہین اور بدعت کے
بہتر در ہین سنت کا رستہ ایک ہے قال تعالے ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ تقسیم بدعت کی طرف حسنہ وسیئہ کے
خلاف ظاہر حدیث صحیح ہے حضرت نے مجالست ومکالمت اہل بدع سے منع فرمایا ہے اور قدریہ ومرجیہ کو زبان انبیا علیہم السلام پر ملعون
ٹہیرایا ہے ٢٣ والی پر مراعات امر رعیت کی واجب ہے کبیر کی تعظیم صغیر پر رحم کرے عالم کی توقیر بجالائے
ضعیف کا قوی سے انصاف کرے ٢٤ والیان ملک اسلام کی اطاعت کرنا اور جماعت اہل سنت کا لازم
پکڑنا امر منکر پر ہاتہہ یا زبان سے یا دل سے انکار کرنا اور جور سلطان پر صبر کرنا واجب ہے ٢٥ جو فرائض
عبادات کتاب وسنت سے ثابت ہین جیسے نماز پنجگانہ وروزہ رمضان وزکوٰۃ اموال وحج بیت اللہ ونحوہا انکا
بجالانا مطابق کیفیت وآداب وارکان ورود کے فرض ہے تارک انکا عمداً بلا عذر کافر ہوجاتا ہے یہ سب فرائض
ادا وترک مین باوجود استطاعت کے متساوی الاقدام ہین تفرقہ کرنا درمیان انکے خلاف سنت ہے ٢٦ حضرت
صلعم کی نبوت بظہور معجزات بطریق تواتر ونحوہا ثابت ہے دلائل نبوت کے بہت ہین اس بارہ مین کتب مستقلہ
تالیف ہوچکی ہین بڑا معجزہ قرآن کریم ہے جو تا قیام قیامت باقی رہیگا اوسکے ساتہہ تحدی کی گئی ثقلین اسکی
معارضہ سے عاجز نکلے کتاب حضرات التجلی مین اس مقام کو بسط کے ساتہہ لکہا ہے منکر حضرت کی
نبوت ورسالت وخاتمیت کا باجماع امت کافر ہے ٢٧ کرامات اولیاء کی قرآن وحدیث واقوال علماء سے
بخوبی ثابت ہین لیکن صدور اوسکا اختیار مین اولیاء کے نہین ہے اللہ کی مشیت وارادہ پر موقوف ہے
بہت اکثر وہ لوگ جنسے کرامت نہین ہوئی یا کم ہوئی جیسے اکثر صحابہ وتابعین وتبع تابعین افضل ہین اون اولیاء سے

جنسے صدور کرامات کا ہوا ہے ۲۸ فضائل صحابہ کرام کے کتاب وسنت سے بتواتر صوری ومعنوی بخوبی
ثابت ہین حفظ اونکے مرتبہ کا ساری امت پر واجب ہے کیا مہاجرین اور کیا انصار اور کیا سائر صحابہ کبار و
صغار جو اونکو دوست رکہتا ہے وہ اللہ کا دوست ہے جو اونکو دشمن رکہتا ہے اللہ اوسکا دشمن ہی جس کسیکو صحابہ
پر غصہ آتا ہے اوسمین ایک علامت کفر کی ہے قال تعالیٰ لیغیظ بہم الکفار اسیطرح انکے تابعین بالاحسان
اور اتباع تابعین سے محبت رکہنا واجب ہے حضرت نے ان قرون کیلئے شہادت خیر دی ہی تبغض انکا ہرکو
واجب کر دیتا ہے عیاذاً باللہ ولہذا ایک جماعت اہل علم نے تکفیر روافض پر اتفاق کیا ہے ۲۹ اہل بیت رسول
خدا صلعم خواہ ازواج مطہرات ہون یا عترت امجاد سبکے ساتہ محبت رکہنا اور اونکا حق تعظیم وخدمت بجالانا واجب
ہے آیات کتاب وسنت اسپر دلائل واضحہ ہین انکے اعداء کلاب نار ہونگے ولہذا علماء نے خوارج کو کفار ٹہرایا
ہے ۳۰ دس صحابی کیلئے حضرت نے شہادت جنت کی دی ہے خلفاء اربعہ اور طلحہ و زبیر وعبدالرحمن
ابن عوف وسعد بن مالک وسعید بن زید وابو عبیدہ بن الجراح انکو عشرہ مبشرہ کہتے ہین اسلئے کہ ایک ہی
سیاق حدیث مین انکو بلفظ فلان فی الجنۃ ذکر کیا ہی ورنہ انکے سوا بہی ایک جماعت کو بشارت جنت کی
دی ہے جیسے اہل بدر اور اہل بیعۃ الرضوان وغیرہم ۳۱ حضرت نے فرمایا تہا کہ خلافت بعد میرے تیس برس
رہیگی پہر ملک ہوجائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت مرتضی پر وہ تیس[۳۰] برس تمام ہوگئے ابو بکر دو برس چار ماہ
دس رات کم خلیفہ رہے عمر دس برس چہہ ماہ چار دن خلیفہ رہے عثمان بارہ[۱۲] برس بارہ[۱۲] دن کم خلیفہ رہے
علی مرتضی پانچ برس خلیفہ رہے دو یا تین ماہ کم وفات ابو بکر کی بائیس[۲۲] جمادی الآخرہ روز دوشنبہ ۱۳ھ کو
ہوئی شہادت عمر کی دن چہارشنبہ کو چہبیس[۲۶] ذیحجہ ۲۳ھ مین ہوئی عثمان اٹہارہ[۱۸] ذیحجہ ۳۵ھ کو مارے گئے مرتضی کی
شہادت سترہ رمضان روز جمعہ ۴۰ھ کو ہوئی تفضیل خلفاء اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت کے ہی یہی مذہب
ہی امام شافعی و امام احمد و سائر اہل سنت کا کتاب وسنت شاہد ہین انکی صحت خلافت پر باشارۃ النص یا دلالۃ
النص تسلمین نے ہر ایک کی خلافت پر وقت عقد بیعت کے اجماع واتفاق کیا تہا اوسوقت مہاجرین وانصار سب موجود تہے
وللہ الحمد یہی عقیدہ حق ہی اسکے سوا مین خوض کرنا اور دوسری شاخین نکالنا موجب خرابی ایمانکا ہی امام حسن چہہ
ماہ خلیفہ رہکر دست بردار ہوگئے انکی علیحدگی پر تیس[۳۰] برس مانہ خلافت کے پورے ہوئے بلا کم وکاست ۳۲ جسنے
اہل شام وغیرہم مین سے علی مرتضی پر خروج کیا وہ مصیب نہین ہی بلکہ مخطی ہی لیکن باغی کو حکم کفر کا نہین ہے
تلک امۃ قد خلت لہا ما کسبت وعلیہا ما اکتسبت انتہی یہ خلاصہ ہے کتاب حضرات التجلی کا مختصر

ہے کتاب الاعتقاد والهدایة الی سبیل الرشاد سے بیہقی نے اس کتاب مین کہا ہے هذا الذی اودعناه
هذا الکتاب اعتقاد اهل السنة والجماعة واقوالهم وقد افردنا کل باب منها بکتاب یشتمل
علی شرحه منورا بالدلائل وحججه واقتصرنا فی هذا الکتاب علی ذکر اصوله والاشارة
الی اطراف ادلته ارادة انتفاع من نظر فیه والله تعالی یوفقنا لمتابعة السنة واجتناب البدعة انتہے
اگرچہ اس کتاب الاعتقاد مین بھی ادلہ ہر قول نصوص کتاب براہین احادیث سے لکھی ہین لکن جس کتاب شرح
کا حوالہ دیا ہے وہ کتاب میری نظر سے نہین گزری اللہ تعالی مجکو مطالعہ اوس کتاب کا بھی قبل ممات کے
نصیب کرے کیونکہ یہ وہ عقائد صحیحہ ہین جنمین کسی مسئلہ پر انتقاد نہین کیا گیا ہے وللہ الحمد

فصل بیان مین عقیدہ امام غزالی رح کی مطابق کتاب احیاء العلوم تالیف امام محمد مشتری رح کے

عقیدہ اہل سنت کا بابت ہر دو کلمہ شہادت یہ ہے کہ کلمہ اولی مین اللہ تعالی نے اپنے بندونکو یہ بات بتائی
ہے کہ اللہ سبحانہ واحد ہے کوئی اوسکا شریک نہین فرد ہے کوئی اوسکا مثل نہین صمد ہے کوئی اوسکا مند
نہین منفرد ہے کوئی اوسکا ند نہین قدیم ہے اوسکے لئے اول نہین ازلی ہے اوسکے لئے نہایت نہین مستمر الوجود
ہے اوسکے لئے آخر نہین ابدی ہے اوسکے لئے نہایت نہین قیوم ہے اوسکے لئے انقطاع نہین دائم ہے
اوسکیلئے انصرام نہین ہمیشہ سے ہمیشہ تک کو موصوف ہے ساتھ نعوت جلال کے اوسپر حکم انقضا وتغیر وزوال
کا جاری نہین ہوسکتا ہے وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور وہی باطن تنزیہ وہ جسم نہین ہے
اور نہ مانند اجسام کے ہے اور نہ جوہر اور نہ عرض ہے اور نہ مانند کسی موجود کے ہے اور نہ کوئی موجود مانند اوسکے ہے
نہ مقدار سے محدود ہوسکے نہ امکنہ وجہات واقطار اوسکو حاوی ہوسکین وہ مستوی ہے عرش پر جسطرح کہ
اوسکو لائق ہے عرش اوسکو نہین اوٹھاتا بلکہ اوسکی قدرت عرش اور حاملان عرش کو اوٹھائے ہوئے ہے وہ فوق
ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت اور وہ ہر موجود سے قریب ہے اور ہر شے پر شہید کسی چیز مین
حلول نہین کرتا اور نہ کوئی شے اوسمین حلول کرے وہ تو قبل زمان و مکان کے تھا اور اسدم بھی اوسی حال پر
ہے جسپر کہ پہلے تھا وہ جدا ہے اپنی خلق سے ساتھ اپنی صفات کے نہین ہے اوسکی ذات مین سوا اوسکی اور نہ اوسکی
سوا مین ذات اوسکی مثل نہین آتے اوسکو حوادث وہ بے نیاز ہے استکمال اور زیادت فی الکمال سے وہ اپنی

ذات مین معلوم الوجود ہے ساتھہ عقول کے اور مرئی الذات ہے ساتھہ ابصار کے دار القرار مین قدرت
اسکی حیٰ و قادر و جبار و قاہر ہے کسی شے سے عاجز نہین نہ سوتا ہے نہ فنا ہوگا نہ اوسکو موت آئیگی ملک و ملکوت
و سلطان و امر و خلق سب کچھہ اوسیکا ہے ساری موجودات اوسکے قبضہ مین مقہور ہے وہ سب کا موجد اور مقدر
ارزاق و آجال ہے اوسکے مقدورات شمار مین نہین آسکتے علم وہ عالم ہے جمیع معلومات کا کوئی شے اوسکی
علم سے غائب نہین ہے نہ آسمانون مین نہ زمین مین اوسکو ظواہر اور بواطن پر اطلاع ہے ساتھہ علم قدیم ازلی
کے وہ ازل سے متصف ہے ساتھہ اس علم کے نہ ساتھہ علم متجدد کے جو کہ بواسطہ حلول و انتقال اوسکو حاصل ہوا
ہو ارادہ وہ مرید و مدبر ہے ساری کائنات کا کوئی چیز ملک و ملکوت مین جاری نہین ہوتی مگر اوسیکی قضا و
قدر و حکم و مشیت سے اوسنے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہین ہوا اوسکا ارادہ قائم ہے ساتھہ اوسکی ذات کے جملہ صفات
مین وہ ہمیشہ سے اسیطرح موصوف بالارادہ ہے ازل مین وجود اشیا کو اوسنے اوقات اشیا مین مقدر کیا تہا
سو جسطرح کہ ازل مین موافق اپنے علم کے ارادہ کیا تہا اوسیطرح پر وہ اشیا پائی گئین وہ سارے امور کا مدبر ہے
لکن نہ ساتھہ فکر و زمان کے اسلیئے کوئی شان اوسکو کسی شان سے مشغول نہین کرتی ہے سمع و بصر وہ
سمیع و بصیر ہے کوئی مسموع اوسکی سمع سے غائب نہین ہوتا اگرچہ بعید و خفی ہو اور نہ کوئی مرئی اوسکی رویت سے
مخفی رہتا ہے اگرچہ باریک ہو وہ محتاج سوراخ گوش اور خود گوش کا نہین ہے اور نہ حاجت حدقہ و پلک
کی رکہتا ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتھہ کے پکڑتا ہے بغیر آلہ کے پیدا کرتا ہے کلام اللہ تعالی متکلم
آمر ناہی واعد متوعد ہے ساتھہ کلام ازلی کے جو قائم ہے ساتھہ اوسکی ذات کے نہ ایسی آواز کے ساتھہ جو انسلال ہوا
اور اصطکاک اجرام سے محدث ہو اور نہ ساتھہ ایسے حرف کے جو ہونٹون کے ملنے اور زبان کے ہلانے سے منقطع
ہو قرآن و توریت و انجیل و زبور اوسکی کتابین ہین جو اوسنے اوتاری ہین قرآن قدیم ہے اور قائم ہے اوسکی ذات
سے نہ اوس سے جدا ہو نہ دل کے اور ورق کیطرف منتقل ہو معہذا زبان سے مقرو مصحف مین مکتوب دلمین محفوظ
ہے موسیٰ علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر صوت و حرف سنا جسطرح کہ اوسکی ذات بغیر جوہر و عرض کہائی
دیگی افعال اللہ کے سوا جو کوئی موجود ہے اوسکو اللہ ہی نے اکمل وجوہ پر ایجاد کیا ہے پہلے وہ کچھہ چیز نہ تہا
اللہ اپنے افعال مین حکیم اپنے قضیہ مین عادل ہے اوس سے ظلم متصور نہین اسلیئے کہ غیر کی کچھہ ملک نہین ہے
کہ اوسمین تصرف کرنے سے ظلم ہو جس کسی چیز کو اوسنے ایجاد کیا ہے واسطے اظہار قدرت و تحقیق ارادہ کے
ایجاد کیا ہے نہ اسلیئے کہ وہ اوسکی طرف مفتقر تہا اور یہ ایجاد اوسکا تفضل ہے نہ اوسپر واجب فضل و احسان

اوسیکے لئے ہے کیونکہ باوجود قدرت کے تعذیب عباد پر عباد کو معذب نکیا اور کرتا تو یہ اوسکا عدل تہا طاعت
پر ثواب دیتا ہے اپنے کرم سے نہ بطور لزوم واستحقاق کیونکہ اوسپر کسیکا کچہ حق واجب نہین ہے بلکہ اوسیکا
حق طاعت مین خلق پر واجب ہے کہ اوسنے زبان انبیاء علیہم السلام پر وحی بہیجی کلمہ ثانیہ سے بندون کو یہ بہی
خبر دی ہے کہ اوسنے نبی امی قرشی محمد صلعم کو رسالت دیکر طرف کافہ خلق کے مبعوث کیا اونکی شرع سے
ساری شرایع منسوخ کردئیے سارے انبیاء پر اونکو فضیلت دی تسید بشر کیا اور ایمان و توحید کے کمال کو
جبتک کہ حضرت پر ایمان نلائے روکدیا اور آپکی تصدیق کو ہر خبر مین بعد موت کے جیسے سوال منکر و نکیر و
عذاب قبر و وزن اعمال و صراط ہے واجب ٹہیرایا میزان مین اعمال کا وزن ہوگا پل صراط تلوار سے تیز بال سے
زیادہ باریک ہے حوض مورود سے جو کوئی ایکبار پانی پئیے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا اوسدن بندون کا
حساب لیا جائیگا جو موحد آگ مین گئے ہونگے وہ بعد انتقام اور شفاعت انبیاء پہر علماء پہر شہداء پہر مومنین
کے دوزخ سے باہر نکالے جاینگے اور جسکا کوئی شفیع نہوگا وہ اللہ کے فضل سے نجات پائیگا مخلد فی النار نرہیگا
اصحاب حضرت کے فضل کا اور اونکی ترتیب کا جسطرح پر کہ آئی ہے معتقد رہے اور اون سبکے ساتہ نیک
گمان ہو اور اونپر ثنا کرے فمن اعتقد هذا كله كما ذكرنا فهو من اهل السنة **ف** ارشاد مین تدریج کری
پہلے یاد کرا دینا ان عقائد کا طفل کو واجب ہے پہر اوسکو معنے انکی بڑی عمر مین بتدریج واضح ہو جائینگے سو
پہلے حفظ ہے پہر فہم پہر تصدیق پہر اعتقاد یہ بات طفل کو بلا برہان کے بفضل خدا حاصل ہو جاتی ہے جسکا
کہ دل واسطے ایمان کے منشرح ہوتا ہے کیونکہ مبادی عقائد اسلام کی واسطے عوام کے تلقین و تعلیم محض ہے
ہان کبہی اعتقاد تقلیدی ضعیف ہوتا ہے نقیض سے ازالہ کو قبول کر لیتا ہے جبکہ اوس نقیض کا اوسپر
القا کرتے ہین اسلئے تقویت اوسکی واجب ہے تاکہ ترشح ہو رہے سو طریقہ اس تلقین کا یہ نہین ہے کہ
صناعت جدل و کلام کا سیکہے بلکہ تلاوت قرآن و تفسیر و قرارت حدیث و معاینہ سنن و وظائف عبادات
مین مشغول ہو اس اشتغال سے اوسکا اعتقاد رسوخ مین بڑہتا رہیگا کیونکہ اوسکے کانمین ادلہ قرآن و شواہد
حدیث آئینگے اور انوار عبادات سانح ہونگی اور مشاہدہ صالحین سے اونکا حال اسمین سرایت کریگا جدل
و کلام سے حراست سمع کرے کہ افساد انکا بنسبت اصلاح کے اکثر ہے عقیدۂ عوام صالحین کو عقیدۂ متکلمین سے
قیاس کرے عوام کا اعتقاد ثابت ہوگا کوئی شے اوسکو متغیر نہین کرتی اعتقاد اہل کلام کا وہی ہوگا ادنی شبہ
اوسکو زائل کر دیگا مگر ہان جو کوئی اونمین مقلد دلیل اعتقاد کا ہے تو وہ قسم اول مین ہے کیونکہ اسدم کچہ فرق

درمیان تلقف دلیل وتقلید دلیل اور درمیان تلقف مدلول وتقلید مدلول کے نہین ہے نتیجا جب اس عقیدہ پہ
ناشی ہوا اور پہر وہ مشغول بدنیا ہوگا تو اوسکو سوائے اوس عقیدہ کے اور کچہ منفتح نہوگا اور وہ آخرت مین سلامت
رہیگا کیونکہ شرع عوام سے طالب نہین ہے مگر اسی تصدیق جازم کو ساتہ ان عقائد کے نہ بحث ونظم ادلہ کو پہر
اگر وہ صبی سالک طریق آخرت وملازم تقوی وریاضت ہوکر ہوائے نفس سے مجتنب رہیگا تو ابواب ہدایت اسکے
لئے کہل جاوینگے اور حقایق ان عقائد کے بسبب اجتہاد واستعداد اوسکی نور آلہی سے مکشوف ہونے لگین گے ف
الذین جاهدوا فینا لنهدینهم سبلنا امام شافعی ومالک واحمد وسفیان وسلف محدثین کا مذہب یہی ہے کہ علم
جدل وکلام بدعت وحرام ہے اگر یہ علم امر دین مین سے ہوتا تو حضرت اوسکا امر کرتے لوگون کو سکہا جاتے اس
علم والونپر ثنا فرماتے جسطرح کہ فقہ کی ثنا کی ہے صحابہ بڑے اعرف بالحقایق تہے اور ترتیب الفاظ مین افصح تہے بنسبت اور
غیر کے لکن اونسے کسینے اس علم کا سوال نکیا کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اس علم سے شر متولد ہوتا ہے اور بعض نے فرض
کفایہ وفرض عین کہا لکن ٹہیک بات یہ ہے کہ ذم وحمد اس علم کی مطلقًا خطا ہے اسجگہ تفصیل کا ہونا ضرور ہے
مگر جو ظاہر ہے کہ اوسمین مزید خوض نکرے اور جدل باطل سے بچے مجادلہ احسن پر مکتفی ہو کیونکہ تولد ساری بدع
کا اسی علم سے ہوا ہے یہانتک کہ بہتر فرقے اهل بدعت ہو گئے **ف** جسنے یہ کہا کہ باطن مخالف ظاہر وشرع ہے
ہے تو وہ قریب تر ہے کفر سے بنسبت قرب الی الایمان کے لوگ اس مقام مین تین طرح پر ہین ایک مُفرِط جو ساری
شرعیات وارد وہ بلسان الحال کو تاویل کرتے ہین جیسے قولہ تعالےٰ تکلمنا ایدیهم وتشهد ارجلهم یا جیسے
خطاب منکر ونکیر ومخاطبت اہل نار وامثالہا کو دوسرے مُفرّط جو اصلا کسی شے کی تاویل نہین کرتے تاکہ یہ دروازہ
بند رہے اور امر دین ضبط سے خارج نہو جیسے امام احمد بن حنبل انکا زعم یہ ہے کہ خطاب کن فیکون ساتہ حرف وصوت
کے ہے اور یہ تاویل سے منع کرتے ہین مگر تین جگہ ایک الحجر الاسود یمین الله فی الارض دوسرے قلب
المؤمن بین اصبعین من اصابع الرحمن تیسرے انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن سوا اس زجر
کا کچہ ڈر نہین تیسرے مقتصد کہ جو چیز متعلق باللہ ہے اوسکی تاویل کرتا ہے اور جو چیز کہ متعلق بآخرت ہے اوسکو ترک
کرتا ہے وهم الاشاعرة رہے معتزلہ سو اونہون نے رویت وسمع وبصر ومعراج جسمانی وعذاب قبر ومیزان وصراط
کی تاویل کی ہے اور حشر اجساد اور وجود جنت کا مع ملاذ محسوسہ جنت اقرار کرتے ہین ومعرفة الفصل فی امثال
هذه الاشیاء دقیق لا یطلع علیه الا من وفق یدرك الامور بنور الهی وهو من علم المکاشفة
فلا نخوض فیه **ف** الحاصل یکہ شہادتین باوجود اس ایجاز کے متضمن ہے اثبات الہ وصفات وافعال وصدق

رسول صلعم کو ایمان کی بنیاد انہین چار رکن پر ہے ایک معرفت ذات اسکا مدار دس اصل پر ہے اصل اول معرفت
وجود واجب الوجود ہے اسپر عقل ونقل دونون دلیل ہین منجملہ نقل کے ایک یہ آیت ہے ان فی خلق السموات والارض
واختلاف اللیل والنہار والفلک التی تجری فی البحر الی قولہ لآیات لقوم یعقلون اور جسکو ذرا سی
بھی عقل ہے وہ جانتا ہے کہ یہ جہان جو کہ اس ترتیب محکم پر واقع ہے اوسکے لئے ضرور کوئی صانع مدبر ہے اسیطرح
عقل دلیل ہے اسپر کہ یہ جہان حادث ہے اور ہر حادث اپنے حدوث مین سبب سے مستغنی نہین ہوتا ہے تو عالم
بہی سبب سے بے نیاز نہین ہے اصل دوم قدم حقتعالی ہے کیونکہ اگر حادث ہوتا تو مفتقر ہوتا طرف کسی محدث کے اور وہ
محدث کسی اور محدث کا محتاج ہوتا تو پہر تسلسل رہتا یا منتہی طرف کسی قدیم کے ہوتا تو وہی قدیم صانع عالم ہے
اصل سوم بقا حقتعالی ہے کیونکہ اگر منعدم ہوتا تو بنفسہ ہوتا یا کسی معدم سے اول باطل ہے اسیطرح ثانی اصل
چہارم یہ ہے کہ اللہ تعالے جوہر متحیز نہین ہے اصل پنجم یہ ہے کہ وہ جسم مولف من الجواہر نہین ہے چھٹی یہ کہ عرض
نہین ہے ساتوین یہ کہ مختص بجہات نہین ہے کیونکہ جہات مخلوق ہین آٹھوین یہ کہ وہ مستوی ہے عرش پر جس معنے
سے کہ مراد اوسکی ہے اور یہ کچہ منافی وصف کبریا کے نہین ہے نوین یہ کہ وہ دن قیامت کو آنکھہ سے نظر آئے گا
لقولہ تعالے وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اجرار رویت کا ظاہر پر مستحیل نہین ہے اسلیئے کہ رویت ایک
کشف اتم ہے علم سے دسوین یہ کہ وہ واحد ہے قال تعالے لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا **ف** اسکے
صفات کے دس رکن ہین ایک قدرت ہر شے پر دوسرے علم ساری موجودات کا وہو بکل شئ علیم وقال تعالے الا
یعلم من خلق وہو اللطیف الخبیر تیسرے حیات کیونکہ قادر عالم کا حی ہونا لامحالہ ہے اور جو کوئی اسمین شک
کرے اوسکو چاہیئے کہ وہ حیات سائر حیوانات مین بھی متشکک ہو چوتھی ارادہ کہ جو موجود ہے وہ اوسیکے ارادہ سے صادر
ہے پانچوین سمع وبصر کہ کوئی شے اوسکی سمع وبصر سے غائب نہین ہے اگرچہ کیسی ہی باریک کیون نہو چھٹے یہ کہ وہ
متکلم ہے اور کلام ایک صفت ہے جو اوسکی ذات کے ساتہ قائم ہے نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے ساتوین
یہ کہ اوسکا کلام قدیم ہے آٹھوین یہ کہ اوسکا علم قدیم ہے وہ اپنی ذات وصفات اور ساری محدثات کا دایما عالم ہے نوین
یہ کہ اوسکا ارادہ قدیم ہے قدم ہی مین ساتہ ہر حادث کے جسوقت کہ وہ حادث ہوتا ہے متعلق ہو چکا ہے موافق
سبق علم کے دسوین یہ کہ وہ عالم بالعلم حی بحیاۃ ہے اسیطرح سارے صفات کا حال ہے **ف** اللہ کے
افعال کے دس رکن ہین ایک یہ کہ ہر حادث اوسیکا فعل واختراع ہے سارے افعال عباد اوسکی مخلوق ہین قال
تعالے واللہ خلقکم وما تعملون اور جسکی قدرت تام ہے اوسمین کوئی قصور نہین ہے دوسرے یہ کہ وہ مخترع
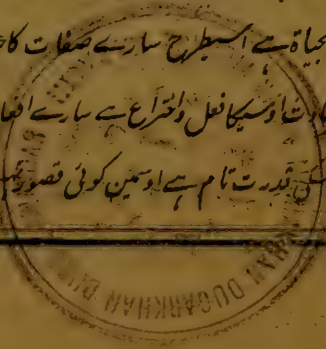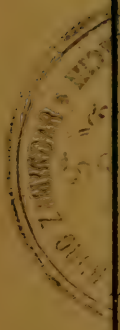
ہے افعال عباد کا اس سے یہ بات خارج نہین ہوتی ہے کہ وہ افعال مقدور بشر باکتساب نہون بلکہ خالق قدرت
ومقدور واختیار ومختار کا وہی اللہ ہے یہ قدرت رب کا وصف اور بندہ کا کسب ہے اور حرکت اللہ کی مخلوق
اور بندہ کا وصف وکسب ہے یہ کچہ جبر اوس تفرقہ ضروریہ کا نہین ہے جو کہ درمیان حرکت مقدورہ اور رعدہ
ضروریہ کے ہے تیسرے یہ کہ فعل بندہ کا اگرچہ اوسکا کسب ہے لیکن اللہ کے ارادے سے ہے کوئی شے بغیر اوسکی
قضا وقدر وارادہ ومشیت کے جاری نہین ہوتی خیر ہو یا شر اسلام ہو یا کفر غوایت ہو یا رشد طاعت ہو یا
عصیان اسیطرح سائر متقابلات یضل من یشاء ویھدی من یشاء چوتھے یہ کہ اللہ تعالیٰ اس ایجاد تکلیف
مین متفضل ہے اوسپر کوئی چیز واجب نہین ہے پانچوین یہ کہ تکلیف مالا یطاق دینا جائز ہے اگر جائز نہوتی تو
سوال دفع کا کسلیئے کیا جاتا قال تعالیٰ ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به چھٹے یہ کہ تعذیب کرنا عباد کو بغیر جرم سابق
وثواب لاحق کے جائز ہے بخلاف معتزلہ کیونکہ یہ تصرف ہے اپنے ملک مین اور ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف
کرنے کو لا ملک لغیرہ اسکے جواز پر وجود اسکا دلیل ہے ذبح بہائم مین ایلام بغیر جرم ہے ساتوین یہ کہ وہ
جو چاہے سو اپنے بندون کے ساتہ کرے اوسپر رعایت اصلح للعباد کی کچہ واجب نہین ہے آٹھوین یہ کہ شناخت
اللہ کی اور اوسکی طاعت کی شرعًا واجب ہے نہ عقلًا نوین یہ کہ بعثت انبیاء کچہ مستحیل نہین ہے خلافا للبراھمة
کیونکہ عقل طرف امور مفیدہ نجات آخرت کے راہ نہین پاتی ہے جسطرح کہ عقل دوائے مفید صحت کو نہین جانتی
ہے سو جسطرح لوگ طبیب مصدق بالتجربہ کے محتاج ہوتے ہین اسیطرح طرف نبی مصدق بالمعجزہ کے بھی
محتاج ہین دسوین یہ کہ محمد صلعم خاتم النبیین ہین اور اونکی شریعت ناسخ جملہ شرایع متقدمہ ہے اللہ نے
اونکی تائید معجزات ظاہرہ سے کی ہے جیسے انشقاق قمر تسبیح حصے وغیر ذالک اور اگر اونکا کوئی معجزہ نہوتا مگر یہی
تنزیل مجید تو کافی تہا کیونکہ اونہون نے اسکے ساتہ تحدی کی اون لوگون سے جو کہ منابع فصاحت وبلاغت
تھے اور وہ سب اوسکے معارضہ سے عاجز نکلے معہذا اسمین اخبار غیبیہ وتواریخ اولین ہے حالانکہ وہ خود
اُمّی غیر ممارس کتب تہے اور معجزہ کا صادق صاحب معجزہ پر دلیل ہونا واضح ہے محتاج بیان کثیر کا نہین ہے
ف حضرت نے جو امور آخرت کی خبر دی ہے وہ سب حق ہین اور اوسکی دس اصلین ہین ایک حشر
ونشر یعنی اعادہ بعد فنا کے اور یہ عقلًا بھی ممکن ہے اور اللہ کے مقدور مین ہے جیسے کہ ابتداء انشاء اوسکے مقدور
مین تہی اذ الاعادة ابتداء ثان فیمکن کالابتداء الاول قال تعالیٰ بل یحییھا الذی انشاھا اول مرة
دوسرے سوال منکر ونکیر کا یہ بہی ممکن ہے اسلیئے کہ اسی اعادہ حیات کو کسی جزو مین اجزاء سے مستدعی ہے

اور یہ ممکن ہے اور موقوف علی الممکن ممکن ہوتا ہے اور ہمارا نہ سُنتا اوسکو اور سکون اجزا میت کا اسکو دفع نہین
کرسکتا ہے نائم ظاہر مین ساکن ہوتا ہے اور باطن مین ادراک آلام ولذات کرتا ہے حضرت جبریل علیہ السلام
کو دیکھتے اور اُنکی بات سنتے تھے ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء تیسرے عذاب قبر ہے حضرت سے
اور سلف سے مشتہر ہے کہ اونہون نے عذاب گور سے استعاذہ کیا ہے اور یہ ممکن ہے تفرق اجزا میت کچھ اسکا
دافع نہین ہے کیونکہ مدرک اس عذاب کا ایک جزء یا اجزاء مخصوصہ ہوتے ہین اور اللہ تعالی اعادہ ادراک پر قادر ہے
چوتھے میزان اسکا ذکر تنزیل مین آیا ہے اللہ تعالے نے صحائف اعمال مین بحسب درجات اعمال احداث وزن واسطے
اظہار عدل کے عقاب مین اور واسطے اظہار فضل کے عفو وتضعیف ثواب مین کریگا پانچوین صراط اسکا ذکر بھی تنزیل
مین وارد ہے اور یہ ممکن ہے جسکو یہ قدرت ہے کہ پرندہ کو ہوا مین اوڑاتا ہے اوسکو یہ قدرت بھی ہے کہ انسانکو
ایسی چیز پر چلائے جو بال سے زیادہ باریک ہے اور تلوار سے زیادہ تیز چھٹے جنت ونار یہ دونون پیدا ہوچکی ہین
لقولہ تعالی اعدت للمتقین واعدت للکافرین یہ کہنا کہ قبل یوم الجزاء کے پیدا کرنین اِن دونون کے کیا فائدہ
ہے بیفائدہ ہے اسلئے کہ لا یسئل عما یفعل ساتوین یہ کہ امام حق بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان
پھر علی حضرت نے کسی امام پر نص نہین فرمائی ورنہ ہم تک منقول ہوکر آتی اور اگر غیر ابی بکر پر نص فرماتے تو سارے
صحابہ کو مخالفت رسول خدا صلعم لازم آتی اسکو کوئی منصف لبیب جائز نہین رکھیگا اور معاویہ نے علی مرتضی سے بمقدمہ
امامت نزاع نہین کیا بلکہ اونکی بات کی بنیاد اجتہاد پر تھی علی نے یہ گمان کیا کہ قاتلان عثمان کے سپرد کرنیکا انجام
اضطراب امر امامت ہوگا کیونکہ اونکے عشائر وقبائل اور اونکا اختلاط ساتھ لشکر کے بہت تھا اور معاویہ نے یہ گمان کیا
کہ تاخیر کرنا اونکے امر مین باوجود عظم جنایت کے موجب جرأت امت دار ائمہ پر ہوگا وکل مجتہد مصیب وان کان
المصیب واحدا فھو علی بالاجماع آٹھوین یہ کہ فضل صحابہ کا بحسب ترتیب خلافت ہے اسلئے کہ مشاہدین
وحی نے اونکے فضل کو معلوم کرکے یہ ترتیب رکھی ہے نوین یہ کہ شرائط امامت کے بعد اسلام وتکلیف کے پانچ
امر ہین ذکورت ورع علم کفایہ نسب قریش اور اگر اِن اوصاف کے لوگ متعدد ہون تو جس سے اکثر لوگ
بیعت کرین وہی امام ہے اور مخالف اونکا باغی ہے دسوین یہ کہ اگر امام متصف ساتھ اِن صفات کے نہو اور اوسکے
صرف مین اثارت فتنہ لا یطاق ہو تو امامت اوسکی واسطے دفع ضرر فتنہ کے منعقد ہوجاتی ہے فھذہ ھی الارکان
الاربعة والاصول الاربعون فمن اعتقدھا کان من اھل السنة ومن لم فمن رھط البدعة
عصمنا اللہ منھا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون ان اصول کے بعض الفاظ مین بحث باقی ہے بیان اوسکا علیحدہ

اس رسالہ مین آئیگا **ف** ایمان و اسلام مین تین مسئلہ ہین ایک یہ کہ اسلام ایمان ہے یا اور کچھ اسمین اہل علم کا
اختلاف ہے بعض نے کہا ایک شے ہے بعض نے کہا متغایر متلازم ہین بعض نے کہا متباین ہین امام نے کہا ایضاح حق
اسجگہ تین بحث سے ہے ایک یہ کہ ایمان لغت مین بمعنے تصدیق ہے اور اسلام بمعنے تسلیم و اذعان و انقیاد و ترک
تمرد و اباء تو تصدیق مخصوص ہے ساتھ دل کے اور زبان ترجمان دل ہے اور تسلیم عام ہے دل و زبان اور
جوارح سے پس ہر تصدیق قلبی تسلیم و ترک اباء و جحود ہے اور ہر تسلیم تصدیق نہین ہے سو اسلام اعم ہے اور ایمان اشرف
اجزاء اسلام ہے دوسرے یہ کہ شرع مین دونون مترادف و مختلف و متداخل آئے ہین ہر ایک قول پر دلیل
حدیث سے موجود ہے سلف نے جو عمل کو ایمان مین گنا ہے سو اسلئے کہ ایمان مکمل و متمم اسلام ہے تیسرے یہ کہ
ایمان بڑہتا گھٹتا ہے یا نہین سو سلف کا قول یہ ہے کہ طاعت سے بڑہتا معصیت سے گھٹتا ہے **ف** سلف
یون کہتے تھے انا مؤمن ان شاء الله تعالى یہ استثناء صحیح ہے تین وجہ سے ایک اسلئے کہ تزکیہ نفس کا خوف
ہے قال تعالى فلا تزکوا انفسکم ایک حکیم سے پوچھا تہا صدق قبیح کیا ہے کہا اپنی ثنا آپ کرنا دوسرے یہ کہ تادب
ہے ساتھ ذکر خدا کے ہر حال مین اور حوالہ کرنا سارے امور کا طرف مشیت خدا کے قال تعالى ولا تقولن لشیء انی
فاعل ذلک غدا الا ان یشاء الله حضرت جب مقابر مین جاتے کہتے وانا ان شاء الله بکم لاحقون
اگرچہ اونکو اس لحوق مین کچھ شک نہ تہا اور عرف مین استعمال اسکا بمعنے اظہار رغبت و تمنی آتا ہے جسطرح کوئی
کہتا ہے کہ فلان مریگا یا آئیگا تو کہتے ہین انشاء الله تعالے تیسرے یہ کہ مراد یہ ہے انا مؤمن حقا انشاء الله تعالى
قال تعالى اولئک هم المؤمنون حقا اسصورت مین شک کمال مین ہے نہ اصل ایمان مین اور یہ کہنا غلط ہے بلکہ حق یہ ہے دو وجہ ایک
یہ کہ ایمان اعمال طاعات سے کامل ہوتا ہے لیکن وجود اسکا علی الکمال معلوم نہین ہوتا دوسرے یہ کہ نفاق مزیل
کمال ایمان ہے اور وہ ایک امر خفی ہے اوس سے برأت کا ہونا متحقق نہین ہوتا ہے حدیث مین آیا ہے اکثر
منافقی هذه الامة قراؤها اور فرمایا ہے الشرک اخفی من دبیب النملة تیسرے یہ کہ خوف خاتمہ کا
لگا ہوا ہے معلوم نہین کہ ایمان بوقت موت کے سلامت رہیگا یا نہین اگر خاتمہ کفر پر ہوا ایمان سابق حبط ہو جائیگا
کیونکہ وہ سلامت آخرت پر موقوف ہے والله اعلم تمام ہوا کلام حبار الاحیاء کا ولله الحمد **ف** شیخ ابن الہمام
نے مسایرہ مین عقائد رسالہ قدسیہ امام غزالی رح کو ہمراہ زیادت بیان و ایضاح کلام کے جمع کیا ہے اور اسی ترتیب
کو ملحوظ رکھا ہے اور ایک خاتمہ بڑہا کر ایمان و اسلام و ما یتصل بہما کی بحث کی ہے اور دیباچہ مین کہا ہے ان بعض

الفقراء لما عن الاخوان [illegible] فی شرح ... الی رسالة القدسیة للامام حجة الاسلام ابی حامد الغزالی ... فما توسط

احب ان اختصرها واحببت ذلك فشرعت على هذا القصد فلم استمر عليه الا نحو ورقتين و عرض للخاطر استحسان زيادات ارائى الذى يريني ان ذكرها اهم وانه تتميم لطائل الغرض فلم يزل يزداد حتى خرج عن القصد الاول فلم يبق الا كتابا مستقلا غير انه يسايرها فى تراجمه و زدت عليها خاتمة ومقدمة الى قوله وبالغت فى توضيحه وتسهيله اذ لم اضعه الا ليسهل على الاوساط والمبتدين وسميته كتاب المسايرة فى العقائد المنجية فى الآخرة انتهى شارح مسائرہ کہتے ہین المسايرة فى الاصل مفاعلة من السير وهى ان يسير الركبان متحاذيين اطلق هنا مجازا على محاذاة كتابه لكتاب الامام الغزالى فى تراجمه انتهى یہ متن وشرح نزدیک میرے موجود ہے اسمین ایک مقدمہ چار رکن ایک خاتمہ ہے امام غزالی رح شافعی تھے ابن ہمام حنفی ہین انہون نے بیان عقائد کا طریقہ ماتریدیہ پر کیا ہے جو کہ روایات عقائد حنفیہ کی چند کتب علماء حنفیہ سے خصوصا فقہ اکبر امام اعظم رح سے اسجگہ نقل کی گئی ہین اسلئے کچھ ضرورت ترجمہ مسائرہ کی اسجگہ معلوم نہین ہوئی

فصل بیان عقیدت مومنین امام ابو عثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی رح کے

علماء حدیث اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ اللہ تعالے ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہین اور حضرت محمد صلعم اوسکے رسول ہین یہ لوگ اللہ کو اون صفات سے پہچانتے ہین جو قرآن مین اللہ نے خود فرمائی ہین یا صحیح حدیثون مین حضرت سے آئی ہین اور معتبر لوگون نے اونکو نقل کیا ہے یہ اونکو ثابت کرتے ہین اور مانند صفات مخلوقین کے نہین کہتے بلکہ اسکے قائل ہین کہ اللہ نے آدم کو اپنی ہاتہ سے بنایا ہے کما فی القرآن خلقت بیدی اور کیفیت و تشبیہ وتحریف اور تعطیل وتمثیل سے بچتے ہین اور کہتے ہین لیس کمثلہ شئ وهو السميع العليم قائل ہین سمع وبصر وعین و وجہ وعلم وقوت و قدرت وعزت وعظمت وارادہ ومشیت وکلام ورضا وغضب اور دوستی ودشمنی وخوشی وضحک وغیرہ صفات کے بلا تشبیہ وتاویل اور کہتے ہین کہ اسکی تاویل کوئی نہین جانتا سوا اللہ کے ۲ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب منزل و وحی ہے مخلوق نہین یہ کلام اوسکی صفت ہے قائل خلق قرآن کا کافر ہے جبریل اوسکو حضرت کے پاس لائے عربی زبان مین بشیر ونذیر ہے سینون مین محفوظ زبانون پر مقرو ر مصاحف مین مکتوب ہے جو اوسکو مخلوق کہے اوسکی گواہی نادرست اوسکی عیادت بیماری مین ناجائز ہے اگر مرجائے نماز جنازہ اوسپر نہ پڑہین مسلمانون کے مقابر مین اوسکو دفن نکرین اگر توبہ کرے بہتر ورنہ گردن

مارین ابن خزیمہ وشیخ ابوبکر اسمعیل کا قول یہی ہے ابن مہدی بھی اسیطرف گئے ہین یہ مصاحب تہے ابوالحسن اشعری
تلفظ قرآن کو بھی مخلوق کہنا کفر ہے یہی قول ہے ابوعمرو مستملی اور ابن جریر طبری و امام احمد کا ۳ اللہ ساتون
آسمانون کے اوپر عرش پر ہے جسطرح اوسنے قرآن مین فرمایا ہے کیفیت اسکی حوالہ علم آلہی ہے ام سلمہ نے کہا
استوا معلوم ہے کیفیت اوسکی عقل مین نہین آتی اقرار استوا کا ایمان ہے انکار اوسکا کفر ہے امام مالک نے
اتنا اور کہا کہ سوال کرنا کیفیت سے بدعت ہے حسین بن فضل و ابن مبارک کا بھی قول یہی ہے ابن خزیمہ بھی
اسیطرف گئے ہین ۴ اللہ تعالے ہر رات آسمان دنیا پر نزول کرتا ہے بلا تشبیہ و تکییف و تعطیل و تاویل ۵
مرکر قبرون سے اوٹہنا اہوال حشر و نشر کا ہونا نامہ اعمال کا ہاتون مین ملنا پل صراط سے گزر کرنا اعمال کا ترازو
مین تلنا حق ہے ۶ حضرت کا موحدین کے لئے شفاعت کرنا جنسے گناہ کبیرہ ہوئے ہونگے حق ہے ۷ حوض
کوثر و حساب و کتاب کا ہونا اور ایک جماعت مسلمین کا بحساب جنت مین جانا اور عصاۃ کا نار مین داخل ہونا
حق ہے مگر عصاۃ مخلد فی النار نہونگے ۸ اللہ پاک کو مومنین کا دیکہنا مثل ماہ نیم ماہ کے حق ہے انہین آنکہونسے
اوسکو دیکہین گے ۹ جنت و دوزخ پیدا ہوچکی ہین وہ باقی رہینگی اونکو فنا نہوگی موت ذبح کر دی جائے گی
جنتی جنت مین دوزخی دوزخ مین ہمیشہ کے لئے باقی رہینگی ۱۰ ایمان زبان سے اقرار کرنا دل سے یقین
لانا ہے اور بڑہتا گہٹتا ہے عبادت سے زیادہ گناہ سے ناقص ہوجاتا ہے اعمال داخل ہین ایمان مین ۱۱ مومن
سے کتنی ہی گناہ ہون کبیرہ یا صغیرہ وہ کافر نہین ہوتا اور اگر بے توبہ کے توحید و اخلاص پر مرگیا تو اللہ تعالی کو
اختیار ہے معاف کر کے جنت مین لیجائے بدون کسی آفت کے چاہے عذاب دے بقدر گناہ کے پہر بخشے سہل
بن محمد رح کہتے ہین گنہگار مومن کو اگرچہ عذاب ہوگا لکن کافرون کیطرح نار مین ڈالا نجائیگا نہ کفار کیطرح اوسمین
رہیگا اور نہ اونکی سی سختی و بدبختی اوسکو ہوگی ۱۲ مسلمان فرض نماز کے عمداً ترک کرنیسے نزدیک امام احمد اور
ایک جماعت سلف کے کافر ہوجاتا ہے اور اسلام سے باہر ہوجاتا ہے اور نزدیک امام شافعی اور ایک جماعت سلف
کے کافر نہین ہوتا اگر نماز کو فرض جانتا ہے اور آپکو عاصی پہچانتا ہے لکن مثل مرتد کے لایق قتل ہے ۱۳
افعال عباد کے مخلوق خدا ہین منکر اسکا گمراہ ہے ہادی و مضل اللہ ہے اور عادل ہے ایک فریق جنت مین
جائے گا اور ایک جہنم مین سعادت و شقاوت مان کے پیٹ مین لکہدی جاتی ہے پہر دنیا مین وہ قسمت کا لکہا
پورا ہوتا ہے ۱۴ بہلا برا نفع نقصان سب اللہ کی تقدیر سے ہے نافع و ضار وہی ہے نہ اور کوئی مگر اللہ
کیطرف نسبت برائی کی کرنی نچاہیئے والشر لیس الیک ۱۵ بندون کے سب کام اللہ کے ارادہ

ومشیت سے ہوتے ہین کوئی ایمان نہین لایا اور نہ کافر ہوا اگر اوسکے ارادہ سے وہ چاہتا توسب لوگون کو ایک
مذہب پر کردیتا اور اگر یہہ چاہتا کہ کوئی گناہ نکرے تو شیطان کو پیدا نکرتا مومن کا ایمان کافر کا کفر اوسیکی قضاء وقدر
سے ہے ۱۶ بندون کا خاتمہ کسیکو معلوم نہین ہے کوئی نہین جانتا کہ خاتمہ اچہا ہوگا یا برا نہ کسی شخص معین کو جہنمی کہہ
سکتے ہین ہان یہہ کہین گے کہ جسکی موت دین پر ہوگی اوسکا انجام جنت ہے اور عصاۃ چند روز جہنم مین رہکر
اور گناہون کی سزا پاکر جنت مین جاینگے ہمیشہ اوسمین نرہینگے مگر جن صحابہ کے لئے حضرت نے گواہی جنت کی
دی ہے اونکو ہم بہی جنتی کہتے ہین جیسے عشرہ مبشرہ اور ثابت بن قیس وغیرہ ۱۷ اللہ نے جو بات غیب کی
چاہی وہ پیغمبر کو بتلادے ورنہ پیغمبر کو علم غیب نہین ہوتا ہے پہر کسی اور کا کیا ذکر ہے ولی اللہ ہو یا عالم باعمل
۱۸ اصحاب مین سب سے افضل خلفاء اربعہ ہین بترتیب خلافت خلافت بعد حضرت کے تیس برس رہی پہر سلطنت کا
زمانہ آگیا ابوہریرہ نے قسم کہا کر کہا کہ اگر ابوبکر نہوتے تو اللہ کی عبادت موقوف ہوجاتی یعنی دین اسلام
مٹ جاتا اور شرک شایع ہوجاتا عمر رض کی خلافت مین روم ایران اور بڑے بڑے ملک فتح ہوئے دس ہزار
مسجدین بنین سارے صحابہ واجب التعظیم والمحبۃ ہین حدیث مین فرمایا ہے من احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم
فببغضی ابغضھم ۱۹ نماز پیچہے ہر حاکم نیک وبد کے پڑہنا اور اوسکے ساتہہ ہوکر جہاد کرنا اور ائمہ کے لئے دعا
کرنا حق ہے اور بغاوت کرنا نادرست اور باغی سے لڑنا یہانتک کہ رجوع کرے جائز ۲۰ صحابہ مین جو جہگڑے
ہوئے اوسسے اپنی زبان کو روکے رکہے اور کوئی بات ایسی نکہے جسمین اونکا عیب نکلے اور سبکے لئے مع ازواج
مطہرات طالب رحمت ہو اوسبکی عظمت وحرمت نگاہ رکہے اور اونکے لئے دعا کرے وہ بی بیان سارے مسلمانون
کی مان تہین ۲۱ جنت کو کسی شخص کے لئے واجب نکہے اگرچہ اوسکے اعمال نیک ہون جبتک کہ اللہ اوسکو اپنے
فضل و رحمت سے جنت مین داخل نکرے ۲۲ اللہ نے ہر ایک مخلوق کی ایک اجل مقرر کردی ہے جبتک وہ
وقت نہین آتا کوئی مر نہین سکتا پہر جب وقت آجاتا ہے تو ایک دم کم زیادہ نہین ہوتا اور جو شخص مرگیا یا مارا
گیا اوسکی اجل پوری ہوچکی تہی اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدۃ ۲۳ اللہ نے شیطانون
کو پیدا کیا ہے وہ لوگون کو بہکاتے ہین اور اونکو سیدہی راہ پر چلنے سے مانع ہوتے ہین مگر اللہ کے خاص بندون
پر اوسکا زور نہین چلتا اوسکا زور تو اوسکے دوستون پر اور جو اللہ کے ساتہہ شرک کرتے ہین چلتا ہے ۲۴ دنیا
ہین جادو اور جادوگر ہین لیکن وہ کسیکو کچہہ نقصان نہین پہنچا سکتے بغیر حکم خدا کے جو اوسکو نافع یا ضار سمجہے وہ کافر باللہ
ہے ساحر سے توبہ کرائی جائے اگر نہ کرے گردن مارا جائے قائل حلت سحر واجب القتل ہوجاتا ہے ۲۵ ہر شراب

جو نشہ کرے تر انگور کی ہو یا خشک انگور کی یا کہجور کی یا شہد کی یا جوار کی یا کسی اور چیز کی تہوڑی ہو یا بہت پاک ہو
یا نجس حرام ہے اور اسکے پینے سے حد آتی ہے ۲۶ نماز کا اول وقت مین پڑہنا افضل ہے دیر کرنے سے اور امام
کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہنا ضرور ہے اور رکوع وسجدے کا پورا پورا ادا کرنا ضرور ہے اسکو اطمینان واعتدال کہتے
ہین یہ نماز مین واجب ہے علماء حدیث نصیحت کرتے ہین تہجد کے بعد سونے کی اور صلہ رحم وافشاء سلام اور
اطعام طعام اور ضیافت مسافرین کی اور ترحم وشفقت کرنے کی فقراء ومساکین ویتامی پر اور مسلمانونکا کام نکالنے
پر اور کہانے وپینے وجماع ولباس مین حرام سے بچنے کی اور نیک کام مین کوشش کرنے کی اور نیک بات کا
حکم دینے کی اور بری بات سے منع کرنے کی اور نیکی کیطرف جلدی کرنے کی اور یہ لوگ محبت رکہتے ہین دین کے
لئے اور دشمنی رکہتے ہین دین کے لئے اور اللہ کی ذات وصفات مین جہگڑنے سے پرہیز کرتے ہین اور اہل بدع
وضلال سے جدا رہتے ہین اور بد مذہبون اور جاہلون کو دشمن رکہتے ہین اور دین مین سلف صالحین کی پیروی
کرتے ہین ۲۷ اہل بدع کی علامتین کہلی ہوئی ہین ازانجملہ ایک یہ ہے کہ وہ اہل حدیث سے دشمنی رکہتے ہین
اور انکو حقیر جانتے ہین اور انکا نام کبہی حشویہ رکہتے اور کبہی جہلہ اور کبہی مشبہہ وہ سمجہتے ہین کہ حضرت کی حدیث شریف
علم سے کچہ علاقہ نہین رکہتی ہین اور علم وہ ہے جو شیطان نے انکو سمجہا دیا ہے یا انکے خیالات جاہلانہ اور وساوس
کاذبہ مین آ ایسے ہی لوگون پر اللہ نے لعنت کی ہے اور انکو بہرا اور اندہا کر دیا اور جسکو اللہ ذلیل کرے اسکو
کون عزت دے ابن قطان کہتے تہے دنیا مین کوئی بدعتی ایسا نہین ہے جو اہل حدیث سے دشمنی نرکہتا ہو
پہر جو شخص بدعت نکالتا ہے اسکے دل سے مزہ حدیث کا جاتا رہتا ہے ابو نصر بن سلام فقیہ کہتے تہے بدعتیون پر
کوئی بات اس سے زیادہ بہاری نہین ہے کہ وہ حدیث کو سنین اور اسکو روایت کرین احمد بن اسحاق فقیہ حدیث
بیان کرتے تہے ایک شخص نے کہا تم کب تک حدثنا کہو گے شیخ نے کہا اوٹہ جا اے کافر میرے سامنے سے اور پہر
کبہی میرے گہر مین نہ آنا انتہی حاصلہ مین کہتا ہون شیخ امام اسمعیل صابونی جنکی کتاب کا یہ خلاصہ ہے سنہ ۳۷۳
مین پیدا ہوئے تہے انکو بیہقی نے امام المسلمین اور شیخ الاسلام کہا ہے امام الحرمین نے کہا ہے مجکو عقائد و مذہب مین
شک رہتا تہا مینے رسول خدا صلعم کو خواب مین دیکہا فرمایا تو عقائد صابونی کا اتباع کر انتہی ذہبی کہتے ہین یہ
صابونی فقیہ ومحدث وحافظ وصوفی وشیخ نیشاپور اور مقیم سنت وقامع بدعت تہے اللہ تعالی اونسے راضی ہو انکا
انتقال سنہ ۴۵۹ ہجری مین ہوا چہارم محرم روز جمعہ کو قرآن شریف کی چند آیتین سنکر ایسی تاثیر ہوئی کہ سات روز
تک مضطرب رہکر انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون جو بیان عقائد کا انہون نے کیا ہے وہ میزان

کتاب وسنت مین موزون ہوچکا ہے ایک کتاب حافظ ابن کی علاوہ ان عقائد کے بیان اصول دین مین مع ادلہ
اور ہے لکن وہ مجکو میسر نہین آئی اس رسالہ مین بھی انہون نے ذکر بعض دلائل کا اور حوالہ ائمہ وسلف کا کیا ہے
مگر اسجگہ اختصار کے لئے وہ ادلہ حذف کر دیئے گئے ہین اردو ترجمہ عقائد صابونی کا علیحدہ طبع ہوچکا ہے جزاہم
اللہ تعالے عنا خیرا

فصل بیان مین عقائد کے

اہل حق نے کہا ہے کہ حقائق اشیاء کی ثابت ہین اور علم ساتھ اون حقائق کے متحقق ہے بخلاف سوفسطائیہ اور رہا
علم کو واسطے خلق کے تین ہین ایک حواس سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل سو حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے
دیکہنا تیسرے سونگہنا چوتھے چکہنا پانچوین چہونا خبر صادق دو طرح پر ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان
سے ثابت ہوئی جنکا اتفاق کرنا دروغ پر غیر متصور ہے اس خبر سے علم ضروری حاصل ہوتا ہے جیسے علم
بادشاہان گذشتہ کا زمانہائے گذشتہ مین اور علم دور کے شہرون کا دوسری خبر رسول مؤید معجزہ ہے
اس سے علم استدلال حاصل ہوتا ہے اور جو علم کہ اس سے ثابت ہوتا ہے وہ مانند اوس علم کے ہے جو بالضرورۃ
ثابت ہے حصول یقین وثبات مین یہی علم بمعنے اعتقاد مطابق جازم کے ثابت ہے اگر یہ بات نہو تو پہر ظن یا جہل
یا تقلید ٹہیرے گی عقل بہی ایک سبب ہے علم کا اور جو بات اوس سے بالبداہت ثابت ہوتی ہے وہ ضروری ہے
جیسے یہ علم کہ کل شئے کا اعظم ہوتا ہے اوسکے جزء سے اور جو علم استدلال سے ثابت ہوتا ہے وہ اکتسابی ہے رہا
الہام سو وہ کچہہ اسباب معرفت صحت شے سے نزدیک اہل حق کے نہین ہے ا عالم مع اپنے تمام اجزاء کے
محدث ہے کیونکہ عین وعرض ہے عین وہ ہے جو بذات خود قائم ہو پہر اگر مرکب ہے تو جسم ہے اور غیر مرکب
ہے تو جوہر ہے اسکو جزء لا یتجزی کہتے ہین عرض وہ ہے جو خود قائم نہو بلکہ جسم وجوہر مین پیدا ہو جیسے طرح طرح
کے رنگ والوان اور ہر طرح کے اکوان جیسے حرکت وسکون واجتماع وافتراق اور ہر طرح کے مزے اور ہر قسم کی
بو سو یہ عالم قابل فنا ہے کل شئ ھالک الا وجھہ ۲ محدث اس عالم کا اللہ تعالے ہے اوسکی ذات
واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض
نہ متجزی نہ مترکب ان دونون سے نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی مکان کے نہ اوسپر

کوئی زمانہ جاری ہو اور نہ کوئی شے اوسکے مشابہ ہو سکے اوسکے علم وقدرت سے کوئی شے باہر نہین ہے ۴
اللہ کی صفات ازلیہ ساتھ ذات خدا کے قائم ہین نہ عین ہین نہ غیر وہ یہ صفتین ہین علم حیاۃ سمع بصر ارادہ مشیت
فعل وتخلیق وترزیق وکلام ہم اللہ کا کلام اللہ کی صفت ازلی ہے حرف وصوت کی جنس سے نہین ہے
یہ صفت منافی ہے سکوت وآفت کو اللہ تعالی متکلم آمر ناہی مخبر ہے قرآن اوسکا کلام غیر مخلوق ہے مصاحف
مین لکھا ہوا ہے دلونمین محفوظ ہے زبان پر پڑھا جاتا ہے کانونسے سنے مین آتا ہے لیکن اوسنے ان سب
مین کچھ حلول نہین کیا ہے ۵ تکوین ایک صفت ازلی ہے اللہ کی اللہ تعالی نے اس جہان کو مع اوسکے تمام
اجزا کے پیدا کیا ہے سو تکوین ازل مین تھی اور مکون اپنے وقت پر حادث ہوا یہ تکوین ہمارے نزدیک الگ
چیز ہے اور مکون الگ چیز ہے کیونکہ فعل مغایر مفعول کے ہوا کرتا ہے ٦ ارادہ ایک صفت ازلی ہے خدا کی
اوسکی ذات کیساتھ قائم ہے اللہ پاک کا کوئی مثل شبہ وضد وند وظہیر ومعین نہین ہے اور نہ اللہ اپنے غیر کے
ساتھ متحد ہوتا ہے اور نہ غیر مین حلول کرتا ہے وہ تو متصف ہے ساتھ جمیع صفات کمال کے اور منزہ ہے سارے
سمات نقص وزوال سے ۷ دیکھنا اللہ کو آنکھہ سے نزدیک عقل کے جائز اور نقل سے واجب ہے دلیل
سمعی نے رویت مومنین کو دار آخرت مین واجب بتلایا ہے سو اللہ تعالی اوسدن نظر آئیگا لیکن نہ کسی مکان
اور جہت مین بطور مقابلہ واتصال شعاع یا ثبوت مسافت درمیان رائی اور درمیان خدا کے مسلمان اللہ
کو دن قیامت کے دیکھین گے ۸ خالق افعال عباد کا اللہ ہی ہے کفر ہو یا ایمان طاعت ہو یا عصیان
یہ سب کچھ اللہ ہی کے ارادہ ومشیت وحکم وقضیت وتقدیر سے ہوتا ہے ۹ بندونکے افعال اختیاری پر اگر
طاعت ہے تو ثواب اور اگر معصیت ہے تو عقاب کیا جاتا ہے عمل خوب اللہ کی رضا سے ہے اور زشت اوسکو ناپسند
ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے جسے چاہے گمراہ کرے ۱۰ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے یہی استطاعت حقیقت ہے
اوس قدرت کی جس سے فعل ہوا کرتا ہے یہ نام سلامت اسباب وآلات وجوارح پر بولا جاتا ہے اور اعتماد صحت
تکلیف کا اسی استطاعت پر ہے جو چیز بندہ کی وسع مین نہین ہے اوسکی تکلیف بندہ کو نہین دیجاتی ہے ۱۱
مار کے بعد جو درد ہوتا ہے اور توڑنے کے بعد جو شکستگی شیشہ مین پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہے
بندہ کو اسکے پیدا کرنے مین کچھ دستکاری نہین ہے ۱۲ مقتول اپنی اجل سے مرتا ہے موت جو ساتھ میت کے
قائم ہے یہ بھی اوسیکی مخلوق ہے بدلیل خلق الموت والحیوۃ مرگ ومدت مرگ ایک ہی شے ہے ۱۳
حرام رزق ہے اللہ جسکو چاہے ہدایت پر لگائے جسکو چاہے گمراہ کر دے ۱۴ اجوبات حقمین بندہ کے اصلح و

سفید تر ہے وہ کچھ اللہ پر واجب نہین ہے اللہ کا فعل کسی غرض سے نہین ہوتا ہے اوسکے سوا کوئی
حاکم نہین ہے عقل کو حسن و قبح اشیاء مین کچھ دخل نہین ۱۵ عذاب قبر کا واسطے کفار کے اور واسطے بعض
مومنین گنہگار کے اور آرام قبر کا واسطے اہل طاعت کے مطابق علم الٰہی کے ثابت ہے اسیطرح سوال منکر
نکیر کا اور اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے اور وزن اعمال کا اور ملنا کتاب اعمال کا اور لیا جانا حسابکا اور ہونا سوا
کا اور وجود حوض و صراط و جنت و نار کا حق ہے یہ دونون معدوم مخلوق و موجود ہین اور باقی رہینگی انکے
لوگ فنا نہونگے ۱۶ گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے خارج نہین کرتا ہے اور نہ کفر مین اوسکو داخل کرتا ہے اللہ تعالے
شرک کو نہین بخشتا جو شرک سے کم ہے جیسے صغائر کبائر انکو جسکے لئے چاہتا ہے بخشدیتا ہی جائز ہے کہ اللہ
صغیرہ پر عقاب کرے اور کبیرہ کو معاف کردے جبکہ کسی حرام کو حلال نہ ٹھیرایا ہو استحلال کبیرہ کا کفر ہے
۱۷ شفاعت کرنا رسولون اور نیک لوگونکا حقمین اہل کبائر کے باحادیث مستفیضہ ثابت ہے اہل کبائر
منجملہ مومنین کے مخلد فی النار نہونگے اگرچہ بے توبہ کئے ہوئے مرگئے ہون ۱۸ ایمان یہ ہے کہ جو کچھ پاس سے
اللہ کے آیا ہے اوسکو سچ جانے یعنی دلسے اور زبانسے اوسکا اقرار کرے رہے اعمال سو وہ بڑہتے رہتے
ہین اور ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے ایمان و اسلام ایک چیز ہے بندہ سے جب تصدیق و اقرار پایا گیا تو اوسکو یہ کہہ سکتا
ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون یون کہنا نہ چاہیئے کہ انشاء اللہ تعالے مین مومن ہون یمان یاس کیوقت
کا مقبول نہین ہوتا ہے ۱۹ سعید شقی ہو جاتا ہے اور شقی سعید بنجاتا ہے یہ تغیر سعادت و شقاوت پر
واقع ہوتا ہے نہ اسعاد و اشقاء پر کہ یہ دونون اللہ کی صفتین ہین اللہ کی ذات اور صفات پر تغیر نہین آتا ۲۰
ارسال رسل مین حکمت ہے اسیلئے اللہ نے رسول جنس بشر سے طرف بشر کے بشارت و نذارت دیکر بہیجے انہون
نے اون امور دنیا و دین کو جنکی محتاج ہمارے لوگ تہے بیان کیا پہر ان رسولونکو معجزات ناقضات عادت
سے موئید فرمایا ۲۱ اول نبی آدم ابو البشر ہین اور آخر انبیاء محمد صلعم بعض احادیث مین پیغمبرونکی گنتی آئی ہے
لکن اولی یہ ہے کہ عدد و تسمیہ پر اقتصار نکرے کیونکہ اللہ نے فرمایا ہے منہم من قصصنا علیک ومنہم من
لم نقصص علیک ذکر عدد مین اس بات سے امن حاصل نہین ہے کہ غیر نبی انبیاء مین داخل ہوجائے یا کوئی
نبی انبیاء مین سے خارج ٹہیر جائے یہ سارے پیغمبر صادق ناصح معصوم غیر معزول تہے ۲۲ افضل
انبیاء محمد صلعم ہین ملائکہ اللہ کے بندے ہین جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی کام کرتے ہین نہ ذکر ہین نہ انثی ۲۳ اللہ
نے پیغمبرون پر اپنی کتابین اوتارین اونمین امر و نہی و وعد وعید کو بیان کیا اللہ کے نام توقیفی ہین ۲۴

حضرت کی معراج بیداری مین مع بدن کے آسمان پر پہر جہانتک کہ اللہ نے چاہا جانب علو مین ہوئی آپکی امت بہترین
امم ہے اور آپکی شریعت اکمل شرایع اور آپکا دین ناسخ جملہ ادیان اور آپکے اصحاب اخیار امت ہین ۲۵ کرامات
اولیا کی حق ہے ظہور اس کرامت کا بطریق نقض عادت کے واسطے ولی کے ہوتا ہے جیسے قطع مسافت دراز مدت
قلیل مین اور چلنا پانی پر اور اوڑنا ہوا مین اور بات کرنا جماد و عجمار کا اور دفع کرنا بلا متوجہ کا اور کفایت کرنا مہم اعدا کو
وغیر ذلک من الاشیا اور یہ کرامت جو ہاتہہ پر کسی شخص کے امت مین سے ظاہر ہوتی ہے درحقیقت معجزہ ہے رسول خدا
صلعم کا کیونکہ اس کرامت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ وہ شخص اللہ کا ولی ہے اور ولی نہین ہوتا مگر وہی شخص جو اپنی
دیانت مین محق ہو اور دیانت یہ ہے کہ حضرت کی رسالت کا مقر ہو ۲۶ افضل البشر بعد نبی صلعم کے ابوبکر صدیق ہین پہر عمر فاروق
پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضی ہین خلافت انکی اسی ترتیب پر ہوئی ہے خلافت کا زمانہ تیس برس رہا پہر ملک و امارت
ہے مسلمانون کے لئے ضرور ہے کہ ایک امام ہو جو احکام نافذ کرے حدود قائم رکہے سرحدات کو روکے فوج کو طیار
کرے صدقات اخذ کرے متغلبین و رہزنان اور سارقان کو مقہور کرے جمعہ و اعیاد کو اقامت کرے جو منازعات درمیان عباد
کے واقع ہوتی ہین انکا فیصلہ کرے جو گواہی حقوق پر قائم ہو اوسکو قبول فرمائے صغائر و صغار بے اولیا کو بیاہ دے
غنیمت کو تقسیم کرے یہ امام ایسا ہو کہ ظاہر ہو نہ مخفی اور قریش مین سے ہو نہ کسی اور قوم مین سے اگرچہ امامت مختص ساتہ
بنی ہاشم یا اولاد علی مرتضی کے نہین ہے امام کا معصوم ہونا کچہہ شرط نہین ہے اور نہ یہ شرط ہے کہ وہ اہل زمان سے
افضل ہو اور نہ یہ کہ صاحب ولایت کاملہ مطلقہ ہو اتنا کافی ہے کہ سیاست کرنیوالا اور تنفیذ احکام و حفظ حدود اسلام
اور انصاف مظلوم پر ظالم سے قادر ہو امام فسق و جور کے سبب سے معزول نہین ہو سکتا ہے ۲۷ نماز پیچہے ہر نیک
و بد کے پڑہنا جائز ہے اسیطرح جنازہ پر ہر نیک و بد کے ۲۸ ہم ذکر صحابہ سے باز رہتے ہین مگر ساتہ خیر کے دس
شخصو نکے لئے گواہی جنت کی دیتے ہین پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر اہل بیعت رضوان کے لئے ۲۹ ہم معتقد ہین مسح کی
موزہ پر سفر و حضر مین اور نبیذ تمر کو حرام نہین کہتے ۳۰ کوئی ولی درجہ انبیا کو نہین پہونچتا اور نہ کوئی بندہ
اس رتبہ کو کہ اوس سے تکلیف امر و نہی کی ساقط ہو جائے ۳۱ نصوص اپنے ظواہر پر محمول ہین جن معانی کا ادعا
اہل باطن و الحاد کرتے ہین اوسطرف پہرنا چاہئے نصوص کا رد کرنا کفر ہے اور استحلال معصیت کا صغیرہ ہو یا کبیرہ کفر ہے
اسیطرح استہانت معصیت کی اور استہزا شریعت پر کفر ہے اور ہزل بالکفر کفر ہے یعنی کلمہ کفر کا بطور ہنسی دل لگی کہنا
ہم مست کو کافر نہین کہتے امن مین ہونا اللہ سے اور ناامید ہونا اوس سے دونون کفر مین اور کاہن کی تصدیق کرنا
غیب مین کفر ہے معدوم کوئی شے نہین ہے ۳۲ زندونکی دعا و صدقہ واسطے مردونکے نافع ہے مجیب الدعوات قاضی الحاجات اللہ ہی ہے

ایمان درمیان خوف ورجاء کے ہوتا ہے ۲۳ حضرت نے جو خبر اشراط ساعت اور خروج دجال اور دابۃ الارض
اور یاجوج وماجوج ونزول عیسی علیہ السلام کی آسمان سے زمین پر آور طلوع آفتاب کی جانب مغرب سے دی
ہے وہ سب حق ہے ۲۴ مجتہد سے خطا وصواب دونون ہوتے ہین اصابت پر دو اجر اور خطا پر ایک اجر
ملتا ہے ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے یعنی اگرچہ اونکے بعض کلمات سے کفر لازم آتا ہے ولکن جب تک کہ وہ اوسکا
التزام نکرین یا وہ لزوم غایت ظہور مین نہو تکفیر اونکی نہین کرینگے ۲۵ رسل بشر افضل ہین رسل ملائکہ سے
اور رسل ملائکہ افضل ہین عامہ بشر سے اور عامہ بشر افضل ہین عامہ ملائکہ سے انتھی کلام النسفی انہین سے
ہر عقیدہ کی دلیل مسمی کتاب بغیۃ الرائد فی شرح العقائد مین مذکور ہے ان مین بعض عقائد پر انتقاد
بھی کیا گیا ہے فارجع الیہ وعوّل علیہ وباللہ التوفیق

فصل بیان مین عقائد حنابلہ کی جو منقول ہین کتاب حادی الارواح الی بلاد الافراح مین حافظ ابن القیم رحمہ اللہ تعالی سے

اہل حدیث کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اقرار کرے اللہ اور اوسکے فرشتون اور رسولونکا اور اوس چیز کا جو اللہ
کے پاس سے آئی ہے اور اوس چیز کا جسکو معتبر لوگون نے حضرت سے روایت کیا ہے یہ لوگ اوسمین سے کچھ رد
نہین کرتے اور جانتے ہین کہ بیشک اللہ معبود ایک اکیلا بے نیاز ہے نہ اوسکے بی بی ہے نہ اوسکے اولاد اور
محمد صلعم بیشک اوسکے بندے اور رسول ہین ایمان قول وعمل ہے اور شک کرنا ساتھ سنت کے ہے ایمان کم وبیش
ہوتا ہے ایمان مین انشاء اللہ تعا کہتے ہین لکن نہ شک کے راہ سے بلکہ یہ ایک طریقہ ہے جو درمیان علماء
کے جاری ہے جب کوئی پوچھے کہ کیا تو مومن ہے تو کہے مین مومن ہون انشاء اللہ تعالی یا یون کہے کہ اللہ سے
امید رکھتا ہون کہ مین مومن ہون مین ایمان لایا اللہ پر اور اوسکے ملائکہ ورسل پر جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان ایک
قول ہے بلا عمل تو وہ مرجی ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ ایمان صرف اقرار باللسان ہے اعمال نرے شرایع ہین
تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان کیا کہ میرا ایمان مثل ایمان جبریل وملائکہ کے ہے تو وہ بھی مرجی ہے جسنے یہ گمان
کیا کہ معرفت دل مین پڑتی ہے گو منہہ سے نکہے تو وہ بھی مرجی ہے تقدیر کی نیکی بدی اور تھوڑا اور بہت ظاہر
اور باطن اور شیرین وتلخ اور محبوب اور مکروہ اور خوب اور زشت اول وآخر سب طرف سے اللہ کے ہے اوسکا
ایک حکم ہے جو سب بندون پر جاری ہے اوسکی ایک قدر ہے جسکو اونپر مقدر کیا ہے کوئی نفس اوسکی مشیت وقضا

سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سارے لوگ وہی کام کرتے ہین جسکے لئے اوسنے اونکو پیدا کیا ہے جو کچھہ اونکی تقدیر
مین لکھا ہے اوسمین گرفتار ہوتے ہین یہ اوسکا عدل ہے زنا چوری شرابخواری قتل نفس مال حرام کا کھانا
شرک اور سارے گناہ کرنا اللہ کی قضا و قدر سے ہے بے اسکے کہ کسی مخلوق کو اللہ پر کچھہ حجت ہو بلکہ اسیکی حجت
بالغہ نیر ہے اوس سے کوئی کچھہ نہین پوچھہ سکتا یہی پوچھے جاتے ہین اوسکا علم خلق مین موافق اوسکی مشیت کے
جاری ہے وہ ابلیس وغیرہ کی معصیت کو جب ہی سے جانتا تہا کہ اوسنے وہ معصیت کی ہے اور جب تک قیامت
قائم ہوگی اوسنے عاصیونکو معصیت کیلئے پیدا کیا ہے اور اہل طاعت سے طاعت کو معلوم کر لیا ہے سو ہر
کوئی وہی کام کرتا ہے جس کام کیلئے وہ پیدا کیا گیا ہے وہ اسی حکم کی طرف پہرتا ہے اللہ کی مشیت و تقدیر سے
کوئی تجاوز نہین کرتا اللہ ہی جو چاہے سو کرے جو کوئی یہ گمان کرے کہ اللہ نے تو یہ چاہا تہا کہ عاصی لوگ خیر
وطاعت کرین لیکن بندون نے اپنے لئے شر و معصیت چاہی اور اپنی خواہش کے موافق کام کیا تو وہ
شخص یہہ گمان کرتا ہے کہ بندونکی خواہش اللہ کی خواہش پر گویا غالب ہے اس سے بڑھکر اور کیا افترا اللہ تعالی پر ہوگا جسنے
یہ گمان کیا کہ زنا تقدیر سے نہین ہے اوسکو یہ کہنا چاہئے کہ بہلا یہ عورت جو زنا سے حامل ہوئی ہے اور اوس سے
بچہ جنا ہے اللہ نے اپنے علم مین اس بچے کا پیدا کرنا چاہا تہا یا نہین اگر کہے کہ نہین تو اوسنے یہ گمان کیا کہ اللہ کیساتہ
کوئی اور خالق بہی ہے اور یہ کہلا شرک ہے اور جسنے یہ گمان کیا کہ زنا و چوری و بادہ نوشی اور اکل مال حرام
قضا و قدر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ آدمی قادر ہے اسبات پر کہ کسی دوسرے کا رزق کہا جائے
سو یہ صاف قول مجوس کا ہے بلکہ اوسنے تو اپنا ہی رزق کہایا ہے جو اللہ نے اوسکیلئے مقدر کیا تہا اور اسیطرح
کہایا جسطرح کہ اوسکی تقدیر مین تہا جسنے یہ گمان کیا کہ قتل نفس اللہ کی تقدیر سے نہین ہے تو اوسنے یہ گمان کیا کہ
مقتول بے موت کے مرگیا ہے اس سے بڑھکر اور کیا کفر ہوگا بلکہ یہ کام اللہ ہی کے حکم سے ہوتا ہے یہ اوسکا عدل ہے
اوسکی خلق پر اوسکی تدبیر ہے اوسکی خلق مین موافق اوسکے علم کے وہ سچا عادل ہے جو کچھہ اوسنے کیا معترف علم خدا کو
لازم ہے کہ مقر ہو اللہ کی قدرت و مشیت کا **ف** گواہی نہ دے کوئی آدمی کسی شخص پر اہل قبلہ مین سے کہ وہ
دوزخ مین ہے بسبب کسی گناہ کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی کبیرہ کے جسکا وہ مرتکب ہوا ہے مگر یہ کہ کسی نص
یا حدیث مین آیا ہو اسیطرح گواہی نہ دے واسطے کسی کے بہشت کی بسبب کسی نیک کام کے جو اوسنے کیا ہے یا بسبب کسی
خیر کے جو اوس سے ہوئی ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین آیا ہو **ف** خلافت و سلطنت قریش مین ہے جب تک کہ
دنیا مین دو آدمی بہی رہین باقی رہین کسی شخص کو نہین پہنچتا کہ جہگڑا کرے قریش سے بادشاہی مین یا خروج

گرے اوسپر یا اقرار کرے خلافت کا واسطے غیر قریش کے **ف** حکم جہاد کا تا قیام قیامت جاری ہے جہاد قائم
ہے ساتھ ہر امام کے نیک ہو یا بد باطل نہین کرتا اوسکو جور جائر کا اور نہ عدل عادل کا جمعہ و ہر دو عید و حج
ہمراہ پادشاہ کے ہوتا ہے اگرچہ نیک عدل و متقی نہوں صدقات خیرات عشر خراج فی غنیمت پادشاہ کو دے
وہ اوسمین خواہ عدل کرے یا ظلم جسکو خدا نے والی مرکیا ہے اوسکی اطاعت کرے ہاتھ کو اوسکی طاعت سے نہ کھینچے
اوسپر تلوار لیکر خروج نکرے یہانتک کہ اللہ کوئی راہ نکالے سمع و طاعت کرے پادشاہ کی اوسکی بیعت کو نہ توڑے
جو کوئی ایسا نکریگا وہ مبتدع مخالف سنت مفارق جماعت ہے پادشاہ اگر ایسے کام کا حکم دے جسمین خدا کی نافرمانی ہوتی
ہے تو اوسمین اطاعت پادشاہ کی نہین ہے پادشاہ پر خروج کرنا اور اوسکے حق کا روکنا نہین پہنچتا **ف**
فتنہ مین رک جانا ایک سنت ماضیہ ہے اس سنت کا لازم پکڑنا واجب ہے پھر اگر مبتلا ہو جائے تو اپنی جان
کو آگے کرے نہ اپنے دین کو فتنہ کی مدد نکرے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے ہان اوسکو ہاتھ و زبانسے روکے اللہ مددگار
ہوگا **ف** اہل قبلہ سے رک جائے اونکو بسبب کسی عمل کے اسلام سے خارج نکرے کافر نکہے مگر یہ کہ حدیث مین
آیا ہو تو اوسکی تصدیق کرے اور حدیث کو مانے جیسے ترک نماز یا بادہ نوشی و نحو ذلک یا ایسی بدعت ہو کہ
فاعل اوسکا منسوب ہو طرف کفر یا خروج عن الاسلام کے تو اوسکو کافر کہے مگر لفظ حدیث سے تجاوز نکرے **ف**
کانا دجال بیشک نکلنے والا ہے وہ بڑا جھوٹا ہے سب جھوٹوں مین قیامت آنیوالی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے
اللہ تعالیٰ اموات کو قبور سے اوٹھائیگا عذاب قبر کا حق ہے بندہ کو پوچھا جاتا ہے دین و رب و نبی سے منکر و نکیر حق
ہین یہ دونون دو فتان ہین قبر کے ہم اللہ سے سوال تثبیت کرتے ہین جنت و دوزخ حق ہین حضرت کا
حوض حق ہے آپکی امت اوسپر آئے گی اور اوسکا پانی پئے گی پلصراط حق ہے یہ پل جہنم کی پشت پر رکھا جائیگا
اوسپر سے سب آدمی گزر کرینگے بہشت صراط کے ورے ہوگی ترازو حق ہے اوسمین نیکیان بدیان جسطرح اللہ تعالیٰ نے
چاہیگا تولی جائینگی صور حق ہے اسرافیل علیہ السلام اوسکو پہونکین گے ساری خلق مر جائیگی پھر دوسری بار
پہونکین گے تو سب لوگ اوٹھ کھڑے ہونگے اور طرف رب العالمین کے آئینگے حساب کا ہونا کتاب کا ملنا ثواب عقاب
کا ہونا حق ہے اعمال بندونکی لوح محفوظ مین لکھی جاتے ہین جسطرح کہ اللہ نے قضا و قدر کیا ہے قلم حق ہے اللہ نے
اوس سے ہر چیز کی تقدیر کو شمار کر کے اپنی یاد مین لکھہ رکھا ہے **ف** شفاعت کا دن قیامت کو ہونا حق ہے حضرت
صلعم اوسدن شفیع ہونگے ایک قوم اونکی شفاعت سے دوزخ مین نجائیگی ایکقوم ہمیشہ دوزخ مین رہیگی وہ قوم
مشرک کافر منکر مکذب خدا ہوگی موت کو اوسدن درمیان دوزخ و بہشت کے ذبح کرینگے بہشت و دوزخ مع

بانہاپیدا ہوچکی ہے اللہ نے اِن دونون گہرونکے لئے لوگ بنائے ہین جنت ونار کو فنا نہین ہے اور نہ اُن اشیار کو جو
اِن دونون کے اندر ہین اگر کوئی مبتدع مخالف یا کوئی زندیق یہ دلیل لائے کہ کل شیءٍ ھالکٌ الا وجھہ
یا مثل اسکے کوئی اور آیت یا حدیث متشابہ پیش کرے تو اُس سے یہ کہا جائیگا کہ بیشک ہرچیز پر اللہ نے ہلاک و فنا کو لکھدیا
ہے وہ ہالک ہے مگر جنت ونار کو اوسنے واسطے بقا کے پیدا کیا ہے نہ واسطے فنا و ہلاک کے یہ دونون منجملہ آخرت کے ہین
نہ منجملہ امور دنیا کے وقت نفخ صور اور قیام قیامت کے حورین نہین مرینگی اور نہ کبھی آور اسلئے کہ اللہ نے اونکو واسطے بقا
کے بنایا ہے نہ واسطے فنا کے اُنپر اُسنے موت کو نہین لکہا سو جو کوئی خلاف اسکے کہیگا وہ بتدع مخالف ہے راہ مستقیم سے
گمراہ ہے **ف** اللہ تعالے کا ایک تخت ہے تخت کے اُٹہانے والے ہین اللہ اُس تخت کے اوپر ہے اوسکے لئے کوئی
حد نہین ہے اوسکے دو ہاتہ ہین بلا کیف جسطرح فرمایا ہے خلقت بیدیّ اور فرمایا ہے بل یداہ مبسوطتان پہر یہ دونون ہاتہ
داہنے ہین وکلتا یدیہ یمین اُسکی دو آنکہین ہین بلا کیف جسطرح فرمایا ہے تجری باعیننا اُسکا ایک مُنہ ہے جسطرح
کہا ہے ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام **ف** اللہ کے ناموں مین نہ یہ کہین کہ وہ غیر اللہ ہین جسطرح کہ معتزلہ وخوارج
نے کہا ہے نہ یہ کہین کہ عین ہین اللہ عالم ہے سب اشیار کا جسطرح فرمایا انزلہ بعلمہ اور کہا وما تحمل من انثی ولا
تضع الا بعلمہ اسیطرح وہ سمیع وبصیر ہے نہ جسطرح کہ معتزلہ نے ان دونون صفت کی نفی کی ہے اللہ تعالے صاحب قوت
ہے جسطرح فرمایا ھو اشد منھم قوۃ زمین مین کوئی بدی نیکی نہین ہوتی مگر اوسیکے ارادہ ومشیت سے سب باتین
اوسیکی خواہش سے ہوتی ہین جسطرح فرمایا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العلمین مسلمان کہتے ہین کہ اللہ
نے جو چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہ ہوا کوئی کچہہ کام کرنے سے پہلے نہین کرسکتا اور نہ اللہ کے علم سے باہر ہو سکتا ہے
جسکو اللہ نے جانا کہ یہ کام وہ نہ کریگا اُسکو کوئی نہین کرسکتا اللہ کے سوا کوئی خالق نہین ہے بندونکے سب کام اللہ کے
پیدا کئے ہوئے ہین بندے کسی خیر کو پیدا نہین کرسکتے اللہ ہی نے مومنونکو توفیق اطاعت کی دی ہے کافرونکو مخذول کیا
ہے ایمان والونپر وہ مہربان ہے انکے طرف نظر رحمت سے دیکہا ہے اُنکو درست کیا اور ہدایت فرمائی کافرونپر مہربان
نہوا نہ اُنکی اصلاح کی نہ اُنکو راہ دکہائی اگر وہ اُنکو سنوارتا تو وہ سب صلحا ہوجاتے اگر راہ دکہاتا اُنکو تو وہ سب راہ پاتے
کامیاب ہوجاتے اللہ تعالے قادر ہے اسبات پر کہ سب کفار کو سنوار دے اُنپر مہربانی کرے یہانتک کہ وہ سب ایماندار
ہوجائین جسطرح فرمایا ولو شاء لھدٰکم اجمعین لکن اُسنے یہی چاہا کہ یہ کافر رہین جسطرح کہ اُسکے علم مین تہا اسلئے اُنکو مخذول کہا
گمراہ کیا اُنکے دلونپر مہر لگائی **ف** اہل حدیث اسبات پر ایمان لائے ہین کہ لوگ اپنے نفس کے نفع وضرر کے مالک نہین
ہین مگر جو چاہے اللہ اپنے سب کامونکو اللہ ہی کے حوالہ کرتے ہین ہر وقت اپنی حاجت اللہ کی طرف ثابت کرتے ہین ہر حال

مین اُسکے ذرّہ کے فقیر ہین اللہ تعالیٰ سنتا ہے شک نہین کرتا دیکھتا ہے شک نہین کرتا علیم ہے بے جہل کے جواد ہے بے
بخل کے حفیظ ہے بے نسیان وسہو کے قریب ہے بے غفلت کے بولتا ہے نظر کرتا ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے دوست
رکہتا ہے مکروہ رکہتا ہے دشمن رکہتا ہے راضی ہوتا ہے خفا ہوتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے معاف فرماتا ہے دیتا ہے
روکتا ہے اوترتا ہے ہر رات کو طرف آسمان دنیا کے جسطرح چاہتا ہے اوس جیسی کوئی چیز نہین وہ سمیع و بصیر ہے بندے کے
دل درمیان اُسکے دو انگلیون کے ہین وہ اُنکو اولٹتا پلٹتا ہے جسطرح چاہتا ہے اُسنے آدم کو اپنے ہاتہہ سے
بنایا اپنی صورت پر آسمان و زمین دن قیامت کو اُسکی مٹھی مین ہونگی وہ اپنا قدم آگ مین رکہدیگا تب اجزاء
آگ آپس مین لپٹ سمٹ جائینگے ایک قوم کو اپنے ہاتہ سے آگ مین سے نکالیگا بہشت والے اُسکے منہ کیطرف دیکہین گے
وہ اُنکی آو بہگت کریگا اُنکے لئے تجلی فرمائیگا بیشک اللہ آنکہون سے نظر آئیگا جسطرح ماہ نیم ماہ دکہائی دیتا ہے اوسکو
سب مومن دیکہین گے نہ کافر کیونکہ اللہ کفار سے اوٹ مین ہوگا کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون بیشک موسیٰ
علیہ السلام نے اللہ سے سوال رویت کا کیا تہا دنیا مین اللہ نے پہاڑ پر تجلی کی وہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا پہر موسیٰ کو
یہ بات جتلائی کہ اللہ دنیا مین دکہائی نہین دیتا ہے بلکہ آخرت مین نظر آئیگا **ف** قیامت کے دن بندے اللہ
پر عرض کئے جائینگے خود اپنی ذات پاک سے متولی اُنکے حساب کا ہوگا کوئی دوسرا محاسب نہوگا قرآن کریم اللہ کا
کلام ہے اللہ نے اُسکے ساتہ تکلم کیا ہے مخلوق نہین ہے جسنے گمان کیا کہ وہ مخلوق ہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جسنے
کلام کا اقرار کر کے مخلوق نہونے مین توقف کیا وہ اول سے بہی زیادہ اخبث ہے جسنے یہ گمان کیا کہ کلام تو اللہ
ہی کا ہے مگر ہماری تلاوت و قرارت مخلوق ہے تو وہ جہمی ہے اللہ نے خود موسیٰ علیہ السلام سے باتین کہین اور اپنے
ہاتہ سے اُنکو توریت دی اور اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے **ف** خواب طرف سے خدا کے بہی وحی ہوتی ہے جبکہ صاحب خواب
اپنے خواب غیر پریشان مین کچہہ دیکہے اور عالم سے کہے اور وہ عالم اوسکو سچا سمجہے اوسکی تاویل و تعبیر بیان کرے
صحیح طور پر بغیر تحریف کیے ایسے خواب کی تعبیر سچی ہوتی ہے پیغمبرونکے خواب وحی تہے جو خواب پر طعن کرتا ہے اور
اُسکا یہ گمان ہے کہ خواب کچہہ چیز نہین ہے تو اُس سے زیادہ اور کون جاہل ہوگا خواب کا ذکر اور اوسکی تاویل
خود قرآن مین آئی ہے اور سنت صحیحہ سے ثابت ہے جو حکم خواب کا ہے وہ اسبات کا بہی معتقد نہین ہے کہ احتلام
سے غسل کرنا واجب آتا ہے حضرت سے مروی ہے کہ خواب مومن کا ایک کلام ہے جو اُسکے رب نے اپنے بندے سے
کیا ہے کیونکہ خواب صادق اللہ ہی کیطرف سے ہوتا ہے **ف** اہل حدیث ایمان رکہتے ہین اسبات پر کہ جو چیز
چوک گئی وہ پہونچنے والی نہ تہی اور جو پہونچی وہ چوکنے والی نہ تہی اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اسلام

نزدیک اہل حدیث کے غیر ایمان ہے اور ایمان غیر احسان جسطرح حدیث جبرئیل علیہ السلام مین آچکا ہے انکو اسبات
کا اقرار ہے کہ اللہ مقلب القلوب ہے حضرت اپنی امت کے اہل کبائر کی شفاعت کرینگے اوٹھنا بعد مرنیکے حق ہے
محاسبہ کا ہونا طرف سے اللہ کے واسطے بندون کے حق ہے کہڑا ہونا سامنے اللہ کے حق ہے یہہ مقر ہین کہ ایمان
نام ہے قول وعمل کا نہین کہتے ہین کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق ہان یہہ کہتے ہین کہ اسمار الٰہی عین الٰہی ہین کسی
مرتکب کبیرہ کو دوزخی نہین بتاتے نہ کسی موحد کو جنتی یہانتک کہ اللہ تعالے جہان چاہے وہان اونکو داخل کرے کہ
اختیار اونکا اللہ کو ہے چاہے عذاب کرے چاہے بخشے اسبات پر بہی ایمان رکہتے ہین کہ اللہ تعالی الکیقوم موحدین کو دوزخ
سے باہر نکالیگا جسطرح کہ حضرت سے اس بارہ مین روایات آئی ہین ف اہل حدیث منکر ہین جدل کے دین مین
خصومت کی قدر مین جنمین یہہ اہل جدل مناظرہ کیا کرتے ہین ہان صحیح روایتون کو مانتے ہین اور اون آثار کو جو ثقات
سے آتے ہین اور ایک عدل نے دوسرے عدل سے اونکو روایت کیا ہے قبول کرتے ہین یہانتک کہ وہ سلسلہ
روایت کا حضرت تک جا پہنچے کیونکر اور کسلئے نہین کہتے کیونکہ یہہ کہنا بدعت ہے ہان یہ کہتے ہین کہ اللہ نے بدی کا حکم
نہین دیا ہے بلکہ بدی سے منع کیا ہے اور بہلائی کا حکم دیا ہے اللہ شرک سے رضی نہین ہے اگرچہ اوسکے ارادے سے ہوتا ہے
جو حدیثین حضرت سے آئی ہین اونکی تصدیق کرتے ہین جیسے یہہ حدیث کہ بیشک اللہ ہر رات طرف آسمان دنیا کے آخر
شب مین نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے ہے کوئی استغفار کرنیوالا کہ مین اوسکو بخشدون الحدیث ہر اختلاف و نزاع
مین قرآن حدیث سے تمسک کرتے ہین جسطرح فرمایا ہے فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول
ائمہ دین وسلف صالحین کے اتباع کو مانتے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ جس چیز کا خدا نے اذن نہین
دیا ہے اوسکا اتباع اپنے دین مین نکرین اللہ کے آنیکا دن قیامت کو اقرار کرتے ہین جسطرح فرمایا وجاء ربک
والملک صفا صفا اللہ اپنی خلق سے جسطرح چاہتا ہے نزدیک ہوتا ہے کما قال ونحن اقرب الیہ من حبل
الورید عید وجمعہ وجماعت کو پیچہے ہر امام نیک و بد کے ثابت کرتے ہین مسح کو موزونپر سفر حضر مین اور فرضیت
جہاد کو ہمراہ مشرکین کے جب سے کہ حضرت مبعوث ہوئے اور جب تک کہ ایک جماعت مسلمین کی دجال سے لڑیگی
اور بعد اوسکے تا قیام قیامت ف معتقد ہین اسباتکے کہ مسلمانون کے لئے دعا اصلاح کیجائے اور اونپر تلوار
لیکر خروج نکرین اور فتنہ مین نلڑین دجال کا نکلنا سچ جانین عیسے بن مریم علیہ السلام اوسکو آکر قتل کرینگے
معراج کا ہونا اور خواب کا ہونا سوتے مین حق ہے اور جو دعا واسطے اموات مسلمین کے کیجاتی ہے اور جو صدقہ اونکی
طرف سے دیا جاتا ہے وہ اونکو پہونچتا ہے دنیا مین جادوگرون کا ہونا حق ہے مگر جادوگر کافر ہے جسطرح اللہ نے فرمایا

وما کفر سلیمان ولکن الشیطین کفروا یعلمون الناس السحر یہہ جادو دنیا مین موجود ہی تیرہ میت اہل قبلہ پر
مومن ہو یا فاجر نماز جنازہ پڑہنا درست ہے رزق اللہ کیطرف سے ملتا ہے خواہ حلال ہو یا حرام شیطان وسوسہ
ڈالکر انسان کو مشکک و مخبط کر دیتا ہے **ف** یہ امر جائز ہے کہ اللہ تعالی نیک بندون کو ساتہ اپنی نشانیون کے جواونپر
ظاہر ہوتی ہین خاص کرے قرآن شریف سے حدیث منسوخ نہین ہوتی ہے اختیار اطفال کا اللہ کو ہے چاہے
عذاب کرے چاہے وہ کرے جو چاہے اللہ جانتا ہے جو کچہہ بندے کرتے ہین اوسنے لکہہ رکہا ہے کہ یون ہوگا اور
بندہ یون کریگا معتقد ہین اسباب کے کہ لازم ہے بندہ کو صبر کرنا اللہ کے علم پر پکڑنا اوسکی حکم کا باز رہنا اوسکی نہی سے
خالص کرنا عمل کا واسطے اللہ کے خیر خواہی کرنا مسلمانون کی عبادت کرنا اللہ کی نہ غیر کی نصیحت کرنا جماعت اسلام کو بچنا
کبائر سے جیسے زنا قول زور فخر و کبر و حسد وغیر ذلک لوگون کی عیب جوئی نکرنا عجب و گہمنڈ سے دور رہنا ہر داعی
بدعت سے بہاگنا تلاوت قرآن و کتابت احادیث کرنا فقہ حدیث مین عاجزی کی ساتہہ نظر کرنا نیکی کو صرف کرنا ایذا دی
سے رکنا غیبت و چغل خوری و سعایت و جستجوی عیوب کا ترک کرنا کسب معاش کرنا حقوق سلف کا پہچاننا جیسے صحابہ
و تابعین و تبع تابعین اونکے فضائل کا پکڑنا اونکی لڑائی جہگڑائی کی باتون سے جو اونکی آپسمین ہوئی تہین باز رہنا بڑی
بات ہو یا چہوٹی اونکی خوبیون کا بیان کرنا اونکے برائیون کے ذکر سے رکنا جو کوئی سب صحابہ یا بعض کو اونمین سے
گالی دیگا یا تنقیص کریگا یا اونپر طاعن ہوگا یا کوئی عیب اونکو لگائیگا تو وہ مبتدع رافضی خبیث مخالف سنت ہے
اللہ ایسے شخص کی عبادت فرض و نفل کچہہ نہین قبول کرتا بلکہ سنت یہ ہے کہ صحابہ سے محبت رکہے اونکے لئے
دعا کرے کہ یہہ قربت ہے اونکی اقتدا کرے کہ یہ ایک وسیلہ ہے اونکے آثار کے ساتہ تمسک کرنا فضیلت ہے **ف** بہترین
امت بعد رسول خدا صلعم کے ابوبکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی اور بعض نے عثمان پر توقف کیا یہ سب خلفاء راشدین
مہدیین تہے پہر بقیہ اصحاب بعد انکے افاضل امت ہین کسی کو یہ جائز نہین ہے کہ اونکو برائی کے ساتہہ یاد کرے
یا اونپر طعن کرے یا کوئی عیب و نقصان لگائے پہر جو کوئی ایسا کرے تو بادشاہ پر واجب ہے کہ اوسکی تادیب و
عقوبت کرے اور عفو نکرے بلکہ سزا دے اور توبہ چاہے اگر توبہ کرے بہتر ورنہ قید کرے یہانتک کہ رجوع لائے
یا مرجائے اور عرب کا فضل و سابقہ پہچانے اور اونکو دوست رکہے اسلیئے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ حب عرب ایمان
ہے اور بغض عرب نفاق اور جو بات رذیل موالی یا شعوبیہ کہتے ہین وہ نکہے جو لوگ عرب کو دوست نہین
رکہتے ہین اور اونکی بزرگی کا اقرار نہین کرتے وہ اہل بدعت ہین مین کہتا ہون مراد عرب سے وہ لوگ ہین جنکا
نسب عرب مین جاکر ملتا ہے گو کسی شہر عجم مین رہتے ہون نہ وہ لوگ عجم کے جو کہ فقط ملک عرب مین جاکر بس گئے ہین۔

اور اصل مین عزلی ہنین ہین **ف** جس شخص نے کسب یا تجارت یا مال پاک کو جو کہ وجہ حلال سے حاصل ہوا ہے حرام کہا اُسنے جہل وخطا کی کیونکہ سارے مکاسب اپنے طور پر حلال ہین اللہ ورسول نے آدمی کو یہ بات درست کر دی ہے کہ وہ اپنی جان اور اپنے عیال کے لئے سعی کرے اور اللہ کے فضل کی جستجو مین رہے جو کوی تارک کسب ہے اسلئے کہ حلت کسب کا معتقد نہین ہے تو وہ مخالف سنت ہے **ف** دین نہین ہے مگر یہی خدا کی کتاب یا آثار سنن اور روایات جو کہ معتمد لوگونسے مروی ہین اور صحت وقوت اُنکی معروف وثابت ہے اور سند مرفوع اُنکی حضرت تک پہونچتی ہے اور آپکے اصحاب وتابعین وتبع تابعین تک متصل ہوتی ہے یا اون ائمہ مقتدا تک جو کہ متمسک بالسنت متعلق بآثار تہے اور ساتہ کسی بدعت یا طعن کے مشہور نہین ہین اور نہ بدنام بدروغگوئی تہے یہ ہین مذاہب اہل سنت وجماعت کے جو کہ اصحاب روایت واثر اور حامل سنت وخبر گزرے ہین انہین عقائد کے ساتہ تمسک کرنا اور انکا سیکہنا سکہانا چاہئے انتہی کلامہ رح اِسکے بعد حافظ ابن القیم نے کہا ہے کہ یہ مذہب ہے اُن اشخاص کا جو کہ مستحق ہین بشارت جنت کے قولاً وعملاً واعتقاداً وباللہ التوفیق

فصل بیان مین عقائد اہل مذہب کے بذکر کتاب التعرف لمذہب التصوف

اسجگہہ نفس مسائل عقائد صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کا ذکر باستقرار الفاظ کیا جاتا ہے عبارت زائد ہر عقیدہ کو چہوڑ دیا گیا ہے اسکے مولف شیخ امام ابوبکر بن اسحق بن محمد کلاباذی بخاری رحمہ اللہ تعالی ہین سنہ تین سو اسی یا چوراسی یا بچاسی ہجری مین انتقال کیا بعض مشایخ نے کہا ہے لولا التعرف لما عرفنا التصوف ا صوفیہ اسبات پر مجتمع ہین کہ اللہ تعالی واحد احد فرد صمد قدیم عالم قادر حی سمیع بصیر عزیز عظیم جلیل کبیر جواد رؤف متکبر جبار باقی اول آخر الہ سید مالک رب رحمن رحیم مرید حلیم خالق رازق متکلم ہے جن صفات سے اوسنے اپنے نفس کا وصف کیا ہے اور جو نام اپنے نفس کے اُسنے رکہے ہین اُن سب صفات کے ساتہ متصف اور اُن سب نامونکے ساتہ مسمے ہے وہ ازل سے مع اپنے اسمار وصفات کے قدیم ہے کسی وجہ سے مشابہ خلق کا نہین ہے نہ اُسکی ذات مشابہ ذوات ہے اور نہ اُسکی صفت مشابہ صفات اُسپر کوی شے سمات مخلوقین سے جسکو دلالت اُنکی حدوث پر ہے جاری نہین ہوتی وہ اپنی بقامین ازل سے سابق محدثات سے متقدم ہر شے سے پہلے موجود تہا اُسکے سوا کوئی قدیم نہین ہے اور نہ کوی سوا اُسکے الہ یعنے معبود ہے وہ نہ جسم ہے نہ شبح نہ صورت نہ شخص نہ جوہر نہ عرض اُسکے لئے نہ

اجتماع ہے نہ افتراق نہ حرکت نہ سکون نہ نقص نہ زیادت نہ وہ صاحب ابعاض و اجزاء و جوارح و اعضاء ہے نہ صاحب جہات و اماکن
نہ اوسپر جریان اوقات کا ہو نہ اوسمین آفات حلول کرین نہ اوسکو اونگھہ و نیند آئے نہ وہ تداول اوقات مین آئے اور
نہ اشارات اُسکو معین کرین اور نہ کوی مکان اُسکا حاوی ہو اور نہ زمان اُسپر جاری نہ مماست اُسپر جائز ہے اور نہ
عزلت نہ وہ اماکن مین حلول کرے اور نہ افکار اوسکو احاطہ کر سکین اور نہ اَستار اوسکو حجاب مین لے سکین اور
نہ ابصار اُسکو پا سکین بعض کبراء نے کہا ہے نہ قبل اُسکو سابق نہین ہوا اور نہ بعد اوسکو قطع کرے اور نہ مِنْ
اوسکو مصادر ہو اور نہ عَنْ موافق اور نہ اِلیٰ اوسکو ملاصق بنے اور نہ فی اوسمین حلول کرے اور نہ اِذْ اوسکی
توقیت کرے اور نہ اِنْ اوسکو موامر ہو نہ فوق اُسپر سایہ گستر ہو اور نہ تحت اوسکو اوٹہائے نہ حذاء اُسکو مقابل ہو
اور نہ عند اوسکو مزاحم نہ خلف اُسکو پکڑے نہ امام اوسکو محدود کرے نہ قبل اُسکو ظاہر کرے اور نہ بعد اُسکو فنا کرے اور نہ کل اُسکو
فراہم کر سکے اور نہ کانَ اوسکا موجد ہو اور نہ لیس اوسکا فاقد نہ خفا اُسکو مستور رکہے اوسکا قدم حدث پر متقدم ہے
اُسکا وجود عدم سے پیشتر ہے اگر تو متی کہے تو اُسکا ہونا وقت پر سابق ہو چکا ہے اور اگر تو قبل کہے تو قبل اُسکے بعد ہے
اور اگر تو ہو کہے تو ہا و و او اُسکی مخلوق ہے اور اگر کیف کہے تو اوسکی ذات وصف سے حجاب مین ہے اور اگر
اَیْنَ کہے تو وجود اوسکا مکان پر متقدم ہے اور اگر ماہو کہے تو اوسکی ماہیت ساری اشیاء سے بائن ہے اجتماع
دو صفت کا ایک وقت مین اوسکے غیر کے لئے نہین ہے اور نہ ہوگا بطریق تضاد اسلیئے وہ اپنے ظہور مین باطن
اور اپنے استتار مین ظاہر ہے غرضکہ ظاہر باطن قریب بعید ہے یہ اسلیئے کہ یہ بات ممتنع ہے کہ وہ خلق سے مشابہ
ہو فعل اوسکا بغیر مباشرت کے ہوتا ہے اور تفہیم اوسکا بغیر ملاقات کے اور ہدایت اوسکی بغیر ایماء کے نہ ہمتین اُس
سے منازعت کرین اور نہ افکار اوسکو مخالط ہون نہ اُسکی ذات کے لئے تکییف ہے اور نہ اوسکے فعل کے لئے تکلیف
اسپر اجماع ہے کہ آنکھین اوسکا ادراک نہین کر سکتی ہین اور نہ ظنون اُسپر ہجوم لا سکتے ہین اور نہ اوسکی صفات
متغیر ہون اور نہ اوسکے اسماء متبدل وہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے اور ایسا ہی رہیگا هو الاول والآخر والظاهر
والباطن وهو بكل شئ عليم ليس كمثله شئ وهو السميع البصير یہ بیان توحید کا تہا ۲ اسپر اجماع
ہے کہ اللہ کی صفتین سچ مچ ہین وہ اُنکے ساتہ موصوف ہے جیسے علم و قدرت و قوت و عز و حلم و حکمت و کبریاء و جبروت
و حیات و قدم و ارادہ و مشیت و کلام یہ صفات نہ اجسام ہین نہ اعراض و جواہر جسطرح کہ اُسکی ذات ہی جسم و
عرض و جوہر نہین ہے وہ سچ مچ سمع و بصر و وجہ و ید رکہتا ہے لکن وہ مثل اسماع و ابصار و ایدی و وجوہ کے
نہین ہین یہ سب اللہ کی صفتین ہین نہ جوارح و اعضاء و اجزاء اور یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات

اثبات صفات کے کچہہ یہ معنی نہین ہین کہ وہ انکا محتاج ہی یا اشیاء کو انکے ذریعہ سے کرتا ہے ولکن معنی اسکے یہ ہین کہ ان صفات کے اضداد اوس سے منفی ہین اور یہ صفات فی نفسہا ثابت ہین اور اوسکی ذات کے ساتہ قائم ہین معنی علم کے کچہ فقط نفی جہل کے نہین ہین ورنہ معنی قدرت کے فقط نفی عجز کے بلکہ اثبات علم و قدرت کی ہین اور اگر نفی جہل سے عالم اور نفی عجز سے قوی ہوتا تو جمادات بسبب نفی جہل و عجز کے عالم و قادر ہوتے یہی حال باقی صفات کا ہے ہمارا وصف کرنا اللہ کو ساتہ ان صفات کے کچہ اللہ کا وصف نہین ہے بلکہ یہ وصف ہمارا خود ہماری صفت ہی اور ایک حکایت ہی اوس صفت کی جو اوسکی ذات کیساتہ قائم ہے اور جو شخص اپنی وصف کرنیکو اللہ کی صفت ٹہیراتا ہے بغیر سکے کہ سچ مچ اللہ کیلئے کوئی صفت ثابت کرے تو وہ اللہ پر درحقیقت جہوٹ باندہتا ہی اور اللہ کا ذکر بغیر اوسکے وصف کے کرتا ہے اللہ کی صفتون مین تغایر نہین ہوتا ہے سو اوسکا علم نہ قدرت ہی اور نہ غیر قدرت یہی حال سارے صفات سمع و بصر و وجہ و ید کا ہے کہ نہ اوسکی سمع بصر ہے اور نہ غیر بصر جسطرح کہ یہ ساری صفات نہ عین ذات ہین اور نہ غیر ذات اتیان و مجئی و نزول مین اختلاف ہی جمہور صوفیہ نے کہا ہے کہ یہ اوسکی صفتین ہین جسطرح پر کہ لائق اوسکے ہین اور انسے تعبیر زیادہ اس سے نہین کرتے کہ تلاوت و روایت انکی کرین اور ان پر ایمان لائین اور انسے بحث کرنا کچہ واجب نہین ہی محمد بن موسیٰ واسطی کہتے ہین کہ جسطرح ذات اللہ کی معلول نہین ہی اسیطرح اوسکی صفتین بہی معلول نہین ہین اظہار صمدیت کا ناامیدی ہے مطالعہ سے حقائق صفات یا لطائف ذات سے اور بعض نے انکی تاویل کی ہی مثلاً اتیان کے معنی مراد کو پہنچانا اور نزول کے معنی متوجہ ہونا اور قرب کے معنے کرامت اور بعد کے معنے اہانت ہین یہی حال سارے صفات متشابہ کا ہے اللہ تعالیٰ ازل مین خالق باری مصور غفور رحیم شکور تہا یہی حکم سارے اون صفات کا ہے جنکے ساتہہ اوسنے اپنے نفس کو وصف کیا ہے یہ لوگ صفت فعل اور غیر فعل مین تفرقہ نہین کرتے ہین اور فعل کو غیر مفعول بتاتے ہین اسمار مین اختلاف ہی کہ عین اللہ ہین یا غیر اللہ بعض نے کہا کہ عین ہین ۲۳ قرآن کو علی الحقیقہ بالاجماع اللہ کا کلام کہتے ہین اور مخلوق و محدث و حدث نہین جانتے زبان پر متلو اور مصحف مین مکتوب اور صدور مین محفوظ ہے حال نہین جسطرح کہ اللہ ہمارے دلون مین معلوم ہمارے زبانون پر مذکور ہمارے مسجدون مین معبود ہے اور انمین حال نہین ہے ۲۴ اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض اکثر کا یہ قول ہے کہ کلام اللہ کی صفت ذاتی ہے وہ ازل سے متکلم ہے اوسکا کلام مشابہ کلام مخلوقین کی نہین ہے کسیطرح پر بہی اوسکی کوئی ماہیت نہین جسطرح کہ اوسکی ذات کی ماہیت نہین ہے مگر اسی جہت اثبات سے بعض نے کہا ہے اللہ کا کلام امر و نہی و خبر و وعد وعید ہے وہ ہمیشہ سے آمر ناہی مخبر واعد موعد حامد

ذام ہے تم جب پیدا ہوا ور ایک زمانہ تمپر گزر جائے اور تم بالغ عاقل ہو تو تم کذا وکذا کرو اور تم اپنے معاصی پر
مذموم اور اپنے طاعات پر مثاب ہو جبکہ تم پیدا ہو گے لقولہ تعالی لانذرکم ومن بلغ جسطرح کہ ہم مامور ومخاطب
ہین ساتہ قرآن منزل علی الرسول کے حالانکہ ہم ہنوز مخلوق نہین ہوے اور نہ ہم موجود تہے جمہور صوفیہ کا اسپر
بہی اجماع ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت وہجا نہین ہے بلکہ حروف واصوات آلات ہین کلام پر اور یہ آلات ہین
جوارح لہوات وشفاہ والسنہ کے اور اللہ تعالی نہ صاحب جارحہ ہے نہ محتاج کسی آلہ کا اسلئے اوسکا کلام حرف
وصوت نہین ہے اور ایک گروہ صوفیہ کا اسبات کا قائل ہے کہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے اور اونکا یہ اعتقاد
ہے کہ شناخت کلام کی اسیطرح پر ہوتی ہے حالانکہ وہ اسکے مقر ہین کہ کلام اللہ کی ایک صفت ذاتی ہے اور غیر مخلوق
ہے وہذا قول حارث المحاسبی ومن المتاخرین ابن سالم ۴ اسپر اجماع ہے کہ اللہ تعالے
آخرت مین ابصار سے مرئی ہوگا مومن اوسکو دیکہین گے نہ کافر یہ اللہ کیطرف سے کرامت ہے لقولہ تعالی لِلَّذِيْنَ
اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ اس رویت کو عقلا جائز اور سمعا واجب کہتے ہین اس بارہ مین اخبار مشہور ومتواتر آئی ہین اسلئے
اسکا قائل ہونا اور اوسپر ایمان لانا اور اوسکی تصدیق کرنا واجب ہے ۵ اسپر بہی اجماع ہے کہ اللہ تعالی دنیا
مین ان ابصار اور قلوب سے مرئی نہین ہوتا ہے مگر ایقان کی راہ سے اسلئے کہ یہ غایت کرامت وافضل نعم ہے اب جائز
نہین کہ وہ مرئی ہو مگر افضل مکان مین ورنہ پہر دنیائے فانی اور آخرت باقی مین کیا فرق رہیگا اللہ تعالی نے
یہ خبر دی ہے کہ رویت آخرت مین ہوگی اور یہ خبر نہین دی کہ دنیا مین ہوگی اسلئے جتنی اوسنے خبر دی ہے
اوسی تک منتہی ہونا چاہئیے رہی یہ بات کہ حضرت نے اللہ پاک کو شب اسرار مین دیکہا یا نہین جمہور اور کبار صوفیہ
کہتے ہین کہ اس آنکہ سے نہین دیکہا جنید ونوری وابوسعید خراز کا یہی قول ہے اور بعض نے کہا دیکہا اور کسینے کہا
کہ دل سے دیکہا جن صوفیہ نے یہ کہا کہ ہمنے اوسکو دنیا مین دیکہا جملہ مشائخ نے اونکی تضلیل کی اور اونکے دعوے
کی تکذیب فرمائی خراز نے ایک کتاب اسکے انکار مین اور جنید نے چند رسالہ اسکی تکذیب مین لکہے ۶ سارے صوفیہ
کا اجماع ہے کہ اللہ عز وجل خالق افعال عباد ہے بندے جو کچہہ خیر وشر کرتے ہین وہ سب اللہ کی قضا وقدر ومشیت ارادہ
سے ہوتا ہے اگر یہ نہو تو پہر وہ بندے کب ہونگے اور مربوب مخلوق کسطرح ٹہیرین گے ۷ استطاعت کے بارہ
مین قول صوفیہ کا یہ ہے کہ بندہ کوئی سانس نہین لیتا اور نہ کوئی پلک مارتا ہے اور نہ کوئی حرکت کرتا ہے مگر ساتہہ
قوت کے جسکو اللہ اوسمین حادث کرتا ہے اور ساتہ استطاعت کے جسکو اللہ اونکے لئے پیدا کر دیتا ہے مع
اونکے افعال کے نہ متقدم ہون نہ متاخر اور فعل اسی استطاعت سے پایا جاتا ہے اگر یہ بات نہو تو وہ اللہ کی

صفت پر ہون کہ جو چاہین سو کرین اور جو چاہین حکم دین اور اللہ قوی عزیز قدیر ہو نسبت عبد حقیر ضعیف فقیر کے
بقولہ تعالی یفعل ما یشاء ۸ اسپر بہی اونکا اجماع ہے کہ بندون کے لئے افعال و اکتساب ہے سچ مچ جسپر وہ مثاب یا
معاقب ہوتے ہین اسیوجہ سے اونپر امر و نہی آئی اور وعد و وعید وارد ہوئی اکتساب کے یہی معنی ہین کہ فعل کو قوت
محدثہ سے کرتے ہین یا فعل اونکا واسطے جر منفعت یا دفع مضرت کے ہوتا ہے لقولہ تعالی لها ما کسبت وعلیها
ما اکتسبت ۹ بندے اپنے اکتساب مین مختار و مرید ہین نہ محمول و مجبور و مکرہ مومن نے ایمان کو اختیار کیا دوست
رکہا اچہا جانا اپنے ارادہ سے اوسکو کفر پر اختیار کیا کفر کو مکروہ و مستقبح جانا اوسکو اختیار رکہا کما قال تعالی حبب الیکم
الایمان وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان اور کافر نے کفر کو اختیار کیا اور دوست رکہا
اور اچہا جانا اور اوسکو ایمان پر اختیار کیا ایمان کو دشمن و قبیح رکہا قال تعالی کذلک زینا لکل امة عملهم اسپر صوفیہ کا اجماع ہے ۱۰ قول
صوفیہ کا دربارہ اصلح اجماعا یہ ہے کہ اللہ تعالی جو چاہتا ہے وہ اپنے بندون کے ساتہ کرتا ہے اور اپنے ارادہ کی
موافق اونمین حکم دیتا ہے خواہ یہ اونکیلئے اصلح ہو یا نہو کیونکہ اوسیکی خلق ہے اوسیکا امر ہے اگر یہ بات نہوتی تو درمیان
رب و عبد کے کچہہ فرق نہوتا اللہ نے جو کچہہ احسان و صحت و سلامت و ہدایت و لطف ساتہ بندون کے کیا ہے یہ
اوسکا تفضل ہے اگر یہ نکرتا تو بہی جائز تہا اللہ پر کوئی چیز واجب نہین ہے اگر ایسا نہوتا تو وہ مستحق حمد و شکر کا نہ ٹہیرتا
یہ بہی مجمع علیہ ہے اسیطرح اسپر بہی اجماع ہے کہ ثواب و عقاب کچہہ استحقاق کی راہ سے نہین ہے بلکہ مشیت و فضل و
عدل کی راہ سے ہے کیونکہ وہ جرائم منقطعہ پر نہ مستحق عقاب دائم ہین اور نہ افعال معدودہ پر مستحق ثواب دائم غیر معدود
بلکہ اگر وہ سارے آسمان و زمین والونکو عذاب کرے تب بہی ظالم نہین ہے اور اگر سارے کفار کو جنت مین لیجاوے
تب بہی یہ کچہہ محال نہین ہے لان الخلق خلقه والامر امره ولکن اوسنے یہ خبر دی ہے کہ وہ مومنین کو
آرام دیگا اور کفار کو عذاب کریگا سو وہ اپنی باتمین سچا ہے اور اوسکی خبر سچی ہے اسلئے واجب ہے کہ وہ اونکی
ساتہ یہی کام کرے اسکے سوا جائز نہین کیونکہ اللہ تعالی جہوٹ نہین بولتا ہے ۱۱ اسپر اجماع ہے کہ وہ فاعل اشیاء
ہے بلا علت اگر کوئی علت ہوتی تو اوس علت کے لئے بہی کوئی اور علت درکار ہوتی الی غیر النہایہ اور یہ باطل ہے
اللہ کا کوئی کام نہ ظلم ہے نہ جور نہ کوئی شے اوس سے قبیح ہے قبح و حسن اشیاء کا اوسیکی طرف سے ہے ۱۲ اونکا اجماع
ہے اسپر کہ وعید مطلق حقمین کفار کے ہے اور وعد مطلق حقمین محسنین کے بعض نے کہا غفران صغائر بصورت
اجتناب کے کبائر سے واجب ہے اور بعض نے کہا صغائر جواز عقوبت مین مثل کبائر کے ہین اور غفران کبائر
کو مشیت و شفاعت پر رکہا ہے اور اہل صلوۃ کا خروج نار سے واجب بتاتے ہین کہتے ہین معنی اس آیت کے

ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ الآیۃ یہ ہین کہ کفر و شرک سے بچے اسکی انواع بہت ہین اور اطلاق اسم جمع کا اوسپر جائز ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ خطاب جمع کو آیا ہے کبیرہ ہر جمیع واحد کا اونمین سے علی الجمع کبائر ہین کریمہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء مین مشیت کو ما دون شرک مین شرط کیا ہے قول اجمالی انکا یہ ہے کہ مومن درمیان خوف و رجا کے ہے غفران کبائر کی امید رکہتا ہے اللہ کے فضل سے اور عقوبت صغائر مین اللہ کے عدل سے ڈرتا ہے کیونکہ مغفرت مضمون مشیت ہے اور ہمراہ مشیت کے شرط صغیرہ و کبیرہ کی نہین آئی ہے اور جسنے شرائط توبہ و ارتکاب صغائر مین تشدید و تغلیظ کی ہے سو کچہہ ایجاب وعید کی راہ سے نہین کی ہے بلکہ وجوب حق الٰہی مین بابت باز رہنے کے نہی سے گناہ کو عظیم سمجہا ہے اور گناہ مین کسی گناہ کو صغیرہ نہین ٹہیرایا مگر بطور نسبت و اضافت انکا ڈر اتنا زیادہ ہوا کہ گویا وعید انہین کے حق مین آئی ہے اور وعد انکے غیر کیلئے ف وعید اللہ کا حق ہے بندون پر اور وعدہ بندون کا حق ہے اللہ پر جسکو اوسنے اپنی جان پر واجب کیا ہے سو اگر اوسنے استیفا اپنے حق کا اور ادنکا حق وفا نفرمائے تو یہ بات لائق اوسکے فضل کے نہین ہے حالانکہ وہ اونسے غنی ہے اور یہ اوسکے محتاج ہین بلکہ لائق فضل یہ ہے کہ اونکے حقوق پورے دیکر اپنے فضل سے اور کچہہ زیادہ انکو دے ع یہ طلب تو اپنی طرف سے ہے اور ادہر سے دیکہئے کیا ملے ۔ بلکہ اپنے حق کو ہبہ کردے چنانچہ اسی بات کی خبر اپنی طرف سے دی ہے ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ وان تک حسنۃ یضاعفہا و یؤت من لدنہ اجرا عظیما لفظ من لدنہ دلیل ہے اسپر کہ یہ اوسکا تفضل ہے نہ جزا ر ۱۳ اسپر اجماع ہے کہ جو کچہہ اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور جو کچہہ روایات مین حضرت سے آیا ہے درباره شفاعت وغیرہ اوس سب کا اقرار کرنا حق ہے پلصراط ایک پل ہے جو پشت جہنم پر ہوگا اعمال بندون کے ترازو مین تولی جائینگے اگرچہ کیفیت اوسکی معلوم نہین ہے حضرت کی مراد پر ایمان لانا چاہئے جسکے دلمین برابر ایک ذرہ کے ایمان ہوگا وہ بموجب حدیث آگ سے باہر نکلیگا جنت و نار ابدی اور موجود ہین ابد الآباد تک باقی رہینگی اونکو فنا نہین ہے اہل جنت و نار بہی خالد و مخلد متنعم و معذب رہینگے نہ نعیم ختم ہو نہ عذاب منقطع عامہ مومنین اپنے ظاہر امور مین ایمان رکہتے ہین سرائر اونکے اللہ کے سپرد ہین ۱۴ دار دار ایمان و اسلام ہے اہل دار مومن و مسلمان ہین اہل کبائر بہی مسلمان ہین کیونکہ ایمان و اسلام رکہتے ہین اگرچہ بسبب فسق کے فاسق ہین اہل قبلہ پر نماز جنازہ پڑہنا چاہئے اور نماز پیچہے ہر نیک و بد کے پڑہنا جائز ہے اور جمعہ و جماعات و اعیاد واجب ہین ہر مسلمان بے عذر پر ہمراہ ہر امام نیک و بد کے اسیطرح جہاد و حج ہمراہ اوسکے خلافت حق ہے اور یہ قریش مین چاہئے خلفاء اربعہ متقدم ہین سب پر اور صحابہ و سلف صالح کی اقتدا کرنا چاہئے

اور اونکی مشاجرات مین سکوت بہتر ہے یہ تشاجر کچھہ اونکے سبق حسنی مین قادح نہین ہے جنکے لئے حضرت نے
گواہی جنت کی دی ہے وہ جنت مین جائینگا اوسکو عذاب نار نہوگا ولاۃ اگرچہ ظالم ہون اونپر تلوار لیکر نکلنا نچاہیئے
امر و نہی واجب ہے جس سے ہو سکے مگر ہمراہ شفقت و رافت و رفق و لطف و رحمت و قول لین کے عذاب قبر و سوال منکر
و نکیر حق ہے حضرت کا معراج مین آسمان ہفتم تک جانا پھر الی ماشاء اللہ تعالی وقت شب کے حالت بیداری مین
ساتھ بدن کے حق ہے رؤیا حق ہے مومنین کیلئے بشارت و انذار و توفیق ہوتی ہے جو کوئی مرا یا مارا گیا وہ اپنی
اجل سے فنا ہوا یہ بات نہین ہے کہ آجال نے اوسکا اخترام کیا ہو جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین اطفال مومنین ہمراہ
اپنے آباء کے جنت مین ہونگے اطفال مشرکین مین اختلاف ہے مسح کرنا خفین پر حق ہے حرام رزق ہے
جدال و مراء دین مین اور خصومت قدرین اور تنازع کرنا اوسمین درست نہین ہے مالہم و ما علیہم مین مشغول ہونا
اولی تر ہے خصومات فی الدین سے علم کا طلب کرنا افضل اعمال ہے مراد علم وقت ہے جو ظاہراً و باطناً اوسپر واجب
ہوتا ہے یہ لوگ اللہ کی خلق پر فصیح ہون یا اعجم سب سے زیادہ مہربان و شفیق ہوتے ہین اور بڑے باذل مال و
زاہد و معرض دنیا سے اور بہت زیادہ طلب کرنیوالے سنت و آثار کے اور بڑے حریص اتباع سنن پر انکا اجماع
ہے اسپر کہ جو کچھہ اللہ و رسول نے کتاب و سنت مین ذکر کیا ہے وہ فرض و واجب و حتم لازم ہے حقمین عقلاء بالغین
کے اوس سے تخلف کرنا جائز نہین نہ کسیطرح اوسمین تفریط کرنیکی گنجایش ہے کسی شخص کو بھی دوست ہو یا دشمن یا
عارف اگرچہ وہ اقصی مراتب و اعلی درجات و اشرف مقامات و ارفع منازل کو کیون نہ پہنچ گیا ہو بندہ کیلئے ایسا
کوئی مقام نہین ہے کہ اوسمین آداب شریعت اوس سے ساقط ہو جائین محظور کو مباح حرام کو حلال کر بیٹھے
یا کسی حلال کو حرام یا کسی فرض کو بغیر عذر و علت کے ساقط سمجھہ لے عذر و علت وہی ہے جسپر مسلمین نے اجماع
کیا ہے اور احکام شریعت ساتھ اوسکے آئے ہین اور جو شخص اصفی سرا و اعلی رتبۃ اشرف مقام ہوتا ہے وہی
اجتہاد مین شدید تر اور عمل مین مخلص تر اور کثیر التوقی ہوا کرتا ہے ۱۵ اسپر اجماع ہے کہ افعال نہ سبب
سعادت ہین نہ سبب شقاوت سعادت و شقاوت اونکی بمشیت الہی سابق ہو چکی ہے اور پہلے سے لکھہ گئی ہے
جسطرح کہ حدیث ابن عمر مین آیا ہے ھذا کتاب رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ و اسماء آبائھم و قبائلھم ثم اجمل
علی آخرھم فلا یزاد فیھم و لا ینقص منھم ابدا اسیطرح حقمین اہل نار کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے
السعید من سعد فی بطن امہ و الشقی من شقی فی بطن امہ یہ اعمال کچھہ من حیث الاستحقاق موجب ثواب
و عقاب کے نہین ہین بلکہ عدل کی راہ سے ہین اور اللہ کا فضل ایجاب کی راہ سے ہے ۱۶ النعیم جنت اوسکیلئے

ہے جسکے لئے اللہ کیطرف سے جنت بغیر علت کے سابق ہوچکی ہے اور عذاب نار اوسکے لئے ہے جسکے لئے
اللہ کیطرف سے شقاوت بغیر علت کے سبقت کرچکی ہے کما قال ھؤلاء فی الجنۃ ولا ابالی ھؤلاء فی النار
ولا ابالی اعمال عباد علامات و امارات ہین اوس سابق پر کما قال صلعم اعملوا فکل میسر لما خلق لہ ۱۶ صوفیہ
مجمع ہین اسبات پر کہ اللہ تعالی اعمال پر ثواب دیتا او عقاب کرتا ہے کیونکہ اوسنے عمل صالح پر وعدہ اور عمل بد پر وعید
فرمائی ہے وعدہ کو پورا کرتا ہے اور وعید کو محقق لانہ صادق وخبرہ صدق ۱۷ آو نکا اجماع ہے اسبات پر کہ دلیل
اللہ پر خود اکیلا اللہ ہے رہی عقل سو وہ ایسی بات ہے کہ عاقل اپنی حاجت مین طرف دلیل کے راہ نکالتا ہے کیونکہ
وہ محدث ہے اور محدث دلیل نہین ہوتا مگر اپنی مثل پر ابن عطا نے کہا ہے عامہ نے اللہ کو اوسکی خلق سے پہچانا
افلا ینظرون الی الابل کیف خلقت خاصہ نے اوسکو اوسکے کلام و صفات سے پہچانا افلا یتدبرون القرآن
وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا انبیا نے خود اوسکو اوسکی ذات سے پہچانا وکذلک اوحینا الیک روحا من امرنا
ہان اللہ کو نہین پہچانتا ہے مگر عقل والا اسلئے کہ عقل ایک آلہ ہے واسطے بندے کے جس سے وہ شناخت اشیا کی
کیا کرتا ہے رہی یہ بات کہ معرفت کیا چیز ہے سو جنید رح نے کہا ہے ھی وجود جھلک عن قیام علمہ معلوم
ہوا کہ معرفت و علم مین فرق ہے ۱۸ جنید رح فرماتے ہین کہ روح ایک ایسی شے ہے جسکے علم کے ساتھ اللہ تعالے
مختص ہے اوسنے کسی شخص کو اپنی خلق مین سے اوسپر آگاہ نہین کیا اور یہ جائز ہے کہ اوسکو موجود کہین اور کوئی
عبارت بولنا جائز نہین ہے لقولہ تعالے قل الروح من امر ربی صحیح یہی ہے کہ روح مثل جسد کے مخلوق ہے
ابن عطا کہتے ہین اللہ نے ارواح کو قبل اجساد کے بنایا بدلیل قولہ تعالی خلقناکم یعنے الارواح ثم صورناکم یعنے
الاجساد ۱۹ جمہور صوفیہ تفضیل رسل سے ملائکہ پر اور تفضیل ملائکہ سے رسل پر ساکت ہین کہتے ہین
فضل اوسکو ہے جسکو اللہ نے فضیلت دی ہے یہ کچھہ جوہر و عمل سے نہین ہے عقل و خبر کی راہ سے احد الامرین کو
واجب نہین جانتے اور بعض نے رسل کو اور بعض نے ملائکہ کو فضیلت دی اور محمد بن فضل نے کہا کہ سارے
ملائکہ افضل ہین سارے مومنین سے اور مومنین مین ایسے بہی ہین جو ملائکہ سے افضل ہین یعنی انبیا علیہم
السلام ۲۰ اسپر اونکا اجماع ہے کہ درمیان رسل کے تفاضل ہے لقولہ تعالے ولقد فضلنا بعض النبیین
علی بعض لکن فاضل و مفضول متعین نہین ہین لقولہ صلعم لا تخیروا بین الانبیاء لکن حضرت کا افضل ہونا
بموجب حدیث انا سید ولد آدم ولا فخر واجب کہتے ہین ۲۱ انبیا باجماع جمیع صوفیہ افضل بشر ہین در
بشر مین کوئی ایسا نہین ہے جو کہ فضل مین برابر انبیا کے ہو نہ صدیق نہ ولی نہ اور کوئی گو کتنا ہی

جلیل القدر عظیم الخطر کیون نہو انبیار سے زلات کا ہونا ثابت ہے خواہ وہ بطریق تاویل وخطا ہون یا سہو وغفلت لیکن
وہ صغائر مقرون بتوبہ ہوتے ہین نہ کبائر کہ وہ سب کبائر سے معصوم ہین ۲۱ اولیار سے کرامات ہوتی ہین یہ بات
قرآن حدیث دونون سے ثابت ہے حضرت کے عہد مین اور بعد آپکے عہد کے بہی ظہور اوسکا ہوا اولیار سے جب
کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو اونکا تذلل وخضوع وخشیت ومسکنت بڑہ جاتا ہے وہ اللہ کا شکر بجالاتے ہین اللہ اونکا
اجر زیادہ کرتا ہے غرضکہ انبیار کیلئے معجزات ہوتے ہین اولیار کے لئے کرامات عدا کیلئے مخادعات اولیار کو علم اپنی کرامت
کا نہین ہوتا ہے انبیار کو معجزہ کا علم پہلے سے ہوتا ہے کیونکہ اولیار غیر معصوم ہین اور انبیار معصوم ہین بعض نے کہا ولی
کو اپنا ولی ہونا معلوم نہین ہو سکتا ہے اور بعض نے کہا جائز ہے کہ وہ اس امر کا شناسا ہو اعلام ولایت کا کچہہ
طرف سے حلیہ ظاہر اور خروج عن العادة کچہہ نہین ہوتا ہے ولکن یہ اعلام سرائر مین ہوتا ہے جو اللہ کو معلوم ہے
۲۲ ایمان نزدیک جمہور صوفیہ کے قول و عمل و نیت ہے نیت کے معنی تصدیق ہین اصل ایمان یہی اقرار زبان ہمراہ
تصدیق قلب کے ہے اور فرع اوسکی عمل بالارکان ہے ایمان ظاہر وباطن مین ایک شے ہے اور وہ دل ہے اور ظاہر
مین اشیار مختلفہ ہین اسپر اجماع ہے کہ وجوب ایمان کا ظاہر امثل اوسکے وجوب کے باطنا ہے اور وہ اقرار ہے کہتے
ہین کہ ایمان بڑہتا گہٹتا ہے جنید وسہل نے کہا کہ تصدیق بڑہتی گہٹتی نہین ہے اگر گہٹتی تو پہر بندہ ایمان سے نکل
جائے کیونکہ وہ تصدیق ہے اللہ کے اخبار و مواعید کی اوسمین ادنی شک کفر ہوتا ہے اور زیادتی ایمان کی طرف سے
قوت ویقین کے ہوتی ہے ہان زبان کا اقرار نہ بڑہی نہ گہٹی اور عمل بالارکان زائد وناقص ہوتا ہے ف
بعض نے کہا جس مومن نے اقرار کیا تصدیق کی فرائض بجالایا منہیات سے باز رہا وہ اللہ کے عذاب سے امن مین
ہے اور جسنے یہ کچہہ نکیا وہ مخلد فی النار ہے اور جسنے باوجود اقرار وتصدیق کے اعمال مین تقصیر کی جائز ہے کہ وہ
معذب غیر مخلد ہو سو وہ خلود سے تو امن مین ہے لیکن عذاب سے مامون نہین ہے تو اوسکا امن ناقص غیر کامل ہوا اور جو شخص سنت بجالایا
اوسکا امن تام غیر ناقص ہے اسلئے یہ بات ٹہیری کہ نقصان امن کا بسبب نقصان ایمانکے ہوا اور تمام امن بسبب تمام ایمانکے ہو حضرت
نے حق مین قاصر فی الواجب کے کہا ہے کہ وہ ضعیف الایمان ہے چنانچہ دربارہ انکار منکر بالقلب کے فرمایا ہے کہ
ذلک اضعف الایمان معلوم ہوا کہ ایمان باطن کا بدون ایمان ظاہر کے ضعیف ہوتا ہے اور کسی جگہ ایمان کو
کامل ٹہیرایا ہے جیسے اکمل المؤمنین ایمانا احسنہم خلقا اخلاق ظاہر وباطن دونون مین ہوتے ہین سو جو سبکو عام
ہے اوسکو وصف بالکمال کیا ہے اور جو سبکو عام نہین ہے اوسکو وصف بالضعف کیا ہے اور بعض نے کہا کم وبیشی
ایمان کی کچہہ ذات مین نہین ہے بلکہ جہت کی طرف سے ہے جو دت وحسن وقوت سے زیادت ہوتی ہے اور

انکی کمی سے نقصان ہوتا ہے حضرت نے فرمایا مردون مین تو بہت کامل ہوئے اور عورتون مین فقط چار ہی عورتین کامل
ہوئین سو کچھ ساری عورتین اعیان کی راہ سے ناقص نہین ہین بلکہ صفت کی طرف سے حضرت نے نسار کو ناقص العقل
والدین فرمایا ہے بعض کبراء نے کہا ہے ایمان طرف سے اللہ کے ہے نہ زیادہ ہو نہ کم اور طرف سے انبیار کے زیادہ ہوتا ہے
نہ کم اور طرف سے غیر انبیار کے زیادہ اور کم دونون ہوتا ہے ۲۳ ارکان ایمان کے چار ہین توحید بلا حد اور ذکر
بلا بت یعنی قطع اور حال بلا نعت اور وجد بلا وقت حال بلا نعت کے یہ معنی ہین کہ جس حال رفیع کو بیان کرے اوسکے
ساتہ موصوف ہو اور وجد بلا وقت کے یہ معنی ہین کہ ہر وقت مین مشاہد حق کرے نہ یہ کہ ایک وقت مین مشاہد ہو اور
دوسرے وقت مین مشاہد نہو ۲۴ اسلام عام ہے اور ایمان خاص اور بعض نے کہا دونون ایک ہین کسی نے کہا اسلام
ظاہر ہے ایمان باطن ہے بعض نے کہا اسلام تحقیق ایمان ہے اور ایمان تصدیق اسلام بعض نے کہا ایمان تحقیق و عقاد
ہے اور اسلام خضوع و انقیاد انتہی مین کہتا ہون حدیث صحیح مین وصف اسلام و ایمان و احسان کا جدا جدا آیا ہے
وہی ٹھیک ہے جس بات کا تفرقہ و فیصلہ خود شارع نے کر دیا ہے ہمکو اوسمین خوض زائد کرنا کچھ ضرور نہین ہے ۲۵
قول صوفیہ رحمہم اللہ تعالے کا درباره مذاہب شریعت یہ ہے کہ اپنے لئے احوط و اوثق کو امر مختلف فیہ فقہار مین
اخذ کرتے ہین اور مہما امکن اجماع فریقین پر چلتے ہین اور اختلاف فقہار کو صواب جانتے ہین اور کوئی انمین سے دوسرے پر
اعتراض نہین کرتا انکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے اور جس شخص نے ایک مذہب کا شرع مین اعتقاد کیا ہے اور وہ مذہب
نزدیک اوسکے صحیح ہوا اوس طور پر کہ مثل اوسکا بدلالت کتاب و سنت صحیح ہوتا ہے اور وہ شخص اہل استنباط بھی ہے تو
تو وہ اعتقاد مذکور مین مصیب ہے اور جو شخص کہ اہل اجتہاد سے نہین ہے تو وہ قول مفتی کا اخذ کرے جس کسی فقیہ
کو اوسکا دل اعلم جانتا ہو تو یہ قول مفتی کا اوسکے لئے حجت ہے انتہی مگر اسمین تامل ہے ۲۶ انکا اجماع ہے اس
بات پر کہ تعجیل نماز کی ہمراہ یقین کے وقت پر افضل ہے اور جمیع مفروضات کو وقت وجوب کے عجالۃً ادا کرے تقصیر و
تاخیر و تفریط روا نرکہے مگر عذر سے اور سفر مین نماز کو قصر کرے اور جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اور اوسکا کوئی
مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑھا کرے اور افطار کرنا روزہ کا سفر مین اور روزہ رکہنا دونون جائز ہین اور استطاعت
حج کی نزدیک انکے امکان ہے کسی وجہ سے کیون نہو یہ لوگ فقط زاد و راحلہ کو شرط نہین کرتے ابن عطا نے
کہا ہے استطاعت دو طرح پر ہے حال و مال فمن لم یکن له حال تقله فمال یبلغه ۲۷ اباحت مکاسب پر
حرف و تجارات و حرث وغیر ذلک سے جسکو شریعت نے مباح کیا ہے انکا اجماع ہے لکن ساتہ تیقظ و تثبت و تحرز
کے شبہات سے اور یہ حرفہ اسلئے کرے کہ عمل پر مدد ملے طمع کا مادہ قطع ہو اور غیر کو فائدہ پہنچے ہمسایہ پر

سہ بالی کرے یہ پیشہ کرنا نزدیک اُنکے اوس شخص کیلئے واجب ہے جسکا فرض نفقہ اسکے ساتھ لگا ہوا ہے جنید کہتے
ہین کسب ایک عمل مقبل الی اللہ ہے سو جتنا نوافل مین مشغول ہونا مندوب ہے اوتنا ہی اسمین شغل کرے یہ نجان لے
کہ جلب رزق و جر منفعت اسی مین ہے پس بس آور مفرد آدمی کیلئے کسب کرنا مباح ہے کچھ اوسپر واجب نہین
ہے اور نہ قادح توکل ورجا رح ہے دین مین مگر اشتغال ساتھ وظائف حق کے اولی واحق ہے اور اعراض
اوس سے وقت صحت توکل وثقت باللہ کے اوجب ہے سہل نے کہا توکل والے محض اتباع سنت کیلئے کسب
کرتے ہین اور غیر متوکل واسطے تعاون کے صاحب تعرف فرماتے ہین هذا ما تحققناه وصح عندنا من
مذاهب القوم من اقاويلهم فى كتبهم وما سمعناه من الثقات ممن عرف اصول لهم وتحقق فى
مذاهبهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم انتهى حاصله

فصل تیانویمین بیچ عقیدہ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی بیچ کتاب فتوحات کے اونسکو اختصار کیا شیخ عبدالوہاب شعرانی نے

ترجمہ مومن کو لائق ہے کہ اپنے عقیدہ کی تصریح کرے اور سبکے سامنے پکار کر کہدے کہ میرا اعتقاد یہ ہے اگر وہ اعتقاد
صحیح ہوگا تو وہ لوگ پاس اللہ کے اوس اعتقاد کی گواہی واسطے اسکے دینگے اور اگر یہ اعتقاد اور طرح پر ہوگا تو اسکا
فساد ظاہر کر دینگے تاکہ وہ اوس سے توبہ کرے دیکھو ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو اپنا گواہ مقرر کیا تھا حالانکہ
وہ لوگ مشرک تھے اونکو اپنی جان پر اپنی برات کا شرک باللہ سے اور اپنے اقرار بالوحدانیۃ کا گواہ ٹھیرایا تھا اسلیئے
کہ اونکو یہ بات معلوم تھی کہ اللہ تعالے جہان والون کو اپنے سامنے کھڑا کر کے اوس موقف عظیم ہولناک مین اونسے
سوال کریگا اور ہر گواہ کو اپنی گواہی ادا کرنا پڑیگا اور ہر امین اپنی امانت ادا کریگا اور موذن کیلئے ہر سامع اذان
گواہی دیگا یہانتک کہ کفار بھی گواہی دینگے لہذا شیطان وقت سماع اذان کے پشت پھیر کر گوز کرتا ہوا بھاگتا ہے
تاکہ اذان موذن کو نہ سنے اور اوسکے لئے گواہی دینا نہ پڑے اور منجملہ اون لوگون کے نہ ٹھیرے جو ساعی اوسکی
سعادت مین ہین یہ شیطان لعنہ اللہ ہمارا خالص دشمن اور عدو محض ہے وہ کب ہماری بھلائی و بہتری چاہتا
ہے سو جب دشمن کو چارہ اس بات سے نہین ہے کہ جس بات پر تونے اوسکو گواہ ٹھیرایا ہے وہ اوسکی گواہی
دے کیونکہ اوس مشہد حق مین یہ بات سچ مچ ہوگی تو پھر گواہی دینا تیرے یار و دوست کا جو تیرا ہم مذہب اور
اچھا آدمی ہے تجھکو چاہیئے کہ تو اوسکو اس دار دنیا مین اپنے نفس پر وحدانیت و ایمان کا گواہ کرلے سوائے

میرے اخوان واحباب مین تمکو گواہ کرتا ہون اسبات پر کہ مینے اللہ تعالےٰ نیسا ور ملائکہ اور انبیاء کو اور ونمام اونین
کو جو اسدم حاضر ہین یا جو کوئی اسوقت میری بات کو سنتا ہے گواہ کیا ہے اسبات پر کہ مین بطور جزم اپنے
دل سے یہ کہتا ہون کہ اللہ تعالی واحد ہے کوئی اوسکا ثانی نہین ہے وہ منزہ ہے صاحبہ ولد سے مالک
ہے کوئی اوسکا شریک نہین ہے ملک ہے کوئی اوسکا وزیر نہین ہے صانع ہے کوئی مدبر اوسکے ہمراہ
نہین ہے اپنی ذات سے موجود ہے کسی موجد کا جو اوسکو ایجاد کرے محتاج نہین ہے بلکہ ہر موجود جو اوسکے
سوا ہے وہ اپنے وجود مین اوسکا محتاج ہے غرضکہ سارا جہان اللہ کے سبب سے موجود ہے اور اللہ تعالی اپنی
ذات سے موجود ہے اللہ کے وجود کا آغاز ہے نہ اوسکی بقا کا انجام بلکہ اوسکی ہستی استمراری دائمی مطلق ہے
وہ اپنے نفس سے قائم ہے نہ جوہر متحیز ہے کہ اوسکے لئے اندازہ مکان کا کیا جائے نہ عرض ہے کہ بقا اوسپر
محال ٹھیرے نہ جسم ہے کہ اوسکے لئے جہت اور تلقاء ہو وہ تو مقدس ہے جہات واقطار سے مرئی ہے
دلون اور ابصار سے یعنی دنیا و آخرت مین عرش پر مستوی ہے جسطرح کہ اوسنے فرمایا ہے اور جس معنی
کا اوسنے ارادہ کیا ہے جسطرح کہ عرش اور جسکو وہ حاوی ہے ساتھ اوسکے مستوی ہے آخرت واولی اوسکے
لئے ہے اوسکے لئے نہ مثل معقول ہے اور نہ عقول اوسپر دلیل ہین زمانہ اوسکو محدود نہین کرسکتا اور نہ
مکان اوسکو اپنے اندر لے سکتا ہے بلکہ وہ تہا اور مکان نتہا دھو الآن علی ما علیہ کان یعنی اب بہی وہ
جون کا تون ہے اوسی نے تمکن و مکان پیدا کیا زمان کو بنایا اور کہا مین وہ واحد حی ہون جسکو حفظ مخلوقات
نہین تہکاتا اور نہ اوسکیطرف کوئی ایسی صفت مخلوقات جسپر وہ نہ تہا رجوع کرتی ہے وہ اس سے برتر ہے
کہ حوادث اوسمین حلول کرین یا وہ حوادث مین حال ہو یا حوادث اوس سے پہلے ہون یا وہ بعد حوادث کے
ہو بلکہ وہ تہا اور کوئی شے نتہی کیونکہ قبل و بعد صیغے ہین زمان کے جسکو اوسنے ابداع کیا ہے وہ ایسا قیوم ہے
کہ سوتا نہین ہے اور ایسا قہار ہے کہ اوسکا کوئی کچہہ نہین کرسکتا لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
عرش کو پیدا کر کے استوا کی ایک حد ٹہیرائی اور کرسی بنا کر اوسکو آسمان و زمین کی وسعت دی لوح محفوظ و
قلم اعلی کو اختراع کیا اور اوسکو جاری کر کے مطابق اپنے علم کے حقین خلق کے فصل وقضا کے دن تک کاتب
بنایا سارے جہان کو بغیر مثال سابق کے اختراع کیا خلق کو پیدا کیا اوسکو خلیفہ ٹہیرایا روحونکو اندر بدنونکے
کے اوتارا امانت دار کیا پہر اون بدنون کو جنمین یہ روحین اوتاری گئی ہین زمین کا خلیفہ مقرر کیا اور جو کچہہ
آسمانون اور زمین مین ہے اوس سبکو مسخر اون خلفاء کا ٹہیرایا یہ سب اوسیکی طرف سے ہے وہ قائم

ہے ایک ذرہ حرکت نہین کرسکتا مگر اوسکے حکم سے کل خلق کو بنایا بغیر اسکے کہ اوسکو کچھہ حاجت خلق کی ہے
یا کسی نے اوسکا پیدا کرنا اللہ پر واجب کیا ہو لیکن اوسکا علم سابق تہا تو اوس معلوم کو پیدا کرنا ضرور
ٹھیرا فھو الاول والآخر والظاھر والباطن وھو علی کل شئ قدیر اوسکا علم ہر شے کو محیط ہے اور ہر عدد
کا مُحصی ہے وہ عالم ہے ہر راز اور امر پوشیدہ تر کا آنکھہ کے اشارہ کو اور جی کے اندر کی بات کو جانتا ہے
اور کیونکر وہ اوس شے کو جسے اوسنے پیدا کیا ہے نجانیگا الا یعلم من خلق وھو اللطیف الخبیر اشیار
نہ تہی مگر اوسکو علم اون کا حاصل تہا پہر اوسی علم کے بموجب اونکو ایجاد کیا غرضکہ وہ ہمیشہ سے عالم اشیار رہتا
کچھہ اشیار کے موجود ہونے پر کوئی علم جدید اوسکو نہین لگا ساری اشیار کا اتقان و احکام اور اونپر حکمرانی
کرنا اوسیکے علم سے ہے جسکو چاہا اوسکو اونپر حاکم کیا جسطرح کہ وہ عالم کلیات علی الاطلاق ہے اسیطرح وہ
عالم جزئیات بہی ہے باجماع اہل نظر صحیح وہی عالم غیب وشہادت ہے فتعالی اللہ عما یشرکون فعال لما
یرید ارادہ کرنیوالا کائنات کا عالم غیب وشہادت مین وہی ہے اوسکی قدرت کسی شے کے ایجاد سے متعلق
نہین ہوئی جب تک کہ اوسنے ارادہ نہ کیا جسطرح کہ اوسنے ارادہ نہین کیا جبتک کہ اوسکو جان نہین لیا کیونکہ
عقل مین یہ بات محال ہے کہ جس چیز کو نجانے اوسکا ارادہ کرے یا مختار ترک فعل ہو مرید نہو غیر مراد کا
فاعل ہو جسطرح کہ یہ بات محال ہے کہ یہ حقائق بغیر حیّ قیوم کے پائی جائین یا یہ صفات بغیر ایک ذات کے جو
موصوف بالمذکور ہے قائم رہ سکین وجود مین کوئی طاعت یا معصیت رنج یا نقصان عبد یا حُر بُرد یا حَر
حیات یا موت حصول یا فوت نہار یا لیل اعتدال یا میل بَرّ یا بحر نفع یا ضر شفع یا وتر جوہر یا عرض صحت
یا مرض فرح یا ترح روح یا شبح ظلام یا ضیا ارض یا سمار ترکیب یا تحلیل کثیر یا قلیل غداۃ یا اصیل بیاض
یا سواد سہار یا رقاد ظاہر یا باطن متحرک یا ساکن یابس یا رطب قشر یا لب نہین ہے اسیطرح نہ کوئی شے
متضاد یا مختلف یا متماثل ہے لیکن وہ مراد حق تعالے ہے اور کیونکر وہ اوسکی مراد نہو حالانکہ اوسی نے
اوسکو ایجاد کیا ہے کہین یہ ہوسکتا ہے کہ جو مراد نہو وہ مختار پایا جائے لاراد لامرہ ولا معقب لحکمہ یوتی
الملک من یشاء وینزع الملک ممن یشاء ویعز من یشاء ویذل من یشاء ویھدی من یشاء
ویضل من یشاء ما شاء اللہ کان ومالم یشا لم یکن اگر ساری خلائق مجتمع ہو کہ کسی شے کا ارادہ کرے جو
مراد خدا نہین ہے تو نہین کرسکتے یا کوئی ایسی شے کرے کہ جسکے ایجاد کا اللہ نے ارادہ نہین کیا ہے یا خلاف
مراد خدا کے کچھہ کرنا چاہے تو ہرگز نہین کرسکتے اونکو یہ استطاعت نہین ہے اور نہ اللہ نے اونکو اس

امر کی قدرت دی ہے کفر و ایمان و طاعت و عصیان سب اوسکی مشیت و حکم و ارادہ سے ہے اللہ تعالے ہمیشہ سے موصوف ہے ساتھ اس ارادہ کے اور عالم تہا معدوم کا پہر اوسنے عالم کو بلا تفکر و تدبر ایجاد کیا وہ جاہل نہ تہا کہ تدبر و تفکر سے اوسکو علم مجہول حاصل ہوتا جل و علا عن ذلک بلکہ اوسنے اوسی علم سابق کی بنیاد اور تعیین ارادہ منزہ ازلیہ پر عالم کو مع زمان و مکان و اکوان و الوان کے ایجاد کیا سو علی التحقیق جو مین کوئی مرید بجز اوس ذات پاک کے موجود نہین ہے کیونکہ قائل ہے قول کا وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ وہی ہے اللہ نے جسطرح جانا حکم کیا جو ارادہ کیا خاص کیا مقدر کر کے ایجاد کیا وہ سنتا دیکھتا ہے ہر متحرک و ساکن و ناطق کو جو کہ عالم اسفل سے لیکر تا عالم اعلی ہے نہ بُعد اوسکی سمع کو حاجب ہو کیونکہ وہ قریب ہے اور نہ قرب اوسکی بصر کو محجوب کرے کیونکہ وہ بعید ہے جی کی بات جی ہی کے اندر سنتا ہے اور وقت لمس کے صوت مماست خفیہ کو سماعت کرتا ہے سیاہی کو اندہیرے مین پانی کو اندر پانی کے دیکھتا ہے نہ امتزاج اوسکو حاجب ہو اور نہ ظلمات اور نہ انوار مانع وہی ہے سنتا دیکھتا اوسنے تکلم کیا لکن نہ خاموشی متقدم سے اور نہ سکوت متوہم سے یہ کلام اوسکا قدیم ازلی ہے مثل سائر صفات علم و ارادہ و قدرت کے موسی علیہ السلام وغیرہم سے بات کی اوسکا نام تنزیل زبور و توریت انجیل فرقان رکہا بغیر کسی تشبیہ و تکییف کے اوسکا کلام بغیر لہات و لسان ہے جسطرح کہ اوسکا سمع بغیر اصمخہ آذان ہے یا جسطرح کہ بصر اوسکی بغیر حدقہ و جفان ہے یا جیسے کہ ارادہ اوسکا بغیر قلب و جنان ہے یا جیسے کہ علم اوسکا بغیر اضطرار و نظر کرنے کے برہان مین ہے یا جیسے حیات اوسکی بغیر بخار تجویف قلب کے ہے جو کہ امتزاج ارکان سے حادث ہوتا ہے اوسکی ذات نہ زیادت کو قبول کرے نہ نقصان کو وہ پاک ذات عظیم السلطان عمیم الاحسان جسیم الامتنان ہے جو کچھہ اوسکے سوا ہے وہ اوسکے وجود سے فائض ہوا ہے اوسکا فضل و عدل باسط و قابض ہے جب جہان کو ایجاد و اختراع کیا تو اوسکی صنع کو کامل و بدیع بنایا اوسکا کوئی شریک اوسکے ملک مین یا مدبر اوسکے امر مین نہین ہے اگر انعام کرے اور نعمت دے تو یہ اوسکا فضل ہے اور اگر ستانے اور عذاب کرے تو یہ اوسکا عدل ہے اوسکے ملک مین کسی غیر کا کچھہ تصرف نہین ہے کہ اوسکو طرف جور حیف کے منسوب کرین نہ سوا اوسکے کسی اور کا اوسپر حکم چلتا ہے کہ وہ متصف بجزع و خوف ٹہیرے جو کچھہ اوسکے سوا ہے وہ زیر سلطان قہر خدا ہے اوسکے ارادہ و امر سے متصرف ہے نفوس مکلفین مین الہام تقوی و فجور کا کرنیوالا وہی ہے پہر جسکی سیئات سے چاہے درگزر فرمائے اور جسکو چاہے پکڑلے خواہ یہان خواہ دن نشور کے اوسکا عدل نہ اوسکے فضل مین

حکم کرے اور نہ اوسکا فضل اوسکے عدل مین حکمران ہو عالم کو دو قبضے مین نکالا اور اونکیلئے دو مرتبے رکھے
فرمایا هؤلاء للجنة ولا ابالی وهؤلاء للنار ولا ابالی کسی معترض نے دم وہان کچہہ اعتراض نکیا کیونکہ
اوسوقت وہان کوئی موجود نہ تہا وہی خود موجود تہا سو سبب نیچے تصرف اسمار الٰہی کے ہین ایک قبضہ زیر جلالہ
ہے دوسرا قبضہ زیر اسمار آلاء ہے اللہ پاک اگر چاہتا کہ سارا جہان سعادتمند ہو تو ایسا ہی ہوتا اور اگر چاہتا
کہ تمام عالم بدبخت ہو تو ویسا ہی ہوتا یہ سب اوسکی شان تہی لیکن اوسنے اسطرح پر چاہا بلکہ اوسطرح پر ہو جو کہ
اوسنے چاہا کہ کوئی شقی ہے اور کوئی سعید یہان اور معاد مین اب کوئی رستہ طرف بدلنا اوسکے حکم کے
نہین ہے چنانچہ فرمایا کہ یہ پانچ نمازین برابر پچاس نمازون کے ہین ما یبدل القول لدی وما انا بظلام
للعبید کیونکہ ملک مین میرا ہی تصرف ہے اور میری ہی مشیت جاری ہے اسکی حقیقت سوا انکے نہین
ہے اور دل کی اندہی ہین افکار و ضمائر کا اوسپر گذر نہین ہوتا مگر بطور وہب الٰہی اور وجود رحمانی کے
جس نہج پر اوسکی عنایت ہوتی ہے اور حضرت شہادت مین اوسکے لئے یہ امر سابق ہو چکا ہے اوسکو
یہ موہبت ملتی ہے جسوقت الوہیت نے یہ تقسیم کی تہی اوسکو معلوم تہا کہ یہ دقائق قدیم ہین اوسکے سوا
کوئی فاعل نہین ہے اور نہ کوئی موجود بذات خود ہے مگر وہی ایک اللہ ہی نے تمکو اور تمہارے اعمال کو
پیدا کیا اوس سے سوال اوسکے فعل کا نہین کیا جاتا بلکہ مسئول یہی خلق ہے حجت بالغہ اوسیکے لئے ہے
وہ چاہے تو تم سب کو راہ پر لگاوے **ف** مینے جسطرح اللہ اور ملائکہ اور اوسکی ساری خلق کو اور تمکو اپنی
نفس پر اپنی توحید کا گواہ ٹہیرایا ہے اسیطرح مین اللہ اور ملائکہ اور ساری خلق کو اور تمکو اپنے نفس پر اپنی
توحید اور ایمان لانیکا اللہ کے مصطفی و مختار و مجتبی پر گواہ کرتا ہون وہ ہمارے سید و مولی محمد صلعم ہین
جنکو اللہ نے سب لوگون کیطرف بشیر و نذیر اور داعی الی اللہ اپنے اذن سے اور سراج منیر ٹہیرا کر بہیجا ہے
حضرت پر جو کچہہ اللہ کیطرف سے اترا تہا وہ اونہون نے پہنچا دیا امانت ادا کر دی امت کی خیرخواہی کی
حجة الوداع مین کہڑے ہو کر سارے اتباع حاضرین کو خطبہ سنایا تذکیر فرمائی تحذیر کی وعد و وعید پہنچائے
اسطامہ وارعاد کیا آپ تذکیر کے ساتہہ کسیکو خاص نہین کیا یہ تذکیر باذن احد صمد تہی پہر کہا الا هل بلغت
سب نے کہا ہان فرمایا اللہم اشہد مین ایمان لایا اوسپر جو حضرت لائے ہین خواہ مجہے وہ معلوم ہے یا نہین منجملہ
اوسکے جو حضرت لائے ایک یہ بات ہے کہ موت ایک اجل مسمی ہے نزدیک خدا کے جب آتی ہے تو دیر نہین
کرتی سو مجکو اسپر ایمان ہے اسمین کچہہ شک و شبہہ نہین ہے جسطرح کہ مین اس بات پر بہی ایمان لایا ہون کہ

اور مینے اقرار کیا ہے کہ سوال فتانان قبر کا حق ہے اور عذاب قبر حق ہے اور بعث اجساد کا قبور سے حق
ہے اور عرض ہونا اللہ پر حق ہے اور جنت حق ہے اور نار حق ہے اور میزان حق ہے اور حوض حق ہے
اور اوڑنا صحائف اعمال کا حق ہے اور صراط حق ہے اور ایک فریق کا جنت مین اور ایک فریق کا دوزخ میں
جانا حق ہے اور کرب وشدت کا ایک گروہ پر حق ہے اور ایک گروہ کو حزن مین نڈالنا فزع اکبر کا حق ہے
اور شفاعت ملائکہ وانبیاء ومومنین وشفاعت ارحم الراحمین کی حق ہے ایک جماعت مومنین کی اہل کبائر سے
جہنم مین جائیگی پہر شفاعت سے باہر آئیگی یہ سب حق ہے اور ہمیشہ رہنا مومنون کا نعیم مقیم مین اور تابید
کفار کی اور اہل نفاق کی عذاب الیم مین حق ہے اور جو کچہہ کتب مین آیا ہے اور رسل لائے ہین علم ہو یا جہل
وہ حق ہے یہ شہادت میری میرے نفس پر امانت ہے پاس ہر اوس شخص کے جسکے پاس یہ پہنچی ہے
وہ اس امانت کو وقت سوال کے ادا کرے جہان کہین ہو اللہ تعالیٰ ہمکو اور انکو اس ایمان سے نفع دے
اور ہمکو وقت انتقال کے طرف دار حیوان کے ثابت رکہے اور کرامت و رضوان کے گہر مین ہمکو داخل
کرے اور درمیان ہمارے اور اوس گہر کے حائل ہو جن گہر والون کے سرابیل قطران ہونگے
اور ہمکو اوس عصابہ مین کرے جسنے کتب الٰہیہ کو ایمان کے ساتہہ لیا ہے اور وہ حوض سے سیراب ہوکر
پہرا ہے اور اوسکی ترازو بہاری ہوگئی ہے اور اوسکے پاؤن صراط پر جمے رہے وہی ہے منعم محسان انتہی
اسکے بعد شعرانی رح نے ہر جملہ عقیدہ دلائل سمعیہ شرعیہ سے ساتہہ بسط لایق وتقریر فائق کے ثابت
کیا ہے اور علما و اولیاء کے اقوال اوسکی تائید مین نقل کئے ہین ان عقائد مین وہ مسائل اتحاد وغیرہ جنپر انتقاد
کیا گیا ہے مذکور نہین ہوے اسلئے کہ شعرانی رح نے انکو کتاب فتوحات مین طرف سے حسّاد شیخ کے
مدسوس بتایا ہے بنیاد تکفیر کی انہین مسائل پر ہے ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت شیخ امام ولی اللہ نہی
کسی مسلمان کو اونکی تکفیر کرنا نہین پہنچتا اور جس کسی عالم باعمل نے انکی تکفیر کی ہے وہ تکفیر درحقیقت
اونکی نہین ہے بلکہ مرجع اوسکا وہ کلمات ہین جو کہ بظاہر شرع سے مخالفت رکہتے ہین سو تفوہ و تکلم کرنا شیخ
کا ساتہہ اون کلمات کے سخت مستبعد ہے اگرچہ حالت سکر ہی مین کیون نہو یا وہ عبارات ماؤل ہین اور ہر
شخص کو قدرت تاویل کی حاصل نہین ہوتی ہے ہمارے شیخ امام محمد بن علی شوکانی رح پہلے حق مین شیخ
کے منکر تھے پہر چالیس برس کے بعد رجوع کیا اور کہا کہ انکے بعض الفاظ محتمل و ماؤل ہین اور تکفیر کو موقوف
رکہا ولله الحمد **ف** شیخ نے فتوحات مکیہ مین لکہا ہے اجماع المحققین علی ان من شرط الکامل

ان لا یکون عنده شطح عن ظاہر الشریعۃ ابدا بل یری ان من الواجب علیہ ان یحق الحق و یبطل
الباطل ویعمل علی الخروج من خلاف العلماء ما امکن انتہی بلفظہ شعرانی رح نے متن کبری میں بعد نقل عبارت کے کہا ہے
ومن نا قلہ و فہمہ عرف ان جمیع المواضع التی فیہا شطح فی کتبہ مدسوسۃ علیہ لاسیما کتاب
الفتوحات المکیۃ فانہ وضعہ فی حال کمالہ بیقین وقد فرغ منہ قبل موتہ بنحو ثلث سنین وبقرینۃ
ما قالہ فی الفتوحات المکیۃ فی مواضع کثیرۃ من ان الشطح کلہ رعونۃ نفس لا یصدر قط من محقق
وبقرینۃ قولہ ایضا فی مواضع من اراد ان لا یضل فلا یرم میزان الشریعۃ من یدہ طرفۃ عین
بل یستصحبہا لیلا ونہارا عند کل قول وفعل واعتقاد انتہی میں کہتا ہوں مجدد الف ثانی شیخ احمد
سرہندی رح نے مکتوب اعتقاد میں کئی جگہ شیخ ابن عربی پر انتقاد کیا ہے کما سیاتی معلوم ہوتا ہے کہ
شیخ مجدد کو اطلاع کلام شعرانی رح پر نہیں ہوئی ورنہ وہ اون عقائد کو جنپر انتقاد کیا ہے مدسوس
سمجھ لیتے واللہ اعلم اسکے بعد شعرانی فرماتے ہیں وبالجملۃ فلا یحل مطالعۃ کتب التوحید
الخاص الا لعالم کامل ومن سلک طریق القوم واما من لم یکن واحدا من ہذین الرجلین فلا ینبغی
لہ مطالعۃ شئ من ذلک خوفا علیہ من ادخال الشبہ التی لا یکاد الفطن یخرج منہا فضلا عن غیر الفطن ولکن
من شان النفس کثرۃ الفضول ومحبۃ الخوض فیما لا یعنیہا وقد اجمع اہل الحق علی وجوب تاویل احادیث
الصفات کحدیث ینزل ربنا الی سماء الدنیا وخالف فی ذلک الکرامیۃ المجسمۃ والحشویۃ المشبہۃ
فمنعوا تاویلہا وحملوہا علی الوجہ المستحیل فی حقہ تعالی من التشبیہ والتکییف حتی ان
بعضہم کان علی المنبر فنزل درجا منہ وقال ینزل ربکم عن کرسیہ الی سماء الدنیا کنزولی من منبری ہذا
وہذا جہل لیس فوقہ جہل وکل ہؤلاء محجوجون بالکتاب والسنۃ ودلائل العقول واذا تعددت وجوہ
الحمل لآیات الصفات وجب الاخذ بالوجہ الراجح عند الشیخ ابی الحسن الاشعری لقولہ تعالی فاعتبروا یا اولی
الابصار ولقولہ تعالی فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ وذہب سفیان الثوری
والاوزاعی وغیرہما الی انہ یطرح التشبیہ والتکییف ونقف عن تعیین وجہ من وجوہ التاویل انتہی
میں کہتا ہوں کہ مراد شعرانی رح کی وجوب تاویل سے نفی تشبیہ وتکییف ہے نہ اور کچھ چنانچہ قول کرامیہ
وحشویہ کا ذکر کرنا قرینہ صحیحہ ہے اس مراد پر اور مذہب سلف دربارہ صفات وہی ہے جو سفیان وغیرہ سے
اسجگہ نقل کیا ہے سارے اہل حدیث اسی طریق پر گزرے ہیں اور قول اشعری مرجوح ہے اور اہل بدع جو کبھی

اہل سنت کو حشویہ کہدیتے ہین یہ اونکی استطالت ہے اہل حق پر پہر شعرانی رح نے فرمایا ہے
قلت وقد اختصرت الفتوحات المکیة وحذفت منہا کل ما یخالف ظاہر الشریعة فلما اخبرت
بانہم دسوا فی کتب الشیخ ما یوھم الحلول والاتحاد وردعلی الشیخ شمس الدین المدنی بنسخة
فی الفتوحات التی قابلہا علی خط الشیخ بعث بیتہ فلم اجد فیہا شیئا من ذلک
الذی حذفتہ ففرحت بذلک غایة الفرح فالحمد للہ علی ذلک
انتہی مین کہتا ہون مینے مطالعہ کتاب فتوحات مکیہ کا کیا مواضع بسیار مین تحریض اتباع سنت و ترک تقلید
پر پائی اور اعتقاد مین مطابقت اہل حدیث کی معلوم پائی یہ دلیل واضح اسبات پر ہے کہ مسائل اتحاد و حلول
ونحوہا مدسوس ہین کتاب مذکور مین ورنہ پہر حث علی الاتباع کیون ہے۔

فصل بیان مین مذہب و عقائد اہل سنت کے مطابق کتاب غنیة الطالبین

معرفت صانع عزوجل کی مطابق آیات و دلالات کے بروجہ اختصار یہ ہے کہ انسان یہ بات جانے اور یقین
کرے کہ صانع عالم واحد احد فرد صمد ہے لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد لیس کمثلہ
شئ وھو السمیع البصیر ۰ نہ کوئی اوسکا شبیہ و نظیر ہے اور نہ کوئی عون و شریک اور نہ کوئی
ظہیر و وزیر اور نہ کوئی ند و مشیر وہ نہ جسم محسوس ہے اور نہ جوہر محسوس اور نہ عرض اور نہ ذی ترکیب اور نہ
ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید وہی رافع سما اور واضع ارض ہے نہ کوئی طبیعت ہے طبائع مین سے
اور نہ کوئی طالع ہے طوالع مین سے نہ ظلمت ہے کہ ظاہر ہو نہ نور ہے کہ باہر ہو حاضر اشیاء ہے علم سے
اور شاہد کائنات ہے بغیر مماست کے عزیز قاہر حاکم راحم غافر ساتر معز ناصر رؤف خالق فاطر اول آخر ظاہر
باطن فرد معبود حی لا یموت ازلی لا یفوت ابدی الملکوت سرمدی الجبروت ہے قیوم ہے سوتا نہین عزیز
ہے اوسپر کوئی جور نہین کرتا منیع ہے اوسکا کوئی قصد نہین کرسکتا اوسکے لئے اسماء عظام مواہب کرام
ہین اوسنے ساری خلق پر حکم فنا کا کیا ہے اور فرمایا ہے کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام وہ جہت علو مین مستوی ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر اوسکا علم محیط اشیاء ہے کلم طیب و
عمل صالح طرف اوسکے صاعد و مرفوع ہوتے ہین تدبیر ہر کام کی آسمان کے اوپر سے زمین کیطرف

کرتا ہے پہر وہ کام اوسیکی طرف چڑہ جاتا ہے ایسے دنمین جسکا مقدار برابر ہزار سال کے ہے ہماری گنتی
سے اوسینے خلائق اور افعال خلق کو پیدا کیا ہے اونکی روزی اور اجل مقرر کی ہے کوئی مقدم واسطے موخر
کے اور موخر واسطے مقدم کے نہین ہے عالم اور جو کچہہ اہل عالم کرتے ہین وسیکا ارادہ ہے اگر وہ اونکی
عصمت کرتا تو ہرگز خلاف اوسکے نکرتے اور اگر یہ چاہتا کہ سب اوسکی اطاعت کرین تو سب کے سب اوسکے
مطیع ہوتے وہ عالم ستر واخفی اور علیم ذات الصدور ہے الا یعلم من خلق وهو اللطیف الخبیر محرک ساکن
سب وہی ہے نہ اوہام اوسکو تصور کر سکتے ہین اور نہ اذہان تقدیر اوسکا قیاس لوگون پر نہین ہوسکتا وہ جلیل
تر ہے اس سے کہ کسی مصنوع سے مشابہ ہوسکے یا طرف کسی اختراع وابتداع کے مضاف ہو انفاس کا محصی ہے
ہر نفس پر ہے اوسکے کسب کے قائم ہے لقد احصٰهم وعدهم عدا وکلهم اٰتیه یوم القیٰمة فردا لتجزی کل
نفس بما تسعی لیجزی الذین اساؤا بما عملوا ویجزی الذین احسنوا بالحسنٰی خلق سے غنی ہے تربیت کا
رازق ہے کہلاتا ہے کہاتا نہین دیتا ہے لیتا نہین مجبر ہے مجار علیہ نہین ساری خلق اوسکی محتاج ہے اوسنے خلق کو
کچہہ واسطے جلب نفع یا دفع ضر کے نہین پیدا کیا ہے اور نہ کسی داعی کی دعوت سے بنایا ہے اور نہ کسی خاطر
وفکر سے جو اوسکو حادث ہوئی ہو خلق کیا ہے بلکہ یہ امر اوسکا ارادہ ہے اور وہ اصدق قائلین ہے اور صاحب
عرش مجید اور فاعل لما یرید ہے متفرد ہے ساتہہ قدرت کے اختراع اعیان وکشف ضر وبلوی وتقلیب اعیان
وتغییر احوال پر کل یوم هو فی شان جو بات مقدر جسوقت کی ہے اوسکو اوسیوقت پر کرتا ہے وہ زندہ جاوید
ہے ساتہہ حیات کے عالم ہے ساتہہ علم کے قادر ہے ساتہہ قدرت کے مرید ہے ساتہہ ارادہ کے سمیع ہے ساتہہ
سمع کے بصیر ہے ساتہہ بصر کے مدرک ہے ساتہہ ادراک کے متکلم ہے ساتہہ کلام کے آمر ہے ساتہہ امر کے ناہی
ہے ساتہہ نہی کے مخبر ہے ساتہہ خبر کے اپنے حکم وقضا مین عادل ہے اپنے عطا وانعام مین محسن متفضل ہے مبدی
معید محیی ممیت محدث موجد مثیب معاقب ہے جواد ہے بخل نہین کرتا حلیم ہے عجلت نہین فرماتا حفیظ ہے
بہولتا نہین بیدار ہے سہو نہین کرتا جاگتا ہے غافل نہین ہوتا قابض ہے باسط ہے ہنستا ہے خوش ہوتا ہے
محبوب مکروہ رکہتا ہے ناخوش اور راضی ہوتا ہے غضب وسخط فرماتا ہے رحم کرتا ہے بخشتا ہے دیتا ہے
منع کرتا ہے اوسکے دو ہاتہہ ہین دونون دست راست ہین قال جل وعلا والسمٰوٰت مطویٰت بیمینه ابن
عباس نے کہا وہ زمینون اور آسمانون کو اپنی مٹہی مین لے لیگا کوئی طرف اونکی اوسکے قبضہ سے باہر نظر
نا آئیگی اور حضرت نے فرمایا ہے کلتا یدیه یمین اوسنے آدم ابو البشر کو اپنے ہاتہہ سے بنایا جنت عدن

کو اپنے ہاتھ سے لگایا درخت طوبی کو اپنے ہاتھ سے بویا توریت کو اپنے ہاتھ سے لکھکر دست بدست موسیٰ علیہ السلام
کو دیا اور اونسے بغیر واسطہ و بغیر ترجمان بات چیت کی بندون کے دل درمیان دو انگشت رحمٰن کے ہین
جسطرح چاہتا ہے اونکو الٹ پلٹ کرتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ اونکو یاد کرا دیتا ہے سارے آسمان و زمین دن
قیامت کے اوسکے کف دست مین ہونگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے وہ اپنا قدم جہنم مین رکھدیگا جہنم کے بعض
اطراف طرف بعض کے سمٹ جائینگے اور وہ کہے گی بس بس پھر ایک قوم جہنم سے باہر آئے گی جنت والے اسکو
منہہ کو نظر کرینگے اور اوسکو دیکھین گے کچھہ شک و شبہ اوسکی رویت مین نکرینگے جسطرح حدیث مین آیا ہے
یتجلی لہم ویعطیہم ما یتمنون وقال تعالی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ حسنے سے مراد جنت ہے زیادہ سے
مراد نظر ہے طرف اوسکے وجہ کریم کے وقال تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ بندے دن
فصل کے اوسپر عرض کئے جائینگے خود متولی اونکے حساب کا ہوگا کسی غیر کو متولی نکریگا اللہ نے سات آسمان
بنائے ایک کے اوپر ایک اور سات زمینین بنائین ایک کے نیچے ایک زمین علیا سے آسمان دنیا تک پانسو برس
کا رستہ ہے اسیطرح ہر آسمان کے درمیان دوسرے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے پانی آسمان ہفتم
پر ہے رحمٰن کا عرش پانی پر ہے اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے ویسے اوسکے ستر ہزار پردے نور و ظلمت کے
ہین اور جو کچھہ کہ اوسکو معلوم ہے عرش کے اوٹھانیوالے ہین جو اوسکو اوٹھائے ہوئے ہین قال تعالی الذین
یحملون العرش ومن حولہ الآیۃ عرش کی ایک حد ہے جو اللہ ہی کو معلوم ہے وتری الملئکۃ حافین حول
العرش یہ عرش یاقوت سرخ کا ہے اوسکی وسعت مثل وسعت سموات وارضین کے ہے کرسی پاس عرش
کے ہے جیسے ایک حلقہ کسی زمین بیابان مین پڑا ہو اوسکو علم ہے ہر اوس چیز کا جو درمیان آسمانونکے اور
اونکے نیچے ہے اور جو کچھہ زمینون مین اور اونکے درمیان ہے اور جو کچھہ تحت الثری اور دریاؤن کی تہ مین ہے
اور ہر بال کی جڑ مین ہے وہ ہر درخت اور ہر زرع نابت کو جانتا ہے اور ہر پتے کے گرنیکو اور اونکی گنتی اور
سنگریزہ و ریت اور وزن پہاڑون کا اور تول دریاؤن کی اور اعمال بندون کے اور اونکے اسرار و انفاس
و کلام کو معلوم رکہتا ہے وہ عالم ہے ہر شے کا اوسپر کوئی شے مخفی نہین ہے وہ پاک ہے مشابہت خلق
سے اوسکے علم سے کوئی جگہ خالی نہین ہے اوسکا وصف اسطرح پر کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہین ہے بلکہ
یون کہنا چاہیئے کہ وہ آسمان مین بالائے عرش ہے جسطرح خود فرمایا ہے الرحمن علی العرش استوی
وقولہ ثم استوی علی العرش الرحمن وقولہ الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ اور حضرت نے اوس

کنیز کے مسلمان ہونے کا حکم دیا جس سے کہا تہا کہ اللہ کہان ہے اور اوسنے طرف آسمان کے اشارہ کیا
تہا اور حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے لما خلق اللہ الخلق کتب کتابا علی نفسہ و ہو عندہ
فوق العرش ان رحمتی غلبت غضبی تو اب طلاق لفظ استوار کا بغیر تاویل کے چاہیئے یہ استوار ذات کا
عرش پر ہے نہ بمعنی قعود و مماست جسطرح کہ مجسمہ و کرامیہ کہتے ہین اور نہ بمعنے علو و رفعت جسطرح کہ اشعریہ کہتے
ہین اور نہ بمعنے استیلار و غلبہ جسطرح کہ معتزلہ کہتے ہین کیونکہ یہ معنے شرع مین نہین آئے ہین اور نہ کسی ایک شخص
سے منجملہ صحابہ و تابعین و سلف صالح و اصحاب حدیث کے منقول ہین بلکہ اونسے تو یہی حمل علی الاطلاق
منقول ہے ام سلمہ زوج نبی صلعم نے کہا ہے الاستواء غیر مجہول والاقرار بہ واجب والجحود بہ
کفر یہ روایت صحیح مسلم مین آئی ہے اسیطرح حدیث انس بن مالک مین بہی مروی ہے امام احمد رح نے
مرنے سے پہلے کہا تہا اخبار الصفات تمر کما جاءت بلا تشبیہ ولا تعطیل دوسر الفظ انکا یہ ہے
کہ کہا لست بصاحب کلام ولا اری الکلام فی شیٔ من ہذہ الاماکن فی کتاب اللہ عز وجل
او حدیث عن النبی صلعم او عن اصحابہ رضی اللہ عنہم او عن التابعین تیسر الفظ یہ ہے نحن
نؤمن بان اللہ عز وجل علی العرش کیف شاء وکما شاء بلا حدّ ولا صفۃ یبلغہا واصف او یحدہ حاد
کعب احبار کہتے ہین اللہ تعالی نے توریت مین فرمایا ہے انا اللہ فوق عبادی وعرشی فوق جمیع خلقی
وانا علی عرشی علیہ ادبر عبادی ولا یخفی علی شیٔ من عبادی شیخ جیلی رح فرماتے ہین کہ اللہ عز
وجل کا عرش پر ہونا ہر کتاب آسمانی مین جو کسی نبی مرسل پر اوتری ہے بلا کیف مذکور ہے کیونکہ اللہ تعالے
ہمیشہ سے موصوف ہے ساتہ علو و قدرت و استیلار و غلبہ کے ساری خلق پر کیا عرش اور کیا غیر تو اب
حمل استوار کا اوسپر چاہیئے یہ استوار اوسکی صفت ذات ہے بعد اسکے کہ اوسنے ہمکو اس امر کی خبر دی اور
نص کی اور سات آیتون مین اوسکو موکد فرمایا اور سنت ماثورہ مین آئی یہ صفت اوسکو لازم و لائق ہے
جیسے وجہ و ید و عین و سمع و بصر و حیات و قدرت یا جیسے یہ کہ وہ خالق رازق محیی ممیت ہے اور
موصوف ہے ساتہ ان صفات کے ہم اسیطرح کتاب و سنت سے خروج نہین کرسکتے ہین بلکہ آیت و خبر کو
مقرر رکہکر اونپر ایمان لاتے ہین اور کیفیت کو صفات مین سپرد علم الہی کرتے ہین سفیان بن عیینہ نے کہا ہے
کلما وصف اللہ تعالی نفسہ فی کتابہ فتفسیرہ قراءتہ لا تفسیر لہ غیرہا ولم نتکلف غیر
ذلک فانہ غیب لا مجال للعقل فی ادراکہ ونسأل اللہ العفو والعافیۃ ونعوذ بہ من ان نقول فیہ

وفی صفاتہ مالم یخبرنا بہ ہواو رسولہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اللہ تعالی ہر رات آسمان دنیا پر جیسا اور جسطرح کہ وہ
چاہتا ہے نزول فرماتا ہے اور جس مذنب مخطی مجرم عاصی کو اپنے بندوں میں سے پسند کرتا ہے وسکو
بخشدیتا ہے یہ نزول معنی نزول رحمت وثواب نہیں ہے جسطرح کہ معتزلہ وشیعہ یہ دعوی کرتے بلکہ حدیث
عبادہ بن صامت مین آیا ہے فیکون کذلک الی ان یطلع الصبح ویعلو علی کرسیہ یہ حدیث بلفاظ
مختلفہ ابو ہریرہ وجابر وعلی وابن مسعود وابو الدرداء وابن عباس و عائشہ سے مروی ہے ان سبھون نے
اس حدیث کو رسول خدا صلعم سے روایت کیا ہے اسی جگہ سے وہ نماز آخر شب کو نماز اول شب پر تفضیل
دیتے تہے آسیطرح شب نصف شعبان مین نزول رحمن کا ہوتا ہے اسحق بن راہویہ سے کہا نہا ماھذہ الاحادیث
التی تحدث بھا ان اللہ تعالی ینزل الی السماء الدنیا والیہ یصعد و یتحرک اونہون نے سائل
سے فرمایا تقول ان اللہ یقدر علی ان اللہ ینزل و یصعد ولا یتحرک قال نعم کہا فلم تنکرہ یحیی بن
سعین کہتے ہین تجہسے جب کوئی جہمی یہ کہے کہ کیف ینزل تو تو اوس سے یہ کہہ کیف صعد اور فضیل بن
عیاض نے کہا کہ جب تجہسے کوئی جہمی یہ کہے کہ انا کافر برب ینزل تو تو یون کہہ انا مؤمن برب یفعل
ما یشاء ۲ ہم یہ اعتقاد رکہتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکی کتاب خطاب وحی ہے جسکو جبریل علیہ
السلام لیکر حضرت پر آئے تہے بہ لغت رسول مین نازل ہوا ہے اللہ کا کلام یہی قرآن شریف ہے جو کہ
مخلوق نہین ہے یہ کسیطرح پڑہا جائے تلاوت کیا جائے لکہا جائے متفرق طور پر اللہ کی صفت ذات ہے
نہ محدث ہے نہ مبدل نہ مغیر نہ مولف نہ منقوص نہ مصنوع نہ مزادفیہ وسیکی طرف سے آیا اوسیکیطرف عود
کریگا یہ حافظین کے سینون مین اور ناطقین کی زبانون پر اور کاتبین کی کفدست اور ناظرین کے ملاحظہ
مین اور اہل اسلام کے مصاحف مین اور صبیان کے الواح مین ہے جہان کہین مرئی وموجود ہو جو شخص یہہ
اعتقاد کرے کہ یہ کلام خدا مخلوق ہے یا اوسکی عبارت یا تلاوت غیر متلو ہے یا یون کہے کہ میری لفظ سانہ
قرآن کے مخلوق ہے وہ کافر ہے سانہ خدائے عظیم کے اگر تائب نہو تو واجب القتل ہے امام احمد اسی طرف
گئے ہین ۳ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ قرآن حروف مفہومہ اصوات مسموعہ ہین کیونکہ انہین سے گونگا اور خاموش
آدمی متکلم وناطق ہو جاتا ہے اللہ کا کلام حروف واصوات سے منفک نہین ہوتا جو شخص اسکا انکار کرے
وہ کور باطن اور منکار حس ہے اللہ تعالی نے کہا الم حم طسم تلک آیات الکتاب ان حرفون
کو ذکر کے کتاب ٹہیرایا اور فرمایا ما نفدت کلمات اللہ اور فرمایا لنفد البحر قبل ان تنفد

کلمات ربی اور حدیث مین آیا ہے لا اقول الم حرف ولکن الف حرف ومیم حرف ولام حرف اور فرمایا
انزل القرآن علی سبعة احرف کلہا شاف اور بخاری مین عبد اللہ بن انس سے رفعاً آیا ہے یحشر اللہ سبحانہ
العباد فینادیہم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب انا الملک انا الدیان دوسری
روایت مین یون ہے اذا تکلم اللہ بالوحی سمع صوتہ اہل السماء فیخرون سجدا الحدیث ابن عباس کا لفظ
یہ ہے صوتا کصوت الحدید اذا وقع علی الصفا فیخرون لہ سجدا محمد بن کعب کہتے ہین بنی اسرائیل نے موسیٰ
سے پوچھا کہ جب تم سے تمہارے رب نے بات کی تو تمنے آواز رب کو کس چیز کے مشابہ پایا کہا شبہت صوت
ربی بصوت الرعد حین لا یرجع اسکے بعد شیخ حنبلی رح نے فرمایا ہے وھذہ الآیات والاخبار
تدل علی ان کلام اللہ صوت لا کصوت الآدمیین الیٰ قولہ وقد نص احمد علی اثبات الصوت فی روایة
جماعة من الاصحاب رضی اللہ عنہم بخلاف قول اشعریہ کہ اللہ کا کلام ایک معنی قائم بنفس خدا ہے
واللہ حسیب کل مبتدع ضال مضل الغرض اللہ پاک ہمیشہ سے متکلم ہے اوسکا کلام محیط ہے سارے معانی
امر ونہی واستخبار کو ابن خزیمہ نے کہا ہے کلام اللہ تعالیٰ متواصل لا سکوت فیہ لا صمت احمد بن حنبل سے پوچھا تھا
کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ پر سکوت روا ہے کہا لو ورد الخبر بانہ سکت لقلنا بہ ولکنا نقول انہ متکلم کیف
شاء بلا کیف ولا تشبیہ ہم اسیطرح حروف معجم غیر مخلوق ہین خواہ اللہ کے کلام مین ہون یا آدمیونکے
کلام مین یہی مذہب ہے اہل سنت کا بلا فرق لقولہ تعالیٰ انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن
فیکون لفظ کن دو حرف ہین اگر مخلوق ہوتے تو دوسرے کن کے محتاج ہوتے جس سے تخلیق ہوا الیٰ مالا نہایة
لہ امام احمد نے نص کی ہے قدم حروف ہجا پر اپنے رسالہ مین جو طرف اہل نیساپور وجرجان کے لکھا تھا اور کہا
ہے ومن قال ان حروف التہجی محدثة فہو کافر باللہ ومتی حکم ان ذلک مخلوق فقد جعل القرآن
مخلوقا اور امام شافعی نے فرمایا ہے لا تقولوا بحدوث الحروف فان الیہود اول ما ھلکت بھذا
ومن قال بحدوث حرف من الحروف فقد قال بحدوث القرآن اور جب یہ بات قرآن مین ثابت ہوئی تو
اسیطرح غیر قرآن مین بھی ثابت ہے ۵ ہم معتقد ہین اسبات کے کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہین جو کوئی
اونکو حفظ کر لیگا وہ بہشت مین جائیگا یہ بات حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آئی ہے نزدیک بخاری وغیرہ کے یہ
سارے نام سوا قرآن مین متفرق طور پر موجود ہین سفیان بن عیینہ نے اونکو نام بنام ہر ایک سورت سے
نکالکر بتایا ہے اور غنیة الطالبین مین مذکور ہین عبد اللہ بن امام احمد نے اسماء زوائد کا بھی ان عدد پر ذکر کیا ہے

ابوبکر نقاش نے کتاب تفسیر الاسماء والصفات مین امام جعفر صادق سے نقل کیا ہے ان للہ ثلثمائۃ وستین اسما اور بعض نے کہا ایک سو چودہ نام ہین یہ سب سماعت پر محمول ہے کہ قرآن پاک مین مکرر نہ کرر نام پائے اون سبکو شمار جاننا صحیح قول وہی ہے جو حدیث ابوہریرہ مین آیا ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث ترمذی مین نو دو نہ نام بطریق سرد آئے ہین وہی معتبر ہین کتاب الجوائز والصلات مین معانی اسماء و صفات کے ذکر کئے گئے ہین یہ کتاب لائق مراجعت کے ہے ۶ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایمان قول باللسان معرفت بالجنان عمل بالارکان ہے طاعت سے بڑہتا ہے عصیان سے گھٹتا ہے علم سے قوی ہوتا ہے جہل سے ضعیف ہوتا ہے توفیق سے واقع ہوتا ہے آیات و احادیث دلیل ہین زیادت و نقصان ایمان پر ابن عباس و ابوہریرہ و ابوالدرداء کہتے ہین کہ الایمان یزید و ینقص اشعریہ منکر ہین اس زیادت و نقصان کے لغت مین ایمان بمعنی تصدیق قلب ہے متضمن ہے علم کو ساتھ مصدق بہ کے اور شریعت مین اوس تصدیق کو کہتے ہین جسمین علم ہو ساتھ اللہ و صفات الٰہیہ کے مع جمیع طاعات واجبات و نوافل و اجتناب زلات و معاصی کے اور یہ بھی کہنا جائز ہے کہ ایمان نام ہے دین و شریعت و ملت کا کیونکہ دین عبارت ہے طاعات سے ہمراہ اجتناب کے محظورات و محرمات سے اور یہ صفت ہے ایمان کی رہا اسلام سو وہ منجملہ ایمان کے ہے ہر ایمان اسلام ہوتا ہے اور ہر اسلام ایمان نہین ہوتا کیونکہ اسلام بمعنی انقیاد و استسلام ہے ہر مومن مستسلم و منقاد خدا ہوتا ہے اور ہر مسلم مومن باللہ نہین ہوتا اسلئے کہ کبھی خوف سے تلوار کے اسلام لے آتا ہے ایمان ایک ایسا نام ہے جو متناول ہے مسمیات کثیرہ کو فعلاً و قولاً اسلئے عام ہے جمیع طاعات کو اور اسلام عبارت ہے شہادتین سے ہمراہ طمانینت قلب اور عبادات خمس کے امام احمد نے علی الاطلاق کہا ہے کہ ایمان غیر اسلام ہے بموجب حدیث جبریل علیہ السلام کے جو بروایت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رفعاً مروی ہے اوسمین تعریف اسلام ایمان احسان کی الگ الگ آئی ہے اور آخر حدیث مین فرمایا ہے فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم وفی لفظ لیعلمکم امر دینکم

حکایت امام احمد سے پوچھا تھا کہ ایمان مخلوق ہے یا غیر مخلوق فرمایا جسنے ایمان کو مخلوق کہا وہ کافر ہے اسلئے کہ اسمین ایہام و تعریض ہے ساتھ قرآن کے اور جسنے کہا کہ غیر مخلوق ہے وہ مبتدع ہے کیونکہ اسمین ایہام ہے اس بات کا کہ اماطت اذی راہ سے اور افعال ارکان مخلوق نہین ہین غرضکہ امام نے دونون طائفہ پر انکار کیا وجہ اس مذہب کی یہ ہے کہ بنیاد طریقہ امام احمد کی اسبات پر ہے کہ جس چیز کے ساتھ قرآن ناطق نہین ہوا اور نہ وہ چیز سنت مین حضرت سے مروی ہوئی اور عصر صحابہ منقرض ہو گیا اور کسی ایک سے منجملہ اونکے یہ قول منقول نہوا تو کلام کرنا اوس شے مین بدعت ہے انتہی

مین کہتا ہون یہ قاعدہ بہت سے آفات عقائد سے امن و عافیت بخشتا ہے ہر مسلمان پہ واجب ہے کہ وہ
اِس ضابطہ کو دانتون سے پکڑ کر اون امور مین بحث وکلام وخوض کرنے سے باز رہے جنہین صحابہ وتابعین
وتبع تابعین نے خاموشی اختیار کی تہی اللہ تعالی سے امید ہے کہ ایسا شخص ہالک نہوگا اور سلامتی ایمان کے
کے ساتہ دنیا سے جائیگا ۷ مومن کو یہ کہنا جائز نہین ہے کہ انا مؤمن حقا بلکہ واجب یہ ہے کہ یون کہے
انا مؤمن ان شاء اللہ بخلاف معتزلہ کہ وہ قول اول کو جائز کہتے ہین عمر بن خطاب نے کہا ہے کہ من زعم
انہ مؤمن فہو کافر مومن کو چاہیئے کہ خائف راجی مصلح حذر مترقب رہے یہانتک کہ اوسکو موت آئے اور
وہ کسی عمل خیر پر ہو ۸ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ افعال عباد اللہ کی مخلوق اور اونکے کسب ہین خیر یا شر حسن یا
قبیح طاعت یا معصیت کچہہ بہی ہون لکن اس معنی سے کہ اللہ نے معصیت کا امر کیا ہے بلکہ اس معنی سے
کہ وہ اوسکی قضا و قدر سے بحسب اوسکے قصد کے ہوا ہے اوسی نے قسمت و تقدیر رزق کی بہی کی ہے
کوئی شخص اوس سے صاد و مانع نہین ہو سکتا ہے نہ زائد ناقص ہوا اور نہ ناقص زائد اور نہ ناعم خشن اور نہ
خشن ناعم کل کا رزق آج کے دن کوئی نہین کہا سکتا اور نہ زید کی قسمت طرف عمرو کی جاسکتی ہے اللہ
تعالے نے جسطرح رزق حلال دیتا ہے اسیطرح پر رزق حرام بہی دیتا ہے اسمعنی پر کہ اوسکو بدن کی غذا اور جسم
کا قوام کر دیتا ہے نہ یہ کہ اوسنے حرام کو مباح کر دیا ہے اسیطرح قاتل نے اجل مقدر مقتول کو منقطع نہین
کیا بلکہ وہ اپنی موت سے مرا یہی حال غریق کا اور اوس شخص کا ہے جو کسی دیوار کے تلے دب کر مر گیا ہو
یا کسی اونچی جگہ سے گر کر فوت ہوا ہے یا اوسکو کسی درندہ نے کہا لیا ہے اسیطرح ہدایت مسلمین و مومنین کی
اور ضلالت کافرین و منافقین کی اللہ کے اختیار مین ہے یہ سب اللہ کا فعل و صنع ہے کوئی شریک اوسکا
اندر ملک کے نہین ہے ہمنے بندہ کو کاسب اسلئے کہا کہ وہ موضع توجہ امر و نہی وخطاب ہے پر استحقاق
ثواب و عقاب کا موجب وعد و ضمان کے رکہتا ہے قال تعالی جزاء بما کانوا یعملون وقال بما صبرتم
وقال ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین ولم نک نطعم المسکین وقال ہذہ النار التی کنتم بہا
تکذبون وقال ذلک بما قدمت یداک اسکے سوا اور بہت آیتین ہین غرضکہ اللہ سبحانہ نے جزا کو اونکے
افعال پر معلق کیا ہے اور اونکے لئے کسب ثابت فرمایا بخلاف جہمیہ کہ وہ واسطے عباد کے کسب نہین بتلاتے
بلکہ مثل دروازے کے ٹہیراتے ہین کہ بند کیا کہولا یا جیسے درخت کہ حرکت و اہتزاز کرتا ہے سو یہ لوگ جاحد حق
و کتاب و سنت ہین قدریہ عباد کو خالق افعال بتاتے ہین تبا لہم یہ مجوس ہین اس امت کے

انہون نے اللہ کے لئے شرکا ٹہیرائے اور اللہ کو منسوب بعجز کیا گویا اوسکے ملک مین وہ کام ہوتے ہین جو
اوسکی قدرت وارادہ مین داخل نہین ہین تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا حالانکہ اللہ نے فرمایا ہے واللہ
خلقکم وما تعملون اور کہا جزاء بما کنتم تعملون سو جب جزا منکے اعمال پر واقع ہوئی تو پیدائش بہی
انکی اعمال پر آئی اور حدیث حذیفہ مین فرمایا ہے ان اللہ خلق کل صانع وصنعته حتی خلق الجزار
وجزوره ۹ ایک عقیدہ ہمارا یہ ہے کہ مومن اگرچہ ذنوب کثیرہ کا کبائر وصغائر سے مرتکب ہو لیکن وہ
کافر نہین ہوتا ہے گو دنیا سے بغیر توبہ کے جائے جبکہ موت اوسکی توحید واخلاص پر ہوئی ہے بلکہ امر اوسکا
طرف اللہ کے رد ہے چاہے معاف کرے چاہے جنت مین لیجائے چاہے عذاب کرے اور نار مین لیجائے
فلا ندخل بین اللہ وبین خلقه مالم یخبرنا اللہ بمصیره ۱۰ ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ جس شخص کو اللہ بسبب
کسی گناہ کبیرہ کے ہمراہ ایمان کے دوزخ مین داخل کریگا تو وہ ہمیشہ دوزخ مین نرہے گا بلکہ اللہ اوسکو دوزخ
سے باہر نکالیگا اسلئے کہ نار اوسکے حق مین مثل قید خانہ کے ہے دنیا مین واوسمین استیفا اپنی جزا کا بقدر
کبیرہ وجزیمہ کے کریگا پہر اللہ کی رحمت سے باہر نکلیگا مخلد نرہیگا اور نہ آگ اوسکے منہہ کو جہلسے گی اور نہ اعضاء
سجود آگ مین جلین گے کیونکہ یہ بات آگ پر حرام ہے اور اوسکی طمع اللہ سے کسی حال مین جبتک وہ آگ مین ہے
منقطع نہوگی یہانتک کہ وہ دوزخ سے نکلکر جنت مین جائیگا اور بقدر طاعت جو دنیا مین کرتا تہا درجہ پائیگا بخلاف
قول قدریہ کہ کبیرہ محبط طاعات ہے کچہہ ثواب اوس طاعت پر نملیگا وکذلک قول الخوارج تباً لهم ۱۱ ہم سبات
پر بہی ایمان لائے ہین کہ خیر وشر وحلو ومر تقدیر سے ہے جو مصیبت آئی وہ حذر کرنے سے چوکنے والی نہتی
اور جو اسباب چوک گئے وہ طلب کرنے سے ملنے والے نہ تہے اور جو کچہہ زمانہائے گذشتہ مین ہوا اور جو
کچہہ یوم البعث والنشور تک ہونیوالا ہے وہ سب اللہ کی قضا وقدر سے ہے کسی مخلوق کو اوسکی قدر ومقدور
سے گریز وپناہ نہین ہے وہ پہلے ہی سے لوح محفوظ مین مسطور ہو چکا ہے ساری خلائق اگر اسبات کی کوشش کرین
کہ کسی شخص کو کچہہ نفع پہنچائے جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو ہرگز قدرت نہین رکہتے اور اگر سب ملکر
جہد کرین کہ ضرر پہنچائین جسکو اللہ نے قضا نہین کیا ہے تو یہ بہی نہین کر سکتے جسطرح کہ حدیث ابن عباس
مین آیا ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف له الا هو وان یردک
بخیر فلا راد لفضله یصیب به من یشاء من عباده حدیث ابن مسعود حسین یرفعا ذکر خلق انسان کا
بطن مادر مین آیا ہے اور حدیث تحویل عمل جنت وعمل نار اور حدیث کل میسر لما خلق له الخ دلیل ہین خیر

وشر قدر پر ۱۲ ہم ایمان لائے ہین اسپر کہ نبی صلعم نے شب اسرا مین اپنے رب عزوجل کو انہین سر کی
آنکھون سے دیکہا ہے نہ دل سے اور نہ خواب مین یہی قول ہے ابن عباس کا عائشہ کا انکار نفی ہے اور
اور یہ اثبات ہے سو اثبات مقدم ہے نفی پر ابو بکر بن سلیمان نے کہا حضرت نے اللہ عزوجل کو گیارہ
بار دیکہا نو بار شب معراج مین جب کہ درمیان موسی اور حق سبحانہ کے تردد کیا اور پہنچا الیس نمازین کم ہوئین
یہ سنت سے ثابت ہے اور دو بار کا دیکہنا کتاب اللہ سے ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی جابر کہتے ہین آپنے فرمایا
رایت ربی مشافہۃً لاشک فیہ وقولہ تعالے وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس ابن عباس نے
کہا ہے رویا عین اریہا النبی صلعم لیلۃ الاسراء بہ ۱۳ ہم ایمان رکہتے ہین کہ منکر و نکیر ہر ایک شخص کے
پاس آتے ہین سوائے انبیا ہے کے اور اوس سے سوال کرتے ہین اوسکا امتحان لیتی ہین عقائد دین مین جب وہ
قبر مین آتے ہین تو مردہ مین روح آجاتی ہے وہ اوٹہہ بیٹہتا ہے اوسکی روح بلا الم مسئول ہوتی ہے مردہ
اپنے زائر کو پہچانتا ہے خصوصًا دن جمعہ کے بعد طلوع فجر قبل طلوع شمس اور ایمان لانا عذاب قبر و ضغطۂ قبر پر واجب
ہے واسطے اہل معاصی کفر کے اسیطرح نعیم قبر پر واسطے اہل طاعت و ایمان کے بخلاف معتزلہ کہ وہ منکر ہین
مسئلہ منکر و نکیر و عذاب و نعیم قبر کے ۱۴ ایمان لانا بعث و نشر پر قبور سے واجب ہے کیونکہ جسکو انشاء خلق پر
قدرت ہے اوسکو اعادہ خلق پر بہی قدرت ہے وقد انکرت المعطلۃ ذلک تبًّا لہم ۱۵ ایمان
لانا اسبات پر کہ اللہ تعالے شفاعت حضرت کی حق مین اہل کبائر و اوزار کے قبول کریگا واجب ہے یہہ
شفاعت قبل دخول نار کے عمومًا واسطے حساب جمیع امم مومنین کے ہوگی اور بعد دخول نار واسطے امت
خاصہ کے ہوگی آپ کی شفاعت اور مومنین کی شفاعت سے لوگ دوزخ سے نکلین گے یہانتک کہ جسکے دل مین
برابر ذرہ کے ایمان ہوگا اور جسنے تمام عمر مین ایکبار باخلاص للہ عزوجل لا الہ الا اللہ کہا ہوگا وہ دوزخ مین
باقی نرہیگا خلاف ما زعمت القدریۃ من انکار ذلک وفی کتاب اللہ تکذیبہم وکذلک فی السنۃ
۱۶ ایمان لانا صراط جہنم پر واجب ہے یہ پل بال سے زیادہ تر باریک چنگاری سے زیادہ تر گرم تلوار سے زیادہ
تر تیز ہوگا اس کا طول تین سو برس کی راہ ہے سالہائے آخرت سے یا تین ہزار برس کی راہ سنین آخرۃ
سے ۱۷ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ قیامت مین حضرت کا ایک حوض ہوگا جس سے مومن پانی
پئینگے نہ کافر یہ حوض بعد عبور صراط و قبل دخول جنت کے ملیگا اوسکا عرض ایک ماہہ راہ ہے دودہ سے زیادہ
سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا اوسمین دو پرنالے جنت سے بہتے ہین ایک چاندیکا دوسرا سونیکا

۱۸ اہل سنت کا یہ اعتقاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو اپنے ہمراہ دن قیامت کے عرش پر بٹھائیگا نہ
سائر انبیاء و رسل کو مقام محمود سے یہی جلوس ہمراہ خود بالائے سریر مراد ہے اور حدیث عائشہ مین فرمایا ہے
وعدنی ربی القعود علی العرش وکذلک عن عمر وعن عبد اللہ بن سلام حجاج کا لفظ یہ ہے
اذا کان یوم القیامۃ نزل الجبار علی عرشہ وقدماہ علی الکرسی ویؤتی بنبیکم فیقعد
بین یدیہ علی الکرسی حمیدی سے کہا جب کرسی پر ہوئی تو ہمراہ ہوئے کہا ہان ۱۹ ایک عقیدہ اہل
سنت کا یہ ہے کہ اللہ اوسدن اپنے بندہ مومن کا حساب لیگا اور اوسکو اپنے پاس بلائیگا اور اپنا کنف اوسپر
رکھیگا یہانتک کہ وہ لوگوں سے مستور ہو جائیگا پھر اوس سے اقرار اوسکے گناہوں کا کرائیگا پھر فرمائیگا عبد اپنے
ذنوب کو ہذہ فانی قد سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرہا لک الیوم معنی محاسبہ کے یہ ہین کہ
اللہ بندہ کو مقادیر ثواب وعذاب اعمال کا عارف بقرارت سیئات وحسنات وما لہ وما علیہ کریگا وقد انکرت
المعطلۃ المحاسبۃ وقد کذبہم اللہ تعالیٰ بقولہ ان الینا ایابہم وان علینا حسابہم ۲۰ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی ایک ترازو ہے جسمین دن قیامت کو حسنات وسیئات کا وزن کریگا اوس میزان کے دو
پلے اور ایک زبان ہوگی وقد انکرت المعتزلۃ مع المرجیۃ والخوارج ذلک انکے نزدیک میزان سے
مراد عدل ہے وفی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ تکذیبہم یہ میزان ہاتہ مین رحمن کے ہوگی یا ہاتہ مین جبریل علیہ
السلام کے آنٹ اس ترازو کی برابر دانہ رائی اور ذرہ کے ہونگے حسنات کا پلہ نور ہوگا سیئات کا پلہ ظلمت
ہوگا علامت ارتفاع کی ثقل اور علامت انحطاط کی خفت ہوگی بخلاف موازین دنیا کے پھر سبب ثقل کا ایمان
اور قول شہادتین ہے اور سبب خفت کا شرک جب پلہ اونچا ہوا جنت مین جائیگا اسلیئے کہ وہ عالی ہے اور
جب خفیف ہوا تو دوزخ مین جائیگا اسلیئے کہ وہ اسفل سافلین ہے لوگ اس وزن مین تین طرح پر ہونگے
ایک وہ جنکی حسنات راجح ہونگے سیئات پر اونکو حکم جنت کا ہوگا دوسرے وہ جنکی سیئات راجح ہونگے حسنات پر انکو
حکم جہنم کا ہوگا تیسرے وہ کہ کسیکو رجحان نہو وہ اہل اعراف ہین پھر جب اللہ چاہیگا اپنی رحمت سے انکو
جنت مین داخل کریگا جسکے ننانوے سجل ہونگے اوسکا بہی وزن ہوگا یہ بات نقل وسمع سے ثابت ہو رہی مقربین
سو وہ بیحساب جنت مین جائینگے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی بیحساب جنت مین جائینگے ہر ایک کیساتہ
ستر ہزار اور ہونگے باقی رہے کفار سو وہ دوزخ مین بغیر حساب جائینگے پھر مومنین مین کسیکا حساب ایسا ہوگا اوسکو حکم جنت کا
بلا کسی مناقشہ کیا جائیگا وہ پہر کی مشیت مین ہے چاہے جنت مین بہیجے چاہے دوزخ مین حدیث علی مرتضیٰ مین آیا ہے سبحان کل الخلق الا من اشرک باللہ فانہ لا یحاسب

فاذبحو بہ الی النار ۲۱ ایک عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ جنت ونار پیدا ہو چکی ہین یہ دو گہر ہین
ایک کو اللہ نے واسطے اہل طاعت و ایمان کے نعیم و ثواب مقرر کیا ہے دوسرے گہر کو واسطے اہل معاصی
وطغیان کے عقاب و نکال ٹہیرایا ہے اللہ نے جب سے ان دونون گہر دنکو بنایا ہے تب سے اب تک
باقی ہین یہ کبہی فنا نہون گی یہ وہی جنت ہے جسمین آدم وحوا اور ابلیس تہے پہر وہانسے نکالے گئے وقد
انکرت المعتزلۃ ذلک سو یہ معتزلہ جنت مین نجائین گے لکن نار مین خالد مخلد رہین گے اسلئے کہ وہ
اسکے منکر ہین اور یہ کہتے ہین کہ مومن موحد جو ستر برس تک اللہ کا مطیع رہا ہے وہ ایک کبیرہ کے سبب
جنت مین نجائیگا وفی کتاب اللہ وسنۃ رسول اللہ تکذیبہم الحاصل جنت ونار اسدم مخلوق وموجود
ہین اور منجملہ نعیم جنت کے ایک حور عین ہین جنکو اللہ نے جنت مین پیدا کیا ہے وہ لقاء کے لئے ہین اونکو کبہی
فنا نہوگی حدیث معاذ بن جبل مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے ایذا نہین دیتی ہے کوئی زن اپنے شوہر
کو دنیا مین مگر کہتی ہے زوجہ اوسکی منجملہ حور عین کے تو ایذا نہدے اوسکو قتل کرے تجہے اللہ وہ تو تیرے
پاس دخیل ہے قریب ہے کہ وہ تجکو چہوڑ کر ہمارے پاس آجائیگا سو جب جنت ونار وما فیہما کو فنا نہین ہے
تو پہر اللہ کسی کو جنت سے نہ نکالیگا اور نہ اہل جنت پر موت کو مسلط کریگا اور نہ نعیم جنت کو زوال ہوگا بلکہ
ہر دن مزید نعم مین ابدالآباد تک رہیگا اور تمام نعیم یہ ہے کہ اللہ کے حکم سے موت اوس فصیل پر ذبح کیجائیگی
جو درمیان جنت ونار کے ہے جسطرح کہ حدیث صحیح مین آچکا ہے ۲۲ ایک اعتقاد اہل اسلام کا قاطبۃً یہ ہے
کہ محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم صلعم رسول خدا و سید المرسلین و خاتم النبیین ہین و رطرف کافۂ امم
کے اور طرف جن کے عامۃ مبعوث ہین اور حضرت کو وہ معجزات ملے جو اور انبیاء کو ملے تہے بلکہ زیادہ اونسے
چنانچہ بعض اہل علم نے ہزار معجزے گنے ہین منجملہ اونکے ایک قرآن منتظم بر وجہ مخصوص مفارق جمیع اوزان
کلام عرب ہے جسکی نظم و ترتیب و بلاغت و فصاحت ایسی ہے کہ فصاحت ہر فصیح سے اور بلاغت ہر بلیغ
سے متجاوز ہے اور عرب اوسکیطرح کا کلام نلاسکے اور نہ ایک سورت بنا سکے حالانکہ وہ اپنے زمانہ مین سب
سے زیادہ بلاغت وفصاحت مین تہے اسی جگہہ سے یہ قرآن آپکے حقمین معجزہ ٹہیرا جیسے عصا معجزہ تہا موسے
علیہ السلام کا یا احیاء موتی و ابراء اکمہ و ابرص معجزہ تہا عیسی علیہ السلام کا کیونکہ بعثت موسی کی زمانہ سحرہ
مین اور بعثت عیسی کی زمانہ حذاق اطبا مین ہوئی تہی ۲۳ ایک اعتقاد اہل سنت کا یہ ہے کہ امت محمد
صلعم خیر جملہ امم و افضل اہل قرن ہے آنمین اہل بیعۃ الرضوان افضل اہل قرون ہین یہ ایکہزار چار سو

نفر تھی پھر اہل بدر افضل ہین یہ تین سو تیرہ آدمی تہے بعد اصحاب طالوت پھر انہین چالیس شخص اہل دار خیزران جو عمر بن خطاب کے ایمان لانے سے پورے ہوئے افضل ہین پھر ان چالیس مین عشرہ مبشرہ افضل ہین خلفاء اربعہ و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن عوف و سعد و سعید و ابو عبیدہ بن الجراح اور افضل ان عشرہ مبشرہ مین خلفاء اربعہ راشدین ہین پھر افضل ان چار یار مین ابوبکر ہین پھر عمر پھر عثمان پھر علی انہین چار نے بعد حضرت صلعم کے تیس برس تک خلافت کی ابوبکر کچھ اوپر دو برس خلیفہ رہے اور عمر دس برس عثمان بارہ برس علی چھہ برس پھر انیس برس معاویہ والی رہے اس سے پہلے عمر نے اونکو اہل شام پر بیس برس تک والی رکھا تھا یہ خلافت ائمہ اربعہ کی باختیار صحابہ و اتفاق و رضاء صحاب ہوئی تھی انمین ہر ایک اپنے عصر و زمان مین سائر صحابہ سے افضل تھا کچھ سیف و قہر و غلبہ سے یا افضل سے چھین کر نہین ہوئے تھے شیخ حنبلی فرماتے ہین وقد روی عن امامنا احمد بن حنبل رحمہ اللہ ان خلافۃ ابی بکر ثبتت بالنص الجلی والاشارۃ وھو مذھب الحسن البصری وجماعۃ من اصحاب الحدیث رحمہم اللہ تعالی عمر کو ابوبکر نے خلیفہ کیا تھا جملہ صحابہ نے اس امر مین ونکا انقیاد کیا اور امیر المومنین نام رکھا بعد عمر کے سب صحابہ نے عثمان پر اتفاق کیا اور پہلے عبد الرحمن بن عوف نے اونسے بیعت کی پھر علی نے پھر سب لوگون نے بالاتفاق فکان اماما حقا الی ان مات لم یوجد فیما یوجب الطعن فیہ ولا فسقہ ولا قتلہ خلاف ما قالت الروافض تبا لہم پھر علی خلیفہ ہوئے انکی خلافت بہی باتفاق جماعہ و اجماع صحابہ ہوئی فکان اماما حقا الی ان قتل خلاف ما قالت الخوارج انہ لم یکن اماما قط تبا لھم رہا قتال کرنا علی کا ساتھ طلحہ و زبیر و عائشہ و معاویہ کے سو امام احمد نے نص کی ہے اس بات پر کہ ان مشاجرات سے جو باعث منازعت و منافرت و خصومت ہوئے امساک کرنا لازم ہے اللہ تعالی دن قیامت کے اس امر کو اونکے درمیان سے زائل کردیگا کما قال عز وجل ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین کیونکہ علی اس قتال مین حق پر تہے اور اونکی امامت صحیح تہی بعد اتفاق اہل حل و عقد کے اونکی امامت و خلافت پر جسنے اونپر خروج یا نصب کیا وہ باغی خارجی ہے اُس سے قتال کرنا جائز ہے اور جسنے علی سے مقاتلہ کیا جیسے معاویہ و طلحہ و زبیر وہ طالب تہے ثار عثمان کے کیونکہ وہ ظلما مارے گئے تہے اور یہ قاتلین عثمان لشکر مرتضوی مین تہے اسلئے ہر کوئی طرف ایک تاویل صحیح کے گیا فاحسن احوالنا الامساک وردھم الی اللہ عز وجل وھو احکم الحاکمین وخیر الفاصلین

والاشتغال بعیوب انفسنا وتطهیر قلوبنا من امہات الذنوب وظواہرنا من موبقات الامور
رہی خلافت معاویہ سو وہ ثابت وصحیح ہے بعد موت علی اور خلع حسن بن علی کے پس امامت معاویہ بعقد
حسن واجب ہوگئی اور اس سال کا نام جماعت ٹھیرا اسلئے کہ سبکے درمیان مین سے خلاف اوٹھہ گیا اور سب
تابع معاویہ کے ہوگئے کوئی منازع ثالث امر خلافت مین باقی نرہا اور خلافت معاویہ کا ذکر اس حدیث مین
ہے تدور رحی الاسلام خمسا وثلاثین او ستا وثلاثین او سبعا وثلاثین مراد دوران رحی سے
اس حدیث مین قوت دین ہے سو یہ پانچ برس جو تیس برس سے جدا ہین منجملہ خلافت معاویہ کے ہین
اونیس سال ور چند ماہ تک کیونکہ تیس برس کو علی مرتضی نے پورا کیا تہا ۲۴ ہمکو حسن ظن ہے ساتھ
نساء نبی صلعم کے اور ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ مان ہین مومنون کی اور عائشہ افضل نساء عالمین ہین بعد نے
قول ملحدین سے اونکو بری کیا جسکی قرات وتلاوت یوم الدین تک رہیگی اسیطرح فاطمہ افضل نساء عالمین
ہین اونکی موالات ومحبت ویسی ہی واجب ہے جیسے کہ اونکے باپ نبی صلعم کی واجب ہے سو یہی اہل قرآن
ہین انکا ذکر اللہ نے کتاب عزیز مین کیا ہے اور انپر ثنا فرمائی ہے یہی مہاجرین انصار ہین جنہون نے دونون
قبلونکیطرف نماز پڑہی ہے آیہ محمد رسول اللہ والذین معہ الخ سے مراد عشرہ مبشرہ ہین اہل سنت کا اتفاق
ہے کہ باز رہنا مشاجرت صحابہ سے اور امساک کرنا اونکی مساوی کا اور اظہار کرنا اونکے فضائل ومحاسن
کا اور سونپنا اونکے معاملہ کا طرف خدا کے واجب ہے جو اختلاف طلحہ وزبیر وعائشہ ومعاویہ مین ہوا
اللہ ہی اوسکو جانتا ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم ہر صاحب فضل کو اوسکا فضل دین کما قال تعالے والذین
جاؤا من بعدھم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا
للذین امنوا ربنا انک رؤف رحیم ۔ قال تعالی تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون
عما کانوا یعملون اور حدیث جابر مین فرمایا ہے لا یدخل النار احد بایع تحت الشجرۃ اور حق مین اہل
بدر کے ارشاد کیا ہے اطلع اللہ علے اھل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم سفیان بن عیینہ
کہتے ہین من نطق فی اصحاب رسول اللہ صلعم بکلمۃ فھو صاحب ہوئے ۲۵ اہل سنت کا اجماع ہے سمع
وطاعت ائمہ مسلمین اور اونکے اتباع پر اور نماز پڑہنے پر پیچہے ہر نیک وبد عادل وجائر کے جسکو لوگون نے والی
ونائب ومنصوب کیا ہو اور اجماع ہے اسبات پر کہ کسی اہل قبلہ کے لئے قطعا حکم جنت یا نار کا نلگائین مطیع
ہو یا عاصی رشید ہو یا غاوی منقاد ہو یا عاق مگر جبکہ اوسکی کسی بدعت ضلالت پر اطلاع ہو اور اجماع

ہے اسپرکہ انبیاء کے معجزات اور اولیاء کی کرامات کو تسلیم کرین اور اسباب پرکہ گرانی وارزانی طرف سے
اللہ کے ہے نہ طرف سے کسی شخص کے خلق مین سے سلاطین و ملوک ہون یا کواکب کما زعمت القدریۃ
والمنجمون ۲۶ مومن عاقل دانا ہوشمند کو یہ چاہیئے کہ متبع ہو نہ مبتدع غلو و تعمق و تکلف نکرے کہ کہین
گمراہ ہو جائے اور لغزش آجائے پہر ہلاک ہو جائے ابن مسعود نے کہا ہے اتبعوا ولا تبتدعوا فقد
کفیتم مومن پر اتباع سنت و جماعت کا واجب ہے سنت وہ ہے جسکو حضرت نے مسنون کیا ہے
جماعت وہ ہے جسپر اصحاب حضرت نے خلافت ائمہ اربعہ مین اتفاق کیا ہے اہل بدعت سے مکاثرت و
مداہنت نکرے اور اونکو سلام نکرے اسلئے کہ ہمارے امام احمد بن حنبل رح نے کہا ہے من سلم علی صاحب
بدعۃ فقد احبہ سو نہ اونکے پاس بیٹہے اور نہ اونکو اپنے پاس بٹہائے نہ اعیاد و اوقات سرور
مین اونکو مبارکبادی دے نہ اونکے جنازہ پر نماز پڑہے نہ اونپر رحم کرے بلکہ اونسے جدا رہے اور اونکو
دشمن جانے اللہ کے لئے اور اونکے مذہب کے بطلان کا معتقد ہو اور اللہ سے امید ثواب جزیل و
اجر کبیر کے رکہے فضیل بن عیاض نے کہا ہے اذا علم اللہ من رجل انہ مبغض لصاحب بدعۃ رجوت
اللہ ان یغفر ذنوبہ وان قل عملہ سفیان بن عیینہ نے کہا ہے من تبع جنازۃ مبتدع لم یزل فی سخط
اللہ حتی یرجع اور حضرت نے مبتدع پر لعنت کی ہے فرمایا ہے من احدث حدثا او اوی محدثا
فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ الصرف والعدل مراد صرف سے فرض
اور عدل سے نافلہ ہے ابو ایوب سجستانی کہتے ہین اذا حدثت الرجل بالسنۃ فقال دعنا من
ھذا وحدثنا بما فی القرآن فاعلم انہ ضال مین کہتا ہون نرے قرآن کو حجت سمجہنا اور سنت کا نماننا
بدعت خوارج ہے مراد حضرت شیخ رح کی اہل بدع سے بہتر فرقے گمراہ ہین احادیث ذم بدع کی اونہین پر
محمول ہین اون سبکو حضرت نے حدیث مین ناری فرمایا ہے اور فرقۂ اہل سنت و جماعت کو ناجی کہا ہے
پہر اگر کوئی بدعت اونکی بعض افراد فرقہ ناجیہ مین پائی جائے تو اوسکے ساتہ بہی وہی معاملہ کرنا لازم ہے
جو کہ ساتہ اہل بدع کے چاہیئے اسی لئے حضرت شیخ فرماتے ہین کہ اہل بدعت کے لئے علامات ہین جنسے
وہ پہچانے جاتے ہین ایک علامت یہ ہے کہ وہ اہل اثر یعنی اصحاب حدیث کی بدگوئی کرتے ہین علامت
زنادقہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام حشویہ رکہتے ہین مراد اونکی باطل کرنا آثار یعنی احادیث کا ہے علامت
قدریہ کی یہ ہے کہ وہ اہل اثر کا نام مجبرہ رکہتے ہین علامت جہمیہ کی یہ ہے کہ وہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین

علامت رافضہ کی یہ ہے کہ وہ اہل شر کو ناصبہ کہتے ہین یہ سب عصبیت و عناد ہے واسطے اہل سنت کے
حالانکہ انکا کوئی نام نہین ہے مگر ایک نام اصحاب الحدیث اور جو نام اہل بدع نے انکے رکھے ہین وہ نہین کوئی
نام انپر نہین چپکتا جسطرح کہ حضرت صلعم پر کوئی تسمیہ کفار مکہ کا نہین چپکا ساحر شاعر مجنون مفتون کاہن
حالانکہ آپکا کوئی نام نہ تہا نزدیک اللہ و ملائکہ و انس و جن اور سائر خلق کے مگر رسول نبی اور آپ سب عاہات
سے بری تہے انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا۔ اسکے بعد حضرت شیخ نے لکہا ہے
ھذا آخر ما الّفنا فی باب معرفۃ الصانع والاعتقاد علی مذھب اھل السنۃ والجماعۃ علی الاختصار
والقلادۃ انتہی مین کہتا ہون کہ مینے نقل کرنے مین ان اعتقادات کے ادلہ کو حذف کر دیا ہے الا ما شاء اللہ
اگر کسیکو اطلاع دلائل پر ان مذاہب کے منظور نظر ہو تو مراجعت طرف اصل کتاب کے کرنا چاہیئے اسکے
بعد شیخ رح نے ایک فصل بیان مین ان امور کے لکہی ہے کہ جنکا اطلاق باریتعالی پر جائز ہے یا اعتقادت
اون صفات کیطرف صانع کی مستحیل ہے جیسے جہل و شک و ظن و غلبہ ظن و سہو و نسیان و سنہ
و نوم و غلبہ و غفلت و عجز و موت و خرس و صمم و عمی و شہوت و نفور و میل و حرد و غیظ و حزن
و تاسف و کمد و حسرت و لہف و الم و لذت و نفع و مضرت و تمنی و عزم و کذب وغیرہا انتہی اب
مومن مخلص کو واجب ہے کہ اگر اپنا فرقہ ناجیہ مین ہونا چاہے تو مطابق ان بیانات صحیحہ کے کلاً و جزءاً
اپنا اعتقاد درست کر لے اگر کسی عقیدہ مین برخلاف ان عقائد کے ہوگا تو ہرگز وہ اہل سنت مین
سمجہا نجائیگا گو دعوی اپنے سنی ہونے کا کرے

فصل بیان مین عقائد حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رح کے مکتوبات کے بموجب

اللہ تعالی اپنی ذات مقدس سے موجود ہے اشیا اوسکی ایجاد سے موجود ہین وہ یگانہ ہے ذات اور صفات
اور افعال مین کسیکو کسی امر مین اوسکے ساتہ فی الحقیقۃ کوئی شرکت نہین ہے وجود ہو یا اور کچہہ مشارکت
اسمی و مناسبت لفظی بحث سے خارج ہے صفات و افعال اوسکے ہمرنگ اوسکی ذات کے بیچون و بیچگون ہین
اور انکو صفات و افعال ممکنات سے کچہہ مناسبت نہین ہے۔ مثلاً صفت علم کی ایک صفت قدیم
اور ایک بسیط حقیقی ہے کہ ہرگز تعدد و تکثر کو اوسکیطرف راہ نہین ہے اگرچہ باعتبار تعدد و تعلقات کے

کیون نہو کیونکہ وہان ایک انکشاف بسیط ہے جس سے ساری معلومات ازل و ابد منکشف ہین اور ساری
اشیاء کو مع اونکے احوال متضادہ و متناسبہ و کلیہ و جزئیہ کے اوقات مخصوصہ مین ہر ایک کو آن واحد
بسیط مین جانتا ہے آوسی ایک آن مین وسی زید کو موجود جانتا ہے اور یہی معدوم اور جنین و صبی و جوان
و پیر اور زندہ اور مردہ و قائم و قاعد و مستند و مضطجع و خندان و گریان و متلذذ و متالم و عزیز و ذلیل
سبکو جانتا ہے اسیطرح برزخ مین اور حشر مین اور جنت مین اور تلذذ مین جانتا ہے پس تعدد و تعلق کا بہی
اوسجگہ مفقود ہے کیونکہ تعدد و تعلقات کا طالب ہے تعدد آنات و تکثر ازمنہ کو ولیس ثمہ الآن واحد
و بسط من الازل والابد لا تعدد فیہ اصلا اذ لا یجری علیہ تعالی زمان ولا تقدم ولا تاخر
اسجگہ اگرچہ صورت جمع ضدین کی ہے لکن حقیقت مین کچہہ ضد نہین ہے اسلئے کہ اگرچہ زید کو آن واحد مین موجود
و معدوم جانتا ہے مگر اوسی آن مین یہ بہی جانتا ہے کہ مثلا وقت وجود زید کا بعد ایکہزار سال ہجری کے ہی
اور وقت اوسکی عدم سابق کا پہلے اوس سال سے معین ہے اور وقت اوسکے عدم لاحق کا بعد ایکہزار
ایک سو سال کے ہوگا فلا تضاد بینہما فی الحقیقۃ لتغایر الزمان وعلی ھذا سائر الاحوال سو اگر ہم اللہ کے
علم مین تعلق ساتہ معلومات کے ثابت کرین تو یہ ایک تعلق ہوگا جو کہ ساری معلومات سے متعلق ہوا ہے اور
وہ تعلق بہی مجہول الکیفیۃ ہے اور صفت علم کیطرح بیچون و بیچگون ہے اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالی کا علم
ہر چند ساتہ جزئیات متغیرہ کے تعلق رکہتا ہے لکن تغیر کو اوسکیطرف بالکل راہ نہین ہے اور منطنہ حدوث
کا اوس صفت مین پیدا نہین ہوتا کما زعمت الفلاسفۃ اب کچہہ حاجت اثبات تعلقات متعددہ کی بہی باقی
نرہی کہ تغیر و حدوث کو راجع طرف اون تعلقات کے کہین نہ طرف صفت علم کے کما فعلہ بعض المتکلمین
لدفع شبہ الفلاسفۃ ہان اگر تعدد تعلقات کا طرف معلومات کے ثابت کرین تو گنجائش ہے ۲ اسیطرح
کلام ایک صفت بسیط ہے کہ اوسی ایک کلام سے ازازل تا ابد گویا ہے اگر امر ہے تو اوسی جگہ سے ناشی ہے
اور اگر نہی ہے تو بہی اوسی جگہ سے ہے اگر اعلام ہے تو وہین سے ہے اور اگر استعلام ہے تو بہی وہین سے
ہے اگر تمنی ہے تو اوسی جگہ سے مستفاد ہے اور اگر ترجی ہے تو بہی اوسیجگہ سے ہے ساری کتب منزلہ و
صحف مرسلہ ایک ورق ہین اوس کلام بسیط کی اگر توریت ہے تو اوسیجگہ سے لکہکر آئی ہے اور اگر انجیل ہے
تو بہی وہین سے اوسنے صورت لفظی پکڑی ہے اور اگر زبور ہے تو بہی اوسی جائے سے مسطور ہوئی ہے
اور اگر فرقان ہے تو وہ بہی وہین سے اترا ہے ۳ اسیطرح اللہ کا فعل ایک ہے ساری مصنوعات اوسکی دین

وآخرین وسی ایک فعل سے وجود مین آئی ہین وما امرنا الا واحدۃ کلمح بالبصر ایک رمز ہے اس فعل کی
احیا ہو یا اماتت مربوط اوسی فعل سے ہے ایلام ہو یا انعام منوط ہے ساتہ اوسی ایک فعل کے اسیطرح اگر ایجاد ہے
یا اعدام ناشی وسی فعل سے ہے سوا اوسکے فعل مین بہی تعدد و تعلقات کا ثابت نہین ہے بلکہ ایک ہی تعلق
سے ساری مخلوقات اولین وآخرین مع اوقات مخصوصۂ وجود کے وجود مین آئی ہین یہ تعلق بہی اوسکی فعل
کیطرح بیچون و بیچگون ہے کیونکہ چون کو طرف بیچون کے راہ نہین ہے لایحمل عطایا الملک الامطایاہ شعری
کو حقیقت فعل حق کی اطلاع نہوئی اسلئے اوسنے تکوین کو حادث کہدیا اور اللہ کے افعال کو حادث جان لیا
یہ بات نجانی کہ یہ کائنات آثار فعل ازلی حقتعالی ہین نہ اللہ کے افعال اسی قبیل کی وہ بات ہے کہ بعض صوفیہ
نے تجلی افعال ثابت کی ہے حالانکہ وہ تجلی حقیقت مین تجلی آثار فعل کی ہے نہ تجلی اوسکی فعل کی کیونکہ اوسکا
فعل تو بیچون و بیچگون ہے اور قدیم و قائم بذات الٰہی ہے جسکو تکوین کہتے ہین مرایائی محدثات مین کہان گنجایش اور
بمظاہر ممکنات مین کہان ظہور ہے ؎

درتنگنای صورت معنی چگونہ گنجد — در کلبۂ گدایان سلطان چہ کار دارد

تجلی افعال و صفات کی نزدیک فقیر کے بے تجلی ذات کے متصور نہین ہے کیونکہ افعال وصفات کو اوسکی
ذات مقدس سے انفکاک نہین ہے کہ اونکی تجلی بے تجلی ذات کے متصور ہو اور جو کچہہ اوسکی ذات سے
منفک ہے وہ ظلال افعال و ظلال صفات ہین تو یہ تجلی ظلال افعال وصفات کی ٹہیری نہ خود افعال
وصفات کی ہم اللہ تعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے مگر
اللہ تعالی محیط جملہ اشیا ہے اور ساتہ اشیا کے قرب و معیت رکہتا ہے لکن نہ وہ احاطہ و قرب و معیت
کہ لائق ہمارے فہم قاصر کے ہو کہ یہ لائق اوسکی جناب قدس کے نہین ہے جو کچہہ کشف وشہود سے
معلوم کرین اوس سے بہی منزہ ہے کیونکہ ممکن کو اوسکی ذات وصفات وافعال کی حقیقت سے
سوائے جہل و حیرت کے کچہہ نصیب نہین ہے ایمان ساتہ غیب کے لانا چاہیئے اور جو کچہہ مکشوف و
مشہود ہو اوسکے نیچے لائے نفی کے رکہے ؎

عنقا شکار کس نشود دام باز چین — کاینجا ہمیشہ باد بدست ست دام را
ہنوز ایوان استغنا بلند ست — مرا فکر رسیدن ناپسند ست

ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ اللہ تعالے محیط اشیا اور قریب باشیا اور باہ اشیا ہے لکن ہم معنی حاطہ

وقرب ومعیت خدا کے نہین جانتے کہ کیا ہین احاطہ وقرب کو احاطہ وقرب علمی کہنا منجملہ تاویلات متشابہ کے ہے اور ہم قائل تاویل کے نہین ہین ۵ اللہ تعالیٰ کسی چیز کے ساتھ متحد نہین ہوتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے ساتھہ متحد ہوتی ہے بعض عبارات صوفیہ سے جو معنی اتحاد کے مفہوم ہوتے ہین وہ خلاف اونکی مراد کے ہین اسلئے کہ مراد اونکی اس کلام سے جو موہم اتحاد ہے جیسے اذا تم الفقر فهو الله یہ ہے کہ جب فقر تمام ہوا او نیستی محض حاصل ہوئی تو اب سوائے اللہ کے کچھہ باقی نرہا نہ یہ معنی کہ فقیر ساتھہ خدا کی متحد ہوجاتا ہے کہ یہ کفر وزندقہ ہے تعالیٰ سبحانہ عما یتوهم الظلمون علوا کبیرا ہمارے خواجہ رح نے فرمایا ہے کہ معنی انا الحق کے نہ یہ ہین کہ مین حق ہون بلکہ یہ ہین کہ مین نیست ہون اور موجود حق ہے ۶ تغیر وتبدل کو طرف ذات وصفات وافعال حقتعالیٰ کے راہ نہین ہے فسبحان من لا یتغیر بذاتہ وصفاتہ ولا فی افعالہ بحدوث الاکوان صوفیہ وجودیہ نے جو تنزلات خمسہ ثابت کئے ہین وہ کچھہ قبیل تغیر وتبدل سے مرتبہ وجوب مین نہین ہین کہ یہ کفر وضلالت ہے بلکہ ان تنزلات کو مراتب ظہورات کمال حقتعالیٰ مین اعتبار کیا ہے بغیر اسکے کہ کوئی تغیر وتبدل اوسکی ذات وصفت وفعل مین راہ پائے کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی مطلق ہے ذات مین اور یہی صفات وافعال مین اور کسی امر مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور جسطرح کہ وجود مین محتاج نہین ہے اسیطرح ظہور مین بہی محتاج نہین ہے عبارات بعض صوفیہ سے جو یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور کمالات اسمائی وصفاتی مین ہمارا محتاج ہے یہ بات مجہپر بہت گران ہے حالانکہ آیہ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اے لیعرفون سے ظاہر ہے کہ مقصود خلقت جن وانس سے حصول معرفت کا واسطے اونکے ہے کہ یہ اونکا کمال ہے نہ کوئی اور امر جو طرف جناب حق کے عائد ہو اور حدیث قدسی مین جو آیا ہے کہ خلقت الخلق لاعرف سو اوس سے بہی مراد انہین کی معرفت ہے نہ اپنا معروف ہونا اور انکی معرفت کے توسط سے کوئی کمال حاصل کرنا تعالیٰ عن ذلک علوا کبیرا ۷ اللہ تعالیٰ جمیع صفات نقص وسمات حدوث سے منزہ ومبرا ہے نہ جسم وجسمانی ہے نہ مکانی وزمانی ساری صفات کمال اوسکے لئے ثابت ہین منجملہ اونکے آٹہہ صفتین کمال کی موجود ہین جو اوسکے وجود ذات مقدس پر زائد ہین حیات وعلم وقدرت وارادہ وبصر وسمع وکلام وتکوین یہ صفتین خارج مین موجود ہین نہ یہ کہ اوسکے علم مین موجود ہین ساتھہ ایسے وجود کے جو زائد ہے وجود ذات سے اور خارج نفس ذات سے تعالیٰ وتقدس جسطرح کہ بعض صوفیہ نے گمان کیا ہے ۵

از روئی تعقل ہمہ غیر اند صفات ✣ با ذات تو از روئی تحقق ہمہ عین ✣✣

کہ یہ فی الحقیقت نفی صفات ہے کیونکہ نافیان صفات نے جیسے معتزلہ و فلاسفہ ہین تغایر علمی و اتحاد
خارجی کہا ہے اور تغایر علمی سے منکر نہین ہین یہ نہین کہا کہ مفہوم علم کا عین مفہوم ذات ہے یا عین مفہوم
قدرت و ارادہ ہے اور یہ باعتبار وجود خارجی کے کہا ہے پس جبتک وجود خارجی کا اعتبار نکرین گے
نفی صفات سے باہر نہین ہونگی اور تغایر اعتباری کچھہ انکے بکار آمد نہین ہوسکتا ہے ۸ اللہ تعالی
قدیم و ازلی ہے اوسکے غیر کے لئے قدم و ازلیت ثابت نہین ہے سارے اہل ملت کا اسپر اجماع ہے جو
شخص غیر کی قدم و ازلیت کا قائل ہے وہ کافر ہے امام غزالی نے اسی جگہ سے ابن سینا و فارابی وغیرہما کی
تکفیر کی ہے کہ یہ لوگ قائل تقدم عقول و تقدم ہیولی و صورت کے ہین اور سموت و ما بینہما کو قدیم جانتے
ہین ہمارے حضرت خواجہ رح فرماتے تھے کہ شیخ محی الدین بن عربی قائل قدم ارواح کاملین ہین اسبات کو
ظاہر سے پھیرنا چاہیئے اور محمول تاویل پر کرنا چاہیئے تاکہ یہ قول مخالف اجماع اہل ملل کے نہ ٹھیرے ۹
اللہ تعالی قادر مختار ہے شائبہ ایجاب و مظنہ اضطرار سے منزہ و مبرا ہے فلسفہ بیخرد نے کمال کو ایجاب مین
جانکر نفی اختیار کی کرکے اثبات ایجاب کیا ہے ان احمقون نے واجب تعالی کو معطل و بیکار سمجھہ لیا ہی
اور سوائے ایک مصنوع کے کہ وہ بھی ساتہ ایجاب کے ہے خالق ارض و سموت کو نجانکر وجود حوادث کو
طرف عقل فعال کے منسوب کیا ہے کہ وجود اوسکا سوا اسکے کہ انکے توہم مین ہو ثابت نہین ہے انکی
زعم فاسد مین انکو کچھہ کام اللہ تعالی سے نہین ہے ناچار وقت اضطراب و اضطرار کے التجا طرف عقل
فعال کے کرتے ہین اور اللہ کیطرف رجوع نہین لاتے کیونکہ اللہ تعالے کا وجود حوادث مین کچھہ تعلق
نہین بتاتے کہتے ہین کہ تعلق ایجاد حوادث کا عقل فعال سے ہے بلکہ عقل فعال کی طرف بھی رجوع نہین
رکھتے اسلیئے کہ اوسکو انکے دفع بلیات مین کچھہ اختیار نہین ہے یہ بیدولت حق مین حق تعالی کے فرق ضالہ
سے بھی بڑہکر ہین کفار طرف اللہ کے التجا لاتے ہین اور دفع بلا کا اللہ سے چاہتے ہین بخلاف ان
احمقون کے کہ یہ دو امر مین سارے فرق ضلالت و بلاہت سے بڑہے ہوئے ہین ایک تو کفر و انکار
احکام منزلہ و عناد و عداوت اخبار مرسلہ مین دوسرے ترتیب مقدمات فاسدہ و تلبیس دلائل و شواہد
باطلہ مین اثبات مقاصد و مطالب واہیہ مین جتنا خبط انکو ہوا ہے اوتنا کسی احمق کو بھی نہین ہو سموت
و کواکب جو ہر وقت بیقرار و سرگردان ہین یہ مدار ہر کام کا اونکی حرکات و اوضاع پر رکھتے ہین اور

خالق سموات و موجد کواکب و محرک و مدبر نجوم سے انہون نے آنکہہ بند کرلی ہے اور معاملہ نے دور
سمجہہ لیا ہے عجب بیخرد اور بید ولت ہین انسے زیادہ وہ احمق ہے جو انکو زیرک جانتا ہے اور صاحب
فطانت سمجہتا ہے منجملہ انکے علوم متسق و منتظم کے ایک علم ہندسہ ہے جو محض لایعنی اور لاطائل صرف
ہے مساوات زوایائے ثلاثہ کی مثلث ہر دو قائمہ کے کس کام آتی ہے اور شکل عروسی و مامونی کہ جانکاہ
انکی ہے کس غرض سے مربوط ہے علم طب و علم نجوم و علم تہذیب اخلاق جو عمدہ علم انکے ہین کتب انبیاء
متقدمین سے سرقہ کئے ہین اور اوسکے ذریعہ سے اپنے اباطیل کو رواج دیا ہے کما صرح به الغزالی فی
المنقذ من الضلال اہل ملت متابعین انبیاء علیهم الصلوٰة والسلام اگر دلائل و براہین مین غلطی کرین
کچہہ ڈر نہین ہے کیونکہ مدار کار انکا تقلید انبیاء پر ہے و دلائل و براہین اثبات پر اپنے مطالب کے بطریق
تبرع لاتے ہین انکو تو وہی تقلید کافی ہے بخلاف ان بیدینون کے کہ انہون نے آپکو تقلید انبیاء سے باہر
نکالکر در پے اثبات بدلائل ہوئے ہین ضلوا فاضلوا دعوت نبوت عیسی علیه السلام کی جب افلاطون
کو جو کلان تران بیدولتون کا تہا پہنچی تو کہا نحن قوم مهتدون لاحاجة بنا الی من یهدینا یہ شخص عجب
بیوقوف لایعنی تہا جو شخص کہ احیاء اموات و ابراء اکمه و ابرص کرے جو کہ انکے طور حکمت سے خارج ہے
اوسکو دیکہنا اور اوسکے احوال کا تفطن کرنا چاہیئے تہا نہ یہ کہ بے دیکہے بہالے کمال عناد و سفاہت سے
یہ جواب دیدیا نجانا الله سبحانه عن ظلمات معتقداتهم السوء ان دنون مین میرے فرزند محمد معصوم
نے جواہر شرح مواقف کو تمام کیا اثنا سبق مین قباحات ان بے عقلون کے خوب واضح ہوئے اور نیز
بہت سے فوائد مرتب ہوئے الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله لقد جاءت
رسل ربنا بالحق عبارت شیخ محی الدین بن عربی بہی ناظر طرف ایجاب کے ہے اور معنی قدرت مین موافقت
فلسفہ کی رکہتی ہے کہ قادر سے صحت ترک کو تجویز نہین کرتی اور جانب فعل کو لازم جانتے ہین عجائب
کاروبار ہے شیخ محی الدین منجملہ مقبولین کے نظر مین آتے ہین اور اکثر علوم اونکے جو مخالف آرائے اہل
حق ہین خطا اور نا صواب ظاہر ہوتے ہین خطائے کشفی سے معذور رکہے گئے ہین اور خطائے اجتہادی
کی طرح ملامت سے مرفوع ہین یہ خاص میرا اعتقاد ہے حق مین شیخ محی الدین کے کہ مین اونکو منجملہ مقبولین کے
جانتا ہون اور اونکے علوم مخالفہ کو خطا و مضر جانتا ہون ایک جماعت شیخ پر طعن و ملامت کرتی ہے اور اونکے
علوم کا تخطیہ بہی کرتی ہے دوسری جماعت نے شیخ کی تقلید اختیار کی ہے اور اونکے جمیع علوم کو صواب

جانتی ہے اور دلائل و شواہد حقیقت سے اون علوم کو ثابت کرتی ہے اسمین شک نہین کہ ان دونون
فریق نے راہ افراط و تفریط کی اختیار کی ہے اور توسط حال سے دور جا پڑے ہین شیخ کو کہ اولیاء مقبولین
سے ہین خطاء کشفی پر کسطرح رد کیا جائے اور اونکے علوم کو کہ صواب سے دور ہین اور مخالف آراء اہل
حق ہین کسطرح بطور تقلید کے قبول کیا جائے فالحق هو التوسط الذی وفقنا الله سبحانه به لمنه وکرمه
ہان مسئلہ وحدت وجود مین ایک جم غفیر اس گروہ کا ساتھ شیخ کے شریک ہے ہرچند شیخ اس مسئلہ مین بھی
طرز خاص رکھتے ہین اما اصل سخن مین شرکت ہے سو یہ مسئلہ بھی اگرچہ ظاہر مین مخالف معتقدات اہل حق
ہے لیکن قابل توجہ کے ہے اور شایان جمع ہے تینے بعنایت الٰہی شرح رباعیات مین اس مسئلہ کو
ساتھ معتقدات اہل حق کے جمع کیا ہے اور نزاع فریقین کو طرف لفظ کے عائد کیا اور شکوک و شبہات طرفین
کو دور کر دیا وہ بھی اس نہج پر کہ محل ریب و اشتباہ باقی نرہا کما لا یخفی علی الناظر ۱۰ سارے
ممکنات کیا جواہر کیا اعراض کیا اجسام کیا عقول کیا نفوس کیا افلاک کیا عناصر سب ہستی مین طرف
ایجاد قادر مختار کے اوسی نے انکو کتم عدم سے وجود مین نکالا ہے یہ جسطرح اپنے وجود مین اللہ تعالے
کے محتاج ہین اسیطرح اپنے بقا مین بھی اوسکی احتیاج رکھتے ہین اسباب و وسائط کے وجود کو روپوش اپنے
فعل کا کیا ہے اور حکمت کو آفتاب قدرت کا ٹھیرایا نہین بلکہ اسباب کو اپنے فعل کے ثبوت کا دلیل کیا
ہے اور حکمت کو وسیلہ وجود قدرت کا ٹھیرایا ہے ارباب فطانت جنکی بصیرت کحل متابعت انبیاء سے
سرمہ کش ہوئی ہے اسبات کو جانتے ہین کہ یہ اسباب و وسائل جو کہ اپنے وجود و بقا مین اللہ تعالی کے
محتاج ہین اور اوسی کیطرف سے ثبوت و قیام رکھتے ہین فی الحقیقت جماد محض ہین یہ کسطرح دوسرے مین
جو مثال اونکے ہے تاثیر کر سکتے ہین اور احداث و اختراع عمل مین لا سکتے ہین ایک قادر ہے سوا اونکے جو اونکو
ایجاد کرتا ہے اور کمالات لائقہ اونکو عطا فرماتا ہے چنانچہ عقلاً جماد محض سے ایک فعل دیکھکر اسباب کا سراغ
پا لیتے ہین کہ کوئی فاعل اور محرک اوسکا ہے کیونکہ اونہین یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ یہ فعل لائق حال اس
جماد کے نہین ہے کوئی اور فاعل اسکا ماورا اسکے ہے جو اس فعل کو ایجاد کرتا ہے اسیلئے فعل جماد کا روپوش
فعل فاعل حقیقی کا نزدیک عقلاء کے نہین ہوتا ہے بلکہ یہ فعل نظر بجمادیت جماد دلیل ہے فاعل حقیقی پر
فتدبر هذا ہان فہم ابلہ مین فعل جماد کا روپوش فعل فاعل حقیقی ہوتا ہے کیونکہ وہ بکمال غباوت سے جماد
محض کو بواسطہ اوس فعل کے صاحب قدرت جانتا ہے اور فاعل حقیقی کا فرو منکر ہے یضل به کثیرا

ویهدی به کثیرا آیه معرفت مقتبس ہے مشکوٰۃ نبوت سے ہر کسی کا فہم اس جگہ تک نہین پہنچتا ایک جماعت اسی
کمال کو دفع اسباب مین جانتی ہے اور ابتدا اشیار کو بتوسط انہین اسباب کے طرف حضرت حق سبحانہ
کے منسوب کرتی ہے اور نہین جانتی کہ رفع اسباب مین رفع حکمت کا ہوتا ہے جسکے ضمن مین بہت سے
مصالح ہین ربنا ما خلقت هذا باطلا انبیار علیہم السلام رعایت اسباب کی کرتے ہین مع ہذا امور کو اللہ
کے سپرد فرماتے ہین یعقوب علیہ السلام نے ملاحظہ چشم زخم کا کرکے اپنے فرزندون کو وصیت فرمائی تھی
یا بنی لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقة باوجود اس مراعات کے امر کو مفوض حق
فرمایا تھا اور کہا تھا ما اغنی عنکم من الله من شیٔ ان الحکم الا لله علیه توکلت وعلیه فلیتوکل
المتوکلون اللہ نے اونکی اس معرفت کی تحسین فرمائی اور اپنی طرف منسوب کیا اور کہا انه لذو
علم لما علمناه ولکن اکثر الناس لا یعلمون اور قرآن کریم مین ہمارے حضرت کو بھی اشارہ طرف توسط
اسباب کے کیا ہے اور کہا ہے یا ایها النبی حسبك الله ومن اتبعك من المؤمنین رہی تاثیر اسباب
کی سو یہ بات روا ہے کہ اللہ تعالے بعض اوقات مین اندر اسباب کے کوئی تاثیر پیدا کر دے اور وہ
موثر پڑے اور بعض اوقات مین کوئی تاثیر پیدا نکرے ناچار اوسپر کوئی اثر مترتب نہو چنانچہ ہم اسبابکو
اسباب مین دیکھتے ہین کہ وجود مسببات کا کبھی اون اسباب پر مترتب ہوتا ہے اور کبھی کچھ اثر ظاہر
نہین ہوتا انکار کرنا مطلق تاثیر اسباب سے مکابرہ ہے تاثیر کہے لکن اوس تاثیر کو مثل وجود اوس
سبب کے ایجاد حق تعالے سے جانے میری رائے اس مسئلہ مین یون ہی ہے آگے خدا جانے اس بیان
سے لائح ہے کہ توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کو نہین ہے جسطرح کہ ناقص عقل لوگ گمان کرتے ہین
بلکہ توسط اسباب مین کمال توکل ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے مراعات سبب کو ہمراہ تفویض
امر حق تعالی توکل ٹھیرایا تھا فرمایا علیه توکلت وعلیه فلیتوکل المتوکلون ۱۱ مرید وخالق ہر
خیر وشر کا اللہ تعالے ہے خیر سے راضی اور شر سے ناراض ہوتا ہے یہ فرق درمیان ارادہ و رضا
کے بہت باریک ہے اللہ نے یہ فرق اہل سنت کو سمجھا دیا سائر فرقے بسبب عدم اہتدار کے طرف
اس فرق کے ضلالت مین پڑے رہے معتزلہ نے اسی جگہ سے بندہ کو خالق اپنے افعال کا کہا اور
ایجاد کفر ومعاصی کو طرف بندہ کے منسوب کیا کلام شیخ محی الدین اور اونکے اتباع سے سمجھا جاتا ہے
کہ جسطرح ایمان اور اعمال صالحہ مرضی اسم ہادی ہین اسیطرح کفر ومعاصی مرضی اسم مضل ہین سو

یہ بات ہی مخالف اہل حق ہے آور طرف ایجاب کے مائل ہے جسکا منشار رضا ہوا ہے جیسے یہ کہین کہ شرق واغنارت مرضی آفتاب ہے آور اللہ نے بندون کو قدرت وارادہ دیا ہے کہ اپنے اختیار سے کسب افعال کرین خلق افعال منسوب ہے طرف اللہ تعالی کے اور کسب منسوب ہے طرف انکے آللہ تعالی کی عادت یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی اپنے فعل کا قصد کرتا ہے تو اللہ کی خلق اوس فعل سے متعلق ہوجاتی ہے اور جبکہ یہ فعل اوسکے قصد واختیار سے ہوا تو ناچار تعلق مدح و ذم وثواب عقاب کا ساتہ اوسکے ٹہیرا اور یہ بات کہ اختیار بندہ کا ضعیف ہے اگر یہ ضعف باعتبار قوت اختیار حقتعالی کے کہا ہے تو مسلّم ہے اور اگر اس معنی سے کہا ہے کہ اوا فعل ماموربین کافی نہین ہے تو صحیح نہین ہے فان اللہ لا یکلف ہا الیس فی وسعہ بل یرید الیسر ولا یرید العسر غایت مافی الباب یہ ہے کہ جزا مخلد فعل موقت پر مفوض بتقدیر خدا ہے اللہ کی توفیق سے اتنا تو ہم ہی جانتے ہین کہ کفر کرنا بنسبت حضرت حق کے جو کہ مولائے نعم ظاہرہ و باطنہ و موجد سموات وارض ہے اور جو بزرگی و کمال کہ ہے وہ سب اوسیکے لئے ثابت ہے جزا اوس کفر کی ایسی ہونا چاہیئے کہ سب عقوبات سے سخت تر ہو سو وہ جزا یہی خلود فی العذاب ہے اسیطرح ایمان لانا ساتہ غیب کے اللہ پاک پر جو کہ منعم بزرگ ہے اور باوجود مزاحمت نفس و شیطان کے اوسکو اسکو جاننا اسکی جزا بہترین جزا ہونا چاہیئے کہ وہ خلود ہے تنعمات و تلذذات مین بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ دخول بہشت حقیقت مین مربوط بفضل حق ہے منوط کرنا اوسکا ساتہ ایمان کے اسلیئے ہے کہ جزا اعمال لذیذ تر ہو فقیر کے نزدیک دخول بہشت کا حقیقت مین مربوط بایمان ہے لکن ایمان اوسکا عطا و فضل ہے اور دخول نار مربوط بکفر ہے اور کفر ناشی ہے ہوائے نفس امارہ سے ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك دخول بہشت کا مربوط کرنا ساتہ ایمان کے حقیقت مین ایمان کی تعظیم کرنا ہے بلکہ تعظیم ہے مومن بہ کی کہ ایسا بڑا اجر اوسپر مترتب ہوا ہے اسیطرح منوط کرنا دخول نار کا ساتہ کفر کے تحقیر ہے کفر کی کہ اوس سے یہ کفر واقع ہوا ہے جسپر اسطرح کی عقوبت دائمی مترتب ہوئی بخلاف قول بعض مشائخ کہ وہ اس دقیقہ سے خالی ہے کیونکہ دخول نار حقیقت مین مربوط بکفر ہے واللہ سبحانہ الملہم لھذا ۱۲ اہل ایمان آخرت مین اللہ پاک کو بہشت مین بے جہت و بے کیف و بے شبہ و مثال دیکھین گے یہ وہ مسئلہ ہے جسکے جمیع فرق اہل ملت وغیر اہل ملت وغیر اہل سنت

سب کے سب منکر ہین اور رویت بیجہت و بے کیف کو تجویز نہین کرتے حتی کہ شیخ محی الدین بھی رویت
آخرت کو تجلی صوری پر اوتارتے ہین اور سوا اس تجلی کے کوئی اور تجویز نہین کرتے ہمارے حضرت
شیخ رح سے نقل کرتے تھے کہ اگر معتزلہ رویت کو مرتبہ تنزیہ کے ساتھ مقید نکرتے اور تشبیہ کے قائل
ہوتے اور رویت کو اسی تجلی کے ساتھ جانتے تو ہرگز رویت سے انکار نکرتے اور محال نجانتے یعنی انکار
انکا بیجہتی و بے کیفی کی راہ سے ہے کہ مخصوص ہے ساتھ مرتبہ تنزیہ کے بخلاف اس تجلی کے کہ اوسمین
جہت و کیف ملحوظ ہے سو رویت آخرت کو تجلی صوری پر اوتارنے مین فی الحقیقت انکار کرنا ہے رویت
کا اسلئے کہ وہ تجلی صوری گو تجلیات صوریہ دنیا سے جدا ہو رویت حق نہین ہے ع

یراہ المؤمنون بغیر کیف   وادراک وضرب من مثال

۱۲۰ ابعثت انبیاء علیہم السلام کی رحمت ہے اہل عالم پر اگر وجود ان بزرگوارون کا متوسط نہوتا مگر ہون
کو طرف معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالیٰ و تقدس کے کون دلالت کرتا اور مرضیات الٰہی
کو عدم مرضیات خدا سے کون تمییز بخشتا ہماری عقول ناقصہ بے تائید نور دعوت انبیاء کے اس بات
سے معزول ہین اور ہمارے افہام ناتمام بے تقلید ان بزرگوارون کے اس معاملہ مین مخذول ہین ع

گر نہوتی ذات پاکِ انبیاء   حق سے باطل کسطرح ہوتا جدا

ہان عقل ہرچند حجت ہے لکن حجت ... مین ناتمام ہے اور مرتبہ بلوغ کو نہین پہنچی ہے حجت بالغہ بعثت انبیاء
کی جسکے ساتھ عذاب و ثواب اخروی ... دائمی منوط ہے کوئی اگر یہ کہے کہ جب یہ ثواب و عذاب ساتھ بعثت کے منوط
ٹھیرا تو آب بعثت کو رحمۃ للعالمین کہنا کس معنی سے ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ بعثت عین رحمت ہے کیونکہ
سبب معرفت ذات و صفات واجب الوجود تعالیٰ و تقدس ہے اور یہ معرفت متضمن ہے سعادات دنیویہ
و اخرویہ کو اور بدولت اسی بعثت کے وہ بات جو مناسب جناب قدس ہے اور جو مناسب اوسکے نہین
ہے معلوم و ممیز ہوئی ہے کیونکہ ہماری عقل لنگ و کور جو امکان و حدوث سے داغدار ہے کیا جانے
کہ مناسب ... حضرت وجود کہ قدم اوسکے لوازم سے ہے اوسکے ہمارے صفات و افعال کیا ہین اور نامناسب
کیا ہے تاکہ مناسب کا اطلاق اور نامناسب سے اجتناب کیا جائے بلکہ بہت ہے کہ اپنے نقص کیوجہ سے کمال
کو نقصان اور نقص کو کمال جان لے یہ تمییز نزدیک فقیر کے فوق جمیع نعم ظاہرہ و باطنہ ہے بڑا بدولت
وہ ہے جو امور نامناسب کو طرف جناب قدس او تعالیٰ کے نسبت دے اور اشیاء ناشائستہ کو طرف

حق سُبحانہ کے منتسب کرے یہی بعثت ہے جسنے باطل کو حق سے جدا کیا اور نامستحق عبادت کو مستحق عبادت
سے تمیز دیا اسی بعثت کے توسط سے طرف راہ حق جل و علا کے دعوت کرتے ہین اور بندہ کو سعادت
قرب و وصول مولیٰ جلّ سلطانہ تک پہنچاتے ہین اور بوسیلہ اسی بعثت کے مرضیات حق تعالیٰ
پر اطلاع میسر ہوتی ہے اور جواز و عدم جواز تصرف کا ملک و تعالیٰ مین تمیز ہوتا ہے اس قسم کے فوائد بعثت
مین بہت ہین اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ بعثت رحمت ہے اور جو شخص کہ منقاد ہوئے نفس امارہ
کا ہے وہ بحکم شیطان انکار بعثت کا کرتا ہے اور مقتضائے بعثت پر عامل نہین ہوتا تو اسصورت مین بعثت
کا گناہ کیا ہے اور کسلئے بعثت رحمت نہین ہے کوئی یہ کہے کہ عقل فی حد ذاتہ ہرچند احکام الٰہی مین
ناقص و ناتمام ہے لکن یہ بات کیون نہین ہوسکتی کہ بعد حصول تصفیہ و تزکیہ کے عقل کو ایک مناسبت
و اتصال غیر متکیف ساتہ مرتبہ وجوب حق تعالیٰ کے پیدا ہو جائے اور بسبب اوس مناسبت و اتصال
کے احکام وہانسے اخذ کرے اور حاجت معیت کی جو کہ بتوسط فرشتہ ہے نہو تو جواب اسکا یہ ہے
کہ عقل ہرچند اوس مناسبت و اتصال کو پیدا کرے لکن وہ تعلق جو اوسکو ساتہ اس ہیکر ہیولانی کے ہے
بالکل زائل نہوگا اور نہ تجرد تمام اوسکو پیدا ہوگا بلکہ ہمیشہ واہمہ اوسکو دامنگیر رہیگا اور متخیلہ ہرگز اوسکے
خیال کو نچہوڑیگا قوت غضبیہ و شہویہ ہمیشہ اوسکی مصاحب رہینگی اور رذیلہ حرص و شرہ ہر وقت ندیم
اوسکا ہوگا سہو و نسیان کہ لوازم نوع انسان سے ہے اوس سے منفک نہوگا خطا و غلط کہ خواص سے
اس نشاءہ فانی کے ہین ہرگز اوس سے جدا نہونگے تو اب عقل لائق اعتماد کے نرہی اور احکام ماخوذہ
اوسکے سلطان وہم و تصرف خیال سے معصوم نہ ٹہیرے اور شائبہ نسیان و مظنہ خطا سے محفوظ نہوے
بخلاف فرشتہ کہ وہ ان اوصاف سے پاک ہے اور ان رذائل سے مبرا اسلئے وہ لائق اعتماد کے
ہوا اور احکام ماخوذہ اوسکے شائبہ وہم و خیال و مظنہ نسیان و خطا سے معصوم ٹہیرے اور فرشتہ
بعض اوقات مین محسوس بہی ہوجاتا ہے اور اون علوم مین جو تلقی روحانی سے اخذ کئے جاتے ہین
کبہی اثنا تبلیغ مین ساتہ قوئے و حواس کے بعض مقدمات مسلمہ غیر صادقہ کہ راہ وہم و خیال وغیرہ
سے حاصل ہوئے ہین بے اختیار اون علوم مین منضم ہو جاتے ہین اسطرح پر کہ اوسوقت کچہہ بہی
تمیز نہین ہوسکتا اور ثانی الحال اوس علم کا تمیز دیتے ہین اور کبہی نہین دیتے اسلیئے وہ علوم بسبب
خلط اون مقدمات کے ہیئت کاذبہ پیدا کرتے ہین اور اعتماد سے باہر آجاتے ہین یا یون کہا جائے

کہ حصول تصفیہ وتزکیہ کا منوط ہے بجاآوری اعمال صالحہ پر کہ وہ مرضیات وتعالی ہین اور یہ بات
موقوف ہے بعثت پر جسطرح کہ گزر چکا پس بغیر بعثت کے حصول حقیقت تصفیہ وتزکیہ کا میسر نہوگا اور
وہ صفائے جو کفار واہل فسق کو حاصل ہوتی ہے وہ صفائی نفس کی ہے نہ صفائی قلب کی صفائی نفس
سے سوا ضلالت کے کچھہ فزائش نہین ہوتی اور بجز خسارت کے کوئی ولالت ہاتہ نہین آتی اور کشف
بعض امور غیبی کا کہ وقت صفائی نفس کے کفار واہل فسق کو حاصل ہوتا ہے استدراج ہے اور مقصود
اوس سے خرابی وخسارت اوس جماعت اہل استدراج کی ہوتی ہے نجانا اللہ سبحانہ عن ہذہ
البلیۃ بحرمۃ سید المرسلین اس تحقیق سے یہ بات کہل گئی کہ تکلیف شرعی جو بعثت کی راہ سے ثابت
ہوئی ہے یہ بہی رحمت ہے نہ جسطرح کہ منکران تکلیف شرعی جیسے ملاحدہ وزنادقہ گمان کرتے ہین
اور تکلیف کو کلفت تصور کرتے ہین اور غیر معقول جانتے ہین اور کہتے ہین یہ کیا مہربانی ہے کہ بندونکو
امور شاقہ کی تکلیف دیوین پہر اگر وہ بموجب اوس تکلیف کے عمل کرین تو بہشت مین جائین اور اگر
مرتکب اوسکے خلاف کے ہوں تو دوزخ مین گرین کس لئے یہ نہین کرتے کہ تکلیف ندین اور چہوڑ دین
کہ کہائین پیین سوئین اور اپنے طور پر رہین سہین ان بیدولتون اور بیخبردون کو یہ نہین معلوم ہے کہ شکر
منعم حقیقی واجب ہے عقلاً اور یہ تکلیفات شرعیہ بیان بجاآوری اوس شکر کا ہے سو یہ تکلیف عقلاً بہی
واجب ہے نظام تمام عالم کا اسی تکلیف کے ساتہ منوط ہے اگر ہر ایک کو اوسکے طور پر چہوڑ دین تو اوس سے
سوائے شرارت وفساد کے کچھہ ظاہر نہو ہر بوالہوس دوسرے کی جان ومال مین ہاتہ دراز کرے
اور ساتہ خبث وفساد کے پیش آئے خود بہی ضائع ہو اور اوسکو بہی ضائع کرے عیاذاً باللہ سبحانہ اگر
یہ زواجر وموانع شرعی نہوتے تو خدا جانے کیا ہوتا ولکم فی القصاص حیوۃ یا اولی الالباب
یا یون کہا جائے کہ یہ تعالی مالک علی الاطلاق ہے اور سب بندے اوسکے مملوک ہین غرض جو حکم وتصرف
وہ انمین کریگا وہ عین خیر وصلاح ہے اور شائبہ ظلم وفساد سے منزہ ومبرا ہے لا یسئل عما یفعل

کرا زہرہ آنکہ از بیم او ... کشاید زبان جز بتسلیم او

اگر سبکو دوزخ مین بہیجدے اور عذاب ابدی کرے تو کوئی جگہ اعتراض کی نہین ہے کیونکہ ملک غیر
مین تصرف کرنے سے شائبہ ستم کا پیدا ہوتا ہے بخلاف اپنے ملک کے کہ اوسمین کچھہ ظلم نہین ہے
ساری املاک ہماری حقیقت مین خدا کی ملک ہے ہمارے تصرفات ہمارے اونمین عین ستم ہین صاحب

شرع نے بواسطہ بعض مصالح کے اون املاک کو ہماری طرف نسبت کر دیا ہے ورنہ وہ فی الحقیقۃ اللہ کی ملک ہین لہذا ہمارا تصرف اونمین ویسا ہی جائز ہے کہ مالک علی الاطلاق نے وس تصرف کو تجویز فرما دیا ہے اور مباح کر دیا ہے انبیاء علیہم السلام نے باعلام حق جو کچھہ اختیار کیا ہے اور جو احکام بیان کئے ہین وہ سب صواب اور مطابق واقع ہین ان بزرگوارون نے احکام اجتہادیہ مین ہرچند خطا کو تجویز کیا ہے مگر تقریر خطا پر انکے حقمین جائز نہین رکہی ہے اور کہا ہے کہ جلد اوس خطا پر تنبیہہ کر دئے جاتے ہین اور تدارک اوس خطا کا صواب سے فرمایا جاتا ہے فلا اعتداد بذلک الخطا ۱۴ عذاب قبر کا واسطے کافرون اور بعض گناہگارون اہل ایمان کے حق ہے مخبر صادق نے اسکی خبر دی ہے اور سوال منکر و نکیر کا واسطے مومنون اور کافرون کے قبر مین حق ہے قبر ایک برزخ ہے درمیان دنیا و آخرت کے عذاب قبر کا ایک وجہ سے مناسبت ساتہ عذاب دنیاوی کے رکہتا ہے کہ انقطاع پذیر ہے اور دوسری وجہ سے مناسبت ساتہ عذاب اخروی کے رکہتا ہے کہ حقیقت مین عذاب اخروی ہے کریمہ النار یعرضون علیہا غدوا وعشیا حقمین عذاب قبر کے اتری ہے اسی طرح راحت قبر کی دو طرح پر ہے سعادتمند وہ شخص ہے جسکی زلات و معاصی سے ساتہ کمال کرم و رافت کے درگزر کرین اور اصلا مواخذہ نفرماوین اور اگر بمقام مواخذہ مین آوین تو کمال رحمت سے آلام و محن دنیوی کو کفارہ اوسکے گناہون کا کر دین اور اگر کچھہ بقیہ رہجائے تو ضغطہ قبر اور وہ محنتین جو اوس جگہ مقرر ہین کفارہ ہو جائین تاکہ پاک و پاکیزہ ہو کر حشر مین اوٹہین اور جسکے ساتہ یہ کچھہ نکیا اور اوسکے مواخذہ کو آخرت پر ڈالدیا تو یہ عین عدل ہے مگر ایسے گناہگارون اور شرمسارون پر افسوس ہے لیکن اگر مسلمان ہے تو انجام اوسکا رحمت ہوگی اور عذاب ابدی سے محفوظ رہیگا یہہ بہی ایک نعمت عظیم ہے ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئ قدیر ۱۵ قیامت کا ہونا حق ہے اوسدن آسمان اور تارے اور زمین اور پہاڑ و حیوان و نبات و معادن سب معدوم و ناچیز ہو جائینگے آسمان پہٹ پڑین گے تارے بکہر جائین گے زمین پہاڑ ہبا منثور ہو جائینگے یہ اعدام و افنا نفخۂ اولی سے متعلق ہے دوسرے نفخہ پر قبرون سے اوٹہہ کہڑے ہونگے اور محشر مین آئینگے فلاسفہ اعدام سموات و کواکب کا تجویز نہین کرتے ہین اور ہونا فنا و فساد کا انپر جائز نہین رکہتے بلکہ انکو ازلی ابدی کہتے ہین بعد لک متاخرین انکی کمال بیخردی سے آپکو زمرۂ اہل اسلام مین بتاتے ہین اور بعض احکام اسلام بجالاتے ہین تعجب یہ ہے کہ بعض اہل اسلام اس بات کو انسے باور رکہتے ہین اور بیتحاشا اونکو مسلمان جانتے ہین دوسرا طرفہ تر یہ ہے کہ بعضے مسلمان بعض لوگون کو اس جماعت

مین سے کامل جانتے ہین اور اونپر طعن و تشنیع کرنے سے انکار کرتے ہین حالانکہ وہ منکر نصوص قطعی کے
ہین اور انبیاء کے اجماع کا انکار کرتے ہین قال تعالے اذا الشمس کورت واذا النجوم انکدرت
وقال تعالیٰ اذا السماء انشقت واذنت لربہا وحقت وقال تعالیٰ وفتحت السماء فکانت ابوابا
اے شقت وامثال ذلک فی القرآن کثیر یہ لوگ نہین جانتے کہ مجرد تفوہ ساتھ کلمہ شہادت کے اسلام مین
کافی نہین ہے جو کچھہ دین مین آیا ہے اوس سبکی تصدیق بالضرورۃ درکار ہے اور تبری کفر و کافر سے
بھی ضرور ہے جب کہین اسلام صورت پکڑتا ہے ودونہ خرط القتاد ۱۶ حساب و میزان و صراط حق
ہے مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے استبعاد بعض جاہلین طور نبوت کا وجود سے ان امور کے حیز
اعتبار سے ساقط ہے کیونکہ طور نبوت کا ورائے طور عقل ہے اخبار انبیاء علیہم السلام کو نظر عقل سے موافق
کرنا حقیقت مین انکار طور نبوت ہے وہان تو معاملہ تقلید پر ہے انکو یہ نہین معلوم کہ طور نبوت مخالف
طور عقل کے ہے بلکہ طور عقل بے تائید تقلید انبیاء علیہم السلام کے اون مطالب علیا تک راہ یاب
نہین ہوتا یہ مخالفت اور چیز ہے اور نارسائی وہان تک دوسری چیز کیونکہ مخالفت بعد پہنچنے کے متصور ہوتی
ہے ۷ بہشت و دوزخ موجود ہین دن قیامت کے بعد محاسبہ کے ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے
اور ایک گروہ کو دوزخ مین انکا ثواب عقاب ابدی ہوگا جسکو انقطاع نہین ہے کما دلت علیہ النصوص
القطعیۃ الموکدات صاحب فصوص کہتے ہین کہ انجام سبکا رحمت ہے ان رحمتی وسعت کل شیء کفار
کے لئے عذاب دوزخ کا تین ہفتہ تک ثابت کیا ہے پھر کہا کہ نار انکے حقمین برد و سلام ہوجائے گی جسطرح
کہ حق مین ابراہیم علیہ السلام کے ہوگئی تھی اور وعید حقمین خلف کو روا رکہتے ہین اور کہتے ہین کہ کوئی صاحب
طرف خلود عذاب کفار کے نہین گیا ہے سو وہ اس مسئلہ مین بھی صواب سے دور جا پڑے ہین یہ نجانا کہ وسعت
رحمت کی حقمین مومنین اور کافرین کے مخصوص ساتھ دنیا کے ہے اور آخرت مین کافر کو رحمت کی بو تک
نہ پہنچے گی کما قال تعالیٰ انہ لاییئس من روح اللہ الا القوم الکافرون اور اللہ تعالے نے بعد رحمتی
وسعت کل شیء کے فرمایا ہے فساکتبہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ہم بآیاتنا یؤمنون
شیخ نے اول آیت کو پڑھا اور آخر آیت سے کچھہ کام نرکہا اور کریمہ ولا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ
دلالت خصوصیت خلف وعدہ پر نہین ہے ہوسکتا ہے کہ اقتصار عدم خلف وعدہ پر اسجگہ اسلئے ہو کہ
مراد وعدہ سے یہان نصرت رسل ہے اور غلبہ انکا کفار پر اور یہ متضمن وعدہ و وعید ہے وعدہ خاص واسطے

رسل کے ہے اور وعید خاص واسطے کفار کے گویا اس آیت کریمہ مین خلف وعد ہی منتفی ہوا اور خلف وعید ہی فالآیۃ مستشہدۃ علیہ لا لہ اور نیز خلف وعید مثل خلف وعد کے مستلزم کذب ہے اور لائق شان باریتعالی نہین ہے اسلئے کہ ازل مین اوسنے جان لیا تہا کہ کفار کو عذاب مخلد کرونگا معذلک واسطے مصلحت کے مخالف اپنے علم کے یہ بات کہی کہ مین کفار کو عذاب مخلد کرونگا اس بات کی تجویز کرنے مین بڑی ہی شناعت ہے سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین اجماع اہل دل کا عدم خلود عذاب کفار پر کشف شیخ ہے مجال خطا کا کشف مین بہت ہے فلا اعتداد بہ مع کونہ مخالفا لاجماع المسلمین ۸ ملائکہ اللہ کے بندے ہین معاصی سے معصوم اور خطا ونسیان سے محفوظ لا یعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون کہانے پینے سے پاک ہین اور زنی ومردی سے منزہ وسبب آنکہ تذکیر ضمائر کی انکے حقمین اندر قرآن کریم کے باعتبار شرف صنف مذکور کے ہے صنف نسار سے جسطرح کہ اللہ نے اپنے حقمین تذکیر ضمائر کو وارد کیا ہے اللہ نے بعض ملائکہ کو واسطے رسالت کے پسند کیا جسطرح کہ بعض کو اونمین سے ساتہ اس دولت کے مشرف فرمایا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلا ومن الناس جمہور علماء اہل حق اسی عقیدہ پر ہین اور خواص بشر افضل ہین خواص ملک سے امام غزالی وامام الحرمین وصاحب فتوحات مکیہ قائل ہین فضیلت خواص ملک کے خواص بشر سے اور جو بات مجہہ فقیر پر ظاہر کیگئی ہے وہ یہ ہے کہ ولایت ملک کی افضل ہے ولایت نبی سے لکن نبوت ورسالت مین ایک درجہ ہے نبی کے لئے کہ ملک اوس درجہ تک نہین پہنچتا ہے اور وہ درجہ راہ عنصر خاک سے آیا ہے کہ مخصوص ہے ساتہ بشر کے اور نیز مجہپر یہ بات ظاہر کی گئی ہے کہ کمالات ولایت کو بنسبت کمالات نبوت کے کچہ اعتداد نہین ہے کاش اتنا ہی اعتداد ہوتا جتنا کہ قطرہ بنسبت بحر محیط کے ہے جو قربت کہ راہ نبوت سے آئی ہے وہ اضعاف مضاعف زیادہ ہے اوس قربت سے جو کہ راہ ولایت سے حاصل ہوتی ہے پس افضلیت مطلق خاص واسطے انبیاء علیہم السلام کے ہے اور فضل جزئی ملائکہ کرام کے لئے ہے فالصواب ما قال الجمہور من العلماء شکر اللہ سعیہم اس تحقیق سے یہبات لائح ہوئی کہ کوئی ولی درجہ کسی نبی کو نہین پہنچتا ہے بلکہ اوس ولی کا سر ہمیشہ نبی کے قدم کے نیچے ہوتا ہے **ف** یہ بات جان لینا چاہیئے کہ جس کسی مسئلہ مین مسائل سے علما وصوفیہ کا اختلاف ہے جب اچہی طرح ملاحظہ کیا جاتا ہے تو حق طرف علما کے ملتا ہے اسکا بہید یہ ہے کہ نظر علما کی بواسطہ متابعت انبیاء علیہم السلام طرف کمالات وعلوم نبوت کے نفوذ کرتی ہے اور نظر صوفیہ

کی مقصور ہے کمالات و معارف ولایت پر نا چار جو علم کہ پیشگاہ نبوت سے اخذ کیا گیا ہے وہی اصوب و احق ہوتا ہے بنسبت اوس علم کے جو کہ مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتا ہے ۱۹ ایمان عبارت ہے تصدیق قلبی سے ساتھ اوس چیز کے جو کہ بطریق ضرورت و تواتر ہمکو پہنچی ہے اور اقرار لسان کو بھی ایک رکن ایمان کا کہا ہے کہ احتمال سقوط کا رکہتا ہے اور علامت اس تصدیق کی بیزار رہونا ہے کفر و کافری سے اور اوس چیز سے جو کافری مین ہوتی ہے خصائص لوازم کفر سے جیسے زنار باندہنا اور مثل اوسکے اور اگر عیاذاً باللہ اس تصدیق کے ساتھ کفر سے تبری نکرے تو یہ مُصَدِّق مُبتلی ہے کہ وہ داغ ارتداد کے ساتھ داغدار ہے اور حقیقت مین حکم اوسکا وہی حکم منافق کا ہے لاالی ھؤلاء ولاالی ھؤلاء سو تحقیق ایمان مین تبرے کفر سے چارہ نہین ہوتا ہے ادنی درجہ تبری قلبی ہے اور اعلیٰ درجہ تبری قلبی و قالبی تبری عبارت ہے دشمنی رکہنے سے ساتھ اللہ کے دشمنون کے یہ دشمنی خواہ دلسے ہو اگر خوف ضرر کا اونکی طرف سے ہے خواہ قلب قالب دونون سے ہو جبکہ خوف نہو کریمہ یا ایھا النبی جاھد الکفار و المنافقین واغلظ علیہم اسی بات کی مؤید ہے کیونکہ محبت اللہ و رسول کی بے دشمنی دشمنان خدا و رسول کے ہو نہین سکتی شیعہ نے جو اس قاعدہ کو موالات اہل بیت مین جاری کیا ہے اور خلفاء ثلثہ وغیرہ صحابہ سے تبری کرنے کو شرط موالات کہا ہے نامناسب ہے اسلئے کہ تبری کرنیکو دشمنون سے موالات دوستونکی شرط ٹہیرائی ہے نہ مطلق تبری اونکے غیر سے اور کوئی عاقل منصف اسبات کو تجویز نکریگا کہ حضرت کے اصحاب دشمن ہون یہ بزرگوار وہ تہی جنہون نے حضرت کی محبت مین جان و مال صرف کردیا اور جاہ و ریاست کو برباد دیا دشمنی اہل بیت کو انکیطرف کسطرح منسوب کر سکتے ہین حالانکہ محبت اہل قرابت نبوی نص قطعی سے ثابت ہے اور دعوت کی اجرت اسی محبت کو ٹہیرایا ہے کما قال تعالے قل لا اسئلکم اجرا الا المودۃ فی القربیٰ ومن یقترف حسنۃ نزد لہ فیھا حسنا ابراہیم علیہ السلام نے جو اسقدر بزرگی پائی اور شجرہ طیبہ انبیاء علیہم السلام ہوئے اسیواسطے سے ہوئی کہ اونہون نے اللہ کے دشمنون سے تبری کی قال تعالے قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالوا لقومھم انا برآء منکم ومما تعبدون من دون اللہ کفرنا بکم وبدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابدا حتی تؤمنوا باللہ وحدہ کوئی عمل نظر فقیر مین واسطے حصول رضائے حق جل و علا کے برابر اس تبری کے نہین ہے حضرت حق کو ساتھ کفر و کافری کے عداوت ذاتی ہے اور آلہہ آفاقی لات و عزیٰ و نحوہما اور انکے عباد بالذات

دشمن حق ہین خلود نار اسی عمل شنیع کی جزا ہے اور آلہہ ہوائی انسانی اور سائر اعمال سیئہ یہ نسبت نہین
رکہتے ہین اسلیئے کہ عداوت و غضب بہ نسبت انکے کمدرجہ ہین اگر غضب ہے منسوب طرف صفات کے
ہے اگر عتاب و عقاب ہے راجع طرف افعال کے ہے اسلیئے ان سیئات کی جزا خلود نار نہین ٹہیری بلکہ
انکی مغفرت کو منوط اپنی مشیت پر رکہا ہے سو جبکہ کفر و کفار سے عداوت ذاتی متحقق ہوئی تو رحمت و
رافت کہ صفات جمال سے ہے آخرت مین کافرون کو نہین پہنچیگی اور صفت رحمت کی عداوت ذاتی
کو نہین اوٹہا دیگی جس چیز کا تعلق ذات سے ہوتا ہے وہ اقوی و ارفع ہوتی ہے بہ نسبت اوسکے جسکا
تعلق صفت سے ہوتا ہے اسلیئے صفت کا مقتضا ذات کے مقتضا کی تبدیل نہین کرتا ہے اور حدیث
قدسی مین جو آیا ہے کہ سبقت رحمتی غضبی مراد اس غضب سے غضب صفاتی ہے کہ مخصوص
ہے ساتہ عصاۃ مومنین کے نہ غضب ذاتی کہ مخصوص ہے ساتہ مشرکین کے کوئی یہ کہے کہ دنیا مین کفار
کو رحمت سے نصیب ہے تو اسجگہ صفت رحمت نے کسطرح عداوت ذاتی کو رفع کر دیا اسکا جواب یہ ہے
کہ حصول رحمت کا کفار کو دنیا مین باعتبار ظاہر و صورت کے ہے اور حقیقت مین استدراج و کید ہے
اوسکے حقمین کریمہ ایحسبون انما نمدهم به من مال و بنين نسارع لهم في الخيرات بل لا
يشعرون اور کریمہ سنستدرجهم من حيث لا يعلمون و املي لهم ان كيدي متين اسی بات
کی گواہ ہے **ف** عذاب ابدی دوزخ کا جزا کفر ہے اگر یہ کہین کہ ایک شخص باوجود ایمان کے رسوم
کفر بجالاتا ہے اور مراسم اہل کفر کی تعظیم کرتا ہے اور علما اوسکے کفر کا حکم دیتے ہین اور اوسکو منجملہ اہل ارتداد
کے گنتے ہین جسطرح اکثر مسلمان ہند کے اس بلا مین مبتلا ہین تو اب بحسب فتوائے علما چاہیے کہ وہ شخص
آخرت مین بعذاب ابدی مبتلا ہو حالانکہ اخبار صحاح مین آیا ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر ایمان ہوگا
اوسکو دوزخ سے باہر لائینگے اور عذاب مخلد مین نچہوڑینگے اس مسئلہ کی تحقیق تیرے نزدیک کیا ہے
ہم کہتے ہین کہ اگر کافر محض ہے تو اوسکے نصیب مین عذاب مخلد ہے عیاذا باللہ اور اگر باوجود بجالانے
مراسم کفر کے ایک ذرہ ایمان کا بہی رکہتا ہے تو عذاب دوزخ مین مبتلا ہوگا لکن برکت سے اوس ذرہ بہر
ایمان کے امید ہے کہ خلود عذاب سے رہائی پائیگا اور گرفتاری دائمی سے نجات ہوگی **حکایت**
معروف فقیر ایکبار واسطے عیادت ایک شخص کے گیا تہا معاملہ اوسکا قریب احتضار کے پہنچا تہا جب اوسکے حال کیطرف
توجہ کی دیکہا کہ اوسکے دلمین بہت ظلمات ہین ہرچند توجہ کی کہ وہ ظلمات دور ہون کچہہ نفع نہوا بعد

بعد توجہ بسیار کے معلوم ہوا کہ وہ ظلمات ناشی ہین صفات کفر سے کہ اوسکے اندر چھپی ہوئی ہین اور
منشا اونکا کدورات موالات ہے ساتھ کفر و اہل کفر کے یہ توجہات اون ظلمات کو دور نہین کرینگی تنقیہ اون
ظلمات کا مربوط ہے ساتھ عذاب نار کے کہ جزاء کفر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذرہ بھر ایمان بھی رکھتا ہے
جسکی برکت سے آخر کو وہ دوزخ سے باہر آئیگا جب مینے اس حال کو اوسکے اندر مشاہدہ کیا تو یہ خطرہ گزرا
کہ آیا اوسکے جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیئے یا نہین بعد توجہ کے ظاہر ہوا کہ نماز پڑہنا چاہیئے پس جو مسلمان کہ
باوجود ایمان کے رسوم کفر کرتے ہین اور تعظیم ایام کفار کی بجالاتے ہین اونکی جنازہ پر نماز پڑہنا چاہیئے اور
اونکو ملحق بکفار کرنا نچاہیئے کما هو المحل الی الیوم اور اس بات کی امید رکہنا چاہیئے کہ آخر کو برکت
ایمان کیوجہ سے اوسکو عذاب ابدی سے نجات ہوگی معلوم ہوا کہ اہل کفر کو عفو و مغفرت نہوگی ان الله
لا یغفر ان یشرك به اگر نرا کافر ہے تو عذاب ابدی جزا اوسکے کفر کی ہے اور اگر ذرہ بھر ایمان رکھتا
ہے تو جزا اوسکی عذاب موقت ہے دوزخ مین اور سائر کبائر مین اگر اللہ چاہے گا بخشے گا نہین تو
عذاب کریگا نزدیک فقیر کے عذاب دوزخ موقت ہو یا مخلد مخصوص ہے ساتھ کفر و صفات کفر کے کما سیجئ تحقیقه
اور اہل کبائر جنکے گناہون کی مغفرت نہین ہوئی ہے توبہ سے یا شفاعت سے یا مجرد عفو و احسان سے
اور نیز اون کبائر کی تکفیر آلام و محن و شدائد دنیوی و سکرات موت سے نہین ہوئی ہے امید ہے کہ انکو
عذاب مین ایک جماعت کے لئے عذاب قبر پر کفایت کرین اور دوسری جماعت کو باوجود محن قبر کے ساتھ
اہوال قیامت و شدائد حشر کے اکتفا کرین اور گناہ باقی نچھوڑین کہ وہ محتاج عذاب نار کا ہو کریمہ الذین
آمنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم اولئك لھم الامن موید اسی بات کو ہے کیونکہ مراد ظلم سے اسجگہ شرک ہے
واللہ اعلم بحقایق الامور کلہا کوئی یہ کہے کہ بعض سیئات غیر کفر کی جزا مین بھی عذاب دوزخ آیا ہے کما
قال تعالی ومن قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالدا فیھا اور اخبار مین وارد ہے کہ جو شخص ایک نماز
فرض عمدا قضا کریگا اوسکو ایک حقبہ دوزخ مین عذاب کرینگے تو عذاب دوزخ مخصوص ساتھ کفار کے
نہ ٹہیرا اسکا جواب یہ ہے کہ عذاب قاتل کا مخصوص ساتھ مستحل قتل کے ہے اور مستحل قتل کافر ہے کما
ذکرہ المفسرون اور سیئات غیر کفر مین جو عذاب دوزخ کا آیا ہے وہ شائبہ صفات کفر سے خالی نہین
ہوگا جیسے استخفاف اوس سیئہ کا اور بے پروائی اوسکے بجالانے مین اور اوامر و نواہی شرعیہ کو
خوار رکہنا حدیث مین آیا ہے شفاعتی لاھل الکبائر من امتی اور دوسری جگہ فرمایا ہے امتی امة

مرحومة الاحزاب لما في الآخرة یہ اخبار اور آیت متفق ہہ اسکو موید ہین اور احوال اطفال مشرکین اور ان
کفنہ شوہیں جبال دمشرکین زمان حضرت رسول کا دوسرے مکتوب مین لکھا ہے ۲۰ زیادت ونقصان
ایمان مین علما کا اختلاف ہے امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الایمان لا یزید ولا ینقص
اور امام شافعی نے فرمایا ہے کہ یزید وینقص اسمین شک نہین کہ ایمان عبارت ہے تصدیق
یقینی قلبی سے اسمین گنجایش کم وبیش کی نہین ہے اور جو شے زیادت ونقصان کو قبول کرتی ہے
وہ داخل دائرہ ظن ہے نہ یقین غایت مافی الباب یہ ہے کہ اعمال صالحہ کے بجا لانے سے اوس یقین کو ایک
جلا حاصل ہوتی ہے اور اعمال غیر صالحہ سے وہ یقین مکدر ہو جاتا ہے سو کم وبیشی باعتبار اعمال کے انجلا
مین اوس یقین کے ثابت ہے نہ نفس یقین مین ایک جماعت نے یقین کو منجلی اور روشن پاکر اوس یقین
سے زیادہ کہا جسمین وہ چمک دمک نہ تہی گویا بعض نے یقین غیر منجلی کو یقین نہین جانا اوسی یقین منجلی
کو یقین جانکر ناقص کہدیا دوسری جماعت تیز نظر نے دیکہا کہ رجوع اس کم وبیشی کا طرف صفات یقین کے
ہے نہ طرف نفس یقین کے اسلئے انہون نے یقین کو غیر زائد وناقص کہا جیسے دو آئینہ ہون اور ایک
زیادہ نورانیت رکہتا ہو اور دوسرا کم ایک شخص اون دونون کو دیکہہ کر یہ بات کہی کہ اس آئینہ مین انجلا ونمایند
زیادہ ہے اور اس دوسرے مین اتنی جلا ونمایندگی نہین ہے اور دوسرا شخص یہ بات کہے کہ دونون
آئینہ برابر ہین کچہہ زیادت ونقصان انمین نہین ہے تفاوت فقط انجلا ونمایندگی مین ہے کہ یہ صفات مین
آئینہ کے پس اسجگہ نظر اس شخص ثانی کی صائب ہے اور طرف حقیقت شے کے نافذ اور نظر شخص اول
کی مقصور ہے اوس نے صفت سے طرف ذات کے تجاوز نکیا دیر فع اللہ الذین امنوا منکم والذین
اوتوا العلم درجات یہ تحقیق جسکے اظہار کی توفیق اس فقیر کو ہوئی اس سے اعتراضات مخالفین کے
جو عدم زیادت ونقصان ایمان پر کرتے ہین دور ہو گئے اور ایمان عامہ مومنین کا جمیع وجوہ مین مثل
ایمان انبیاء علیہم السلام کے نہ ٹہیرا اسلئے کہ ایمان انبیاء کا جو سراپا منجلی ونورانی ہے اوسکے ثمرات
ونتائج چند در چند زیادہ ہین ایمان عامہ مومنین سے جو کہ ظلمات وکدورات رکہتا ہے علی تفاوت
درجاتہم اسیطرح ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کہ ایمان تمام امت سے وزن مین زیادہ ہے باعتبار
اوسی انجلا ونورانیت کے ہے زیادتی ایمان کی راجع طرف صفات کاملہ کے ہوتی ہے دیکہو انبیاء
نفس انسانیت مین برابر عامہ ہین اور حقیقت وذات مین متحد تفاضل اونکا اعتبار انہین صفات

کاملہ کے ہے اور جو کوئی صفات کاملہ نہین رکھتا ہے وہ گویا اس نوع ہی سے خارج ہے اور خواص فضائل سے اوس نوع کے محروم ہے باوجود اس تفاوت کے نفس انسانیت مین کوئی کم وبیشی نہین آتی ہے اور یہ بات نہین کہہ سکتے کہ وہ انسانیت قابل زیادت ونقصان ہے واللہ سبحانہ الملہم للصواب کہتے ہین کہ مراد تصدیق ایمان سے نزدیک بعض کے تصدیق منطقی ہے کہ شامل ظن ویقین ہے بصورت مین کم وبیشی کو نفس ایمان مین گنجائش ہوگی لکن صحیح یہ ہے کہ مراد تصدیق سے اسجگہ یقین واذعان قلبی ہے نہ معنی عام کہ ظن کو بھی شامل ہو ۲۱ امام اعظم کہتے ہین انا مؤمن حقا امام شافعی کہتے ہین انا مؤمن انشاءاللہ تعالیٰ حقیقت مین یہ نزاع لفظی ہے مذہب اول باعتبار ایمان حال کے ہے اور مذہب ثانی باعتبار مآل وانجام کار کے لکن تحاشی صورت استثنار سے اولی واحوط ہے کما لا یخفی علی المنصف ۲۲ کرامات اولیار حق ہے اور بسبب کثرت وقوع خوارق عادات کے یہ بات اولیار کیلئے ایک عادت مستمرہ ہوگئی ہے منکر کرامات کا منکر علم عادی وضروری ہے نبی کا معجزہ مقرون ساتھ دعوئے نبوت کے ہوتا ہے اور ولی کی کرامت اس بات سے خالی ہوتی ہے بلکہ مقرون باعتراف متابعت نبی ہوتی ہے فلا اشتباہ بین المعجزۃ والکرامۃ کما زعم المنکرون ۲۳ ترتیب درمیان خلفار راشدین کے وہی ترتیب خلافت کی ہے لکن فضلیت شیخین کی باجماع صحابہ وتابعین ثابت ہوئی ہے جسطرح کہ ایک جماعت اکابر ائمہ نے اسکو نقل کیا ہے منجملہ اونکے ایک امام شافعی ہین شیخ ابوالحسن اشعری کہتے ہین ان تفضیل ابی بکر ثم عمر علی بقیۃ الامۃ قطعی ذہبی نے کہا ہے قد تواتر عن علی فی خلافتہ وکرسی مملکتہ وبین الجم الغفیر من شیعتہ ان ابا بکر وعمر افضل الامۃ ورواہ عن علی نیف وثمانون رجلا پہر ایک جماعت کو گنکر یہ کہا ہے فقبح اللہ الرافضۃ ما اجہلہم اور بخاری نے علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا خیر الناس بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر ثم رجل آخر فقال ابنہ محمد بن الحنفیۃ ثم انت فقال انما انا رجل من المسلمین ذہبی نے بسند صحیح علی مرتضی سے روایت کیا ہے کہ اونہون نے کہا ہے بلغنی ان رجالا یفضلوننی علیہما ومن وجدتہ فضلنی علیہما فہو مفتری علیہ ما علی المفتری دارقطنی کا لفظ یہ ہے لا اجد احدا فضلنی علی ابی بکر وعمر الا جلدتہ جلد المفتری اسطرح کی روایات علی سے اور صحابہ دیگر سے بتواتر مروی وثابت ہین کسیکو مجال انکار نہین ہے یہانتک کہ

عبدالرزاق نے کہ اکابر شیعہ علیؓ سے تھے یون کہا ہے افضل الشیخین بتفضیل علی ایاھما علی نفسہ والالما فضلتہما کفی بی وزرا ان احبہ ثم اخالفہ یہ سب روایات صواعق محرقہ سے مستفاد ہین ترتیبی تفضیل عثمانؓ کی سو اکثر علما اہل سنت اسی بات پر ہین کہ افضل بعد شیخین کے عثمان ہین پھر علی ائمہ اربعہ مذاہب کا مذہب یہی ہے اور وہ توقف جو فضیلت عثمان مین امام مالک سے نقل کیا گیا ہے قاضی عیاض کہتے ہین کہ امام نے اوس سے رجوع کیا اور عثمان کو افضل ٹھہرایا ہے علی مرتضی پر قرطبی نے کہا وھو الاصح انشاء اللہ تعالی اسیطرح وہ توقف جو کہ عبارت امام اعظم رح سے سمجھا ہے کہ من علامات السنۃ والجماعۃ تفضیل الشیخین و حب الختنین نزدیک اس فقیر کے محل اس عبارت کا دوسرا ہے زمان خلافت ختنین مین ظہور فتن و اختلال امور کا بہت ہوا تہا اور لوگون کے دل مین اس راہ سے کدورت ہوگئی تہی اس بات کو ملاحظہ کر کے انکے حقمین لفظ محبت کو اختیار کیا ہے اور انکی دوستی کو علامت سنت ٹھہرایا ہے بغیر اسکے کہ کوئی شائبہ توقف کا ملحوظ ہو وکیف کہ کتب حنفیہ مشحون ہین اس عبارت سے کہ افضلیتہم علی ترتیب خلافتہم بالجملہ افضلیت شیخین کی یقینی ہے اور افضلیت عثمان کی اوسسے کم ہے لکن احوط یہ ہے کہ منکر افضلیت عثمان بلکہ افضلیت شیخین کو ہم حکم کفر کا نہین کرین گے بلکہ مبتدع و گمراہ کہین گے اسلئے کہ علما کو اوسکی تکفیر مین اختلاف ہے اور قطعیت مین اس اجماع کے قیل و قال ہے یہ منکر قرین یزید بید ولت ہے کہ بواسطہ اتحاد اوسکے لعن مین توقف کیا گیا ہے جو ایذا حضرت صلعم کو براہ ایذائے خلفاء راشدین پہنچتی ہے مثل اوس ایذا کے ہے جو کہ طرف سے اماین کے آپ کو پہنچی ہے ! اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یؤخذ وقال تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ مولانا سعدالدین نے عقائد نسفی مین دربارہ اس افضلیت کے جو کچھہ الفاظ سمجھا ہے وہ انصاف سے دور ہے اور جو تردید کی ہے وہ بے حاصل ہے اسلئے کہ علما کی نزدیک یہ امر مقرر ہے کہ افضلیت باعتبار کثرت ثواب الٰہی کے اسجگہ مراد ہے نہ وہ افضلیت جو بمعنی کثرت ظہور فضائل و مناقب کے ہے کہ اسکا اعتبار نزدیک عقلاء کے نہین ہے کیونکہ سلف نے صحابہ تھے یا تابعین مقدر

فضائل ومناقب کہ حضرت امیر کے نقل کئے ہین کسی صحابی کے نقل نہین کئے یہانتک کہ امام
احمد نے فرمایا ہے ماجاء لاحد من الصحابة من الفضائل ما جاء لعلی معہذا امام احمد
نے حکم کیا ہے ساتہ افضلیت خلفاء ثلثہ کے اِس سے معلوم ہوا کہ وجہ فضلیت کی اور کچہہ ہے سوا
ان فضائل ومناقب کے اور اطلاع اوس افضلیت پر شاہدین دولت وحی کو میسر تہی کہ صراحةً
یا قرینةً اونہون نے یہ بات معلوم کی تہی اور وہ خود اصحاب پیغمبر تہے تو یہ قول شارح عقائد نسفی
کا کہ اگر مراد افضلیت سے کثرت ثواب ہے تو واسطے توقف کے ایک جہت ہے ساقط ہے کیونکہ
توقف کو اوسوقت گنجایش تہی کہ اوس افضلیت کو پہلے صاحب شریعت سے صریحًا یا دلالةً معلوم
نکیا ہوتا اور جب معلوم کر لیا ہے ثواب کسلیئے توقف کرنا چاہیئے اور اگر معلوم نہین کیا ہے تو پہر کسلیئے
حکم افضلیت کا دیتے ہین اور جو شخص ان سب کو برابر جانے اور ایک کے فضل کو دوسرے پر
فضول سمجہے وہ خود ابو الفضول ہے اور عجب طرح کا فضولی ہے کہ اجماع اہل حق کو فضول جانتا ہے
اور وہ جو صاحب فتوحات مکیہ نے کہا ہے کہ سبب اونکی ترتیب خلافت کا اونکی مدت عمر تک کچہہ دلیل
مساوات افضلیت پر نہین ہے اسلیئے کہ امر خلافت اور بات ہے اور بحث فضیلت اور بات سو اگر
یہ بات تسلیم بہی کیجائے تو یہ بات اور مثل اسکے اور باتین شطحیات مین سے ہین لائق تمسک کے نہین
ہین اکثر معارف اونکے جو علوم اہل سنت سے جدا جا پڑے ہین صواب سے دور ہین اونکی متابعت
نہین کرتا مگر وہی شخص جسکا دل بیمار ہے یا مقلد صرف ہے ۴۲ جو منازعات ومشاجرات درمیان
صحابہ کے گزرے ہین اونکو محامل نیک پر صرف کرنا چاہیئے کہ یہ بات ہوی وتعصب سے دور ہے
تفتازانی نے باوجود افراط کے حُبّ علی مین کہا ہے وما وقع من المخالفات والمحاربات لم یکن
عن نزاع فی خلافة بل عن خطأ فی الاجتهاد حاشیہ خیالی مین کہا ہے فان معاویة
واحزابه بغوا عن طاعته مع اعترافهم بانه افضل اهل زمانه وانه لا احق بالامامة منه لشبهة هی
ترك القصاص عن قتلة عثمان رضی اللّٰہ عنہ اور حاشیہ کمال مین خود علی مرتضی سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کہا اخواننا بغوا علینا ولیسوا کفرة ولا فسقة لما لهم من التاویل اور شک نہین ہے کہ خطائے
اجتہادی ملامت سے دور ہے اور طعن وتشنیع سے مرفوع اسلیئے مراعات حقوق صحبت خیر البشر
صلعم کو نصب العین رکہہ کر جمیع اصحاب کرام کو ساتہ نیکی کے یاد کرنا چاہیئے اور حضرت کی دوستی سے

انکا دوستدار ہونا چاہئیے من احبّہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی ابغضہم سے ظاہر ہے
کہ جو محبت میرے صحاب سے متعلق ہے یہ وہی محبت ہے جسکا تعلق مجھسے ہے یہی حال بغض کا ہے
کہ جو بغض اونسے متعلق ہے یہ وہی بغض ہے جو کہ مجھسے تعلق رکہتا ہے ہمکو ساتہ محاربان حضرت امیرکے
کے کوئی آشنائی نہین ہے بلکہ جگہ اسکی ہے کہ ہم اونسے آزار مین ہون لکن جو کہ وہ اصحاب حضرت
صلعم مین آور ہمکو حکم ہے کہ ہم اونسے محبت رکہین اور اونکے بغض وایذا سے ہم منع کئے گئے ہین ناچار
ہم سب کو دوست رکہتے ہین بسبب دوستی رسول خدا صلعم کے اور اونکے بغض وایذا سے بہاگتے ہین
کہ یہ بغض وایذا منجر طرف آنحضرت صلعم کے ہوتی ہے ہان اتنی بات ضرور ہے کہ ہم محق کو محق اور
مخطی کو مخطی کہین گے حضرت امیر حق پر تھے اور اونکے مخالف خطا پر اس سے زیادہ کچھ کہنا سننا فضول
ہے انتہی کلام المجدد رضی اللہ عنہ واللہ اعلم

فصل بیانمین جسکے عقیدہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

بعد حمد ونعت کے شاہ صاحبؒ نے لکھا ہے کہ مین اللہ کو اور اون ملائکہ وجن وانس کو جو حاضر ہین
گواہ کرتا ہون کہ میرا عقیدہ تہ دل سے یہ ہے کہ اس جہان کا ایک صانع ہے قدیم جو کہ ہمیشہ تہا اور ہمیشہ
رہیگا اوسکا وجود واجب اور اوسکا عدم ممتنع ہے وہ کبیر متعال ہے متصف ہے ساتہ جمیع صفات کمال
کے منزہ ہے سارے صفات نقص وزوال سے وہی خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے جمیع
معلومات کا قادر ہے سارے ممکنات پر مرید ہے جمیع کائنات کا سمیع بصیر ہے کوئی اوسکا شبہ نہین اور
نہ کوئی ضد وند ومثل ۲ اوسکے وجوب وجود مین کوئی شرکت نہین رکہتا اور نہ استحقاق عبادت
مین اور نہ کوئی خلق وتدبیر مین اوسکا شریک ہے مستحق عبادت یعنی اقصیٰ غایت تعظیم کا وہی ہے شفاء
مرض وعطاء رزق وکشف ضر وہی کرتا ہے نہ کوئی اور جب کسی شے کو کن کہتا ہے تو وہ ہو جاتی
ہے لکن نہ اس معنی سے کہ سبب عادی ظاہری ہوتا ہے جسطرح کہا کرتے ہین کہ طبیب نے بیمار کو
شفا دی اور امیر نے لشکر کو رزق دیا کہ یہ امر کچھہ بات ہے اگرچہ لفظ مین اشتباہ ہو کوئی اوسکا ظہیر یعنی
پشت پناہ نہین ہے وہ اپنے غیر مین حلول نہین کرتا اور نہ کسی غیر کے ساتہ متحد ہوتا ہے کوئی حادث

اوسکی ذات انکے ساتھ قائم نہین ہے اور نہ اوسکی ذات مین کسیطرح کا حدوث ہے حدوث تو تعلق صفات
مین ساتھ متعلقات صفات کیے ہے یہانتک کہ افعال ظاہر ہوتے ہین حقیقت یہ ہے کہ تعلق بھی حادث
نہین ہے بلکہ حادث متعلق بالفتح ہے اسی جگہ سے ظہور احکام تعلق کا بسبب تفاوت متعلقات متفاوت
ہوا کرتا ہے اللہ تعالی حدوث و تجدد سے من جمیع الوجوہ بری ہے نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز
مین ہے نہ جہت مین نہ اوسکی طرف اشارہ ہو سکے بلفظ اینجا و انجا اور نہ اوسپر حرکت و انتقال جم سکے
اور نہ اوسکی ذات و صفت مین تبدل یا جہل یا کذب آ سکے وہ تو اوپر عرش کے ہے جسطرح کہ اوسنے
اپنے نفس کا وصف کیا ہے لکن یہ اوپر ہونا اوسکا عرش پر کچھہ بمعنی تحیز و جہت نہین ہے بلکہ کنہ اس تفوق
و استوار کا کوئی نہین جانتا مگر اللہ اور وہ لوگ جو علم مین راسخ ہین جنکو اللہ نے اپنے پاس سے علم دیا ہے
۴۷ اللہ تعالی دن قیامت کے آنکھون سے مومنین کو نظر پڑیگا دو طرح پر ایک یہ کہ اونپر ایک انکشاف
تام بلیغ ہوگا جو کہ نری تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہے تو گویا یہ آنکھہ ہی سے دیکھنا ہوا مگر یہ رویت
بغیر موازاۃ و مقابلہ و جہت و لون و شکل ہوگی اسی صورت کے معتزلہ وغیرہم قائل ہین سو یہ حق
ہے خطا معتزلہ کی فقط اتنی بات مین ہے کہ وہ رویت کی تاویل اسی معنی کے ساتھ کرتے ہین پس بس
یا رویت کو اسی معنی مین منحصر سمجھتے ہین دوسری طرح یہ ہے کہ اللہ تعالی بہت سی صورتون مین
متمثل ہو جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے اوسوقت اہل ایمان اوسکو اپنی آنکھونسے مع شکل و لون و مواجہہ
کے دیکھین گے جسطرح کہ خواب مین واقع ہوتا ہے اور حضرت نے اوسکی خبر دی ہے کہ رایت
ربی فی احسن صورۃ پس جو کچھہ دنیا مین اندر خواب کے دیکھتے ہین اوسکو وہان عیانا دیکھین گے
ہم انہین دو وجہ کو سمجھتے اور اعتقاد کرتے ہین اور اگر مراد اللہ و رسول کی رویت سے سوا ان دو
وجہ مذکور کے اور کچھہ ہو تو ہم ایمان لائے ہین اگرچہ ہمکو بعینہ وہ مراد معلوم نہو ۴۸ اللہ نے جو
چاہا وہ ہوا اور جو نچاہا وہ نہوا سارے کفر و معاصی اوسکی خلق اور ارادہ سے ہوتے ہین نہ انکی
رضا سے وہ اپنی ذات و صفات مین کسی شے کا محتاج نہین ہے اور نہ کوئی اوسپر حاکم ہے اور نہ کوئی
شے اوسپر کسی کے واجب کرنے سے واجب ہوتی ہے ہان وہ کبھی وعدہ کرکے پورا کرتا ہے
جسطرح حدیث مین آیا ہے فهو ضامن علی الله اوسکے سارے افعال متضمن ہین حکمت پر افحسبتم
انما خلقنٰکم عبثا اور متضمن ہین مصلحت کلیہ پر جسکو وہی جانتا ہے اوسپر لطف جزئی

خاص یا اصلح خاص واجب نہین اوس سے کوئی قبیح صادر نہین ہوتا ہے اور نہ وہ اپنے فعل و
حکم مین طرف کسی جور وظلم کے منسوب ہو سکتا ہے بلکہ خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
بات نہین ہے کہ وہ کسی شئے سے اپنے نفس کو مستکمل کرتا ہو یا اوسکو کوئی حاجت وغرض لگی ہو کہ یہ
ضعف و قبیح ہے اوسکے سوا کوئی حاکم نہین ہے عقل کو کچہہ حکم و دخل حسن و قبح اشیاء مین نہین ہے
اور نہ اسباب مین کہ فعل کیون سبب ہے ثواب و عقاب ہین بلکہ حسن و قبح اشیاء کا اللہ کی قضا و حکم
سے ہے اوسی نے لوگون کو مکلف کیا ہے پہر کسی بات کیوجہ مصلحت کو عقل پا لیتی ہے اور سببیت
اوسکی واسطے ثواب و عقاب کے سمجہہ جاتی ہے اور بعض امور ایسے ہین کہ بے بتائے رسول کے
دریافت نہین ہو سکتے ۵ اللہ کی ہر صفت واحد بالذات غیر متناہی بحسب تعلق و تجدد ہے
یہ تجدد اگر ہے تو تعلق مین بمعنی مذکور ہے ؎

اینجا ز فیض پیر مغان بزم وحدت ست — در پردہ دارد ہیچ کثرت نمائی را

۶ اللہ تعالے کے فرشتے ہین علوی مقرب و موکل ہین کتابت اعمال و حفظ عباد پر مہالک سے وہ
طرف خیرات کے بلاتے ہین بنی آدم کو لمہ خیر کرتے ہین ہر ایک کے لئے ایک مقام معلوم ہے وہ اللہ
کی نافرمانی نہین کرتے بلکہ جو کچہہ اوسکا حکم ہوتا ہے وہی بجالاتے ہین ۷ شیاطین بہی اللہ کی
مخلوق ہین یہ بنی آدم کے لئے لمہ شر کرتے ہین ۸ قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جسکو بطور
وحی کے ہمارے نبی صلعم پر بہیجا ہے وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب
او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء حقیقت وحی کی یہی ہے ۹ اللہ کے نامون اور
صفتون مین الحاد کرنا جائز نہین ہے بلکہ اطلاق متوقف ہے شرع پر ۱۰ معاد جسمانی حق ہے
اجساد محشور ہون گے اونکے اندر روح پہیری جائے گی وہ بدن یہی بدن ہون گے جو شرعاً
و عرفاً ہین گرچہ طویل یا قصیر ہون جسطرح آیا ہے کہ دانت کافر کا برابر کوہ احد کے ہو گا یا الطف ہون جسطرح
کہ صفت اہل جنت مین آیا ہے یہ ویسی بات ہے جیسے بچا جوان اور بوڑہا ہو جاتا ہے گو ہزار بار
اوسمین تبدل اجزاء کا ہو ۱۱ مجازات و حساب و صراط حق ہین جنت و نار بہی حق ہین یہ
دونون آج کے دن موجود ہین اور باقی رہینگی لیکن نص مین تصریح اونکے مکان کی نہین آئی ہے
بلکہ جس جگہ اللہ نے چاہا وہان ہین ہمکو کچہہ احاطہ اللہ کی خلق و عوالم کا نہین ہے ۱۲ مسلمان

صاحب کبیرہ ہمیشہ دوزخ مین نرہیگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِن تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم
سیاٰتکم عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اتنی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ کے افعال دنیا و آخرت مین
دو طرح پر ہوا کرتے ہین ایک موافق سنت جاری بین الخلق والعباد کے دوسرے بر سبیل خرق عادت
سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے جو بلا توبہ مرگیا ہے بطور خرق عوائد کے جائز ہے یہی وجہ تطبیق
کی ہے درمیان ان نصوص کے جو بادی نظر مین متعارض نظر آتے ہین ۱۳ شفاعت حق ہے
واسطے اوسکے جسکے لئے رحمن اذن دیگا حضرت کا شفاعت کرنا واسطے اہل کبائر کے اپنی امت
مین سے ثابت ہے آپ پہلے شافع پہلے مشفع ہون گے اور جس جگہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد
اوس سے وہ شفاعت ہے جو بغیر اذن و رضائے الٰہی کے ہوگی ۱۴ عذاب قبر کا اور
تنعیم قبر کی واسطے مومن کے اور سوال منکر نکیر کا اور مبعوث ہونا رسل کا طرف خلق کے اور
تکلیف دینا اللہ کا اپنے بندون کو ساتھ امر و نہی کے زبان رسل پر حق و ثابت ہے ۱۵ اللہ
کے رسول چند امر مین ممتاز ہین جو اونکے غیر مین بر سبیل اجتماع نہین ہوتے ہین وہی امور
دلیل ہین اونکی نبوت پر جیسے خرق عوائد یعنی معجزات ناقضات عادات اور جیسے سلامت فطرت
اور کمال اخلاق وغیرہا ۱۶ انبیاء کفر سے اور اصرار کرنے سے کبائر و فواحش و قبائح پر معصوم
ہین اللہ تعالےٰ عصمت اونکی تین طرح پر کرتا ہے ایک یہ کہ اونکو سلامت فطرت و کمال اعتدال
اخلاق پر پیدا کرتا ہے اونکو شروع ہی سے کچھہ رغبت معاصی مین نہین ہوتی ہے بلکہ اونسے
متنفر رہتے ہین دوسرے یہ کہ اونکو اسبات کی وحی کرتا ہے کہ معاصی پر عقاب کیا جاتا ہے
اور طاعات پر ثواب دیا جاتا ہے یہ وحی اونکو معاصی سے روکتی اور باز رکھتی ہے تیسرے
یہ کہ اللہ تعالےٰ درمیان اونکے اور معاصی کے ساتھ پیدا کرنے کسی لطیفہ غیبی کے حائل ہو
جاتا ہے جسطرح کہ صورت یعقوب علیہم السلام کی انگشت بدندان قصۂ یوسف علیہ السلام مین
ظاہر ہوئی تھی ۱۷ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین ہین اونکے بعد کوئی نبی نہوگا
اونکی دعوت سارے انس و جن کو عام ہے وہ اسی خاصہ کی وجہ سے اور بسبب دیگر خواص
کے جو مثل اسکے ہین افضل انبیاء ہین ۱۸ کرامات اولیاء کی حق ہے اولیاء وہ مومنین ہین
جو عارف ہین اللہ اور اوسکی صفتون کے اور اپنے ایمان مین محسن ہین اللہ تعالےٰ اپنے

بندون مین سے جسکو چاہتا ہے اکرام کرتا ہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء ۱۹ ہم گواہی دیتے ہین جنت وخیر کی واسطے عشرہ مبشرہ اور فاطمہ و خدیجہ و عائشہ وحسن وحسین رضی اللہ عنہم کے اور سائر صحابہ و اہل بیت کی توقیر کرتے ہین اور اونکی عظم محل کے اسلام مین معترف ہین اسیطرح اہل بدر و اہل بیعۃ الرضوان کے لئے شہادت جنت کی ادا کرتے ہین ۲۰ ابوبکر امام حق ہین بعد رسول خدا صلعم کے پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی اور پادشاہی گزنشت آئی ابوبکر افضل مردم ہین بعد حضرت کے ہمارا مطلب یہ نہین ہے کہ وہ من جمیع الوجوہ افضلیت رکھتے تہے یہانتک کہ نسب وشجاعت وقوت وعلم واشالہا کوبہی عام وشامل ہو بلکہ معنی عظم نفع اسلام ہے دو امیر اور دو وزیر امت حضرت کے یہی ابوبکر وعمر تہی باعتبار ہمت بالغہ کے اشاعت حق مین کیونکہ حضرت صلعم دو جہتین رکہتے تھے ایک ہمت سے اللہ تعالے سے اخذ کرتے دوسری جہت سے خلق کو دیتے سو ان دونون صاحبون کو بابت اعطاء خلق اس تالیف وجمع وتدبیر حرب مین ہاتھ طولیٰ تہا اس اعتبار سے انکو اورون پر فضیلت حاصل ہے اور یون تو سارے صحابہ ہمارے امام وپیشوا ہین دین مین اونکو برا کہنا حرام ہے اور اونکی تعظیم واجب ۲۱ ہم کسیکو اہل قبلہ مین سے کافر نہین کہتے مگر اوس امر مین جسمین کہ نفی صانع قادر مختار یا عبادت غیر اللہ یا انکار معاد یا انکار نبی وسائر ضروریات دین ہو ۲۲ امر معروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ کسی فتنہ مین نہ ڈالے اور یہ گمان ہو کہ وہ امر ونہی مقبول ہوگی ہذہ عقیدتی ادین اللہ تعالیٰ بہا ظاہرا وباطنا والحمد للہ اولا واخرا انتہی حسن العقیدۃ اس اعتقاد کے بعض الفاظ پر کتاب الانتقاد مین تنقید کی گئی ہے واللہ اعلم

ف جوکہ دارومدار عقیدہ کا رد شرک واختیار توحید ومسئلہ صفات پر ہے اسلئے اسجگہ بیان حجۃ اللہ البالغہ کو ضمیمہ حسن العقیدۃ کا کیا گیا لکن بطریق اختصار شاہ صاحب رح نے لکہا ہے کہ عبادت کہتے ہین اقصی تذلل کو اور یہ اقصی تذلل طرف سے غیر کے یا تو صورۃً ہوتا ہے جیسے قیام یا سجود کرنا یا نیتہً ہوتا ہے جیسے کسی فعل سے نیت تعظیم کی ہو جسطرح کہ رعیت ملوک کی یا تلامذہ استاد کی تعظیم کیا کرتے ہین ان دو صورت کے سوا کوئی تیسری صورت نہین ہے ملائکہ نے آدم کو اور اخوان یوسف نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ تحیت کیا تہا اور سجدہ اعلی صورت تعظیم کی ہے تو یہ بات واجب ٹہیری کہ تمیز ہو مگر نیت سے مگر یہ بات ابتک منقح نہین ہوئی اور جو نبی اپنی قوم مین مبعوث ہوا وسنے

ضروری حقیقت شرک کی اونکو سمجھائی اور ان دونوں درجوں مین تمیز کیا اور درجہ مقدسہ کو واجب مین حصر فرمایا اگرچہ
الفاظ متقارب ہوں پھر جو لوگ مریض شرک تھے وہ کئی طرح پر تھے ایک وہ مین جو بالکل اللہ کے جلال کو بھول گئے
اونہوں نے سوای شرکا کے کیکو نہ پوجا اور اپنی ہر حاجت اونہین کی طرف مرفوع کی اور اللہ پاک کی طرف اصلا التفات
نکیا اگرچہ وہ بنظر برہانی یہہ بات جانتے تھے کہ انصرام سلسلہ وجود کا اللہ ہی کی طرف ہے اور کیتنے یہہ اعتقاد کیا
کہ سید مدبر اللہ تعالیٰ ہے لکن کبھی وہ اپنی کسی بندہ کو خلعت شرف و تالہ دیکر بعض امور خاصہ مین اوسکو متصرف کر دیتا ہے
اور اوسکی شفاعت حقمین اپنے بندون کے قبول فرماتا ہے جسطرح کوئی ملک الملوک اقطار ارض مین اپنی طرف
سے ایک ایک بادشاہ مقرر کرکے تدبیر ملک کے سوائے امور عظام کے اوسکے سپرد کر دیتا ہے اسلئے اسکے زبان
اونکو بندہ کہنے سے لڑکھڑاتی ہے ناچار اونکو برابر خدا کے ٹھہراتا ہے پھر اس سے بھی عدول کرکے ابنا
اللہ و محبا حبیب خدا نام رکھتا ہے اور آپ کو اونکا بندہ کہنے لگتا ہے جیسے عبد المسیح و عبد العزی وغیرہما جمہور
یہود و نصاریٰ و مشرکین اور بعض غلاۃ منافقین امت اسلام کا اب تک یہی مرض ہے اسیلئے اشیاء محسوسہ کو
کہ مظان اشراک مین کفر ٹھہرایا ہے جیسے سجدہ اصنام و ذبح اوثان و حلف باسم اصنام و امثال ذلک الغرض
حقیقت شرک کی یہہ ہے کہ انسان بعض مردم معظمین مین آثار عجیبہ کو جو اوس سے صادر ہوتے ہین یہہ
اعتقاد کری کہ صدور ان آثار کا اسلئے ہوا ہے کہ وہ شخص متصف ساتھہ کسی ایک صفت کے صفات کمال
سے ہے کہ ویسی صفت اوسکے جنس مین معہود نہین ہے بلکہ مختص بواجب جل مجدہ ہے غیر مین پائی نہین جاتی
مگر یہہ کہ اوسکو خلعت الوہیت پہنا دی جائے یا غیر اپنی ذات سے فنا ہو کر باقی بذات خدا ہو جائے یا مانند اسکے
جسکا اعتقاد یہہ معتقد انواع خرافات سے رکھتا ہے سو منجملہ اون امور کے جنکو شریعت محمدیہ نے مظنات شرک
ٹھہرایا ہے ایک یہہ ہے کہ وہ لوگ اصنام و نجوم کو سجدہ کرتے تھے اللہ نے فرمایا لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا
للہ الذی خلقہن اشراک فی السجدہ کو اشراک فی التدبیر بھی لازم ہے دوسرے یہہ کہ وہ اپنی حوائج مین استعانت
بغیر اللہ کرتے تھے جیسے شفاء مریض و غناء فقیر اور اونکی نذر مانتے تھے واسطے بر آمد مطلب کے اور اونکے
نامون کو پڑھتے تھے بامید برکت اسلئے اللہ نے کہا کہ تم اپنی نمازین یون کہو ایاک نعبد و ایاک نستعین
اور فرمایا ولا تدعوا مع اللہ احدا مراد دعا سے اسجگہہ استعانت ہے تیسرے یہہ کہ وہ بعض شرکا کا نام بنات
اللہ و ابناء اللہ رکھتے تھے اس سے اونکو سخت نہی کی گئی چوتھے یہہ کہ اونہوں نے اپنے مولویوں اور درویشون
کو اللہ کے سوا ارباب ٹھہرایا تھا یعنے وہ اسبات کے معتقد تھے کہ جسکو وہ حلال حرام کر دین وہی نفس الامر مین

حلال وحرام ہے کما قال تعالے اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ پانچوین یہہ کہ وہ ذبح سے اصنام و نجوم کا تقرب حاصل کرتے تھے کبھی وقت ذبح کے اونکا نام پکارتے اور کبھی انصاب مخصوصہ پر ذبح کرتے سو اس بات سے منع کئے گئے چھٹے یہہ کہ وہ سوائب وبحائر چھوڑتے تاکہ تقرب شرکا رکا ہاتہ آئے اللہ نے فرمایا ماجعل اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ساتوین یہہ کہ حق مین کچھہ لوگون کے اونکا یہہ اعتقاد تھا کہ اونکے نام مبارک ومعظم ہین اور اونکے نام کی جھوٹی قسم کہانا مستوجب حرمان ہے مال واہل مین اور اسلیئے دوسرون کو اونکے قسم دلاتے سو ان باتون سے منع کئے گئے اور حضرت نے فرمایا من حلف بغیر اللہ فقد اشرک بعض محدثین نے کہا ہے کہ یہ حدیث بمعنے تغلیظ وتہدید ہے لیکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک مراد اس سے یمین منعقدہ ویمین غموس باسم غیر اللہ باعتقاد مذکور ہے آٹھوین حج کرتے تھے واسطے غیر اللہ کے مواضع متبرکہ جو مختص بشرکا رتھے وہان جاکر واسطے تقرب کے اوترتے شرع نے اس سے منع کیا اور حضرت نے فرمایا لاتشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد نوین یہہ کہ اپنی اولاد کا نام عبدالعزی عبد شمس ونحو ہما رکھتے تھے حدیث مین آیا ہے کہ حوا نے اپنے ولد کا نام عبدالحارث رکھا تھا یہہ وحی شیطان تھی فہذہ اشباح وقوالب للشرک نہی الشارع عنہا لکونہا قوالبہ واللہ اعلم ف جسطرح اللہ پر ایمان لانا واجب ہے اسیطرح اللہ کی صفات پر ایمان لانا فرض ہے اسبات کا معتقد ہو کہ اللہ ساتہہ صفات علیا کے متصف ہے اس سے ایک دروازہ درمیان بندہ اور خدا کے کہل جاتا ہے اور اللہ کے مجد وکبریا کا انکشاف ہوتا ہے سارے ملل سماویہ کا قاطبۃ بیان صفات پر اور اون عبارات کے استعمال مین لانے پر جسطرح کہ وہ وارد ہین اور اسبات پر کہ اونمین استعمال سے زیادہ کچھہ بحث نکرین اجماع ہے قرون مشہود لہا بالخیر اسی پر گزرے ہین پہر ایک گروہ مسلمین نے اونسے بحث کی اور تحقیق معانی مین بغیر کسی نص اور برہان قاطع کے لگ گئے حضرت نے کہا ہے تم خلق مین فکر کرو نہ خالق مین اور اس آیت مین وان الی ربک المنتہی فرمایا لافکرۃ فی الرب سو اللہ کی صفتین مخلوقات محدثات نہین ہین اور تفکر کرنا اونمین اسیقدر ہے کہ حق ساتہہ ان صفات کے کسطرح متصف ہوا ہے یہی گویا تفکر ہے خالق مین ترمذی نے حدیث ید اللہ ملأی مین کہا ہے قال الائمۃ نؤمن کما جاء من غیر ان یفسر او یتوہم ہکذا قال غیر واحد من الائمۃ منہم سفیان الثوری ومالک بن انس وابن عیینۃ وابن المبارک انہ تروی ہذہ الاشیاء ویؤمن بہا ولا یقال کیف اور دوسری جگہہ مین کہا ہے ان اجراء ہذہ الصفات

كما هي ليس بتشبيه وانما التشبيه ان يقال سمع كسمع وبصر كبصر اور حافظ ابن
حجر عسقلانی کہتے ہین لم ينقل عن النبي صلعم ولا من احد من الصحابة من طريق صحيح التصريح بوجوب
تاويل شئ من ذلك يعني المتشابهات ولا المنع من ذكره ومن المحال ان يامر الله نبيه بتبليغ ما انزل
اليه من ربه وينزل عليه اليوم اكملت لكم دينكم ثم يترك هذا الباب فلا يميز ما يجوز نسبته اليه تعالى
مما لا يجوز مع حثه على التبليغ عنه بقوله ليبلغ الشاهد الغائب حتى نقلوا اقواله وافعاله واحواله وما
فعل بحضرته فدل على انهم اتفقوا على الايمان به على الوجه الذي اراد الله تعالى منها واوجب تنزيهه عن مشابهة المخلوقات
بقوله ليس كمثله شئ فمن اوجب خلاف ذلك بعدهم فقد خالف سبيلهم انتهى مین کہتا ہون کہ درمیان سمع وبصر و
قدرت وضحک وکلام واستوار کے کچھہ فرق نہین ہے کیونکہ مفہوم ان سبکا نزدیک اہل لسان کی غیر لایق جناب قدس کے ہی
کیا ضحک مین کچھہ استحالہ ہے مگر اسی جہت سے کہ وہ مستدعی دہان ہے اسیطرح کلام مین یا بطش ونزول مین کوی استحالہ
ہے مگر اسی جہت سے کہ یہہ دونون خواہان دست وپا ہین یہی حال سمع وبصر کا ہے کہ مستدعی اذن وعین ہین واللہ
اعلم پر کہا ہے واستطال هؤلاء الخائضون على معشر اهل الحديث وسموهم مجسمة ومشبهة وقالوا هم المسترون
بالبلكفة وقد وضح على وضوحا بينا ان استطالتهم هذه ليست بشئ وانهم مخطئون في مقالهم رواية ودراية
وخاطئون في طعنهم ائمة الهدى **ف** ایمان لانا قدر پر اعظم انواع برسی ہے اسیطرح اسبات پر کہ عبادت حق ہے اللہ
کا بندون پر اسلئے کہ منعم حقیقی وہی ہے اور وہی اپنے ارادہ سے اونکو جزا دیگا اور یہہ عبادت بندون سے
مطلوب ہے جسطرح کہ سائر اہل حقوق اپنی حقوق کا مطالبہ کیا کرتے ہین **ف** بنیا وشرایع کی تعظیم شعائر خدا پر ہے
اس سے اللہ کا تقرب حاصل ہوتا ہے قال تعالے ومن يعظم شعائر الله فانها من تقوى القلوب انتہی مین کہتا ہون تعظیم
شعائر وشرایع الہیہ کے اوسی جگہہ پائی جاتی ہے جہان کہ شریعت وشعیرہ مین کوئی زیادتی ونقصان طرف سے کسی
انسان کے ظاہر نہین ہوتا ہے اور جسجگہہ کہ اہل بدعت نے اپنی مستحسنات کو ساتہہ شرع کے ملا دیا ہے وہان یہ
تعظیم بالکل مفقود ہے اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام دينا یہہ آیت شریف باواز
بلند یہ پکارتی ہے کہ دین کامل اور نعمت دین تمام اور اسلام مرضی خالق انام ہے اسمین اب کچھہ کم وبیشی نہین ہوسکتی
ہے اب جس کسینے آرا ر رجال یا قیل وقال اہل ہوا کو دین مرضی ٹھرایا وہ مخالف ہے اس آیت کا اوسنے کچھہ قدر اس بشارت
کی اور کچھہ وقعت اللہ کے شعائر کی نسمجہی اوسنے توگویا اپنی ہوائی نفس کو اپنا معبود بنایا اور مشرک یا مبتدع ہوگیا
افرايت من اتخذ الهه هواه یہ آیت رد تقلید پر بہی ایک حجت بالغہ ہے واللہ اعلم ۔

فصل بیان مین عقیدہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح کی مطابق کتاب فارسی مالابد منہ

اللہ تعالے اپنی ذات پاک سے موجود ہے اور ساری چیزین اوسکی ایجاد سے موجود ہین اور اپنی وجود و بقا مین اوسکے محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین ہی ذات و صفات و افعال سب مین یگانہ ہی کسیکو کسی امر مین اوسکی ساتہہ شرکت نہین ہے نہ ہستی و زندگی اوسکی ہمجنس وجود و حیات اشیاء ہے نہ علم اوسکا مشابہ علم خلق نہ سمع و بصر و ارادہ و قدرت و کلام اوسکا ساتہہ ان اشیاء مخلوقات کے مجانس و مشارک ہی سوا مشارکت نام کے کوئی مجانست مشارکت انکو ساتہہ اوسکی نہین ہے اوسکے صفات و افعال اوسکی ذات کیطرح بیچون و بیچگون ہین مثلا علم اوسکا ایک ایسی صفت قدیم اور انکشاف بسیط ہی کہ ساری معلومات ازل تا ابد کو مع احوال متناسب و متضاد کلیہ و جزئیہ اور اوقات مخصوصہ ہر ایک شی کی جانتا ہے اوسے معلوم ہے کہ زید فلان وقت مین زندہ ہے اور فلان وقت مین مردہ و ہکذا اسیطرح کلام اوسکا ایک کلام بسیط ہے جسکی تفصیل یہ تمام کتب منزلہ ہین خلق و تکوین ایک ایسی صفت ہے جو مختص ہے ساتہ اوسکے ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو پیدا کر سکے ساری ممکنات جوہر ہون یا عرض یا افعال اختیاریہ عباد سبب اوسکے مخلوق ہین اوسنے ان اسباب و وسائط کو اپنا روپوش کیا ہے بلکہ ثبوت پر اپنے فعل کے دلیل ٹہرایا ہی چنانچہ عقلا حرکت جمادات سے سراغ محرک کا پا لیتے ہین اور جانتے ہین کہ یہہ حرکت لایق حال اس جماد کی نہین ہی اسکا فاعل کوئی اور ہی ہے اسیطرح وہ عقل والے جنکی بصیرت سرمہ شریعت سے مکتحل ہے یہہ بات جانتے ہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن کو گو کوئی فعل ہو منجملہ افعال کے یا کوئی عرض منجملہ اعراض کی پیدا نہین کر سکتا ہے ہان اتنا فرق افعال اختیاریہ و حرکت جمادات مین ثابت ہے اور ایمان لانا ساتہہ اوسکے واجب کہ اللہ تعالے نے بندون کو ایک صورت قدرت و ارادہ کے دی ہے اور عادت اللہ کی یون ہی جاری ہے کہ جب کوئی بندہ قصد کسی فعل کا کرتا ہے تو اللہ تعالے اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے اور وجود مین لاتا ہے اسی صورت ارادہ کی بنیاد پر بندہ کو کاسب کہتے ہین اور اوسپر مدح و ذم و ثواب و عذاب مترتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان سے کفر ہے اور نیز خلاف شرع اور خلاف بداہت عقل ہے غیر اللہ کو خالق کسی چیز کا جاننا بہی کفر ہے اسلیئے حضرت صلعم نی قدریہ کو مجوس اس امت کا فرمایا ہے اللہ تعالے کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی چیز اوسکے اندر حلول کرے وہ سارے اشیاء کا محیط ہے ساتہہ احاطہ ذاتی کی اور قرب و معیت رکہتا ہے ساتہہ اشیاء کی لیکن نہ ایسا احاطہ و قرب کہ ہمارے

فہم قاصر کے لائق حال ہو کہ یہہ لائق اوسکے جناب اقدس کے نہین ہے اور جو کچہہ کشف وشہود سے معلوم کرین
اوس سے بہی منزہ ہی غیب پر ایمان لائے اور جو کچہہ مکشوف و مشہود ہو وہ سب شبہ ومثال ہے اوسکی نیچے لائے
نفی کی رکہی حضرات اور بزرگان دین نے اسیطرح فرمایا ہے ہمکو ایمان لانا چاہیئے کہ حقتعالے محیط جملہ اشیاء ہے
اور قریب ہے ہم نہین جانتے کہ معنے احاطہ وقرب ومعیت کے کیا ہین اسیطرح اوسکا مستوی ہونا عرش پر اور
سماناد ولمین مومن کے اور اوترنا آخر شب کو آسمان پائین پر کہ احادیث ونصوص مین آیا ہے اسیطرح ہات منہہ
جسکے ساتہہ نصوص ناطق ہین سب پر ایمان لانا چاہیئے اور معنی ظاہر پر اونکو حمل نکرے اور اونکی تاویل مین نہ
پڑے بلکہ تاویل کو حوالہ علم الہی کرے تاکہ غیر حق کو حق نجانے کہ اللہ تعالے کی صفات وافعال مین سواے جہل وحیرت
کے بشر کو کچہہ حصہ نہین ہے بلکہ ملائکہ کو بہی کچہہ نصیب نہین نصوص کا انکار کرنا کفر ہے اور تاویل اونکی جہل مرکب ؎
دور بینان بارگاہ الست ؛ غیر ازین پی نبردہ اند کہ ہست ؛ اللہ کے قرب ومعیت کی ایک اور نوع بہی ہے
کہ اوسکے ساتہہ نوع اول کے سواے مشارکت اسمی کے کچہہ شرکت نہین وہ خواص عباد کو نصیب ہے جیسے ملائکہ
انبیاء اولیا عامہ مومنین بہی اوسطرح کے قرب سے بے بہرہ نہین ہین اس قرب کے درجات بے انتہا ہین کسی
حد پر نہین ٹہرتے حضرت مولوی فرماتے ہین ؎ ای برادر بے نہایت درگہی ست ؛ ہرچہ بروی می رسی
بروی مایست ؛ جو خیر وشر وجود مین آتا ہے اور بندہ جس کفر وایمان وطاعت وعصیان کا مرتکب ہوتا ہے وہ سب
اللہ کی ارادہ سے ہے لیکن حق تعالے کفر ومعصیت سے خوشنود نہین ہے اوسپر عذاب مقرر فرمایا ہے طاعت وایمان
سے راضی ہے اوسپر وعدہ ثواب کا کیا ہے ارادہ اور چیز ہے اور رضا اور چیز ف اگر انبیاء علیہم السلام مبعوث
نہوتی کوئی شخص راہ ہدایت کی نپاتا اور علوم حقہ تک نہ پہنچتا سب نبی برحق ہین پہلے پیغمبر آدم علیہ السلام ہین اور
سب پیغمبرون سے افضل محمد صلعم خاتم النبیین ہین آپکا معراج اور رات کو مکہ سے مسجد اقصی تک اور وہان سے آسمان ہفتم
وسدرۃ المنتہی تک حق ہی آسمانی کتابین جو انبیاء پر اوترین توریت وانجیل وزبور وقرآن مجید اور صحیفہای ابراہیم
وغیرہ سب حق ہین سب انبیاء اور سب کتابون پر ایمان لانا چاہیئے لیکن اس ایمان لانیمین گنتی پیغمبرون کی
اور گنتی کتابونکی ملحوظ نرکہے کہ انکی گنتی کسی دلیل قطعی سے ثابت نہین ہے سب نبی صغائر وکبائر سے معصوم ہین
جو بات حضرت صلعم سے بدلیل قطعی ثابت ہو چکی ہے اوس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور اسکی بہی تصدیق کرے
کہ فرشتے اللہ کے بندے ہین گناہون سے معصوم ہین مردی وزنی سے پاک ہین کہانے پینے کے محتاج نہین ہین
وحی کو پہنچاتے ہین عرش کو اوٹہاتے ہین جس کام پر مقرر ہین اوسپر قائم ہین انبیاء وملائکہ باوجودیکہ اشرف

مخلوقات اور مقربین درگاہ ہین لیکن مثل مخلوقات کے کچہہ علم و قدرت نہین رکہتے ہین مگر اوتنا علم جو اللہ نے اون کو
دیا ہے یا اوتنی قدرت جو خدا نے اونکو بخشی ہی یہ بہی اللہ کی ذات و صفات پر ویسا ہی ایمان کہتے ہین جیسا کہ سارے
مسلمان رکہتے ہین اور دریافت کنہ مین عجز و قصور کے معترف ہین اور ادائی حقوق بندگی مین ساتہہ شکر توفیق الہی کے
ناطق ہین اللہ کے خاص بندون کو اللہ کی صفات واجبی مین شریک رکہنا یا اونکو عبادت مین شریک کرنا کفر ہے جسطرح
اور کفار بسبب انکار انبیار کے کافر ہو گئے اسیطرح نصارے نے عیسے علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور مشرکین عرب نے
ملائکہ کو خدا کی لڑکیان کہا اور اونکے لئے علم غیب تسلیم کیا کافر ہو گئے انبیار و ملائکہ کو صفات الہی مین شریک نہ کرنا
چاہیئے اور غیر انبیار کو صفات انبیار مین شریک بنانا نچاہیئے عصمت سوا انبیار و ملائکہ کے کسی دوسرے کے لئے اصحاب و
اہلبیت سے ثابت نکرے اور متابعت کو انبیار پر مقصور رکہے حضرت نے جس بات کی خبر دی ہے اوسپر ایمان لائے
اور جو کچہہ فرمایا ہے اوسپر عمل کرے اور جس سی منع کیا ہے اوس سی باز رہے اور جس کسی کا قول و فعل باوجود
قول و فعل پیغمبر سے مخالفت رکہتا ہو اوسکو رد کرے حضرت نے خبر دی ہے کہ سؤال منکر و نکیر کا قبر مین حق ہے اور
عذاب قبر کا خاص واسطے کافرون کے اور واسطے بعض گناہگارونکے حق ہے اور اوٹہنا بعد موت کے دن
قیامت کو حق ہے اور نفخ صور کا واسطے مارنے اور جلانے کے حق ہے اور پہٹنا آسمانون کا اور بکہرنا ستارون
کا اور اوڑنا پہاڑون کا اور ویران ہونا زمین کا نفخہ اولی سے اور نکلنا مردون کا قبر سے اور پیدا ہونا جہان
کا پہر نئے سر سے نفخہ ثانیہ سے حق ہے حساب قیامت کے دن کا اور تولنا اعمال کا ترازو مین اور گواہی دینا
اعضا کا اور پار ہونا پل صراط سے جو دوزخ کی پشت پر ہوگا اور تلوار سے زیادہ تیز اور بال سی زیادہ باریک
حق ہے کوئی بجلی کی طرح کوئی ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کی طرح کوئی آہستہ گزر کریگا کوئی دوزخ مین گریگا
انبیار و اولیا کا شفاعت کرنا حق ہے حوض کوثر حق ہے اوسکا پانی دودہ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ
میٹہا ہے اوس حوض پر کوزے ہونگے جیسے ستارے جو کوئی اوسکا پانی پیئے گا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا
ف اللہ تعالے چاہے تو گناہ کبیرہ کو بے توبہ کے بخشدے اور چاہے تو صغیرہ پر عذاب کرے جو شخص
اخلاص سے توبہ کرتا ہے اوسکا گناہ البتہ موافق وعدہ الہی کے بخشدیا جاتا ہے کافر ہمیشہ دوزخ مین معذب
رہین گے مسلمان گنہگار اگر دوزخ مین جائینگے تو انجام کو خواہ جلد خواہ دیر مین البتہ دوزخ سے باہر نکلین
گے اور بہشت مین داخل ہونگے پہر ہمیشہ بہشت مین رہین گے مسلمان گناہ کبیرہ کرنے سے کافر نہین
ہوتا ہے اور نہ ایمان سے خارج **ف** انواع عذاب دوزخ جسکی خبر پیغمبر صلعم نے دی ہے جیسے سانپ

بچہو زنجیر طوق آگ گرم پانی زقوم غسلین یعنی تہوہڑ اور دہوون اور جو قرآن مین منطوق ہے اور انواع
نعیم جنت جیسے طرح طرح کے کہانے پینے حور قصور وغیرہ ہین یہہ سب حق ہین بڑی عمدہ نعمت بہشت کی خدا کا
دیدار ہے مسلمان اللہ پاک کو بہشت مین بے پردہ دیکہین گے بے جہت و بے کیف و بیمثال وایمان عبارت ہے
تصدیق دل سے ہمراہ گرویدہ ہونیکے اور ہمراہ تصدیق زبانی کے لیکن زبان کی تصدیق وقت ضرورت کے
ساقط ہو جاتی ہے **ف** حضرت کے اصحاب سب کے سب عادل تہے اگر کسی سے احیانا کوئی معصیت ہوگئی تہی
تو وہ تائب ومغفور ہوگئی متواترات نصوص قرآن وحدیث مدح صحابہ سے لبریز ہین خود قرآن ہی
مین یہہ بات آئی ہے کہ وہ باہم محبت ورحمت رکہتے تہے اور کافرون پر سخت و درشت تہے جو کوئی صحابہ
کو آپکا دشمن اور بے الفت باہم جانے وہ قرآن کا منکر ہے اور جو کوئی اونکے ساتہہ دشمنی وغصہ رکہے تو
قرآن مین اوسپر اطلاق کفر کا آیا ہے یہہ لوگ وحی کے اوٹہانیوالے اور قرآن کی روایت کرنے والے ہین
منکر صحابہ کو ایمان رکہنا قرآن وغیرہ ایمانیات ومتواترات پر ممکن نہین ہے صحابہ کے اجماع ونصوص سے ثابت
ہے کہ ابوبکر افضل اصحاب ہین پہر عمر ساری صحابہ نے ابوبکر کو افضل جانکر بیعت کی پہر اشارہ ابوبکر سے
خلافت عمر پر بعد ابوبکر کے بسبب فضل عمر کے اجماع کیا اور بعد عمر کے تین دن تک صحابہ نے مشورہ کرکے عثمان
رضی اللہ عنہ کو افضل جان کر اونکی خلافت پر اجماع کیا پہر اونسے بیعت کی بعد عثمان کے سارے اصحاب مہاجرین
والضار جو مدینہ مین تہے اونہون نے علی مرتضی سے بیعت کی جس شخص نے علی مرتضی سے منازعت کی وہ
مخطی ہے لیکن سوء ظن ساتہہ اصحاب کے نکرنا چاہیئے اور اونکی مشاجرات کو محمل نیک پر اوتارنا چاہیئے اور
ہر ایک صحابی کے ساتہہ محبت واعتقاد رکہنا چاہیئے یہہ ہین عقائد اہل حق کے اپنے اکثر مبانی ومعانی اس
عقیدہ کے حضرت قاضی صاحب رح نے مکتوب **۲۶۶** حضرت مجدد الف ثانی رح سے اخذ کئے ہین چنانچہ
مراجعت سے طرف اصل کتاب کے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم

فصل بیان مین عقائد ضروریہ اسلام کی بموجب رسالہ نجاتیہ شیخ محمد فاخر زائر عباسی الہ آبادی ثم المکی رح کی

پہلی بات جو طالب نجات کو لازم ہے تصحیح عقائد کے ہے مطابق کتاب وسنت کے بدون جہکنے کے طرف کسیکے
قول کے اور یہہ بات اس زمانہ مین بہت دشوار ہے اسلئے کہ عقول واہیہ اہل عالم ضلالت علوم فلاسفہ وآرا

اہل کلام مین اسقدر نہمت ہین کہ کوئی شخص طرف کتاب وسنت کے سر نہین اوٹہاتا بلکہ قرآن وحدیث کو کام
سے معزول جانتا ہے اور جو شخص مطابق کتاب وسنت کے بات کرتا ہے اوسکو سنت سے بیگانہ گنتا ہے والی
اللہ المشتکے شر الی اللہ المشتکی لیکن جبکہ کتاب وسنت سے موافقت حاصل ہوجائے تو پہر کسیکے قول کی مخالفت
سے کچہہ نڈرے کاشنا من کان ؎ اذا رضیت عنی کرام عشیرتی ❊ فلا زال غضبان علی لئامہا
تکلیف ایمان کی مفہوم ومنطوق کتاب وسنت پر ہے اور دون کی رائے کی پیروی کرنا منظور نہین ہے ف
اعتقاد سلف صالح یعنے صحابہ وتابعین وتبع تابعین وائمہ مجتہدین اور اونکی تلامذہ کا یہ ہے کہ اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات سے ویسا ہی ہے جیسا کہ اوسنے قرآن شریف مین اپنا وصف کیا ہے جس چیز کے ساتہ اوسنے
اپنی ذات کو متصف کیا ہے اوسکے ساتہ اوس کو متصف جانے اور جس چیز سے اپنی ذات کو مقدس ومنزہ
فرمایا ہے اوس سے اللہ کو منزہ ومقدس رکہے اثبات ونفی مین قرآن کی پیروی کرنا چاہیئے ماثبت کو
ثابت منفی کو منفی جانے وہ ایک ہی ازل سے ابد تک موجود ہے جمیع صفات کمال کے ساتہہ متصف ہے
نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ جنتا ہے نہ جنا گیا ہے کوئی اوسکا ہمسر نہین ہے حکیم ہے جو کچہ کرتا ہے حکمت سے
کرتا ہے اور جو چاہے سو کرے اوسکے سارے کمالات بالفعل ہین وہ قدیم ازلی ابدی ہے اوسکے لئے
صفات قدیمہ قایم بالذات ثابت ہین جیسے حیات وعلم وقدرت وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام ف
یہہ سمع وبصر وصفت متغایر علم کے ہین چنانچہ تتبع قرآن کریم کا اسی پر گواہی دیتا ہے کیونکہ علم کو ذکر
معلومات مین وارد کیا ہے اور سمع کو بیان مسموعات مین ذکر کیا ہے اور بصر کو بیان مبصرات مین عیان
فرمایا ہے سمیع وبصیر کو طرف علیم بمسموعات وعلیم بمبصرات کے راجع کرنے مین تحریف قرآن وحدیث کے
لازم آتی ہے اور جس کسی سے سمع وبصر منتفی ہوگی اوسکو سمیع وبصیر نکہین گے اور قباحت اس قول
کی کچہہ پوشیدہ نہین ہے ف یہہ جو کہتے ہین کہ اللہ کا کلام حرف وصوت نہین رکہتا ہے سو یہ بہی
خلاف کتاب وسنت کے ہے اور عقل مین بہی نہین آتا کہ اوسکا کلام حرف وصوت نرکہتا ہو جسطرح کہ
کسی انسان کی سارے اعضا مفقود ہون بلکہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین ہے اوسیکی طرف سے
آغاز ہوا اوسیکی طرف عود کریگا لفظ ومعنی اوسکے سب خدا کی طرف سے ہین جبرئیل علیہ السلام فقط
ناقل ہین اور محمد مصطفے صلعم کا کام سوا ے نقل وبلاغ کے اور کچہ نہین ہے جس کسی کی زبان پر
اس کلام مقدس نظام سے کچہ گزرا وہ اللہ ہی کا کلام تہا جسکے ساتہ اوسنے تکلم کیا اور جبرئیل نے سچ مچ

سنکر اوتارا اور یقیناً وہ حضرت پر اوترا جو کوئی یہ بات کہے کہ وہ کلام کسی فرشتہ یا بشر کا ہے اوسکا مسکن سقر ہے
اللہ کے تکلم کا طریقہ اللہ ہی جانے کوئی اور کیا جانے کیفیت اوسکی حوالہ علم خدا ہے تعالی اللہ ان یکون شبیہا
بمخلوقاتہ فی شئ من ذاتہ وصفاتہ یہ گمان کہ طریق تکلم کا جسطرح کہ حیوانات مین معروف ہے اوسیمین منحصر
ہی ٹہیک نہین ہے اسی گمان نے ایک جمع کثیر کو ورطۂ ہائلہ تاویل مین ڈال کر ساحل نجات سے دور لیجا کر غریق
گرداب اضطراب کردیا ہے وہ ساحل نجات یہ تہا کہ جو کچہ کتاب وسنت مین آیا ہے اوسپر ایمان لانا واجب تھا
تسبیح وتکلم کرنا سنگ وسنگریزہ ودرخت کا کہ منجملہ معجزات آنحضرت صلعم کے ہین غیر طریق معہود تکلم پر تہا پس
اگر اللہ تعالے کہ ہر چیز پر قادر ہے بدون طریق عادی کے تکلم فرمائے تو اسمین کیا محال لازم آتا ہے یہ کلام نفسی
جو کہ کتب اشاعرہ مین مذکور ہے کتاب وسنت سے اوسکا رائحہ تک بہی استشمام نہین ہوتا اور تمیز اوسکا صفت
علم سے بجز اعتبار معتبر کے ہو نہین سکتا **ف** اللہ تعالے بالاے عرش فوق سموات ہے عرش وماحواہ العرش
سب اوسکے ہاتہ مین مانند ایک دانہ رائی کے ہاتہ مین ایک شخص کے ہے علم اوسکا محیط کائنات علوی وسفلی ہے
ماکان ومایکون سب اوسکے احاطہ مین ہے چنانچہ خود فرمایا ہے کتاب محکم مین الرحمن علی العرش استوی اور کہا ہے
احاط بکل شئ علما یہ صفت استوار کی قرآن شریف مین سات جگہہ آئی ہے اصل یہ ہے کہ جو چیز جسطرح پر
وارد ہے اور قرآن مین آئی ہے اوسکو اسیطرح پر اعتقاد کرنا چاہیے اور اوسکی تاویل نکرنا چاہیے اور اوسکو اوسکی
صورت سے پہیرنا نچاہیے جیسے یہ آیت الیہ یصعد الکلم الطیب وقولہ رافعک الی وقولہ بل رفعہ اللہ الیہ
وقولہ تعرج الملائکۃ والروح الیہ وقولہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ وقولہ یخافون ربہم
من فوقہم وقولہ تنزیل الکتاب من اللہ العزیز الحکیم وقولہ ءامنتم من فی السماء اور قول اللہ کا جو فرعون
سے بجواب موسی علیہ السلام کہ میرا اللہ آسمان پر ہے بطور تعرض نقل کیا ہے کہ یاھامان ابن لی صرحا لعلی
ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا قرآن شریف مین ادلۂ علو علی
اعلے کے اس سے زیادہ تر بہی ملتی ہین اور یہ ادلہ نص ہین یا ظاہر اس امر پر کہ اللہ تعالے فوق خلق وفوق عرش
اور اپنے مخلوقات سے بائن اور جدا ہے ساتہ اوس معنی ومراد کے جو کہ لائق اوسکے جناب قدس کی ہے
اور تاویل کرنا انکا اخراج ہے نص یا ظاہر کا اوسکے معنی سے وذلک لایجوز قطعا الا عند المعارضۃ بمثلہ
ودونہ خرط القتاد اور یہ قول اللہ تعالے کا لیس کمثلہ شئ کچہ منافی اسکی نہین ہے اسلئے کہ مماثلت
یا تو ساتہ جمیع وجوہ کے مراد ہے جسطرح کہ اہل سنت کہتے ہین یا اخص اوصاف مین جسطرح کہ معتزلہ کا

قول ہے تو یہ دونون صورتین مماثلت کی اسجگہہ مفقود ہین اور اس سے کچھہ تغیر باری تعالے کا ایک حال سے
دوسرے حال پر کہ امارات حدوث ہی لازم نہین آتا اسلئے کہ جسطرح اُسکو ایجاد عالم اور تسمیہ بالموجد سے کچھہ تغیر
نہوا اسیطرح خلق عرش اور اس وصف سے کہ وہ اُس عرش پر مستوی ہے کچھ تغیر نہین ہوا یہی حکم احادیث
شریفہ نبویہ کا ہے کہ جو کچھ اُنمین آیا ہے اُس سب پر ایمان لانا چاہیئے اور صرف و تاویل عقول ضعیفہ کو ایک
حلقہ بیرون در شمار کرنا چاہیئے منجملہ اس باب کے جو کہ ثابت ہوا ہے حدیث[1] بخاری و مسلم ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے
حقمین اوس لوحکے جسپر یہ لکھا گیا ہے سبقت رحمتی علی غضبی فھو عندہ فوق العرش دوسری روایت
مین لفظ موضوع آیا ہے تیسری روایت مین مکتوبۃ عندہ آیا ہے دوسری[2] حدیث بخاری کی انس سے قصہ
معراج مین یون ہے دنی الجبار رب العزۃ وتدلی اسی قصہ مین یہ بھی ہے قال لہ موسی ارجع الی ربک
یہ بھی اسی قصہ مین ہے کہ فعلا بہ الی الجبار تبارک وتعالی فقال وھو مکانہ تیسری[3] حدیث مسلم مین آیا
ہے کہ جاریہ سے پوچھا این اللہ فقالت فی السماء قال انھا مومنۃ چوتھی[4] حدیث ابو سعید مین نزدیک شیخین
کے یہ ہے انا امین من فی السماء پانچوین[5] حدیث زینب بنت جحش مین نزدیک بخاری کے آیا ہے زوجنی
اللہ من فوق سبع سموات چھٹی[6] حدیث ابو داود کے یون ہے ربنا الذی فی السماء تقدس اسمک ساتوین[7]
حدیث ترمذی کی ابن عمر سے یہ ہے ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء اسکو ترمذی نے
حسن صحیح کہا ہے آٹھوین[8] حدیث انس کی ہے مسند شافعی مین بابت فضائل جمعہ کے وھو الیوم الذی استوی
فیہ ربک تبارک وتعالی علی العرش نوین[9] حدیث جابر کی ہے نزدیک ابن ماجہ کے فاذا الرب قد اشرف
علیھم من فوقھم دسوین[10] حدیث انس کی ہے نزدیک بخاری کے درباب شفاعت فادخل علی ربی
وھو علی عرشہ اور بعض الفاظ بخاری مین یون آیا ہے فاستاذن ربی فی دارہ گیارہوین[11] حدیث
نزول رب تعالی کی ہے طرف آسمان دنیا کے ہر رات کو غرضکہ اس باب مین بہت حدیثین ہین جنکا استقصا
اس مختصر مین دشوار ہے اور موضع انکے بسط کا اور ہے انتہی مین کہتا ہون ایک جملہ صالحہ اس باب استوا کا
کتاب و سنۃ سے میرے رسالہ احتوار مین کہ اردو ہے اور اسیطرح رسالہ انتقاد مین کہ عربی ہی مذکور ہے اور بہت
سے ادلہ صحیحہ اون مین مع اقوال ائمہ و سلف مرقوم ہین ف اقوال صحابہ و تابعین و تبع تابعین و ائمہ مجتہدین
و تلامذہ ائمہ اس مقدمہ مین بغایت کثرت آئے ہین اور کسیقدر کتاب تنزیہ الذات والصفات من درن الالحاد
والشبہات تالیف امام محمد بن محسن عطاس رح مین منقول ہین لیکن آیات و احادیث مغنی ہین اُنسے الصباح

یعنی عن المصباح بیہقی رح نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حقتعالے آسمان مین ہے نہ زمین
مین اور خود امام صاحب نے فقہ اکبر مین فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ کہے کہ مین نہین جانتا کہ میرا رب آسمان مین
ہے یا زمین مین تو وہ کافر ہو گیا اسلئے کہ اللہ کہتا ہے الرحمن علی العرش استوی اور عرش اوسکا فوق سبع
سموات ہے شیخ ابو الحسن اشعری نے کتاب ابانہ مین اس عقیدہ کی شرح کی ہے اور اسکے قائل ہوئے ہین اور
شیخ عبد القادر جیلی رح کہ قطب الاولیا ہین اسی عقیدہ پر تھے کتاب غنیۃ الطالبین مین کہ منجملہ انکی بدائع تحریرات
مقدسہ کے ہے اسی اعتقاد کو بیان فرمایا ہے پس جو لوگ کہ اللہ کی کتاب اور مصطفے صلعم کی احادیث پر ایمان
رکھتے ہین اور امام ہمام ابو حنیفہ رح کے مقلد ہین اور ہر شیخ اشاعرہ کے ملتزم اور قطب برحق کے معتقد ہین
اونکو لازم ہے کہ بال برابر اس عقیدہ سے تجاوز نکرین اور ہمرنگ اس عقیدہ والونکے ہو جائین اور دوسرونکے
آرار و اہوا کیطرف نہ جھکین **ف** دیدار خدا کا آخرت مین جسطرح کہ چودہوین رات کا چاند دکہائی دیتا ہے
حق ہے اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ رویت نہ مکان مین ہوگی نہ جہت پر نہ مقابلہ و اتصال شعاع کے ساتھ اور نہ
ثبوت مسافت کے ساتھ سو کتاب و سنت اس سے خاموش ہین حدیثین رویت کی بتواتر پہنچی ہین اور آیہ شریفہ
وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرہ اسی پر دلیل ہے اور سلف صالحین و ائمہ مجتہدین نے اسپر اجماع
کیا ہے **ف** جہمیہ نے خدا کو اون صفات کے ساتھ متصف بتایا ہے جو کہ سوائے عدم محض کے کہین نہین
ملتین رویت و استوا و سائر صفات کے نفی کی ہے خذلہم اللہ تعالے ائمہ اہل سنت ہمیشہ اثبات حق و رد
باطل مین جد و اجتہاد رکھتے ہین فعلیکم باتباعہم فانہم مع الحق **ف** کلام عینیت صفات مین ساتھ
ذات کے اور زیادت صفات مین ذات پر ایسی چیز ہے کہ کتاب اللہ مین کہین انکی ہوا او ر بو نہین ملتی مگر اسیقدر
کہ اللہ تعالے موصوف بصفات کمال ہے اسلئے حق مین نافی صفات کے خوف عظیم ہے اور جو شخص کہ عینیت کا
قائل ہے اور جو کہ لاعین ولا غیر کہتا ہے اور جو کہ زائد ذات پر اعتبار کرتا ہے اوسنے ایسے امر مین خوض کیا
ہے جسکے ساتھ وہ مکلف نہین ہے اور اوسنے ایسی چیز عقائد مین داخل کی ہے جو کہ قبیل عقائد سے نہین ہے
عفا اللہ تعالی عنا و عنھم **ف** عالم مع جمیع اجزا اپنے کے حادث ہے اور مسبوق بعدم اللہ تعالے
کے اختیار و ارادہ سے ایک ایک فرد اوسکی کتم عدم سے منصہ وجود پر جلوہ گر ہوئی ہے اور اوسیکے تقدیر
سے مقدر ٹھہری ہے اور اندازہ پایا ہی جو کچھ اوسنے روز ازل مین مقرر فرما دیا ہے کوئی چیز اوس سے تجاوز
نہین کر سکتی وہ ہر دن ایک شان مین ہے تعطیل و بیکاری کو اوسکی ساحت کمال مین کوئی راہ نہین ہے

ف بندے اپنے افعال مین اختیار رکھتے ہین کہ اُسکے سبب سے مثاب ومعاقب ہوتے ہین اور حسن اُن افعال کا اوسکی رضا ومحبت سے ہے اور قبح اُنکا اوسکی رضا ومحبت سے نہین ہے بلکہ محض اوسکی ارادہ سے ہے ثواب دینا حسنات پر اور عقاب کرنا سئیات پر اوسکا عدل ہے کسینے اُسپر اسکام کو واجب نہین کیا ہے مگر یہ وہ خود اپنے اوپر واجب کرلے ان اللہ کتب علی نفسہ الرحمۃ آیات واحادیث اسی بات پر دلیل ہین

ف صحت تکلیف کے معتمد ہے فعل وتمیز وبلوغ پر یہ جو کہتے ہین کہ استطاعت ہمراہ فعل کے ہے قرآن و حدیث اسکے ساتھ ناطق ہنین ہے بندہ کو اس خیر کی تکلیف نہین دیجاتی ہے جوکہ اُسکی وسع مین نہین ہے

ف افعال عباد کے مخلوق خدا اور فعل عبد ہین واللہ خلقکم وما تعملون اسی طرف مشیر ہے خلق کو خالق نے اپنے طرف منسوب کیا ہے اور عمل کا انتساب طرف لوگونکے کیا اور یہ جو کہتے ہین کہ فعل طرف سے حق کے ہے اور کسب طرف سے بندہ کے سو کچھ عقل مین نہین آتا اور کتاب وسنت یہ حکم نہین کرتی ہے

ف مقتول اپنے اجل سے میت ہے اور اجل ایک ہے ولن یوخر اللہ نفسا اذا جاء اجلھا کئی آیات شریعہ مین یہی ارشاد ہے لوگ جو کچھ حلال وحرام سے کہاتے ہین رزق ہے اور ہر شخص اپنا رزق پورا کرتا ہے اطلاق کریمہ ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا اسیطرف اشارہ کرتا ہے عذاب قبر کا واسطے کافرون اور گنہگار مومنون کے اور تنعیم اہل طاعت کے اندر قبور کے اور سوال منکرو نکیر کا اور بعث موتی اور وزن اعمال اور کتاب کا ملنا اور سوال وحساب کا ہونا اور حوض وصراط حق ہے

ف شفاعت پیغمبرون اور نیکون کی واسطے اہل کبائر وغیرہم کے باذن پروردگار جل جلالہ حق ہے اور یہ جو لوگ انبیاء وصلحاء کے قبور پر آتی ہین اور اُنکو وسیلہ ٹہراتے ہین اور شفاعت کے خواہان ہوتے ہین یہ کچھ چیز نہین ہے اسلئے کہ یہ شفعاء یہ قدرت نہین رکہتے ہین کہ بے اذن خدا کے شفاعت کرین اور جب اللہ چاہیگا کہ کسی شخص کے حق مین کچھ مکرمت کرے تو اُنسے فرمادیگا کہ تم اسکی شفاعت کرو تب وہ اُسکی شفاعت کرینگے اب یہ لوگ اگر سالہا سال گور پر آئین اور شفاعت چاہین صاحب قبر ہرگز شفاعت نہین کرسکتا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ وقال تعالی مالکم من دونہ من ولی ولا شفیع اسطرحکی آیتین اور بہی ہین جو دلالت کرتی ہین شفاعت بالاذن پر تو پہر جو کچھ مانگے وہ اللہ ہی سے کہ ہر قریب سے زیادہ تر قریب ہے کیون نہ مانگے اور اُسیکی رحمت اور آمرزش چاہے اور اُسی سے اپنے لئے کوئی شفیع طلب کرے جو کہ اُسکے اذن سے اسکا کام کردے یہ حرف اگرچہ

گور پرستو نپر گران گزر یگا لکن الحق احق بالاتباع **ف** بہشت و دوزخ موجود ہین اب فی الحال اور
باقی رہینگے اور اُنکو یا اُنکے اہل کو فنا نہو گی حضرت کی معراج بیداری مین اسی جسد اطہر کے ساتھ مسجد الحرام
سے طرف مسجد اقصے کے پہر طرف سموات و سدرۃ المنتہے کے حق ہے اشراط ساعت جسکی خبر حضرت صلعم نے
دی ہے جیسے خروج دجال و دابۃ الارض و یاجوج و ماجوج و نزول عیسے آسمان سے دنیا پر طلوع آفتاب
کا مغرب سے ظہور مہدی علیہ السلام کا وغیر ذلک سب حق ہے **ف** مرتکب کبیرہ کا کافر نہین ہے
اور ایمان مقلد کا صحیح ہے لکن وہ عاصی ہے بسبب ترک استدلال کے اور انبیاء علیہم السلام معصوم ہین تبلیغ
رسالت مین اجماعاً اسیطرح کبائر و صغائر سے اور تعمد صغائر سے مطلقاً اور قرآن مجید سے حق مین بعض
انبیاء کے جو صدور صغائر کا معلوم ہوتا ہے سو قرآن کی تحریف کرنا نچاہیئے وکان امر اللہ قدرا
مقدورا کو نظر مین رکہنا چاہیئے **ف** فضل انبیاء محمد صلعم ہین اور ملائکہ اللہ کے بندے ہین گناہ نہین
کرتے ہین اور نافرمان نہین ہوتے نکہاتے ہین نہ پیتے ہین کرامات اولیاء کی حق ہے کوئی ولی درجہ نبی کو
نہین پہنچتا ہے افضل اولیاء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہین پہتر عمر بن خطاب پہتر عثمان ذی النورین پہتر
علی مرتضے خلافت بہی اسی ترتیب پر ہے اور عشرہ مبشرہ اور سیدۃ النساء فاطمہ زہراء و امام حسن و امام
حسین اور وہ سب لوگ جنہون نے حضرت سے بشارت جنت کی پائی ہے اُنکے حق مین گواہی جنت کی
دینا چاہیئے نہ اُنکے غیر کے حق مین **ف** مسلمانون کے لئے ایک امام قرشی کا جو کہ تنفیذ احکام اسلام
پر قادر ہو اور مسلم حر مکلف ہو ضرور ہے جور و فسق سے معزول نہین ہوتا ہے نماز پیچہے ہر بر و فاجر کے
روا ہے ہر ایک کے انمین سے نماز جنازہ پڑہے اور مسح موزونکا سفر مین تین شبانہ روز کرنا اور مقیم کو
ایک رات دن کرنا جائز ہے سحر واقع ہوتا ہے اور انبیاء و غیر انبیاء پر جائز ہے اور اصابت عین بہی جائز
ہے **ف** مجتہد کبہی خطا کرتا ہے اور ایک اجر پاتا ہے اور کبہی صواب کو پہنچتا ہے اور دو اجر پاتا ہے
اسلئے کہ حق واحد معین ہے اور نصوص شرعیہ کتاب و سنت کے محمول ہین اپنے ظاہر پر جو کچہ اُنمین
سے سمجہہ مین آئے اور اطلاق اُسکا عرف مین جائز ہو اُسکا عقیدہ رکہے اور جو کہ متوہم جسمیت وغیرہ ہو
اُسکا اعتقاد بہی مطابق ظاہر کے کرے لکن اُسکے لازم متبادر سے بیزاری کرے اور مراد خدا و رسول پر اُسکو
مقبول رکہے اور اطلاق سے اُن صفات کے جو شریعت مین وارد ہوئے ہین بسبب وہم لزوم کسی شے
دیگر کے متحاشی نہو اور جو صفت جس لفظ کے ساتھ آئی ہے اُسکا اطلاق اوسی طرح پر بے تکییف کرے

یہ بات بعض مسائل مین ہر ایک فرقے نے اختیار کی ہے چنانچہ اشاعرہ وغیرہم نے رویت وغیرہ امور مین جو کہ متعلق آخرت مین راہ تاویل کو بند کر دیا ہے آور جو کچہہ وارد ہوا ہے اوسکو بے کیف قبول کرتے ہین آور معتزلہ حیات کی نفی نہین کرتے ہین آور انکے اس قاعدہ مقررہ سے جسمیت لازم آتی ہے ناچار سلب کیفیت کے قائل ہو کر ایمان لانا چاہیئے وعلی ہذا القیاس آور اہل حدیث کہ قدوۂ اہل سنت ہین ہر باب مین یہی اعتقاد رکہتے ہین اور جو کچہہ وارد ہوا ہے اوسپر ایمان لاتے ہین اور اوہام عوام مین جو کچہہ لازم آتا ہی اوسپر نظر نہین کرتے ہین فعلیکم الاسوۃ فیھم فانھم اھل رسول الله صلعم ف

اہل الحدیث ہم اہل النبی وان ✤ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا

اوس جماعت کی ہاتہ سے داد بیداد ہے جو کہ اعتقاد لائیکو اون الفاظ پر جو کہ قرآن وحدیث مین آئے ہین بوہم جسمیت ومکان کفر جانتی ہے آور الله تعالے سے نہین ڈرتی کیونکہ جو شخص ظواہر الفاظ مذکورہ پر ایمان لایا ہے اوسنے اپنے طرف سے کچہ ایجاد نہین کیا آخرت مین اگر اوس سے اسبات پر مواخذہ کیا جائیگا تو ظلم ہوگا کریمہ وان الله لیس بظلام للعبید اس مواخذہ سے منکر ہے آرا فاسدہ سے اعتقاد مقرر کرنا اور اوسکے ماورا کو کفر جاننا گو وہ الفاظ ظواہر قرآن وحدیث مین ہون حقیقت مین تخطیہ کرنا ہے قرآن وحدیث کا حق تعالے نے قرآن کریم کو واسطے بیان کے بہیجا ہے آور حضرت صلعم افصح الناس تہے وہ کسطرح ظاہر مین ایسے الفاظ اطلاق کرتے کہ اونپر اعتقاد لانا کفر ہوتا یہ جرأت ایسی جماعت سے ہوئی کہ بچہ اونمین جوان بنگیا اور جوان بوڑہا ہو گیا اور الف وعادت کہ ایک طبیعت ثانی ہے اوس سے جاہل بے تفتیش حقیقت کے مثل کور وکر کے طرف اوسکے اذعان کے دور پڑے آور اپنے حاصل ایمان کو برباد کر دیا زنہار ہزار زنہار ہرگز انکی تقلید کے راہ پر چلنا نچاہیئے اگرچہ لوگونکی نظر مین اعلم علما وشیخ المشائخ کیون نہون واللہ حق تعالے عادل ہے ہرگز اوس شخص سے جو کہ مطابق ظاہر کتاب وسنت کے کہتا ہے اور واضح قرآن وحدیث پر ایمان لایا ہے ناخوش نہوگا آوسکا عدل مقتضی ظلم کا نہین ہے آور ایمان لانا ظواہر پر بے کیف سکے مذہب صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کا ہے کوئی یہ چاہی کہ اوس جماعت سلف سے ایک حرف بہی خلاف اسکے نقل کرے ہرگز نہین کرسکتا ف میزان ووزن اعمال وصراط وسوال وجواب وغیرہ عرصہ قیامت مین امور حسیہ سے ہوگا آور معانی واعراض جسم وجواہر کے صورت مین ہو جائینگے آور نامہ اعمال مومنین وصلحا کے دست راست مین دیے جائینگے

اور نامۂ اعمال کفار و فجار کے بائین ہاتہ مین یا پس پشت سے **ف** جب اس اعتقاد کے ساتہ کہ خلاصہ
کتاب و سنت ہے چہرہ شاہد ایمان کا نورانی ہو جائے تو اب طالب نجات کو یہ چاہئے کہ تقوے و پرہیزگاری
کو کہ بنیاد اعمال کی ہے اختیار کرے اور جسکام کو کہ پیشنہاد خاطر رکہتا ہو اُسمین اس تقوے سی انحراف
نکرے آیات کتاب اللہ جو فضیلت تقوے پر دلالت کرتی ہین ڈیڑہ سو سے زیادہ ہین اور چالیس آیت
سے زیادہ ہین حکم تقوے کا کیا ہے خصائل خیر مین ذکر اُو ثنا اُ کوی چیز تقوی سے زیادہ نہین ہے اور احادیث
شریفہ مین بہی بہت کچہہ تفصیل خیر کی تقوے مین آئی ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم جو شخص متقی
ہوتا ہے اللہ اُسکا محب و ولی و مزکی و ناصر رہتا ہے اور اُسکے لئے حسن عاقبت و حسن مآب مہیا ہی
اور وہ اللہ کا مقرب ہے اُسکے لئے جنت موعود ہے یہ تقوے اُسکا زاد و لباس ہے اور شرط و سبب
مثوبت و دفع کید و امداد و مغفرت و رحمت و تکفیر سیأت و فتح برکات ہے اور ایک تفرقہ ہے درمیان
حق و باطل کے اور خروج ہے مضایق معایش سے اور ملنا ہے رزق کا اوس جگہہ سے جہان کا گمان
بہی نہو اور اوسکے لئے اجر عظیم و صلاح عمل و فلاح حال و شکر کا موجب ہے اللہ تعالے اُنے مومنونکو
حکم فرمایا ہے کہ وہ تقوے مین ایک دوسرے کے معاون رہین اور جو شخص اسکا حکم کرتا ہے اُسکی مدح
کی ہے اور سارے اولین و آخرین کو اسی تقوے کی وصیت فرمائی ہے پس اگر طالب نجات و سالک
سبیل آخرت دعوے طلب سلوک مین صادق ہے تو اُسکو چاہئے کہ وہ عاشق تقوے رہے اور اُسیکا شیفتہ
و فریفتہ ہو اس طور پر کہ پہر کوئی چیز تقوے سے اُسکو نہ روک سکے اگرچہ سارے جن و انس برخلاف اسکے
جمع ہون شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اور اپنی اُسکی تسویلات سے بجز توسل کتاب و سنت کے
بیسر نہین آسکتی ہے اور نفس امارہ خادم ہے شیطان کا جسطرف کہ چاہتا ہے اسکو کہینچ لیجاتا ہے
اور آدمی کو صورت تقوے کی تباکر معنی تقوے سے عاری کر دیتا ہے جسطرح کہ حالات سے اکثر اہل
دعوے کے ظاہر ہے اسلئے مکائد نفس سے بہی پرہیز کرنا ضرور ہے **ف** معنی تقوے کو خوب پہچان
لینا چاہئے تاکہ استعمال اُسکا آسان ہو جائے سو تقوے لغت مین پرہیزگاری کو کہتے ہین اور شرلیعت مین
معنی اُسکے عام ہین اور خاص معنی عام صیانت و اجتناب کرنا ہے اُس چیز سے جو کہ آخرت مین مضر ہو
یہ صورت زیادت و نقصان کو قبول کرتی ہے آدنے اسکا یہ ہے کہ شرک سے بچے جو کہ موجب تابید و خلود
فی النار ہے آعلے اسکا یہ ہے کہ جو چیز سیر سالک کو حقتعالے سے باز رکہے اور منقطع الی اللہ ہونے سے

مانع ہو اوس سے تنزہ کرے اسیکو تقوے حقیقی کہتے ہین کریہ اتقوا اللہ حق تقاتہ سے یہی تقوے مراد ہے
اور دوسرا تقوے شرع مین مشہور رہے اور جب اطلاق تقوے کا کیا جاتا ہے اور کوی قرینہ موجود نہین ہوتا
تو یہی تقوے مراد ہوتا ہے یہ عبارت ہے صیانت نفس سے کہ جس سے مستحق عقوبت ٹہرتا ہے قول ہو یا فعل
یا ترک اُس سے اپنی جان کو نگاہ رکہے تو اب اجتناب کرنا کبائر سے اس تقوے مین لازم ہوا اور صغائر
مین قدری اختلاف ہے یہ تقوے جبہی حاصل ہوتا ہے کہ منکرات و امور منہیہ سے مجتنب رہے اور معروفات
و امور ماموره کو بجالائے اُن منکرات و معروفات کا ہر ایک عضو سے تعلق ہے لہذا طالب نجات کو چاہئے
کہ آنکہہ طرف نادیدنی کے نکہولے ناشنیدنی پر کان نرکہے ناگرفتنی کو ہاتہ نہ لگائے ناخوردنی کو نہ کہائے
ناآشنامیدنی کو نہ پئے مالایعنی نہ کہے راہ نارفتنی نچلے ناپوشیدنی نہ پہنے سجدہ ناکردنی نکرے شرمگاہ کو حرام
مین مستعمل ہونے دے وقس علے ذلک **ف** اعظم منکرات انسان کا دل ہے کہ اُسکے فساد سے
تمام بدن فاسد ہوجاتا ہے اُسکی اصلاح کرنا اہم اشیا ہے سارے اعضا اُسکے رعیت ہین فساد اُسکا
اخلاق سیئہ سے ہوا کرتا ہے اور صلاح اُسکی اخلاق حسنہ سے ہوتی ہے تو اب یہ چاہئے کہ ہر امر قبیح کو
اوس امر حسن سے جو اُسکے مقابل ہے مبدل کرے کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے
اشتغال بالغیر کو اشتغال بالحق سے وعلی ہذا القیاس پس جبکہ ہر کام مین تقوے مدنظر ہوگا تو رفتہ رفتہ
یہ منکرات مبدل بمعروفات ہوجائینگے اور خصال قبیحہ صفات حسنہ کے ساتہ بدل جائینگے اور تحلیہ ساتہہ
فضائل کے اور تخلیہ رذائل سے حاصل ہوگا اور اندک اندک اشتغال بالغیر کم ہونے لگے گا اور بجائے اُسکی
اشتغال بالحق صورت پکڑیگا یہانتک کہ اشتغال قلب بالغیر سے بالکل نجات پائیگا اور تمام و کمال طرف جناب
حقتعالے کے مائل ہوجائیگا اُسوقت دریچہ معرفت حقیقی کا دل پر کہولدینگے اور جو کچہ بطریق علم کے معلوم کیا
ہے وہ سب بطور کشف و عیان کے مشاہدہ ہونے لگیگا الحمدللہ ہدایت ہوجائیگا اور طرف مافی الکتاب و السنہ کے
مائل تر ہوگا اور اعتقاد اُسکے حقیقت کا ترقی پکڑنے لگیگا اور بدعت و اہل بدعت سے انحراف کریگا ۹

دادیم ترا زگنج مقصود نشان — گر ما نرسیدیم تو بارے برسی

انیست عجالہ کلام و رسالہ نجاتیہ نام و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلے اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ اجمعین

۲۲ فصل بیان مین عقائد مذاہب صوفیہ صافیہ رحمہم اللہ تعالے کی مطابق کتاب

سبع سنابل مولفہ میر عبد الوحد بلگرامی رح

علماء دین کہ ورثہ انبیاء علیہم السلام ہین تین گروہ ہین اصحاب حدیث و فقہاء و صوفیہ اصحاب حدیث نے بعد اعتصام کے ساتہ کتاب اللہ کے اہتمام ظاہر حدیث کا اختیار کیا ہے اور یہ علم اساس دین اسلام ہے بقولہ تعالے ما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا انکا شغل یہ ہے کہ حدیث کو سنین اور نقل کرین اور لکہین اور صحیح و سقیم مین تمیز دین احادیث آحاد و مشہور و متواتر مین فرق کرین اور احادیث کو کتاب اللہ سے موافقت بخشین سو یہ گروہ نگاہبان دین ہے فقہاء نے بعد استیفائی علوم اصحاب حدیث کے ایک اور خصوصیت و فضلیت حاصل کی ہے کہ حدیث سے فقہ کا استنباط کرتے ہین اور حقایق حدیث کو بدقایق نظر دریافت کرکے ترتیب احکام و حدود اور تمیز ناسخ و منسوخ و مطلق و مقید و مجمل و مفسر و خاص و عام و محکم و متشابہ کے عمل مین لاتے ہین یہ لوگ حکام دین اور اعلام شرع مبین ہین انکا اجتہاد ایک اصل شرعی ہے طایفہ صوفیہ متفق ہین ساتہ ان دونون گروہ کے معتقدات و قبول علوم مین اور معانی و رسوم دونون مین مخالف انکے نہین ہین جن احکام مین ان دونون گروہ کا اجماع ہے صوفیہ بہی انکے اجماع پر ثابت ہین اور جن احکام مین انکا اختلاف ہے وہان صوفیہ احسن و اولے کو اختیار کرتے ہین قال تعالے فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اسی جگہہ سے یہ بات کہی ہے الطریقۃ هی لباب الشریعۃ لا هی غیرها اور انکے اختلاف کے فروع مین نہین ہین اسلئے کہ اختلاف علماء کا رحمت ہے کسی صوفی سے پوچہا تہا وہ کون اہل علم ہین جنکا اختلاف رحمت ہے کہا ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالی المجاهدون فی متابعۃ رسول اللہ صلعم المقتدون بالصحابۃ سو اختلاف فروع دین مین رحمت ہے اور اصول دین مین بدعت و ضلالت ف بیان اصل اعتقاد کا یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے میری امت تہتر فرقے ہوجائیگی رستگار ان مین ایک گروہ ہوگا پوچہا کون فرمایا ما انا علیہ واصحابی یعنے اہل سنت و جماعت سو ان تینون گروہ اہل سنت کا اسبات پر اجماع ہے کہ خداوند تعالے واحد حقیقی ہے کوئی شریک و ضد و ند و شبہ و مثل اپنا نہین رکہتا ہے کیونکہ ان چیزونکی گنجایش واحد عددی مین متصور ہوتی ہے نہ واحد حقیقی مین اللہ جسم نہین ہے کیونکہ جسم دو چیز یا زیادہ سے مولف ہوتا ہے اور جوہر بہی نہین ہے کیونکہ جوہر متحیز ہوتا ہے کسی چیز مین اور عرض بہی نہین ہے کیونکہ عرض دو زمان تک باقی

نہین رہتا عبارات واشارات بیان مین کنہ حقتعالے کے نہین پہنچتے اور افکار وابصار اوسکو نہین پا سکتے
کیونکہ وجود خداوند تعالے کا زمان ومکان سے سابق ہے اور صفت کیفیت وکمیت سے منزہ انمین جو خیر
آسکتی ہے وہ واحد عددی ہوتی ہے نہ واحد حقیقی اسپر اجماع ہے کہ اللہ کے صفات بہی جسم وجوہر وعرض
نہین ہین بلکہ ویسے ہین جیسے کہ اُسکی ذات ہے آئمہ کشف واساطین مشاہدہ کے سامنے اسمار وصفات دو
لفظ مترادف ہین ایک معنی مین سادات طریقت اور خزنۂ اسرار وحدت جنہون نے مشکوٰۃ نبوت سے اقتباس
کیا ہے اُنہون نے تعلیم حق وتعریف حق سے یہ بات دیکہی اور جانی ہے کہ صفات حق ایک وجہ سے عین ذات
ہین اور دوسری وجہ سے غیر ذات عین ذات اسوجہ سے ہین کہ کوی موجود دوسرا نہین ہے کہ مغائر
ذات ہے اور غیر ذات اسوجہ سے ہین کہ مفہومات اُسکے علے الاطلاق مختلف ہین حی وعالم ومرید وقادر ایسے اسمار
ہین کہ معانی انکے ساتہ ذات قدیم کے قائم ہین اور اسمار علی الحقیقہ سامنے اہل بصیرت کے وہی معنی قدیم
ہین اور یہ الفاظ اسمار اسمار ہین اسطرحکے اسمار کو صفات ثبوتی کہتے ہین اور یہ چار دن نام چار رکن الوہیت
کے ہین رب ہے معز ومذل ومحیی وممیت ومعطی ومانع وضار ونافع سو یہ نام نسبت سے اُٹھتی ہین اور اس
نوع کو صفات اضافی کہتے ہین اور سلام وقدوس وغنی مین سلب عیوب ونقائص واحتیاج کا ہے اس
نوع کو صفات سلبی کہتے ہین سارے اسمار وصفات انہین تین قسمون مین منحصر ہین لکن صفات اضافی مین کہ اول
وآخر وظاہر وباطن ہین یون کہا ہے کہ اول ہے عین آخریت مین اور آخر ہے عین اولیت مین ظاہر ہے
عین باطنیت مین باطن ہے عین ظاہریت مین اور اجماع کیا ہے اسبات پر کہ خداوند تعالے نے جو اپنی
کتاب مین ذکر وجہ ویدونفس وسمع وبصر کا کیا ہے اور حضرت نے اوسکو صحیح رکہا ہے وہ ثابت ہے
واسطے خدا کے بلا تمثیل وتعطیل اور صفت استوار علی العرش معلوم ہے اور کیفیت اُسکی مجہول اور ایمان
لانا اوسپر واجب اور سوال کرنا اُس سے بدعت مذہب انکا صفت نزول مین بہی اسی طریق پر ہے ف
اجماع کیا ہے کہ قرآن کلام ہے اللہ کا اور خدا کا کلام قدیم ہے مخلوق نہین ہے مصاحف مین لکہا ہے
زبانون پر پڑہا گیا ہے دلون مین محفوظ ہے لکن ان چیزون مین حلول کرنے والا نہین ہے اسیطرح
اجماع کیا ہے جواز رؤیت خدا پر ساتہ چشم سر کے بہشت مین اس مسئلہ مین معتزلہ وزیدیہ وخوارج
مخالف ہین اور رویت کے منکر ف اسپر اجماع ہے کہ اقرار کرنا اور ایمان لانا ان سب امور پر
جنکو اللہ نے اپنی کتاب مین ذکر کیا ہے اور حضرت نے اُنکی خبر دی ہے واجب ہے جیسے بہشت ودوزخ

لوح قلم حوض صراط شفاعت میزان حور و قصور و عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و بعث بعد الموت اسپر بہی ایمان
لانا واجب ہے کہ بہشت و دوزخ باقی و پایندہ رہینگے اور بہشتی ہمیشہ منعم اور دوزخی ہمیشہ معذب ہونگے
ف اجماع کیا ہے اسپر کہ اللہ تعالے خالق ہے افعال عباد ہے جسطرح کہ خالق اُنکی ذات کا ہے واللہ خلقکم
وما تعملون لکن بندہ کا سب ہے ساری خلائق اپنی آجال سے مرتی ہے اور طاعت و معصیت و
ایمان و کفر سب اللہ کی قضا و قدر سے ہے مگر اللہ تعالے بندونکی کفر معصیت سے راضی نہین ہے اس
بارہ مین کسیکو اللہ پاک پر کوی حجت نہین ہے **ف** نماز پیچہے ہر مسلمان کے جائز ہے نیکو کار ہو یا بدکار
کسیکے لئے حکم قطعی بہشت کا بسبب اوسکے حسنات و خیرات کے گو کتنے ہی کیون نہو نہین دیا جاتا ہے اسیطرح حکم
قطعی دوزخکا واسطے کسی شخصکے بسبب اُسکے شرور و سیئات کے کتنے ہی زیادہ کیون نہون نہین دیا جائیگا
ف ایمان لائے ہین سارے کتب منزلہ اور سارے پیغمبرونپر اور اعتقاد رکہتے ہین اسبات کا کہ
انبیاء و رسل سارے بشر سے افضل ہین اور حضرت صلعم جملہ انبیاء و رسل سے افضل ہین خداوند تعالے
نے پیغمبری حضرت پر ختم کردی **ف** اجماع ہے اسپر کہ افضل جملہ بشر بعد حضرت کے خلیفہ اول ابوبکر
صدیق ہین پہر عمر فاروق پہر عثمان ذی النورین پہر علی مرتضے بعدہ تتمہ عشرہ مبشرہ حضرت نے ان
دس شخصون کے لئے دخول بہشت کی خبر دی ہے اور بالقطع حکم فرمایا ہے کہ ابوبکر بہشت مین ہین اور عمر بہشت
مین اور عثمان بہشت مین اور علی بہشت مین اور طلحہ بہشت مین اور زبیر بہشت مین اور سعد بن ابی
وقاص بہشت مین اور سعید بن زید بہشت مین اور عبد الرحمن بن عوف بہشت مین اور ابو عبیدہ بن جراح
بہشت مین ہین شرح عقائد مین لکہا ہے کہ تین شخص اور ہین جنکے لئے حضرت نے دخول بہشت و خیریت
خاتمہ کی بالقطع خبر دی ہے ایک فاطمہ زہرا علیہا السلام جنکو سردار زنان بہشت کا فرمایا ہے دوسرے
حسن تیسرے حسین کہ انکو سردار جوانان جنت کا کہا ہے حدیث مین آیا ہے کہ ستر ہزار آدمی میری
امت کے بحساب بہشت مین جائینگے عکاشہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرے لئے دعا کیجئے کہ مین بہی انمین
ہون فرمایا تو انہین مین ہوگا پہر ایک دوسرے آدمی نے کہڑے ہو کر یہی درخواست کی فرمایا سبقک بہا
عکاشۃ دوسری روایت مین آیا ہے کہ ان ستر ہزار مین سے ہر ایک کے ساتہ ستر ہزار آدمی اور
ہونگے یعنے جو کہ بحساب بہشت مین جائینگے **ف** اسپر انکا اجماع ہے کہ سارے پیغمبر سارے فرشتونسے
افضل ہین اور درمیان ملائکہ کے تفاضل ہے جسطرح کہ درمیان پیغمبرون اور مومنونکے تفاضل ہے

ف اسپر اجماع ہے کہ کمال ایمان اقرار کرنا ہے زبان سے اور تصدیق کرنا ہے دل سے
اور عمل کرنا ہے ساتہ ارکان کے جو مقر نہین ہے وہ کافر ہے جو مصدق نہین ہے وہ منافق ہے جو
عامل بالارکان نہین ہے وہ فاسق ہے پہچاننا اللہ تعالے کا دل سے بے اقرار زبانکے کچھ فائدہ نہین
دیتا جو ایمان اقرار زبان سے متحقق ہوتا ہے اوسمین کچھہ کمی و بیشی نہین ہوتی ہے اور عمل بالارکان کرنے
مین زیادتی و نقصان ہوتا ہے اور دلکی تصدیق مین کچھہ نقصان نہین ہوتا ہے ہان زیادتی ہوتی ہے
ف اجماع کیا ہے اباحت کسب و تجارات و صناعات پر بر سبیل تعاون علی البر والتقوے مگر
اس شرط سے کہ مکاسب کو سبب استجلاب رزق کا نجانے اسپر بہی اجماع ہے کہ طلب حلال فرض ہے
اور جہان رزق حلال سے خالی نہین ہے اور جسطرح کہ حلال رزق ہے اسیطرح حرام بہی رزق ہے
اس مسئلہ مین معتزلی مخالف ہے وہ حرام کو رزق نہین کہتا ہے **ف** دوستی و خشم واسطے اللہ کے
ایک استوار تر رشتہ ہے ایمان کا اسپر اجماع ہے کہ کرامات اولیاء کی جائز ہین زمانہ پیغمبرون مین
اور غیر زمانہ پیغمبرون مین علماء مذہب اہل سنت و جماعت کہ اصحاب حدیث و طائفہ فقہاء و جماعہ صوفیہ
ہین ان عقائد مرقومہ پر اتفاق رکھتے ہین تجکو اے سنی صادق اکثر امور مین ایمان بالغیب لانا چاہیے اسلیے
کہ تو اللہ تعالے کو نہین دیکہتا ہے اور فرشتے بہی تجکو محسوس و مرئی اس چشم سر سے نہین ہوتی ہین اور انبیاء
و رسل خود گزر چکے اور مرقد رحمت مین جا سوے اور امور آخرت و احوال قیامت کے آنے والے ہین
تو اب ان سبکو نادیدہ ساتہ ایمان کے قبول کر اور یہ موقوف ہے حق سبحانہ کی تلقین و تعلیم پر شریعت
محمدی و دین احمدی ایک طریق سلیم و جادہ مستقیم ہے خاتم النبیین صلعم مع ہزارہا افواج امت کے
اولیاء و اصفیاء و شہداء و صدیقین کے اسی راہ پر چل چکے ہین اور اس طریق کو اونہون نے خار و خاشاک
شکوک و شبہات سے خوب پاک صاف کر دیا ہے اور اعلام و منازل اس راہ کے معین و مبین کر دئے ہین
ہر قدم کا ایک نشان بتا دیا ہے اور ہر منزل مین ایک مہمانی مہیا کر دی ہے اور واسطے دفع قطاع الطریق
کے بدرقہ ہمت ساتہ کر دیا ہے اگر کوئی مہوس مبتدع طرف کسی اور راہ کے بلائے اوسکی بات سننا نچاہیے
بلکہ دفع کرنا اوسکا واسطے نصرت دین حق کے منجملہ فرائض کے ہے اہل بدعت و ضلالت ایک گروہ ہے
کہ آپکو لباس اسلام مین تلبیس کر کے ظاہر کرتا ہے اور اپنے عقائد فاسدہ کو باطن مین پوشیدہ رکہتا ہے
اور ظاہر مین مسلمانون سے ملتا جلتا رہتا ہے اور آپ کو صورت علماء محققین مین خلق کو دکہاتا ہے اور جسیر

جگہہ داؤ اوسکا چل جاتا ہے وہان قواعد مسلمانی کو ساتھہ افساد عقائد ایمانی کے ویران و برباد کر دیتا ہے
اور سادہ و پاک دلونکو طہارت فطرت سے پہیر دیتا ہے اور اپنے آپ کو سپر اسلام کے پیچھے چہپاتا ہے
اور نظر خلق سے پنہان طور پر لوگونکو طرف بدعت ضلالت کے بلاتا ہے اور یہ سادہ دل مسلمان جو کہ
نیک کو بد سے اور سنت کو بدعت سے نہین پہچانتے اونکو عبارات فصیحہ و کلمات صحیحہ سے دہوکہ مین
لیتا ہے یہ جماعت دین کے عدو اور شیاطین کے اخوان ہے اور جب علماے دین و مشایخ اسلام
کے نور سے ظلمات انکے بدعت کے منکشوف ہوتے ہین تو ناچار یہ لوگ علماے شریعت کے دشمن ہوجاتے
ہین لکن علماء ربانی کہ سپر اسلام کے نجوم ہین لوگون کو شر سے ان شیاطین الانس کے محفوظ
رکہتے ہین اور انفاس نورانی انکی جو کہ مشابہ شہب ثواقب ہین ان مسترقان شریعت کو ہر جانب
سے ہانکتے اور بہگاتے ہین اور ساتھ رجم و قذف کے پراگندہ کر دیتے ہین اے بہائیو جاننا غوامض
اسرار سنت کا اور معلوم کرنا دقایق آثار بدعت کا بجز نور ایمان و تسلیم اور بدرقہ محبت و تعظیم کے
محال ہے اور ادراک اوسکا حد عقل مین نہین ہے کیونکہ تصرف عقل کا عالم حکمت سے آگے بڑہکر
نہین ہے اور عالم قدرت مین اوسکو اصلا و قطعا کچہ دخل نہین ہے عقل جب کوئی بات عالم قدرت
کی سنتی ہے اوسکی مستحیل ہونے کا حکم کرتی ہے اور کہتی ہے کہ جو امر معقول نہین ہے وہ مقدور بہی
نہین ہے یا طرف اوسکی تاویل و تحریف کے شتابی کرتی ہے کما قال تعالے یحرفون الکلم عن
مواضعہ ونسوا حظا مما ذکروا بہ شکایت زمانہ عقلا کے کرنا فضول ہے عقل اگر اپنی حد
پر ٹہہرتی اور عالم قدرت کا اقرار ساتھ عجز کے کرتی ہرگز غلطی مین نہ پڑتی **ف** امام اعظم رح
سے پوچہا تہا کہ مذہب اہل سنت و جماعت کیا ہے فرمایا شیخین کو فضیلت دی ختنین کو دوست رکہے
خفین پر مسح کرے یعنے فضل ختنین کا فضل شیخین سے کمتر ہے بے نقصان و قصور کے اور محبت شیخین کے
ساتھ محبت ختنین کے برابر ہے بے تفاوت و فتور کے سارے اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سائر
علماے امت کا اجماع اسی عقیدہ پر ہے اور یہ اجماع کتب متقدمین و متاخرین مین شایع ہے قاضی
شہاب الدین نے تیسیر الاحکام مین لکہا ہے کہ کوئی ولی کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچتا ہے اسلیے کہ
ابوبکر صدیق بعد پیغمبر کے سب اولیا سے برتر ہین مگر کسی پیغمبر کے درجہ کو نہین پہنچے پہر عمر پہر عثمان
پہر علی ہین جو کوئی علی مرتضے کو خلیفہ نجانے وہ خارجی ہے اور جو کوئی انکو شیخین پر تفضیل دے وہ رافضی

ہی اہم ہی غرضکہ مذہب اہل سنت وجماعت یہی ہے کہ شیخین کو ختنین پر اور جملہ اصحاب پر فضل ہے فضائل
خلفائے راشدین منکے بعض ناداں لوگ اپنے عقل وفکر سے باتین بناتے ہین اگر حقیقت وماہیت ان
فضائل کی جیلے مالین تو متحیر ومضطر رہجائین اور مقدر و معین نکر سکین وسعت آفتاب کو مقابلہ وسعت
آسمان مین قیاس کرو کہ کتنی ہوگی آفتاب آسمان مین مثل ناو کے دریا مین تیرتا پہرتا ہے فراخی آسمان
اول کی مقابلہ مین فراخی آسمان دوم کے بہت مختصر ہے اسیطرح حال آسمان دوم کا بنسبت آسمان
سوم کے تا آسمان ہفتم ہے **ف** زمین سے آسمان تک پانسو برس کا فاصلہ ہے اسیطرح ایک
آسمان کا دوسرے آسمان تک پہر یہ ساتون آسمان اور ساتون زمینین سامنے وسعت کرسی کے
مثل ایک قبہ کے ہے مقابلہ سپہر مین وسع کرسیہ السموات والارض پہر کرسی نسبت فراخی عرش
عظیم کے یہی حکم رکہتی ہے پہر عرش بنسبت دلہای خلفاء راشدین کے بہت مختصر ہے پس جبکہ اجماع صحابہ کا
تفضیل شیخین پر واقع ہوچکا اور اس اجماع کے ساتہ علی مرتضے بہی متفق تہے تو مفضلہ اپنے اعتقاد مین
غلط پر ہین کون بدبخت ازلی ہوگا جسکو محبت مرتضے کی نہوگی مفضلہ کا یہ نرا گمان ہے کہ نتیجہ محبت کا ساتہ
مرتضے کے یہ ہے کہ انکو شیخین پر تفضیل دیجائے یہ اتنا نہین جانتے کہ ثمرہ محبت کا موافقت ہی ساتہ
مرتضے کے نہ مخالفت مرتضے خود مرتضے نے شیخین اور عثمان کو اپنے اوپر تفضیل دی ہے اور اونکے
مقتدی رہے اور انکی عہد خلافت کے احکام بجالائے محبت کی شرط تو یہ ہے کہ راہ وروش مین
موافق مرتضے کے ہو نہ مخالف کیا مفضلہ یہ خیال کرتے ہین کہ سائر اصحاب نے چشم پوشی کی اور
اظہار حق سے سکوت کیا اور شیخین وذی النورین بے کسی استحقاق وتقدم کے خلیفہ بن بیٹہے اور
متغلب وخائن ہوگئے یہ امر انسے محال ہے انمین اگر ذرہ برابر تفاوت ہوتا تو اللہ تعالے انکی صفت
آیات قرآن مین ہرگز نہ کرتا اور اگر رائی برابر بہ عہد نبوی کو توڑتے تو ہرگز حضرت امت کو حکم انکے اقتدا
کرنیکا نہ دیتے اور اللہ تعالے انکے حق مین یہ نکہتا الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا یہ روسیاہ برخلاف اجماع اصحاب وحدیث وکتاب کے مبادرت
کرتے ہین طرفہ احمق ہین کہ مخالفت مرتضے کو محبت تصور کرتے ہین جو روایات ومسائل کہ مخالف
ومزاحم اجماع اصحاب کے ہین وہ سب لیہدہ نامسموع ہین **ف** ایک گروہ سادات کا جنکو کچہ رجوع
طرف کتاب وخبر کے نہین ہے یہ اعتقاد رکہتا ہے کہ جسطرح عشرہ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح

سارے سادات خاص و عام خواہ مرتکب کبائر ہون یا مبتلاے حرام یا تارک صلوۃ و صیام و نخواہد خول دار السلام
و خیریت اختتام انکے لئے قطعی ہے فقیر بھی منجملہ سادات کے ہے لکن جو بات اپنے ساتھ اور انکے ساتھ
کہی جائیگی وہ بجز اخلاص و نیکو خواہی کے نہو گی یہ عقیدہ انکا بالکل خلاف کتاب و سنت و تحقیق جمہور
علماء ملت و سلف امت ہے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تہا لا اغنی عنک من اللہ شیئا اور حق ازواج
مطہرات مین آیا ہے یا نساء النبی من یات منکن بفاحشۃ مبینۃ یضاعف لہا العذاب
ضعفین و کان ذلک علی اللہ یسیرا سادات کو تو بسبب فضل مرتضوی و شرف مصطفوی کے
خطرہ عظیم در پیش ہی آنکا عقاب بنسبت اوروں کے بصورت ارتکاب ذنوب و ہتک حرمت سیادت
کے باشتغال معاصی زیادتر متصور ہے جب بندہ سے خدا راضی نہین ہے اگر سارے انبیاء و رسل
اوسکی شفاعت کرین کچہہ فائدہ نہو گا ع

اگر خداے نباشد ز بندہ خوشنود ؛ شفاعت ہمہ پیغمبران ندارد سود

جس جگہہ سارے انبیاء دہشت مین ہونگے وہان یہ نسبت کیا کام آ سکتی ہے ع

در آندم کہ از فعل پرسند و قول ؛ اولو العزم را تن بلرزد ز ہول
بجائے کہ دہشت خورند انبیا ؛ تو عذر گنہ را چہ داری بیا

جو نسبت طینی سادات کو ساتہ حضرت رسول کے ہے وہ اگر آج کے دن انکو منہیات دینی سے باز نہین
رکہتی ہے تو کل کے دن وہ مہلکات و درکات آخرت سے کیا انکو باز رکہے گی اور جبکہ وہ اس آتش
دنیا مین جل جاتے ہین تو اوس آتش دوزخ سے وہ کسطرح بچ سکین گے ایک شخص اگر سید اور
عالم ہے تو ثواب و عقاب طاعت و معصیت کا اوسکو دو چند ہوگا مخدوم جہانیان جہان گشت
جنکے ثبوت سیادت مین کچہہ گفتگو نہین ہے ہمیشہ دعا سلامتی ایمان کی کرتے تہے اللہ نے پسر نوح
کے حق مین فرمایا ہے انہ لیس من اہلک انہ عمل غیر صالح اور صحیح مسلم مین کفر پر مرنا ابوین آنحضرت
صلعم کا آیا ہے اور فقہ اکبر امام ابو حنیفہ رح مین بھی لکہا ہے عشرہ مبشرہ ہر چند بالقطع خیریت خاتمہ
رکہتے تہے لکن دعوے حسن خاتمہ کا نہ کرتے تہے بلکہ ہمیشہ خوف و ہیبت استغنای حضرت سبحانہ سے ترسان
لرزان گریان بریان رہتے تہے یہی علامت ہے خیریت خاتمہ کی نہ یہ کہ نسب سیادت پر فخر و
مباہات حسن خاتمہ کرے کہ یہ ایک غرور ہے طرف سے شیطان کے حالانکہ مخلصین خطر عظیم پر ہین

پہر اور دنکی کیا بات ہے کتاب و سنت و اجماع نے ہر مومن کی عاقبت و خاتمت کو مبہم رکہا ہے سادات ہون یا غیر سادات آب جو کوی دعوے اپنی خیریت اختتام کا کرے اوسکو گویا ساتہ شریعت کے خصومت ہے مگر جو بات شرع مین ثابت نہین ہے اُسکو کوی مومن قبول نہین کریگا ابراہیم خلیل نے باپ کے مسلمان ہونے کے لئے بہت کچہ سعی کی اور بڑا اہتمام فرمایا لکن کچہ نہوا حدیث مین آیا ہے المومن یری ذنبہ کالجبل یقع علیہ والمنافق یری ذنبہ کالذباب یطیر منہ او کما قال صلعم وجودک ذنب لا یقاس بہ ذنب انتہی واسطے تعارف دنیوی کی ہین اور کرامت آخرت کی منوط ساتہ تقوے و طہارت کے ہے اللہ نے فرمایا ہے اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور فرمایا خیر الزاد التقوی اور فرمایا ان اولیاءہ الا المتقون اور فرمایا انما یتقبل اللہ من المتقین غرضکہ دوستی حق کی ساتہ بندہ کے منحصر تقوے مین ہے نہ انساب و احساب مین رسالہ نکیہ مین کہا ہے وھذا النظم وغیرہ یفید الحصر انظر الی حال المسئلۃ حین ابلیس وبلعام وبرصیصا مع کمال حالاتھم وکراماتھم لما اھملوا التقوی واتبعوا الھوی کیف سقطوا عن درجاتھم ع

لو کان فی العلم من دون التقی شرف ہ لکان اشرف خلق اللہ ابلیس

انتہی کلامہ ملخصا مع زیادۃ ونقص بالجملہ جو خطرۂ عظیمۂ آخرت واسطے سادات و اہل علم کے ہے اوتنا خطرہ عوام مومنین اور کم نسب مسلمین کے لئے نہین ہے احادیث صحیحہ ذم علماء سوء مین آئے ہین انکو نسبت عامۂ خلق کے ترک عمل پر عقاب مزید ہوگا اور سادات کو بسبب عدم حفظ حرمت نبوی عذاب مضاعف کیا جائیگا کیونکہ تعزیر بقدر بزرگی کی ہوتی ہے عوام کا گناہ بوجہ جہل ہوا کرتا ہے اور علما کا گناہ براہ جرأت اور سادات کا گناہ براہ غرور نسب والعیاذ باللہ نجات اوسکو ہے جو کہ اللہ سے ڈرتا ہے اور باوجود کثرت حسنات کے خائف رہتا ہے آل نبی مین واسطے نجات آخرت کے تقوے و طہارت شرط ہے وخیریت خاتمہ وحسن عاقبت موقوف ہے تقوے پر کما قال تعالے والعاقبۃ للمتقین

فصل بیان مین عقائد اہل حدیث کے مطابق کتاب قطف الثمر فی بیان عقیدۃ اہل الاثر کے

تمام وہ چیز جسپر اصحاب حدیث وسنت ہین یہ ہے کہ ایمان لائے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور
کتابون اور رسولون پر منجملہ ایمان باللہ کے ایک ایمان لانا ہے اوصاف الٰہیہ پر جو کتاب وسنت مین آئی
ہین بغیر تحریف وتعطیل وتکییف وتمثیل وتاویل کے یہ لوگ ایمان رکہتے ہین اللہ پر اور اُسکے اسماء حسنے و
صفات علیا پر اور نفی نہین کرتے ہین اوسکی جو وصف کیا ہے اللہ نے اپنے نفس کا اور نہ تحریف کرتے
ہین کلم کی اوسکی جگہونسے اور نہ الحاد کرتے ہین اُسکے اسماء وآیات مین اور نہ اُسکی صفتونکو مثل صفات
مخلوقین کی کہتے ہین اور نہ اُنکی تعطیل کرتے ہین اسلئے کہ اللہ پاک کا کوئی ہمنام ہے اور نہ کفو اور نہ ہمسر
اور نہ اُسکا قیاس اُسکے خلق پر ہوسکتا ہے اُوسکی شان یہ ہے لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر
اللہ عالم ہے اپنے نفس کا اور اپنے غیر کا اور اصدق القیل اور احسن الحدیث ہے اوسکے رسول صادق
مصدق ہین وہ اور لوگ ہین جو بے جانے بوجہے اوسکے حق مین کچہ کہدیتے ہین ولہذا فرمایا ہے سبحان
ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین اللہ پاک نے اسجگہ
تسبیح وتنزیہ کی ہے اپنے نفس کی وصف مخالفین رسل سے اور مرسلین پر سلام کہا ہے اسلئے کہ وہ سلامتی
مین ہین نقص وعیب وخلل وزلل سے اللہ نے اپنے وصف مین نفی واثبات کو جمع کیا ہے اسلئے اہل
سنت وجماعت اُس چیز سے عدول نہین کرتی جو مرسلین لائے ہین کیونکہ صراط مستقیم نبیین وصدیقین و
شہدا اور صالحین کی یہی ہے منجملہ اوصاف نفس خدا کے وہ صفات ہین جو سورہ اخلاص مین بیان فرمائی
ہین یہ سورت برابر ثلث قرآن کے ہے اور وہ اوصاف ہین جو اعظم آیات یعنے آیۃ الکرسی مین
ارشاد فرمائے ہین ولہذا جو کوئی اس آیت کو رات مین پڑہ کر سوتا ہے اللہ کیطرف سے اُسپر
ایک حافظ رہتا ہے اور صبح تک شیطان اُسکے قریب نہین جاتا وہی اول و آخر وظاہر و
باطن اور علیم ہر شئے اور حی لایموت اور رزاق صاحب قوت اور متین وسمیع وبصیر وصاحب مشیت
اور حاکم بالارادہ وہادی ومضل اور محب محسنین ومقسطین وتوابین ومتطہرین اور غفور وودود
ورحمن ورحیم اور واسع ہر شئے برحمت اور رحیم مومنین اور صاحب رحمت واسعہ ہر شئے اور غفور و
حافظ وارحم الراحمین راضی عن العباد غاضب ولاعن اعداء ساخط ومنتقم وکارہ اور صاحب اتیان
فی الغمام اور جائے بروز قیامت اور باقی الوجہ اور خالق آدم بہر دو دست خود اور مبسوط الیدین
اور منفق اور صاحب اعین اور سامع ورائی ومری اور شدید المحال اور صاحب مکر وکید وعفو و

قدیر اور صاحب عزت بے ہمنام و بے ند و انداد و بے ولد و شریک اور صاحب ملک وحمد اور منزل فرقان
اور صاحب سموات و ارض اور خالق ہر شے اور عالم غیب و شہادت اور متعال عن الشرک ہے
سورۂ اعراف مین فرمایا ہے کہ اللہ نے آسمانون اور زمینون کو چھہ دن مین بنایا پہر عرش پر مستوی
ہوا یہ استوا مع اس آیت کے سات آیتون مین آیا ہے پہر ذکر اپنے معیت کا ہمارے ساتہ کیا ہے
اس مسئلہ کی دلیلین سنت و آثار مین بہت ہین جو کوئی اللہ کی جہت علو مین ہونیکا بعد ان آیات و
احادیث کے انکار کریگا وہ مخالف کتاب و سنت ہے اور صحیح سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ نے سات
آسمان بنائے بعض اوپر بعض کے ہین اور سات زمینین بنائین بعض نیچے بعض کے ہین درمیان
زمین علیا اور آسمان دنیا کے پانسو برس کا رستہ ہے اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
اتنا ہی فاصلہ ہے پانی ساتوین آسمان کے اوپر ہے اور عرش رحمن کا پانی پر ہے اور اللہ عرش کے اوپر
ہے کرسی جگہہ ہے اُسکی دونون قدمونکی وہ جانتا ہے جو کچہ ساتون آسمان اور ساتون زمین کے
اندر اور تحت الثریٰ اور دریا کی تہ اور بال کی جڑ اور درخت کی اصل اور جو کچہ ہر کشت و روئیدگی
کے اندر ہے اور جہان پتہ گرتا ہے اور جو بات زبان سے نکلتی ہے اور گنتی ریت اور خاک کی اور
وزن پہاڑون کا اور اعمال بندونکے اور نشان اُنکے قدمونکے اور اُنکا کلام اور اُنکی انفاس اور ہر
چیز ان سب اشیاء وغیرہ کو جانتا ہے انمین سے کوئی شے اُسپر مخفی نہین ہے وہ اپنی ذات سے
عرش پر بالائے ہفت آسمان ہے ورے اُسکے حجاب ہین نار و نور و ظلمت کے اور جو کچہ کہ اُسکے علم
مین ہو اگر کوئی مبتدع مخالف آیت قرب و معیت سے یا مانند اُسکے کسی اور آیت متشابہ سے حجت لائے
تو جواب اُسکا یہ ہے کہ مراد اسجگہ علم ہے کیونکہ وہ تو ساتوین آسمان کے اوپر ہے وہین سے سب
کچہ اوسے معلوم ہے بائن ہے خلق سے لکن کوئی جگہہ اوسکے علم سے خالی نہین ہے اسکے یہ معنی
نہین ہین کہ اللہ جوف آسمان مین ہے اور آسمان اُسکا حاوی و حاصر ہے کیونکہ یہ بات سلف امت و ائمہ
ملت مین کسینے نہین کہی ہے بلکہ وہ سب اسبات پر متفق ہین کہ اللہ فوق سموات عرش پر ہے اور اپنے
خلق سے جدا ہے اُسکی مخلوقات مین کچہ بہی اُسکی ذات مین سے نہین ہے اور نہ اُسکی ذات مین کوئی
شے مخلوقات مین سے ہے مالک بن انس نے کہا ہے اللہ آسمان مین ہے علم اُسکا ہر مکان مین ہے
ابن مبارک سے پوچہا تہا ہم اپنے رب کو کسطرح پہچانین کہا اسطرح کہ وہ فوق سموات بالائے عرش

ہے خلق سے جدا ہے یہی قول امام احمد کا بھی ہے شافعی نے کہا خلافت ابو بکر کی حق ہے اللہ نے آسمان پر
سے یہ حکم جاری کیا اور اپنے اولیا کے دل اُنکی خلافت پر جمع کر دئیے اب جو کوئی یہ اعتقاد کرے کہ
اللہ تعالے جوف سموات مین محصور و محاط ہے یا محتاج عرش یا غیر عرش ہے یا استوا اوسکا عرش پر مثل
استوار مخلوق کے کرسی پر ہے وہ ضال مبتدع ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہے کہ سموات مین کوئی الہ معبود
نہین ہے اور نہ عرش پر کوئی اللہ ہے جسکے لئے نماز پڑہی جاتی ہے اور اوسکو سجدہ کیا جاتا ہے اور
حضرت معراج مین پاس اپنے رب کے نہین گئے اور نہ قرآن پاس سے رب کے اوترا تو وہ معطل
فرعونی ہے کیونکہ فرعون نے موسے علیہ السلام کی تکذیب کی تہی اسبات مین کہ اللہ فوق سموات ہے یا
ہامان ابن لی صرحا لعلی ابلغ الاسباب اسباب السموات فاطلع الی الہ موسی وانی لاظنہ کاذبا
اور ہمارے حضرت نے موسے علیہ السلام کی تصدیق کی اور اسبات کا اقرار کیا کہ رب بالائے سموات
ہے پہر شب معراج مین طرف اللہ کے چڑہ گئے وہان اللہ نے پچاس نمازین فرض کین پہر پاس موسے
علیہ السلام کے آئے موسے نے کہا تم پہر اپنے رب کے پاس جاؤ اور کمی نماز ونکی چاہو یہ حدیث
بطولہ صحاح مین آئی ہے سو جو کوئی موافق فرعون کے اور مخالف موسے و محمد علیہما الصلوۃ والسلام
کے ہوگا وہ گمراہ ہے اور جو وصف کہ اللہ نے اپنے نفس کا کیا ہے اوسکا جاحد کافر ہے اور جو وصف
اللہ نے خود اپنا کیا ہے یا رسول اللہ نے اُسکا وصف کیا ہے اُسمین کوئی تشبیہ نہین ہے پہنچنا کلم
طیب و عمل صالح کا طرف اُسکے صاعد و مرفوع ہونا یا عیسے و ادریس علیہما السلام کو اپنے طرف رفع
کر لینا یا قرآن کا نازل فرمانا یہ دلیل ہے اسبات پر کہ جو لوگ اللہ کے پاس ہین وہ اللہ سے قریب
ہین اگرچہ ساری مخلوقات اوسیکے قدرت کے نیچے ہے اللہ نے سارے عباد عرب و عجم کے فطرت
اسی پر کی ہے کہ وقت دعا کے اونکی دل طرف علو کے متوجہ ہوتے ہین اور وہ قصد اللہ کا بجانب
تحت نہین کرتے منشاء ضلال کا یہ ہے کہ گمان کرنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ صفات رب کی مثل
صفات مخلوق کے ہین گویا جسطرح کوئی بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھتا ہے اسیطرح اللہ کا استوار
عرش پر ہے سو یہ تمثیل و ضلال ہے کیونکہ پادشاہ محتاج ہے تخت کا اگر تخت کو الگ کر لین تو وہ
گر پڑے اور اللہ عرش سے اور ہر شے سے جو سوا اُسکے ہے بے نیاز ہے وہ تو خود حامل عرش اور
حامل حاملان عرش ہے اُسکا علو عرش پر موجب اُسکے افتقار کا طرف عرش کے نہین ہے اصل

اسراب مین یہ ہے کہ جو چیز کتاب وسنت مین ثابت ہے اُسکی تصدیق کرنا واجب ہے جیسے علو رب
و استوار رحمٰن عرش پر ونحو ذالک اور وہ الفاظ نفی و اثبات کے جو ابتداع و احداث کئے گئے ہین
جیسے یہ کہ وہ جہت مین نہین ہے یا متحیز یا غیر متحیز نہین ہے یا نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض نہ متصل نہ منفصل
ونحو ذالک سو کوئی نص اسبارہ مین حضرت یا صحابہ یا تابعین یا ائمہ مسلمین سے نہین آئی ہے انمین سے
کسینے یہ بات نہین کہی کہ اللہ جہت مین ہے یا بے جہت ہے یا متحیز ہے یا نہین یا نہ جسم ہے نہ جوہر کیونکہ یہ
الفاظ کچھ منصوص کتاب وسنت نہین ہین نہ انپر اجماع ہوا ہے پھر جو لوگ کہ یہ الفاظ بولتے ہین کبھی معنی
صحیح کا ارادہ کرتے ہین اور کبھی معنی فاسد کا اسی جگہ سے اہل حلول واتحاد داخل ہوئے ہین اور کہتے ہین
کہ اللہ ہر جگہہ مین ہے اور وجود مخلوقات کا یہی وجود خالق ہے غرضکہ لوگ تین طرح پر ہین ایک اہل
حلول واتحاد دوسرے اہل نفی وجحود تیسرے اہل ایمان وتوحید وسنت حلولیہ کا قول یہی ہے کہ اللہ ہر
مکان مین ہے اور عین مخلوق ہے اہل نفی کہتے ہین کہ اللہ نہ داخل عالم ہے اور نہ خارج عالم اور نہ
مبائن خلق اور نہ فوق عالم اور نہ اوسکی طرف سے کوئی شے نازل ہو نہ اُسکے طرف کچھ صاعد ہو نہ کوئی
اُس سے قریب ہے اور نہ وہ کسی پر تجلی کرے اور نہ کوئی اُسکو دیکھے متکلمہ جہمیہ معطلہ کا قول یہی
ہے جسطرح کہ پہلا قول عباد جہمیہ کا تہا جہمیہ متکلمہ تو کسی شے کی عابد نہین ہین اور عباد جہمیہ ہر شے کے
عابد ہین مرجع انکے کلام کا طرف تعطیل وجحود کے ہے جو کہ قول فرعون تہا الحاصل جو کوئی اللہ کے
اسمار وصفات مین خلاف کتاب وسنت کے تکلم کرتا ہے وہ خائض بالباطل ہے وقد قال تعالیٰ واذا
رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنہم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہ پہر ان مین ایسے
لوگ بہی بہت ہین جو اپنے اعتقادات باطلہ کو طرف ائمہ اربعہ مجتہدین وسلف مسلمین کے خلاف واقع
نسبت کرتے ہین حالانکہ وہ اقوال اُن ائمہ وسلف سے ثابت نہین ہین اور نہ اونہون نے وہ بات
کہی ہے جو کہ یہ کہتے ہین و لہذا وقت مطالبہ کی نقل صحیح اُنسے نہین لا سکتی اور جہوٹ انکا کہل جاتا
ہے حالانکہ شافعی نے حق مین اہل کلام کے فرمایا ہے کہ انکو جرید و پاپوش سے مارو اور قبائل و
عشائر مین اُنکی تشہیر کرو اور یہ بات کہو کہ ھذا جزاء من ترک الکتاب والسنۃ واقبل علی الکلام اسی
طرح قاضی ابو یوسف نے کہا ہے کہ من طلب الدین بالکلام تزندق اور امام احمد نے فرمایا ہے
ما ارتدی احد بالکلام فافلح اور علمار کلام کو زندقہ کہا ہے بہر حال معطل عابد عدم ہے اور ممثل

عابد صنم یا معطل اعمی ہے اور مثل اعشی اللہ کا دین تو درمیان غالی و جافی کے ہے جسطرح کہ اوسکی ذات
پاک مثل ذوات مخلوقات کے نہین ہے اسیطرح اسکی صفات مثل صفات مخلوقین کے نہین ہین بلکہ
وہ موصوف ہے ساتھ جملہ صفات کمال کے اور منزہ ہے ہر نقص و عیب و زوال سے کوئی شے صفات
کمال مین مثل اسکی نہین ہے ہمارا مذہب وہی مذہب سلف کا ہے اثبات بلا تشبیہ تنزیہ بلا تعطیل آئمہ
اسلام اسی عقیدہ پر گزرے ہین جیسے مالک و شافعی و ثوری و اوزاعی و ابن مبارک و امام احمد و اسحق
بن راہویہ اور یہی اعتقاد سارے مشائخ مقتدی بہم کا تہا جیسے فضیل بن عیاض اور ابو سلیمان دارانی
و سہل تستری وغیرہم درمیان ان ائمہ کے کوئی نزاع بابت اصول دین کے نہ تہا اسیطرح جو اعتقاد
امام ابو حنیفہ رح سے ثابت ہے وہ بہی موافق اعتقاد ائمہ مذکور کے ہے کتاب و سنت بہی اسیکے ساتھ
ناطق ہے امام احمد نے کہا ہے لا یوصف اللہ الا بما وصف بہ نفسہ او وصفہ بہ رسولہ
صلعم و لا نتجاوز القران والحدیث یہی مذہب سائر ائمہ کا تہا و بتہ الحمد اللہ نے اپنا نام حی علیم
سمیع بصیر رؤف رحیم بتایا ہے پہر ان الفاظ کے ساتھ بعض مخلوق کو بہی یاد کیا ہے لکن صفت خالق و مخلوق
مین کچہہ مشابہت نہین ہے مگر اتفاق اسم مین قرآن مجید اول سے تا آخر اور سنت رسول اللہ صلعم
تمام اور کلام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ دین بکلہا موجود ہے اونکو دیکہو سب نصاً یا ظاہراً دلیل ہین
اسبات پر کہ اللہ فوق عرش ہے عرش فوق سموات ہے اپنی ذات سے مستوی ہے عرش پر بائن ہے
خلق سے سمیع ہے اسکو شک نہین آتا بصیر ہے بلا ریب علیم ہے بلا جہل جواد ہے بلا بخل حفیظ ہے بلا نسیان
و سہو قریب ہے بلا غفلت و لہو متکلم باسط ناظر ضاحک فرح محب کارہ مبغض راضی ساخط رحیم عفو
غافر معطی مانع ہے جسطرح چاہتا ہے ہر رات کو آسمان دنیا پر آتا ہے اور سب کے ساتھ ہے جہان کہین
وہ ہون یہ معیت بمعنی علم ہے جیسا کہ ائمہ سلف سے منقول ہے یا اسکی تاویل ہی کچہ ضرور نہین ہے جیسا کہ بعض
محققین کا مذہب ہے اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ذو المعارج ہے فرشتے اور روح طرف اسکے عروج کرتے ہین وہ قاہر ہے
فوق عباد فرشتے اس سے ڈرتے ہین یہ ڈر اونکا طرف سے فوق کے ہے یہ معنی ان آیتون کے حق ہین
حاجت تحریف کی نہین ہے اتنا کافی ہے کہ ان معانی کو ظنون کاذبہ سے صیانت کیا جائے کتاب و سنت
مین جتنے ادلہ قرب و معیت کے آئے ہین وہ کچہ منافی علو و فوقیت نہین ہین کیونکہ اللہ تعالے اپنے قرب
مین عالی اور اپنے علو مین قریب ہے حضرت نے اندر اعظم مجامع کے آخر عمر مین سال حجۃ الوداع کو

آسمان کیطرف انگلی سے اشارہ کرکے فرمایا تہا اللھم اشھد انتہی قصہ معراج کا صحیحین وغیرہما میں متواتر ہے
اس قصہ میں عظیم دلالت ہے علو وفوق حق سبحانہ پر اور یہ سوال کہ کیسے مستوی ہوا اور کیسے نازل ہوتا ہے
بدعت ہے اور جس کسی شخص کو یہ گمان ہے کہ نصوص صفات معقول المعنی نہیں ہیں اور خدا جانے کیا ان سے کیا
مراد ہے اور ظاہر ان نصوص وظواہر کا تشبیہ وتمثیل ہے اور مطابق انکے ظواہر کے ایمان لانا کفر و
ضلال ہے اور انکے لئے کوئی تاویل وتوجیہ ہے جسکو اللہ ہی جانتا ہے اور یہ مثل کہیعص کی ہیں اور یہ خیال
کرے کہ طریقہ سلف کا اسیطرح پر تہا اور وہ عارف حقایق الفاظ مذکورہ کے نہ تہے تو یہ گمان کرنیوالا اہل
مردم ہے ساتہ عقیدہ سلف کے اور راہ ہدایت سے سخت گمراہ ہے اسکا گمان متضمن ہے اسبات کو کہ سارے
سابقین اولین یعنے مہاجرین وانصار وسائر صحابہ کبار جاہل بے علم تہے حالانکہ وہ اعلم امت وافقہ
ملت اور احسن اہل واتبع للسنن تہے اس گمان سے یہ بہی لازم آتا ہے کہ حضرت کلام کرتے اور اسکے
معنی نسمجہتے حالانکہ یہ بڑی خطا وجرأت اور نہایت قبیح جسارت ہے عیاذاً باللہ منہ **ف** منجملہ صفات
الہیہ کے جو کتاب وسنت سے ثابت ہیں صفات ذیل ہیں ید ویمین وکف واصبع وشمال وقدم ورجل
ووجہ ونفس وعین ونزول واتیان ومجئ وقول وساق وحقو وجنب وفوق واستوا وقوت وقرب
واحد وضحک وتعجب وحب وکراہت ومقت ورضا وغضب وسخط وعلم وحیات وقدرت وارادہ و
مشیت وسمع وبصر وفوق ومعیت وفرح الے غیر ذالک رسالہ قائد الی العقائد میں جملہ الفاظ صفات
کے استقراءً مرقوم ہیں اور کتاب الجوائز والصلات میں ادلہ صفات مذکور تفصیلاً مندرج ہیں اور
انتقاد رجیح میں ادلہ علو علی العلی مذکور ہیں ان سارے صفات کو ایک مساق میں سوق کیا ہے سب پر
ایمان لانا واجب ہے یہ سب صفات حقیقی ہیں مشابہ صفات مخلوقہ کے نہیں ہیں انکی تاویل تعطیل رد
وجحد بخلاف ظاہر درست نہیں ہے فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ان سب پر ایمان رکہتے ہیں
بغیر تحریف وتمثیل وتکییف کے یہ فرقہ سارے فرق امت اسلام میں فرقہ وسط ہے جسطرح کہ یہ امت
سائر امم میں امت وسط ہے یہ درمیان میں ہے اہل التعطیل جہمیہ اور اہل تمثیل مشبہ کے دربارہ صفات
جسطرح کہ دربارہ افعال حق تعالے کے وسط ہے درمیان حروریہ وقدریہ کے اور دربارہ اسماء ایمان
ودین کے وسط ہے درمیان معتزلہ ومرجیہ کے اور دربارہ اصحاب حضرت کے وسط ہے درمیان
رافضہ وخوارج کے وللہ الحمد **ف** مذہب اہل حق کا جسپر سارے اہل توحید وصدق کا اتفاق

ہے یہ کہ اللہ ہمیشہ سے متکلم ہے ساتھ کلام مسموع مفہوم مکتوب کے یہ کلام پاک اوسکا سینون مین محفوظ ہے بل
ہو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم صحفون مین مکتوب ہے آنکھون سے منظور ہے و
کتاب مسطور فی رق منشور سلف نے جو کہ مقتدا اہل خلف کے اجماع کیا ہے اسبات پر کہ کلام اللہ
کا مخلوق نہین ہے علی مرتضے نے فرمایا ہے القرآن لیس بمخلوق ولکنہ کلام اللہ منہ بدء و
الیہ یعود ابن مسعود و ابن عباس و عمرو بن دینار و سفیان بن عیینہ وغیرہم کا قول بھی یہی ہے اللہ
پاک نے سچ مچ ساتھ اوسکے کلام کیا ہے اور حضرت پر اوسکو اوتارا اوسکو اللہ کے کلام کی حکایت یا عبارت
کہنا درست نہین ہے یہ قرارت اور کتابت اوسکو اللہ کے کلام ہونے سے خارج نہین [illegible] ہے جو
قرآن کو مخلوق کہے وہ جہمی اور کافر ہے اور جو کلام اللہ ٹھہر کر عدم مخلوقیت قرآن مین توقف کرے
وہ قول اول سے بھی ناپاک تر ہے اور جو تلفظ و تلاوت کو مخلوق ٹھہرائے وہ بھی جہمی ہے اللہ نے
موسے علیہ السلام سے باتین کین تہین اور اپنے ہاتہ سے اونکے ہاتہ مین توریت دی تہی اور توریت
کو اپنے ہاتہ سے لکہا تہا جسطرح کہ آدم کو اپنے ہاتہ سے بنایا ہے اور جنت عدن کی بنیاد اپنے ہاتہ سے
رکہی ہے وہ ہمیشہ متکلم ہے حروف و معانی اس کلام کے سب اللہ کا کلام ہے نہ یہ کہ حروف
کلام ہون اور معانی کلام نہون یا بالعکس اسکے **ف** حروف مکتوبہ و اصوات مسموعہ عین کلام خدا
ہے قال تعالے الم ذلک الکتب لاریب فیہ وقال المص والمر وکہیعص وحمعسق
جو کوئی ان حرفون کو اللہ کا کلام نکہے وہ دین سے مارق اور جماعہ مسلمین سے خارج ہے منکر انکے
حروف ہونے کا مکابر عیان اور آرندہ بہتان ہے حدیث ابن مسعود مین رفعا آیا ہے من قرء
حرفا من کتاب اللہ عزوجل فلہ عشر حسنات رواہ الترمذی وصححہ ورواہ غیرہ
من الائمۃ وفی الباب احادیث کثیرۃ لا تجاہ **ف** حدیث حشر مین آیا ہے فینادیہم
سبحانہ وتعالی بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب رواہ احمد والجماعۃ من
الائمۃ واستشہد بہ البخاری الی غیر ذلک من الادلۃ الدالۃ علی ثبوت الحرف والصوت
وہی کتنی [illegible] المجید قرآن عظیم و فرقان کریم اللہ کی کتاب مبین اور حبل متین ہے جو کہ سید
المرسلین پر بزبان عربی مبین نازل ہوئی ہے متضمن ہے سور و آیات و اصوات و حروف و کلمات
[illegible] اول تا آخر زبانون پر متلو صدور مین محفوظ مصاحف مین مکتوب الواح مین مرقوم اذان

مین مسموع ہے ولله الحمد ف الله تعالےٰ خالق ہے ساری مخلوقات کا عالم ہے ساری معلومات کا کیا
جزئیات اور کیا کلیات قادر ہے جمیع ممکنات پر اور اسبات پر کہ مثل اس خلق کے دوسری خلق پیدا
کرے اگر چاہے مزید ہے ساری کائنات کا سمیع بصیر ہے نہ کوئی اُسکا شبہ ہے اور نہ مثل اور نہ
ضد اور نہ ند اور نہ شریک وجوب وجود مین اور نہ استحقاق عبادت مین اور نہ خلق وامر مین اور نہ
تدبیر سموات وارض مین وہی بیمار کو شفا دے مرزوق کو رزق دے کشف ضر کرے وہ اپنے غیر مین
حلول نہین کرتا اور نہ غیر اوسمین حلول کرے اور نہ وہ غیر کے ساتہ متحد ہو اور نہ غیر اوسکے ساتہ
وجعلوا لهٗ من عباده جزءًا ان الانسان لكفور جہل وکذب سے بری ہے کوئی
اُسپر حاکم نہین نہ کوئی شے اُسپر واجب ہے وہ خلاف وعدہ کے نہین کرتا سارے افعال اُسکے
متضمن حکمت ہین اُسکے فعل مین جور وظلم متصور نہین ہے عقل کا کوئی حکم حسن وقبح اشیا مین نہین
چلتا اُسکے سوا کوئی حاکم نہین اور نہ کوئی معبود وہ مختص ہے ساتہ الوہیت وربوبیت کے منکر اُسکے
الوہیت کا کافر ہے ف ایمان قول ہے قلب ولسان کا اور عمل ہے قلب ولسان وجوارح کا
مطابق کتاب وسنت ونیت کے ایمان کی زیادتی طاعت سے اور کمی اوسکی معصیت سے ہوتی ہے
حدیث الایمان بضع الخ مین قول وعمل دونون کو ایمان ٹہرایا ہے معہذا اہل قبلہ کو معاصی وکبائر
کے کرنے پر کافر کہنا بجا ہیے بلکہ اخوت ایمانی واتحاد اسلامی ہنوز باوجود معاصی کے باقی ہے فاسق
سے نام مطلق ایمان کا سلب نہین ہوتا ہے اور نہ وہ مخلد فی النار رہیگا بلکہ وہ مومن ناقص الایمان ہے
یا مومن بالایمان فاسق بالکبیرہ ہے اسی جگہہ سے کسی اہل قبلہ پر حکم خلود نار کا بسبب کسی گناہ یا کبیرہ کے
نہین دیا جاتا ہے اور نہ وہ بسبب کسی عمل کے دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے مگر یہ کہ کسی حدیث مین
اُسکو کافر فرمایا ہو یا اُسمین صفات کفریہ پائی جائین یا وہ منکر قطعیات وضروریات دین کا ہو یا ایسی
بدعت نکالے جو اُسکو کفر تک پہچاوے بہتر فرقون مین اکثر فرقے ایسے ہین جنکو ائمہ سنت نے کافر ٹہرایا
ہے اگر وہ اہل قبلہ ہین جیسے روافض وخوارج وجہمیہ ومعتزلہ وغیرہم ف بنیاد اسلام کی پانچ
چیز دنیر ہے شہادت کلمہ طیبہ نماز زکوۃ روزہ حج یہ حقیقت ٹہری اسلام کی ایمان کی تعریف حدیث عمر
بن خطاب مین رفعاً آئی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لاے آدمی اللہ پر اور اوسکے فرشتون اور کتابون
اور رسولون پر اور دن آخرت پر اور اسبات پر کہ خیر وشر تقدیر کا طرف سے اللہ کے ہے فرمایا فاذا

فعلت ذلك فقد آمنت قال نعم رواه مسلم وابوداؤد وغیرہما زہری نے کہا ہم کہتے ہین کہ اسلام کلمہ ہے اور ایمان عمل صالح اور احسان اخلاص فی العمل **ف** ایمان لانا قدر پر اور اوسکی خیر و شر پر واجب ہے جہان مین ایسی کوئی چیز نہین ہے جو اللہ کی تقدیر سے باہر ہو یا اوسکی تدبیر کے صادر ہو یا بے اوسکی قضا کے جاری ہو کسی شیر کو اوسکی قدر مقدور سے گریز نہین ہے اور جو کچھ لوح محفوظ مین اوسنے لکھہ رکھا ہے خیر ہو یا شر کوئی اُس سے تجاوز نہین کر سکتا جسکو چاہا واسطے سعادت کے بناکر اوس سے عمل صالح کرایا یہ اُسکا فضل ہے جسکو چاہا واسطے شقاوت کے بناکر گمراہ کیا یہ اُسکا عدل ہے ہر کسیکو جسکام کے لئے بنایا ہے وہ شخص وہی کام کرتا ہے خالق افعال خلق و عباد و مقدر رزق و اجل اور ہادی و مضل عباد وہی ہے یہ اوسکا ایک بہید ہے جسکا علم اوسیکو ہے نہ ما و شما کو اوسنے بہت سے جن و انس جہنم کے لئے پیدا کئے ہین وہ چاہتا تو ہر نفس کو ہدایت کرتا لکن اُسکو تو جہنم کا بہرنا منظور ہے ہر شئے کو اُسنے ایک انداز پر پیدا کیا ہے جو مصیبت زمین پر یا نفس پر آتی ہے وہ پہلے سے کتاب مین لکھہ گئی ہے اللہ کی قضا و قدر کو بعد رسل کے حجت پکڑنا جائز نہین ہے بلکہ اللہ ہی کی حجت بالغہ ہم پر بانزال کتب و بعثت رسل و ورود امر و نہی قائم ہے جسکو استطاعت فعل و ترک کے ہے اوسیکو امر و نہی کی ہے کسیکو معصیت پر مجبور نہین کیا ہے اور نہ ترک طاعت پر مضطر فرمایا ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وقال تعالے فاتقوا اللہ ما استطعتم اور فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت لا ظلم الیوم اس سے معلوم ہوا کہ بندہ کے لئے کسب ہے حسنہ پر ثواب ہے سیئہ پر عقاب ہے اسکا وقوع اللہ کی قدر و قضا سے ہوتا ہی **ف** ایمان بالقدر کے دو درجے ہین ایک ایمان لانا اسبات پر کہ اللہ جانتا ہے ساتہ علم قدیم اپنے کے جو کچھ اوسکی خلق کرتی ہے یعنی اونسبکو ساری طاعات و معاصی و ارزاق و آجال کا احوال معلوم ہے اوسنے لوح محفوظ مین مقادیر خلق کو لکھہ رکھا ہے پہلے قلم کو بنایا اور فرمایا لکھہ جو کچھ کہ قیامت تک ہونے والا ہے یہ تقدیر جو تابع ہے اُسکے علم کی مواضع متعددہ مین جملۃً و تفصیلاً ہوتی ہے شکم مادر مین قبل خلق روح کے ایک فرشتہ کو طرف جنین کے بہیجتا ہے وہ چار کلمے لکھہ دیتا ہے رزق و اجل و عمل اور سعید ہی یا شقی اسی قدر کے غلاۃ قدریہ منکر ہین پہلے اس فرقہ کے لوگ بہت تہے اب تہوڑے ہین دوسرے ایمان لانا ہے اللہ کی مشیت نافذہ و قدرت شاملہ پر کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے

وہ ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا سارے آسمانون اور زمینون مین جو حرکت و سکون ہوتا ہے
وہ اوسیکی مشیت سے ہوتا ہے جس امر کا وہ ارادہ نہین کرتا وہ امر اوسکے ملک مین نہین ہوتا وہ ہر شے پر
قدیر ہے موجودات ہون یا معدومات غرضکہ جو مخلوق زمین مین ہے یا آسمان مین ہے اوسکا خالق اللہ ہی ہے
اوسکے سوا نہ کوئی خالق ہے نہ کوئی معبود و رب مہند اوسنے اپنی طاعت اور رسول کی طاعت کا امر
کیا ہے اور اپنی معصیت اور رسول کی معصیت سے منع فرمایا ہے وہ متقین و محسنین و مقسطین کو دوست
رکہتا ہے اور ایماندار نیکوکار لوگونسے راضی ہوتا ہے اور کافرونکو دوست نہین رکہتا اور نہ قوم
فاسقین سے راضی ہوتا ہے اور فحشاء کا حکم نہین دیتا اور بندونسے کفر کو پسند نہین کرتا اور نہ فساد
کو دوست رکہتا ہے عباد حقیقت مین فاعل افعال ہین لکن خالق انکے افعال کا اللہ ہے بندہ دو
طرحکے ہوتے ہین مومن و کافر و بر و فاجر بندہ کو اپنے فعل پر قدرت حاصل ہے اور ارادہ کرتا ہے
لکن خالق اس قدرت و ارادہ کا اللہ ہے نہ بندہ اس درجہ کی تکذیب عامہ قدریہ کرتے ہین
جنکا نام حضرت نے مجوس ہذہ الامۃ رکہا ہے دوسری قوم نے اہل اثبات سے اس باب مین
اتنا غلو کیا کہ بندہ سے بالکل قدرت و اختیار کو سلب کر لیا اور اوسکو اللہ کے افعال و احکام و حکم
و مصالح سے باہر کر دیا بالجملہ حق یہ ہے کہ ظاہر و باطن و محبوب و مکروہ و حسن و سیئ و قلیل
و کثیر و اول و آخر تقدیر کا سب اللہ کے طرف سے ہے اوسیکی یہ قضاء و قدر ہے بندون مین
کوئی فرد بشر اللہ کی مشیت و قضا سے تجاوز نہین کرتا بلکہ سب اوسی طرف جاتے ہین جسکے
لئے وہ پیدا کئے گئے ہین اور اوسی کام مین پڑتے ہین جو انپر مقدر کیا گیا ہے یہ اللہ کا عدل ہے
سارے کبائر صغائر اللہ کی قضاء و قدر سے ہوتے ہین کسیکو اللہ پر کوئی حجت نہین ہے اللہ اپنے
علم سابق مین جانتا تہا کہ ابلیس عصیان کریگا قیامت تک آسنے اہل طاعت سے طاعت اور اہل
معصیت سے معصیت معلوم کر کے انکو پیدا کیا جو مصیبت پہنچی ہی وہ چوکنے والے نہ تہے اور
جو نہین پہنچی وہ پہنچنے والی نہ تہی **ف** محمد مصطفے احمد مجتبے صلعم خیر خلایق افضل بشر اکرم علے
اللہ اعلے درجہ اقرب الے اللہ فی الوسیلہ ہین اللہ نے اونکو رحمۃ للعالمین خاتم النبیین شفیع المذنبین
بنا کر بہیجا ہر نبی قوم خاص کا ہوتا تہا یہ سارے خلق کے نبی ہوئے سب سے پہلے جنت مین حضرت
اور سب امتون سے پہلے آپکی امت جائے گی ایک شفاعت آپکی وہ ہوگی کہ لوگ سب انبیاء کے

پاس ہوکر آپسے طالب شفاعت ہونگے دوسری وہ ہوگی کہ اہل جنت کی شفاعت کر کے جنت مین
داخل کرائین گے یہ دونون شفاعتین مخصوص ہین ساتہ آپکے تیسری شفاعت اُنکی ہوگی جو مستحق
نار ہونگے پہر ایک قوم آپکی شفاعت سے نار مین نجائیگی اس شفاعت مین حضرت اور صدیقین اور
شہدا اور صالحین وسائر مؤمنین وملائکہ وعلمار واطفال وغیرہم شریک ہونگے لکن یہ شفاعت
اونہین کے لئے ہوگی جنکو اللہ پسند کریگا اور وہ اللہ سے ڈرتے ہین اور کافرون کو شفاعت
شافعین کی کچہ نفع نہ دیگی وہ ابد الآباد کے لئے جہنم مین مخلد ہونگے مراد کفار سے اسجگہہ اہل شرک
وتکذیب وجحود وکفر باللہ اور اصحاب بدع مکفرہ اور متصفین بصفات کفر ہین عیاذا باللہ منہم
اور ایکقوم جو دوزخ مین جاچکی ہوگی اور جل بہنکر کوئلہ بنگئی ہوگی وہ حضرت کی شفاعت سے باہر
نکلے گی اور کچہ لوگ محض اللہ کے فضل کثیر ورحمت واسعہ سے نجات پائینگے جنت مین جگہہ خالی
رہیگی اللہ اُسکے لئے کچہ اقوام پیدا کر کے جنت مین داخل کریگا یہ شفاعت حضرت کی اللہ کے اذن
واجازت سے ہوگی قرآن مین اس اذن پر نص کی ہے جیسے من ذا الذی یشفع عندہٗ
الا باذنہ سو سارے شفعا نیچے اس اذن کے داخل ہین کوئی شخص کسی شخصکے شفاعت بدون
اذن الٰہی کے نہین کرسکتا ہے اور نہ کسی شخصکو دنیا مین یہ بات معلوم ہے کہ میری شفاعت ہوگی
کیونکہ تعلق اس علم غیب کا ساتہ اللہ کے ہے دوسرے کو اسکی خبر نہین ہوسکتی **ف** ایک اصل اہل
سنت وجماعت کی یہ ہے کہ دل طرف سے اصحاب حضرت کے سلامت اور سینہ اونکی جانب سے
صاف ہو جسطرح کہ اللہ نے فرمایا ہے والذین جاؤا من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین اٰمنوا ربنا انک رؤف
رحیم اور حدیث مین سب صحابہ سے منع کیا ہے اور اُنکی فضیلت تمام امت پر ارشاد کی ہے اور
علمار اہل دین کا اُنکے فضائل ومزایا پر اجماع ہے اہل صلح حدیبیہ فاضلتر ہین پچہلے اصحاب
پر اور مہاجرین مقدم ہین انصار پر اور اہل بدر اور مبایعین تحت الشجرہ اور عشرہ مبشرہ اور
ثابت بن قیس اور اہل بیت وازواج مطہرات بنقل متواتر افاضل امت ومبشر بجنت ہین اور ترتیب
فضائل خلفار اربعہ کی مطابق ترتیب خلافت مقدرہ الٰہی کے ہین اور زمانہ خلافت کا تیس
برس تہا پہر سلطنت آگئی جسطرح ساری سلاسل ولایت یا اکثر منتہی ہوتے ہین طرف علی مرتضے رح

کے اسیطرح ساری طرایق اشاعت شریعت کے منتہی ہوتے ہین طرف خلفار ثلثہ کے اس مین دلیل
ہے اسبات پر کہ شریعت مقدم ہے طریقت پر اور علم کو فضیلت تامہ حاصل ہے عبادت پر اور مرتبہ
علما کا زیادہ ہے اولیاء اللہ سے مراد علمار آخرت ہین جو صاحب عمل تھے نہ علمار سور دنیا طلب بلکہ امام
شافعی نے کہا ہے کہ اگر علمار باللہ اولیار اللہ نہین ہین تو پہر کوئی اللہ کا ولی نہین ہے ف اہل
حدیث دوست رکہتے ہین اہل بیت حضرت صلعم کو اور حضرت کی وصیت کو اُنکے حق مین یاد رکہتے
ہین یہ وصیت غم غدیر مین دو بار فرمائی تہی اذکرکم اللہ فی اہل بیتی اور دوسری حدیث مین
بمقدمہ عباس فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لا یؤمنون حتی یحبونکم للہ ولقرابتی اسیطرح
اسبات پر ایمان لائے ہین کہ ازواج مطہرات امہات المومنین ہین بنص قرآن اور وہ آخرت مین
حضرت کی بی بیان ہونگی خصوصًا خدیجہ کہ مادر اکثر اولاد پیغمبر ہین اور بی بیون مین سب سے پہلے حضرت
پر ایمان لائی ہین اور عائشہ صدیقہ جنکی برارت اللہ نے قرآن مین فرمائی ہے قاذف اُنکا کافر باللہ و
مکذب کتاب اللہ ہے روافض جو کہ باغض صحابہ اور سابّ اصحاب ہین اور نواصب و خوارج جو کہ موذی
اہل بیت رسالت ہین اہل حدیث اُنسے بیزاری رکہتے ہین اور جو مشاجرات و خصومات و منازعات
و مخالفات و مکالمات درمیان صحابہ کے ہوئے ہین اُنمین خوض نہین کرتے بلکہ اوسکے ذکر سے
امساک کرتے ہین حالانکہ اون آثار مرویہ مین کثرت سے زیادت و نقص و تغیر و تحریف وجہ صحیح سے
ہوگئی ہے اور ٹہیک بات یہ ہے کہ صحابہ اون معاملات مین معذور تہے یا مجتہد مصیب یا مخطی مجتہد
عقیدہ اہل حدیث کا یہ ہے کہ ہر صحابی کچہ کبائر و صغائر اثم سے معصوم نہ تہا بلکہ جریان ذنوب کا
اُنپر جائز ہے فی الجملہ اور اونکے لئے سوابق و فضائل ہین جو موجب ہین اُنکے مغفرت ذنوب کو
یہانتک کہ جتنے سیئات اُنکے لئے بخشدئے جائینگے وہ اونکے مابعد کے لئے مغفور ہونگے اور اونکے
حسنات ماحیہ سیئات بہی اتنے ہین کہ مابعد کے لئے نہین ہین اور وہ سب عدول ہین بتعدیل رسول
خدا صلعم اور دوسرونکی تعدیل امت نے کی ہے فاین ھذا من ذاک حضرت نے اونکو خیر قرون
فرمایا ہے اور ایک مد صدقہ اُنکا احد کے برابر سونا خرچ کرنے سے فاضلتر ٹہرایا ہے اون مین اگر
کسی سے گناہ ہوگیا تہا تو اُسنے توبہ کرلی تہی یا کوئی حسنہ ماحیہ سیئہ اوس سے عمل مین آیا تہا یا بسابقہ
فضل و قصور معاف ہوگیا ہے یا حضرت کی شفاعت سے مغفور ہوجائیگا اسلئے کہ سب سے زیادہ احق

بشفاعت یہی قوم اصحاب ہے یا کسی بلا ر دنیا مین مبتلا ہو کر کفارہ اُنکے گناہ کا ہو چکا سو جبکہ یہ بات
در بارہ ذنوب محققہ ہے تو پہر اُن امور کا کیا ذکر ہے جنمین وہ مجتہد تہے اگر صواب ہوگا دو اجر ملین
گے اور اگر خطا ہو گئی ہو گی تو ایک اجر ملیگا قدر قلیل گناہ اُنکے بمقابلہ حسنات و فضائل کثیرہ کے
کچہ ہستی نہین رکہتے بلاشک وہ بعد حضرت کے خیر خلق ہین کوئی مثل اونکی نہین ہو سکتا وہ صفوہ
امت و خیر امم تہے اللہ کے نزدیک مکرم ہین اٗمنین سے جسکے لئے حضرت نے گواہی جنت کی دی
ہے وہ بلاشک بہشتی ہے ہم غیر کے لئے یہ گواہی نہ دینگے بلکہ محسن کے لئے راجی اور مسیئی کے لئے خائف
رہین گے اور علم خلق کو حوالہ خالق کرینگے اور بعینہ کسی موحد کے لئے حکم جنتی ہونیکا نہ دینگے یہانتک کہ
اللہ تعالے جہان چاہے اسکو لیجائے ہان یون کہین گے امرهم الی اللہ ان شاء عذبهم
علی المعاصی وان شاء غفر لهم اتنی بات ضرور ہے کہ ہم ایمان رکہتے ہین کہ ایک قوم موحدین
کی آگ سے باہر نکلے گی بموجب سنت صحیحہ کے انشاء اللہ تعالے **ف** ہم تصدیق کرتے ہین کرامات
اولیاء کی اور اُن خوارق عادات کی جو اُنکے ہاتہ پر جاری ہوتے ہین انواع علوم و مکاشفات و
تاثیرات مین جسطرح کہ سالف امم سے سورہ کہف و سورہ مریم وغیرہا مین آیا ہے اور اس امت
کے علماء و اولیاء سے صدور اوسکا ہوا ہے اور یہ کرامت تا قیام قیامت ہاتہ پر صلحاء امت کی
پائی جائیگی لیکن یہ کرامت وکشف احکام شریعت مین خصوصاً اوس امر مین جو مخالف ظاہر کتاب و
سنت ہے حجت نہین ہے اور صاحب کرامت و ولایت آحاد مسلمین سے کسی شے مین زیّ و عمل و
قول سے ممتاز نہین ہوتا ہے اور نہ مختص بنذر و تقلید ہے کیونکہ نذر خاص ہے واسطے اللہ کے اور
تقلید سوا پیغمبر کے کسیکی درست نہین ہے جو اولیاء متبع قرآن و حدیث ہون اُنسے محبت رکہے اُنکی
توقیر و تکریم کرے اُنکے لئے دعا و استغفار بجالائے محاسن اقوال و افعال مین اُنکا پیرو ہو اُن کو
عالم الغیب متصرف فی الامور قاضی حاجات واجب الاتباع نجانے افعال خاصہ الہیہ و نبویہ کو اُنکے
لئے ثابت نہ کرے اُنسے تکلیف کو ساقط نسمجہے اُنکے مقابلہ مین حق ربوبیت و الوہیت و حفظ مرتبہ
نبوت و رسالت کا ساقط کرنا عقیدہ فاسدہ شرکیہ ہے جو بربادی دین کی ہاتہ سے ان جہلہ صوفیہ
مبتدعہ کی ہوئی ہے اُسقدر تباہی اسلام کی ہاتہ سے علماء سوء کے نہین ہوئی عالم جب دنیا دار
ہوتا ہے تو اُسکا حال و قال اکثر خلق پر پوشیدہ نہین رہتا ہے بہت کم لوگ اُسکے معتقد ہوتے ہین

اور مکار فقیر صوفی کا حال اکثر لوگون پر نہین کہلتا اسلئے عوام بلکہ خواص نافرجام اُسکے معتقد ہو کر دین
سے نہایت سست ہو جاتے ہین اسیلئے کتب سنت مین علم کو عبادت پر فضیلت نمایان دی ہے اور محققین
صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا طریقہ مشید بکتاب وسنت ہے اور حضرت مجدد الف ثانی نے لکہا ہے کہ جس
کسی مسئلہ مین صوفیہ اور علمار کا اختلاف ہوتا ہے وہان حق طرف عالم ہی کے ہوا کرتا ہے اسلئے کہ معارف صوفیہ
کے مرتبہ ولایت سے ماخوذ ہوتے ہین اور علوم علمار کی شریعت حقہ سے لئے جاتے ہین کوئی ولی مرتبہ
نبی کو نہین پہنچتا اور نہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہو سکتی ہے **ف** لواحق بحث ماقبل سے
ایک توسل کرنا ہے ساتہ اولیار وصلحار کے اصل مین وسیلہ اوس چیز کو کہتے ہین جس سے کسی شئے
طرف تقرب و توسل پیدا کرین حدیث شریف مین آیا ہے ان محمدا الوسیلة مراد اس وسیلے سے
قرب من اللہ ہے یا شفاعت یا کوئی منزلت جنت مین یا مقام محمود توسل مین اختلاف ہے حق یہ ہے
کہ جو کچہ حضرت سے ثابت وصحیح ہوا ہے اُسکا اتباع اور اُسپر عمل کرنا واجب ہے جیسے حدیث اعمی کی
سنن مین آئی ہے اُسمین یہ لفظ وارد ہے یا محمد انی اتوجہ بك الی ربی اسکو بعض اہل علم نے
ضعیف اور بعض نے حسن کہا ہے یا جیسے حدیث بحق السائلین علیك رواہ احمد والحاکم اسکو
بہی ائمہ حدیث ضعیف کہتے ہین معہذا اقتصر مورد پر احوط ہے قیاس کو اسجگہہ دخل نہ دے یا جیسے التماس
تبرک کا اُس چیز سے جسکو صلحار نے ہات لگایا یا استعمال کیا ہے مگر اسجگہہ تامل ہے کیونکہ یہ محض قیاس ہے
اور جو بات کہ حضرت سے صحت کو نہین پہنچی گو نظر قیاس مین مستحسن معلوم ہو اوسجگہہ سد باب لازم ہے
امام شافعی نے فرمایا ہے من استحسن فقد ابتدع سد ذرائع مین واسطے حمایت جناب توحید
کے مذہب امام مالک کا اقوی المذاہب ہے تاکہ مصداق یحبونہم کحب اللہ نہو بلکہ مصداق والذین
امنوا اشد حبا للہ ٹہری مومنین نے اللہ کو انداد واضداد سے منزہ پہچانا ہے اور اوسکو منعم ورحیم
ورؤف وودود وکریم ولطیف وخالق ورازق سمجہا ہے انہین صفات کمال کے وجہ سے سب سے
زیادہ وہ اللہ کو دوست رکہتے ہین اللهم اجعل حبك احب الی من نفسی واهلی ومالی ومن
الماء البارد مدعیان علم وعقل کو حال حُبّ مالاینفع ولایضر پر اور توسل پر ساتہ اوسکے اتباع حسن ظن
باہل علم ہے ابلیس نے اُنکو تہوڑا تہوڑا درجہ بدرجہ اس کام پر لگایا یہانتک کہ اُنکو اس توسل کی
عادت ہو گئی اور بوجہ اس تقلید کے اُنہون نے نظر کرنا کتاب وسنت مین ترک کر دیا لکن اگر کوئی شخص

انصاف سے قرآن وحدیث مین نظر کرتا ہے تو حق صراح اُسپر مخفی نہین رہتا مدآئن اسلام وبلاد ایمان
مین ہمیشہ وقت شدائد کے استغاثہ واستعانت ساتہ اللہ وحدہ لاشریک کے ہوتی تہی اب ایک جہان
نے دامن مشائخ واولیار کا پکڑا انا للہ **ف** منجملہ لواحق اسباب کے ایک نذر ونیاز کرنا ہے اولیار
وقباب ومشاہد وقبور وضرائح صلحار کی حالانکہ صحیح مین صریح نذر سے نہی آئی ہے اور اوسمین بے
ادبی ہے ساتہ خدا کے اور بدگمانی ہے ساتہ رب رحیم کے اسلئے حمل نہی مذکور کا تحریم پر موکد ہے نذر
نہ قضا کو پہیرے نہ کچہہ نفع دے نہ ضر کو دور کرے اور نہ خیر کو کہینچے ہان بخیل کے مال کو برآمد کرتی
ہے ادلہ صحیحہ صریحہ سے تحریم نذر قباب کے ثابت ہے اور یہ وہ عمل ہے جسکا امر حضرت نے نہین کیا
صحیحین مین آیا ہے من عمل عملا لیس علیہ امرنا فہو رد یہ حدیث دلیل ہے بطلان عقود
غیر ماثور بہا اور عدم ترتب ثمرات خیر کے اُنپر خواہ یہ کام جہل سے کرے یا بعد شناخت حق کے پس
یہ سب نذور محرم وباطل ہین اسیطرح وہ اموال جو کعبہ مکرمہ ومسجد نبوی پر وقف کئے جاتے ہین
اُنکو مصالح مسلمین مین صرف کرنا بہتر ہے اس وقف کرنے سے جو لوگ قبور انبیار کو مسجد ٹہراتے
ہین اور اوسطرف یا اُنکے قریب نماز پڑہتے ہین حدیث مین اُنپر لعنت آئی ہے پہر قبور صلحار ومشاہد
اولیار وضرائح اصفیار کا کیا ذکر ہے پہر وہ شخص جو قبر کو نافع یا ضار یا متصرف یا فیاض جانتا ہے
وہ تو پکا مشرک ہے قبر کا حکم حدیث مین یہ آیا ہے کہ جس قبر کو اونچا پائے اُسکو زمین کے برابر کرے
حضرت کی قبر شریف جو مسنم اور ایک بالشت مرتفع ہے وہ فعل صحابہ کا تہا نہ حکم مرفوع بنانا مشاہد و
قباب کا حرام ہے اور استعانت واستغاثہ کرنا قبور سے شرک اور نذر ونیاز کرنا اموات کے باطل و
حرام اور سفر کرنا واسطے زیارت قبور کے منع ہے **ف** رؤیا طرف سے اللہ کے سچی وحی ہے اگر خواب
پریشان نہو اور کوئی عالم اُسکی تاویل صحیح بیان کردے انبیار کے خواب یقیناً وحی ہوتے تہے حدیث
مین آیا ہے رؤیا المومن کلام یکلم بہ الرب عبدہ اور ثبوت رؤیا کا قرآن وحدیث وآثار
صحابہ سے ہے ہان جو خواب مخالف ظاہر احکام شریعت یا مثبت بدعت ہو وہ لائق انکار کے
ہے ایک شخص نے خواب مین تحسین عمل مولد کی حضرت سے سنی تہی مجدد رح نے مکتوبات مین اُسپر
انکار کیا خواب کوئی حجت شرعی مثل کشف کے نہین ہوتی ہے مجرد بشارت ہے واسطے رائی کے

س چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم ٭ نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ف قائلین اخبار و مومنین بالآثار کا اجماع ہے اسپر کہ حضرت ایک رات مسجد حرام سے مسجد
اقصے کو بنص قرآن گئے پہر وہان سے آسمان پر عروج کیا یہانتک کہ ایک آسمان سے دوسرے پہر تیسرے
پہر چوتہے پہر پانچوین پہر چہٹے پہر ساتوین پہر سدرۃ المنتہے تک مع جسد و روح کے پہنچے پہر قبل صبح کے
مکہ مین آگئے منکر اسکا کافر ہے یہ قصہ اسرار کا ایک جماعت صحابہ سے بتواتر ثابت ہے ہان رویت رب مین
اختلاف ہی ہر طرف ایک گروہ صحابہ و تابعین کا گیا ہے راجح یہی ہے کہ آپنے رب تعالے شانہ کو دیکہا
امام احمد و اہل حدیث اسیکے قائل ہین اسبارہ مین جو حدیث آئی ہے وہ اپنے ظاہر پر ہے ماول نہین
ہے ف جن امور غائبہ کی حضرت نے خبر دی ہے اور حدیث صحیح سے ثابت ہین خواہ ہم اونکے
حقائق پر مطلع ہون یا نہون انپر ایمان لانا واجب ہے جیسے اشراط ساعت و خروج دجال و نزول
عیسے و ظہور مہدی منتظر و خروج یاجوج ماجوج و طلوع شمس جانب مغرب سے اور خروج دابۃ
الارض و نفخ صور و قیام قیامت و بعث موتے و حشر و نشر و اشباہ ذلک منکران اخبار کا کافر ہے
ف موت حق ہے اسیطرح فتنہ قبر و عذاب قبر و نعیم قبر و ضغطہ قبر و سوال منکر و نکیر و نصب
میزان و وزن اعمال حسنہ و سیئہ اور نشر صحائف اعمال اور حساب عباد و تخلیہ رب ساتہ عباد مومنین
کے واسطے اقرار ذنوب کے حق ہے انکی تفصیل کتاب و سنت مین آئی ہے کفار کا حساب نہوگا مگر
انکو انکے اعمال پر واقف کرکے اقرار انکے اعمال کا کراکر جزا خلود نار دیجائیگی نفخ صور دو بار ہوگا
ایکبار واسطے مارنے کے دوسرے بار واسطے جلانے کے لوح محفوظ و قلم و قضا و قدر و ذبح موت
بعد دخول جنت و نار کے حق ہے جنت و نار اسدم موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہینگے انکو فنا
نہوگی اور نہ انکے اہل و اشیا کو ف عرصہ قیامت مین ایک حوض ہوگا جسکا طول و عرض یک
ماہہ راہ ہے اور اسکے آبخورے بعدد نجوم فلک ہونگے جسنے اوسکا پانی پیا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا وہ
پانی دودہ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیرین ہوگا فجار و ابرار کا گذر پل صراط پر ہوگا
یہ جہنم کے پشت پر رکہا جائیگا جو کوئی اسکے پار ہوا وہ جنت مین جائیگا کوئی بجلی کیطرح کوئی
ہوا کیطرح کوئی اسپ تیز رو کیطرح کوئی دوڑتا ہوا کوئی چلتا ہوا کوئی سرین کے بل گزر کرے گا
کوئی جہنم مین گر جائیگا سب سے پہلے دروازہ جنت کا حضرت کے لئے کہلے گا اور سب سے پہلے آپ کی
امت اسمین جائیگی جنت آسمان پر ہے اور دوزخ زیر زمین اگرچہ تصریح تعیین مکان کی نہین

آئی ہے بلکہ جہان کہین اللہ کو معلوم ہو وہان یہ دونون ہین جنت اللہ کے اولیار کا گہر ہے اور نار اللہ کے اعدار کا مکان ہے اہل جنت بہشت مین اور مجرمین عذاب نار مین مخلد رہینگے نار کو فنا نہو گی اور نہ اہل نار کا عقاب منقطع ہوگا یہی راجح واضح ہے **ف** ابرار اور لوگ قیامت مین انہین آنکھون سے اللہ کو دیکہین گے جسطرح چاند یا سورج کو صاف دن مین دیکہتے ہین کچہ شک اسکے دیدار مین نہ کرینگے پہر بعد دخول جنت کے بہی گاہ گاہ دیکہا کرینگے کافرونکو دیدار خدا کا نہوگا اہل کلام نے جو اس مسئلہ مین ذکر نفی جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و قرب و بعد و نحو ذلک کا کیا ہے اسمین کوئی نص شارع سے نہین آئی ہے اور نہ کسی شخص نے سلف امت وائمہ ملت مین سے ساتہ اوسکے تفوہ کیا ہے بلکہ یہ الفاظ متکلمین متخبطین نے براہین فلاسفہ سے احداث کئے ہین **ف** اللہ تعالے کے فرشتے ہین جو کتابت اعمال وحفظ عباد پر مہالک سے مقرر ہین طرف خیرات وحسنات کے بلاتے ہین اور بندہ کو لمہ خیر و رشد کرتے ہین ہر ایک کے لئے انمین سے ایک مقام معلوم ہے جس سے وہ تجاوز نہین کرتا لا یعصون اللہ ما امرھم و یفعلون ما یؤمرون اللہ کے خلق مین سے ایک شیاطین ہین وہ بنی آدم کو لمہ شر کیا کرتے ہین اور اونمین متصرف ہین اور خون کی طرح رگون مین دوڑتے ہین وجود جنات کا خود قرآن کریم سے ثابت ہے منکر وجود ملائکہ وجن وشیاطین کا منکر کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے اور اسلام سے خارج اور کفر مین داخل ہے **ف** مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہو گا اور عفو کرنا کبائر سے جائز ہے اسیطرح اوس شخص سے جو بے توبہ کئے مر گیا ہے لکن یہ بطور خرق عادت کے ہوگا مبعوث ہونا انبیار علیہم السلام کا اور تکلیف دنیا اللہ کا عباد کو ساتہ امر و نہی کے زبان رسل پر حق ہے انبیار معصوم ہین کفر و اصرار کرنے سے کبائر پر اللہ انکو محفوظ رکہتا ہے ہمارے حضرت کی دعوت طرف سارے جن وانس کی عام ہے لقولہ تعالے لیکون للعالمین نذیرا و بدلیل حدیث صحیح مسلم بعثت الی الخلق کافۃ جو عموم اس لفظ خلق مین ہے اسکا اندازہ نہین ہو سکتا اسی جگہہ سے بعض اہل علم نے کہا ہے کہ حضرت طرف جمیع اجزار عالم کے مبعوث ہین اور خاتم الانبیار ہین حضرت کے بعد کوئی نبی تا نفخ صور دنیا مین نہوگا **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر واجب ہے مگر اس شرط سے کہ مودی طرف کسی فتنہ کے نہو اور گمان اوسکے قبول کا حاصل ہو اور اگر مفسدہ اس امر و نہی کا مصلحت

سے زیادہ ہو تو سکوت کرنا چاہیئے یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی رستہ نکالے **ف** خلافت بعد حضرت
کے قریش مین ہے جبتک کہ دو آدمی بہی اسقوم کے دنیا مین باقی ہون اپنے طرف سے
کسی غیر قریش کو امام نہ بنائے اور قریش سے منازعت بابت خلافت کے نکرے اور اُنپر خروج
نہ کرے اور واسطے غیر قریش کے مقر امامت کا نہو تا قیام ساعت ہان اگر غیر قریش متغلب و متسلط
ہو جائے اور اُسکے صرف وعزل مین فتنہ برپا ہوتا ہو تو اوسکی اطاعت کرے جبتک کہ وہ نماز پر
قائم ہو لاطاعة لمخلوق فی معصیة الخالق جہاد ماضی ہے ساتہ ائمہ ابرار و فجار کے جب سے
کہ حضرت مبعوث ہوئے ہین اور جب تک کہ آخر امت اسلام دجال سے مقاتلہ کرے جور کسی جائر
کا یا عدل کسی عادل کا مبطل جہاد کا نہین ہوتا ہے جمعہ و عیدین و حج ہمراہ ائمہ کے چاہیئے اگرچہ
وہ ملوک اسلام ابرار و اتقیاء و عدول و اخیار نہون صدقات و خراج و اعشار و غنائم کو حوالہ
سلاطین کرے خواہ وہ اونمین عدل کرین یا جور اور جسکو اللہ نے والی امر مردم کیا ہے اوسکا منقاد رہے
اور اُسکی طاعت سے ہاتہ نہ کہینچے اور تلوار لیکر اوسپر بر آمد نہو یہانتک کہ اللہ تعالے کوئی فرج
و مخرج نکالے سمع و طاعت ائمہ کی واجب ہے اُنکی بیعت نہ توڑے جو کوئی خلاف اسکے کریگا
وہ مبتدع ہے اور مخالف اہل سنت و مفارق جماعت ہر گز حق امام کا مانع نہو **ف** امساک
فتنہ مین ایک سنت ماضیہ ہے لزوم اُسکا واجب ہے اگر مبتلا ہو جائے تو جان کو مقدم کرے
نہ دین و ایمان کو اور مددگار نہو فتنہ پر ہاتہ و زبانسے بلکہ ہاتہ و زبان و ہوا کو روکے جو شخص
والی خلافت ہوا اور لوگون نے اوسپر اجتماع کیا اور اُس سے راضی ہوئے اور اُسنے اونپر
تلوار سے غلبہ پایا تہا یہانتک کہ خلیفہ یا امیر المومنین یا امام یا بادشاہ اسلام ٹہر گیا تو اوسکی طاعت
واجب اور اوسکی مخالفت حرام ہے مگر معصیت مین اللہ و رسول کے اور خروج اُسپر اور شق
عصائے مسلمین ممنوع ہے سلطان جب امر بمعصیت کرے تو اُسکی اطاعت نکرے مگر اوسپر خروج
بہی نہ کرے **ف** استثنار ایمان مین جائز ہے سلف اسی طریقہ پر تہے یہ کچہ شک کے لئے نہین
ہوتا ہے بلکہ تبرک اور تفویض امر اسلے اللہ کے لئے ہے اور ایک سنت ماضیہ ہے نزدیک علماء کے
یہ استثنار یقین پر ہے قال تعالے لتدخلن المسجد الحرام ان شاء اللہ آمنین ایک جماعت صحابہ
و تابعین و صوفیہ وغیرہم اسیطرف گئے ہے **ف** اہل حدیث منکر ہین جدل و مراء و خصومت و مکابرہ

کی دین وقدر مین اور روایات صحیحہ وآثار مرویہ ثقات عدول تسلیم کرتے ہین جبکہ وہ حضرت تک بسند
متصل مرفوع پہنچ جائین کیف ولم کا کہنا بدعت جانتے ہین انکا قول یہ ہے کہ اللہ نے حکم شر کا نہین دیا
ہے بلکہ خیر کا حکم کیا ہے وہ شرک وکفر ومعاصی سے ناراض ہے اگرچہ یہ امور اسیکے ارادہ سے ہوتے
ہین حدیث نزول رب کی تصدیق کرتی ہین کتاب وسنت کے ساتھ معتصم ومتمسک ہین فان تنازعتم
فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول رد طرف اللہ کے یون ہے کہ قرآن کیطرف رجوع کرے رد
طرف رسول کے یون ہے کہ حدیث کیطرف آئے یہ لوگ تقلید رجال واشتغال بالقیل والقال کو ناجائز
جانتے ہین انکا عقیدہ یہ ہے کہ جس کسی شخص کا قول یا فعل یا عمل یا چال بال برابر امر حضرت اور سنت
نبوت سے مخالف ہو وہ لائق رد وطرد کے ہے ہان اتباع سلف واقتدار ائمہ دین کو ان امور مین
جو موافق کتاب وسنت کے ہین پسند رکھتے ہین اور جس چیز کا اذن اللہ نے نہین دیا ہے یا رسول اللہ
صلعم نے اسکا حکم نہین فرمایا ہے اسکا اتباع اپنے دین مین نہین کرتے اور اسبات کی مقر ہین کہ اللہ
دن قیامت کے آئیگا اور فرشتے صف باندہ کر کہڑے ہونگے اور اپنے خلق سے جسطرح چاہیگا قریب
ہوگا کما قال تعالے ونحن اقرب الیہ من حبل الورید **ف** عید وجمعہ وجماعات پیچھے ہر امام سنی
کے نیک ہو یا بد جائز رکھتے ہین اور مسح کرنیکو موزہ پر سفر وحضر مین سنت بتاتے ہین اور جہاد کرنیکو
ساتھ مشرکین کے کوئی ہون کہین ہون فرض جانتے ہین جسطرح کہ سنت صحیحہ مین آیا ہے اور فتنہ
سے بچنا ہر زمانہ مین ضرور ہے ائمہ مسلمین اور عوام مومنین کے لئے دعاء صلاح وسداد ونصیحت کرتے
ہین اور مقاتلہ کرنے سے فتنہ مین روکتے ہین اور کہتے ہین کہ دعا وصدقہ بعد موت کے اموات
مسلمین کو پہنچتا ہے اور ساحر کافر ہے اور نماز جنازہ اہل قبلہ پر درست ہے جبتک کہ بدعت اونکی حد
کفر کو نہ پہنچی ہو رزق کو طرف سے اللہ کے جانتے ہین خواہ حلال ہو یا حرام اور کہتے ہین کہ شیطان
انسان کے دلمین وسوسہ وشک ڈالتا ہے اور خبطی بنا دیتا ہے یہ بات جائز ہے کہ اللہ بعض صالحین
کو ساتھ بعض آیات اپنی کے خاص کرے. **ف** اطفال کا امر طرف اللہ کے ہے چاہے بخشے
چاہے عذاب کرے یہ اسکے علم وارادہ پر موقوف ہے حضرت سے حال اطفال کا دریافت کیا تھا
فرمایا اللہ اعلم بما کانوا یعملون اللہ کو اعمال عباد کا جملۃ وتفصیلا علم حاصل ہے اوسنے
پہلے ہی سے یہ لکھہ رکھا ہے کہ بندہ یہ کام کریگا غرضکہ اختیار ہر امر مین اللہ کا ہے اللہ کے حکم پر صبر کرنا اور اسکی

امر و نہی کو بجالانا اور عمل مین اخلاص کرنا اور مسلمانونکا خیرخواہ رہنا اور دیانت فی العبادۃ کرنا اور
ناصح جماعۂ مسلمین ہونا اور ہر مسلمانکو نصح کرنا اور کبائر ذنوب سے بچنا واجب ہے جیسے زنا و شرب خمر
و سرقہ و قول زور و شہادت زور و معصیت و فخر و کبر و ازراء و عجب و تفاخر بنسب و طعن فی الحسب
ف انکا عقیدہ یہ ہے کہ ہر داعی الی البدعۃ سے بچے اور قراءت قرآن مین تدبر معانی اور
کتابت آثار اور درس سنن مین مشغول رہے ہر حال سخط و رضا مین متبع قرآن و حدیث ہو سنت
مین نظر ساتھ تواضع و استکانت کے کرے حسن الخلق ہو بذل معروف کف اذی ترک غیبت و نمیمہ
و سعایت کرے ماکل و مشارب کا تفقد کرے کہ حلال ہے یا حرام **ف** مکاسب و تجارات و
مال طیب کا حرام کہنے والا جاہل و مخطی ہے بلکہ سارے مکاسب وجہ حلال سے جائز ہین اللہ و رسول
نے مکاسب کو حلال کیا ہے بلکہ سنن انبیاء و صلحاء مین داخل ہین آپنے لئے اور اپنے عیال کے لئے
اللہ کے فضل و رزق کو تلاش کرے ترک کسب بخیال عدم جواز مخالف سنت ہے **ف** دین
عبارت ہے کتاب و آثار و سنن و روایات صحاح و اخبار صحیحہ سے جو بذریعہ ثقات بروایت قویہ صحیحہ معروفہ
آئے ہین اور بعض احادیث مصدق بعض ہین یہانتک کہ منتہی ہون طرف آنحضرت صلعم اور طرف
قرون مشہود لہا بالخیر اور طرف ائمہ سلف صلحاء کے جو کہ معروف بہ بدعت و مطعون فیہم اور مرمی بخلاف
اہل حق نہ تھے اور جسکو اونے تمیز ہے اسپر رجوع کرنا طرف واضحات کتاب و صرائح سنت کے
واجب ہے کبھی ایک شخص کی تصنیف سے ساری دنیا بھر جاتی ہے اور ظاہر مین وہ تالیف علوم سنت
و کتاب مین ہوتی ہے لکن معذلک وہ شخص جامد تقلید رجال پر ہوتا ہے آپنے امام مذہب کی نصرت
مین رہتا ہے گو تعسف و تعصب کے ساتھ ہو اللہ و رسول کے قول و حکم کو گرا دیتا ہے جسپر اپنے سلف
کو پاتا ہے یا اپنے شیخ و استاد کو دیکھتا ہے اسی بات کو اختیار کرتا ہے سو ایسا شخص مغمور ہے غفلت و
جہل مین یا معاند حق ہے اسکا محاکمہ سامنے اللہ تعالے کے ہوگا اگر ذرا سی بھی چمک اخلاص کی یا شمہ
خوف آخرت کا یا لمعہ ایمان کامل کا اسکو نصیب ہوتا تو وہ انصاف کرتا اور عارف حق ہو جاتا و لکن
قدر اللہ و ما شاء فعل جن فرق ضالہ کو جتنا بُعد اللہ و رسول کے کلام سے ہوتا گیا اوتنا ہی جہل و
ضلال اونکا زیادہ ہوا یہانتک کہ بہتر فرقے ناری ظاہر ہوئے اللہ نے اسی ایک فرقہ ناجیہ کو اس بلا
سے عافیت مین رکھا و للہ الحمد یہ فرقہ عبارت ہے اہل حدیث و طائفہ ظاہریہ و گروہ صوفیہ صافیہ

اہل مذاہب اربعہ سے لکن تین فرق اولے ہین کچہ زیادہ اختلاف بابت اصول دین وفروع اعمال
کے نہین ہے الا ماشاء اللہ لکن مذاہب اربعہ کا اختلاف باہمی فروع مسائل مین چار سو مسئلہ سے
زیادہ ہے شعرانی رح نے اُس اختلاف کو میزان تشدید وتخفیف مین وزن کرکے ایک طرح کی تطبیق وتوفیق
دی ہے لکن بہتر طریقہ جو سراپا خیر وبرکت ہے اور صراط مستقیم اور طریق قویم اور جادہ سلامت ہے
وہ یہی ہے کہ سب اہل فرقہ ناجیہ اس اختلاف کو طاق نسیان پر رکہہ کر متبع خالص متبع محمدی
مخلص احمدی صرف ہوجائین آور سوا اللہ ورسول وکتاب وسنت کے کسیکو واجب الاتباع
مفروض الطاعۃ نسمجہین فقط قرآن وحدیث کو امام جانین ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار * بگزارند و سر طرۂ یاری گیرند

ف ایک سنت ہجران ومباینت اہل بدع وترک جدال وخصومات ہے دین مین اور ہر محدث
بدعت ہے آور ہر بدعت ضلالت ہے کوئی بدعت حسنہ نہین ہوتی ہے کتب اہل بدعت مین
نظر نکرے اور اُنکی بات اصول وفروع دین مین نسنے جیسے رافضی خارجی جہمی قدری مرجی
کرامی معتزلی کہ یہ سب فرق ضلالت ہین اختلاف انکا اور بدعت انکی اصول وفروع مذہب مین
شائع ہے بخلاف طوائف مذاہب اربعہ کہ یہ اصول مین مخالف نصوص نہین ہین رہی فروع سو
اختلاف انکا انہین ہبنی اجتہادات پر ہے یہ اجتہاد ابتدا رین اوسجگہہ ہوا تہا جہان کوئی دلیل کتاب
وسنت کی اُنکے ہاتہ نہین لگی تہی آور کسی جگہ واسطے تبیین ادلہ قرآن وحدیث کے تہا جسطرح کہ
صحابہ وتابعین بہی باہم مختلف ہوجاتے تہے وہم اسوۃ للامۃ المرحومۃ واتفاقہم جمیعا
حجۃ عندہم طریقہ اہل سنت کا یہ ہے کہ آثار رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع ظاہرا و
باطنا ہر قول وفعل وعمل وحال مین کرتے ہین ظاہر سنت واضح کتاب پر چلتے ہین سالک سبیل سابقین
اولین مہاجرین انصار ہین متبع وصیت رسول مختار ہین حیث قال علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء
الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعۃ
ضلالۃ اسی حدیث مین حضرت نے کثرت اختلاف کی بہی خبر دی ہے کہ ومن یعش منکم بعدی
فسیری اختلافا کثیرا یہ حدیث معجزہ ہے حضرت کا کہ جیسا فرمایا تہا ویسا ہی ہمکو پیش آیا تو اب
ہمپر بعد اس تجربہ کے عمل کرنا وصیت نبوی پر واجب ہوا اہل حدیث یہ بات بہی جانتے ہین کہ کیکا

کلام اللہ کے کلام سے زیادہ رہت نہین ہے ومن اصدق من اللہ قیلا پہراب بعد اس کلام کے
کسکی بات پر ایمان لائینگے فبای حدیث بعدہ یومنون اور بہتر ہدے حضرت کے ہدی ہے
اور شر امور محدثات دین ہین آسی جگہہ سے اس گروہ صدق پژدہ حق انبوہ کا نام اہل حدیث اہل
اثر اہل سنت اہل کتاب اصحاب اتباع ہے **ف** اجماع یہ ہے کہ اقوال و اعمال ظاہرہ و باطنہ اہل
علم کا کسی امر دین پر اجماع ہو اس اتفاق کو اجماع کہتے ہین اجماع منضبط وہ کہلاتا ہے جسپر سلف
صالح تہی سلف سے مراد عصر صحابہ و تابعین و تبع تابعین ہے پس بعد سلف کے کثرت سی اختلاف
ہوا امت منتشر ہوگئی اجماع جدا گانہ پایا نہ گیا و لہذا امام احمد وغیرہ محققین نے باوجود امکان اجماع
کے وجود اجماع کا انکار کیا ہے **ف** اہل حدیث باوجود ان اصول کے امر بمعروف نہی عن
المنکر کرتے ہین بموجب شریعت اور جمعہ و جماعات پر محافظت تامہ رکہتے ہین ناصح وُلاۃ و امت
ہین معتقد المومن للمومن کالبنیان یشد بعضہ بعضا ہین اور اس حدیث کے قائل ہین مثل
المومنین فی توادہم و تراحمہم و تعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکی منہ عضو تداعی لہ سائر
الجسد بالحمی والسہر بلا پر صابر رخا پر شاکر تلخی قضا پر راضی مکارم اخلاق کیطرف داعی محاسن
اعمال کے جانب منادی رہتے ہین کہتے ہین اکمل مومنین ایمان مین وہ ہے جو خلق مین احسن
مسلمین ہو قاطع سے وصل کرے نہ دینے والیکو دے ظالم کو عفو کرے والدین کے ساتہ نیکوکار ہو
صلہ ارحام حسن جوار احسان الی الیتامی والمساکین کرے ابن السبیل و مملوک کے ساتہ رفق سے
پیش آئے فخر و خیلا و بغی و استطالت علی الخلق سے بچے ناحق کسیکو نہ ستائے معالی اخلاق حاصل
کرے سفاسف عادات سے نہی فرمائے ان سب امور مین تابع کتاب و سنت ہو انکا طریقہ وہی دین
اسلام ہے جسکے ساتہ حضرت مبعوث ہوئے تہے لکن جبکہ حدیث مین یہ خبر دی کہ یہ امت تہتر گروہ
ہو جائیگی بہتر فرقے آگ مین جائینگے اور ایک فرقہ ناجی ہوگا جسکو جماعت کہتے ہین اور اس فرقے
کی یہ پہچان ہے کہ ما انا علیہ و اصحابی الیوم تو یہ لوگ متمسک اسلام محض ایمان خالص عن
الشوب ہوئے انکا نام اہل سنت و جماعت ٹہرا انمین صدیقین و شہداء و صالحین ہوتے ہین
یہ اعلام ہدے مصابیح دجی صاحب مناقب ماثورہ و فضائل مذکورہ ہین انہین کو حضرت نے
فرقہ منصورہ فرمایا ہے قیامت تک انکا بول بالا رہیگا کوئی انکو مخذول نہ کر سکیگا حضرت نے انکو

وعائے سرسبزی دی ہے انکی تعدیل فرمائی ہے ولله الحمد تمام ہوا خلاصہ کتاب قطف الثمر کا اس ترجمہ
مین قید ترجمہ الفاظ و عدم زیادت و نقصان کے بعینہا رعی نہین رکہے گئے فقط بیان مطالب و مقاصد کا کتابت
مین آیا ہے والحمد لله اولا و آخراً

فصل بیان مین عقیدہ شیخ کامل شہاب الدین سہروردی رضی الله عنہ کے مطابق رسالہ اعلام الہدی تالیف شیخ رح

۱ عقیدہ صحیحہ وہ ہے جو اہوا سے سالم ہو قلب زندہ و ذاکر خدا نے اوسکو چنا ہو یہ وہ دل ہوتا ہے
جو مزین بتقوی و موئد بہدے ہے نور ایقان اُسمین چمکتا ہے آثار اوسکے نور کا جوارح و ارکان
پر پڑتا ہے سو ایسا دل اُسی شخص کا ہوتا ہے جو دنیا مین زاہد ہے حضرت نے فرمایا ہے نور جب
دل مین پڑتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے کہا اسکے نشانی کیا ہے فرمایا التجافی عن دار
الغرور و الانابۃ الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ اکثر مسلمانون نے وہ عقیدہ
اختیار کیا ہے جسکے دلائل اُنکے نزدیک ثابت ہوئے آور اوسکو وہ کمال توحید سمجہتے ہین لکن
جب کوی عالم زاہد اونکو جانچتا ہے تو دیکہتا ہے کہ وہ متمسک اونکا تقلید ہے آور وہ مقلد ہین
جن مشایخ وائمہ کے حقین اونکو قوت علم و ظفر بالصحیح کا حسن ظن ہے اُنسے عقائد کو لیا ہے اور جسکو
علما کے ساتہ خلط نہین ہے اُسنے عقائد اپنے محلہ و شہر والون سے حاصل کئے ہین بلکہ بہت سی
لوگ جنکو یہ گمان ہے کہ ہم ظافر بدلیل ہین وہ انہین عامیونکے ساتہ ملتحق ہین یہانتک کہ یہ فتنہ
عام البلوی ہو گیا ہے طریق نجات کا یہ ہے کہ طرف الله کے سچا افتقار ظاہر کرے اور آثار سلف کا
مقتدی ہو ۲ قلب صحیح و عقل سلیم و علم راسخ شاہد ہے اسپر کہ جس باتکی الله اور ملائکہ اور علم والون
نے انصاف سے کہڑے ہو کر گواہی دی ہے وہ بات یہ ہے کہ لا اله الا الله کوئی اُسکا ضد و ند
و شبہ و مثل نہین نہ کوئی اُسکا بیٹا اور نہ باپ آور نہ کوئی اُسکا وزیر اور نہ نظیر آور اسکے کنہ عظمت کو
اوہام نہین پاتی آور نہ اُسکی کبریا تک افہام پہنچتے ہین آور نہ اوسکی ذات مقدس کو تغیر

والآم واسقام وسنۂ ومنام وافتراق والالمام پہنچ سکین وسواس وجواس وقیاس وخیال ومثال وزوال وانتقال ولحوق فکر وحصر ذکر سے جلیل وعظیم ہے قیوم ازلی ودیموم سرمدی ہے نہ اوسکی ازلیت محدود ساتھ مدت کے ہوسکے نہ اوسکی ابدیت منقید ساتھ حتے کے ہوسکے نہ تعیین کو اوسپر انطباق نہ تاٗیین کو اوس تک راہ زمان ومکان سے بری ہے سارے عوالم بنسبت اوسکی عظمت کے ایک دانہ رای سے بہی بنسبت سارے عالم کے کمتر وحقیر تر ہین آب دل کو اس قیاس سے خالی کرنا چاہیے کہ وہ داخل عالم ہے یا خارج عالم توکیا اور تیرا علم کیا اگر تیری بصیرت کی آنکھہ کہلے تو تجکو اپنے اس قیاس وفکر ووہم وخیال سے شرم دامنگیر حال ہو ۵

اے برتر از خیال وقیاس وگمان ووہم ؛ وز ہرچہ گفتہ ایم وشنیدیم وخواندہ ایم
مجلس تمام گشت وبہ پایان رسید عمر ؛ ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

۴ اللہ کے لئے اسماء حسنے وصفات علیا ہین ہم اوسکا کچہ نام نہین رکہتے مگر وہی جو خود اوسنے اپنا نام رکہا ہے اور نہ ہم اسکا کچہ وصف کرین مگر وہی جسکے ساتہ اوسنے اپنا وصف کیا ہے ہر نام اسماء حسنے کا خبر دیتا ہے ایک صفت کی اوسکے صفات مین سے اور ہر صفت اوسکی ایک اثر ہے اوسکی آثار ربوبیت سے جسکے مناسب عبودیت مطلوب ہے یہ صفات ذاتیہ لوازم کمال ذات مقدس ہین اللہ نے ذکر ان صفات کا اسلئے کیا ہے کہ ہم اسکو جانین سمجہین اگر علم اونکا نہ دیتا اور نہ سمجہاتا تو زبان کی کیا ہستی تہی کہ وہ اونکو بیان کرسکتی ایک صفت اوسکی حیات ہے قال تعالے ھو الحی لا الہ الا ھو یہ حیات سرمدی دائمی ازل سے ابد تک مستمر ہے اور مدد عناصر ومعونت باطن وظاہر سے بزرگتر ہے کیونکہ وہ صمد وقیوم ہے غایات ونہایات سب اوسیکے مخلوق ہین دوسری صفت قدرت ہے سارے کائنات اوسکی مقدورات ہین کوئی شے اسکو عاجز نہین کرتی ہے کوئی کون بی اوسکی قدرت کے متکون نہین ہوسکتا ہے وہ چاہے تو سارے کون کو عدم کردے اور اوسطرحکا دوسرا کون ایجاد کرے جو کچہ زمین وآسمان وبر وبحر مین ہے سبکی پیشانی اوسکے ہاتہ مین ہے سارے مقدورات اوسیکے قدرت سے قائم ہین اور اوسیکے قبضہ مین مسخر ہین ایک حرف کن سے اونکو ایجاد کیا ہے اگر چاہے سبکو متلاشی وفانی کردے تیسری صفت علم ہے اوسکا علم محیط جمیع معلومات ہے بعلم واحد قدیم ازلی ایک ذرہ آسمانون اور زمینون مین اوسکے علم سے

غائب نہین ہے ف

بر و علم یکذرہ پوشیدہ نیست ؛ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکیست

اُسکو گنتی اعداد ریال اور ذرات جبال کی اُنکے موجود ہونے سے پہلے معلوم تہی تو وہ جانتا ہے جو کچھ کہ ہونے والا ہے تو وہ اپنے علم مین مستقل ہے علی الاطلاق اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً جسطرح وہ جزئیاتکو جانتا ہے اسیطرح عالم کلیات بہی ہے غرضکہ ساری معلومات جزئیہ وکلیہ اوسکی علم بسیط مین ہین وہ سبکو ایک علم واحد کے ساتھ جانتا ہے جو ہوچکا اور جو کچھ ہوگا وہ عالم علی الاطلاق اور واہب و خالق سائر علوم ہے اُسنے جو اپنا نام رکہا ہے ہم بہی اوسی نام سے اُسکو کہتے ہین عالم الغیب والشھادۃ یعلم السر واخفی ویعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اُسکو خطرات ضمیر اور ذرات ہبار لوح بحیر معلوم ہین چوتہی صفت ارادہ ہے وہ علی الاطلاق مرید ہے خلق کے لئے کوئی ارادہ نہین ہے جن ہو یا انس یا ملائکہ یا شیاطین منتہٰی سبکے ارادہ کا وہی ہے ماشاء کان و مالم یشاءلم یکن کفر وایمان طاعت وعصیان عطا وحرمان وعمد وخطا ونسیان جو کچھ اوسکے ملک مین جاری ہوتا ہے سب اوسیکے مشیت سے ہوتا ہے وہ اپنے ساری اقضیہ و مرادات مین عدل ہے اپنی بریت و مصنوعات مین موصوف ساتھ ظلم کے نہین ہے نہ کوئی اُسکے حکم کو پہیر سکے نہ اوسکی قضا کو روک سکے وان یمسسك اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو وان یردك بخیر فلا راد لفضلہ اُسنے اپنے نفس مقدس کا وصف ساتھ ارادہ کے کیا ہے ہم بہی اُسکو اسی وصف کے ساتھ بولتے ہین فرمایا انما قولنا لشیٔ اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون وقال واذا اردنا ان نھلك قریۃ امرنا مترفیھا وقال فاراد ربك ان یبلغا اشدھما پانچوین صفت سمع ہے وہ سمیع النداء مجیب الدعا ہے ندا ضمیر کو بغیر تعبیر بیان و تفسیر جنان کے سنتا ہے ایک سننا دوسرے سننے سے اُسکو باز نہین رکہتا اور نہ آوازین اُسپر مشتبہ ہوتی ہین اور نہ مسائل اُسکو مغالطہ مین ڈالتے ہین اور نہ لغات اُسپر مختلف ہوتے ہین پرندونکی پر کی آواز کیڑونکی چلنے کی آہٹ پتھرونکے شکم مین مچھلیونکی ندا قعر دریا مین سنتا ہے چھٹی صفت بصر ہے چلنا مورچہ سیاہ کا کالی راتونکے اندہیرے مین سیاہ پتھر پر دیکھتا ہے شب تاریک مین تقلبات ہوام کو حالت جوش خروش مین نظر کرتا ہے اُسنے اپنے نفس کا وصف ساتھ سمع و بصر کے کیا ہے فرمایا لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع البصیر

ساتوین صفت کلام ہے وہ متکلم ہے ساتہ کلام قدیم کے فصحاء اُسطرح کے کلام لانے سے عاجز و قاصر رہے کیا ذکر ہے کہ بلغا ایک آیت بہی تو ویسی لاسکین لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید ۸ خلق کو کچہ قدرت نہین ہے مگر جتنی اللہ نے اُنکو دی ہے اللہ نے اُس مردقادر کو اور اوسکی قدرت کو پیدا کیا ہے اور فعل فاعل دونون کو بنایا ہے جیسے دہوپ کا اثر کہ سورج اور اُسکی دہوپ دونون اللہ کی مخلوق ہین سو موثر حقیقی وہی ذات پاک ہے جب موثر خلق کا ہوا تو اُسکا اثر بہی خلق ہوگا اور جب فاعل مخلوق ٹہرا تو اُسکا فعل بہی مخلوق ہوگا کوئی یہ کہے کہ جب خالق فعل اللہ ہے تو پہر کسی شے کے فعل پر عذاب کیون کرتا ہے سو اسکا جواب یہ ہے کہ جسطرح وہ یہ عقاب اپنے خلق کو کرتا ہے جسکو اُسنے بنایا ہے اسیطرح اوس خلق کے فعل پر بہی عقاب کرتا ہے یہ عقوبت کرنا اُسکا اپنے مخلوق کو کچہ عقوبت فاعل سے بعید تر نہین ہے یفعل مایشاء و یحکم ما یرید لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون اللہ نے کافر اور اوسکے کفر کو اور فاسق اور اُسکے فسق کو پیدا کیا پہر کافر کو حکم ایمان لانیکا دیا مگر اوسکے لئے ایمان پیدا نہ کیا تو یہ حکم کرنا ساتہ ایمان لانیکے قہر محض ہے اور پیدا نکرنا ایمان کا واسطے اُسکے یہ بہی قہر محض ہے اور داخل کرنا اُسکا دوزخ مین اس حیثیت سے کہ اُسکے لئے کفر پیدا کیا ہے بسبب اوس کفر کے قہر محض ہے کیونکہ وہ قہار ہے قہر اُسکی صفت ہے اُسنے یہی اقتضا کیا اسیطرح مومن کو بنایا اور اُسکے لئے ایمان پیدا کیا اور طائع کو مخلوق کیا اور اُسکے لئے طاعت پیدا کی حالانکہ طائع و مومن کی کچہ مشیت اسمین نہین ہے پہر عمل کو طرف اُسکے اضافت کیا یہ اوسکا تکرم محض ہے حالانکہ اُسکی طاعت نہین ہے مگر مخلوق خدا پہر اُسکو محض اپنی رحمت و فضل سے جنت مین ساکن کیا کیونکہ وہ رحمن رحیم غفور و ودود ہے تو دیکہتا ہے کہ اللہ نے آدمی کو مالدار کیا پہر فرمایا من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا حالانکہ مال و متمول دونون اللہ کے ملک و مُلک ہین اب تیرا یہ قیاس کرنا کہ یہ کیسلئے اور کیونکر ہے اور یہ حکم اُسکا ظلم ہے بسبب تیری تنگی ظرف و قصور فہم کے ہے کیونکہ تجہپر کشف اس راز کا نہین ہوا تو نے اللہ کے کام کو خلق کے کام پر قیاس کیا جل اسمہ سبحانہ عن القیاس و عظم من ان تحیطہ بحقیقتہ افہام الناس چونکہ راز تقدیر کا خلق پر مشتبہ ہے اسلئے خلق کو اُسمین خوض کرنے سے بسبب اشکال کے منع کیا گیا ہے ارادہ دل مین ہوتا ہے اللہ اوس

ارادی کو دل مین پیدا کرتا ہے اسلیئے وہ فعل دل کے ارادہ سے ظاہر ہوتا ہے اور دل کا ارادہ
اللہ کیطرف سے ہے تو فعل بہی اللہ کے ارادے سے ہوتا ہے اللہ اُس فعل کا خالق ہے اور بندہ
کاسب اسلیئے اضافت ضمان متلفات و اُروش جنایات و اقامت حدود اُسکی طرف بندہ کی ہوتی
ہے ۵ اللہ کا کلام عظیم ہے کلام کی عظمت بقدر عظمت متکلم کے ہوتی ہے سو اللہ کا کلام
اُسکے عظمت سے عظیم اور اوسکے جلال سے جلیل اور اوسکی کبریاء سے کبیر اور اوسکے وعدو
وعید و حدود و احکام و اخبار سے قریب ہے اور باعتبار کنہ و غایت و عظم شان و قہر سلطان و
سطوع نور و ضیاء کے بعید ہے اسکلام پاک کا رتبہ بڑا عالی اور اسکی منزلت بڑی عظیم ہے اسکے
عظم شان کے لیئے یہ قول اللہ تعالےٰ کا بس ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا
بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظہیرا مثال اوسکی عالم شہادت
مین ایسی ہے جیسے سورج کہ خلق اُسکی شعاع سے نفع لیتی ہے لیکن کسی مخلوق کا یہ مقدور نہین ہے
کہ اُسکے جرم سے نزدیک ہو سکے اگرچہ اُس تک راہ پائی کسینے کہا کہ یہ کلام بے حرف و صوت
ہے اسلیئے کہ اُسپر حصر مشکل ہوا کسینے کہا با حرف و صوت ہے اسلیئے کہ اُسپر غائب ہونا اُسکا دشوار
آیا لیکن سبیل امثل و طریق اعدل یہ ہے کہ اس مسئلہ مین نزاع کرنا ترک کردے بندہ نے جب
یہ کہا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور یہ اعتقاد کیا کہ امر و نہی اوسکی واجب الاتباع ہے اور التزام
کرنا اُسکے احکام و حلال و حرام کا اور سننا اوسکے وعد و وعید کا اور قیام کرنا ساتھ اوسکے
حقوق و حدود کے لازم ہے تو بعد اسکے اگر اُسنے کچھ تعرض اسبات کا نہ کیا کہ قدم و حدث و
تلاوت و متلو و حرف و صوت سے وہ بحث کرتا تو یہ کچھ اُسکو مضرت رسان نہین ہے اور نہ
کوئی واجب اوس سے فوت ہوا اب وہ اگر سو برس جیئے اور اسبات کا اُسکے دل مین خطرہ
تک نہو تو بہی کچھ ڈر نہین ہے فھذا الطریق القویم والمنہج المستقیم اس امر مین منازعت کرنا ایسا
ہے کہ کسی شخص کے پاس فرمان واجب الاذعان کسی سلطان زمان آئے اور اوسمین امر و نہی
ہو یہ شخص اسبات مین مشاجرہ کرنے لگے کہ اس فرمان کا خط کیسا ہے اور اسکی عبارت کیسی
ہے اور اسکی فصاحت و بلاغت کس قسم کی ہے لیکن اُسکے معانی سمجھنے اور عمل مین لانے سے
ذاہل غافل رہے ۶ اللہ نے خبر دی ہے کہ وہ عرش پر مستوی ہے اور حضرت نے خبر دی ہے

کہ وہ آخر شب مین نزول فرماتا ہے اسکے سوا یُد و قدم و تعجب و تردد مین اس قسم کی بہت حدیثین
آئی ہین کہ دلائل توحید ہین اونمین تصرف کرنا ساتہ تشبیہ و تعطیل کے جائز نہین ہے اگر اللہ رسول
ان صفات کی خبر نہ دیتے عقل کو ہرگز یہ جسارت نہوتی کہ وہ اوس چراگاہ کی ارد گرد پہرتے بلکہ عقل
عقلا و لُب الباء ورے اُسکے متلاشی ہوجاتے اللہ اپنے بندونسے نزدیک ہے جسطرح کہ اسنے
خبر دی اور جو کچہ ظاہر کیا ہے وہ دلیل ہے اُسکے نفس پر اسنے ایک حجاب وجہ کبریا سے اُٹہادیا
اور کچہ سبحات عظمت و علا سے کہولدیا ہے یہ سارے اخبار صفات تجلیات الٰہیہ و کشوف و الطاف
جلیہ ہین جسنے اُنکو سمجہا سمجہا اور جسنے نسمجہا وہ نادان رہا اب تو مشبہ بنکر اللہ سے دور نہو کیونکہ
وہ تو تجہسے قریب ہے اور معطل بنکر اوس سے نہ بہاگ کہ وہ تجہسے نزدیک ہے استوا کا اطلاق
کر اور کیفیت سے اعراض و ھکذا اسائر الصفات اللہ تعالے نے ان اخبار کے ساتہ بندون
کے لئے تجلی کی اسلئے وہ ظاہر ہے اور عقول اُسکی ادراک کنہ و کیفیت سے قاصر رہے اسلئے
وہ باطن ہے جن لوگون نے بیان مین ان صفات کے تصرف کیا وہ اس راہ سے ماجور ہین کہ
قصد اُنکا توحید ہے اور اس راہ سے ماخوذ ہین کہ منہج قدیم سے اُنہون نے عدول کیا ہے اور
طرف تشبیہ یا تعطیل کے اُگئے ہین اسلئے تو ہوی و عصبیت کو چہوڑ کر اپنے فکر کیطرف بغیر فظاظت
و غلظ کے رجوع کر اور اپنے نفس و دین مین اللہ سے ڈر اے حنبلی بہائی تیرا اشعری بہائی جو طرف
تاویل کے گیا ہے وہ بسبب توہم تشبیہ و تمثل کے گیا ہے کہ مبادا کہین یہ تشبیہ وغیرہ اوسکے باطن
مین نلجائے اگر وہ مجرد استوار کو تسلیم کرلیتا تو کچہ حاجت اُسکو طرف اس تاویل کے نہوتی اُسنے
یہ کام خوف تشبیہ سے کیا ہے اور اے اشعری بہائی یہ تیرا حنبلی بہائی نفی و تعطیل سے ڈر گیا ہی
اسلئے اُسنے اتنا مبالغہ و اصرار کیا اور استقرار کا ایک مخامرہ خفیہ ہوگیا آپسمین تم دونونکو صلح کرلینا
چاہیئے حنبلی اپنے باطن سے مخامرہ خفیہ کو مطابق ارادہ رسول خدا صلعم کے دور کردے اس سے
ایمان بالاستوا فوت نہوگا اور اشعری خوف تشبیہ کا دور کرکے تاویل پر تجہے اعتراف کرنا
ساتہہ مجرد استوار کے کچہ اُسکو مضرت ندیگا پہر دونون قائل ہوجائین اثبات وغیر تشبیہ اور نفی بلا
تعطیل کے اور یون کہین امنا بما قال اللہ تعالی علی ما اراد اللہ و یلیق باللہ و امنا بما قال
رسول اللہ صلعم علی ما اراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و الہ و بارک و سلم کیونکہ علم

ان اسرار کا سپرد خدا اور رسول ہے وما احسن قول القائل الاستواء معلوم والکیفیۃ مجہولۃ والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ زیادت ایضاح و توطیۂ صلح کے لئے مین یہ بات کہتا ہون اور اللہ جانتا ہے کہ مقصد میرا صالح ہے آور اتم عبادات یہی اصلاح ذات البین ہوتی ہے سو اس ایضاح کے لئے حاجت نقل کی ہے سلف سے سلف نے تصریح کی ہے استقرار کے تفسیر استوار مین سو وجہ اوسکی یہ ہے کہ بواطن زمن نبوی مین اور بعد زمانہ رسالت کے ایک صفت پر بحیثیت غرائز وجبلّات نہ تھی بلکہ بعض بنسبت بعض کے اقوے اور اتم تھے علم وفہم مین اور اکمل تھے استعداد مین آسی اختلاف استعدادات کی وجہ سے مراتب دعوت کے بھی متنوع ہوئے اللہ نے کہا ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن آسان حکمت ایک رتبہ ہے دعوت کا واسطے بواطن صالحہ قابلہ کے آور اسان موعظت ایک رتبہ ہے واسطے دوسرے بواطن صالحہ کے آور مجادلہ ایک رتبہ ہے اور ونکے حضرت صلعم لوگون سے بقدر اونکی عقلو نکے بات چیت کرتے آور نور باطن صافی سے اُنکے بواطن پر اشراف رکھتے تھے ہر برتن مین وہی چیز ڈالتے جسکے لائق وہ برتن ہوتا تو اب یہ گمان نکرنا چاہئے کہ جہان کہین حضرت نے نزول مین اطلاق قول کیا ہے آور آپ پر آیت استوار اوتری ہے اوس وقت جتنے سُننے والے نزدیک آپ کے تھے وہ سب فہم مین برابر تھے بلکہ بحسب تفاوت ہر زمان متفاوت الفہم تھے اور حضرت نے متنوع فہوم باطن پر مطلع ہو کے ہر ذوی عقل کو اوسکی عقل پر آور ہر ذوی فہم کو اوسکے فہم پر مقرر رکہا آیک جاریہ نے اشارہ طرف آسمان کے کیا تھا حضرت نے اسیقدر پر اوسکے ایمان و توحید مین اکتفا فرمایا کیونکہ اوس وقت سارے بواطن سایۂ قباب عصمت مین تھے آور وقار نبوت اور رابہت رسالت اُنکو ڈہابنی ہوئی تہی اسلئے اُنمین کوئی نزاع ظاہر نہوا آور نہ خلاف نے شہرت پکڑی نفوس استعجال وطیش وسرعت نفور سے رااکد راقد رہے پہر جسقدر وقت دراز ہوا آور اشعہ افتاب عصمت نبویہ بوجہ بُعد عہد رسالت متواری ہوتی گئی خلاف واختلاف امت مین چلنے پہرنے لگا یہانتک کہ خوب ہی متفاحش مکشوف ہوگیا آور نوبت تکفیر وسباب کی پہنچی آور نفوس مثل ثعبان کے جست کرنے لگے آور صفو عقائد کے متکدر کرنے پر شیطان ظفرمند وکامیاب ہوا آسی راز کے معلوم ہونے

سے یہ بات معلوم ہوگئی کہ غرائز وطبایع باوجود اختلاف وتنوع کے ہرگز موافق ساتھ بواطن کے
صفا رفہم پر نہین ہو سکتے ہین اور نہ سب کے سب طرف حق صرف کی راہ پا سکتے ہین ولایزالون
مختلفین الامن رحم ربک ولذلک خلقہم اسلئے نظر طرف مقاصد کے کرنا چاہیئے کیونکہ ہر
کوئی اصابت صواب مین تحری واجتہاد کرتا ہے سو جس شخصکو زیر عصمت اسلام ملتزم احکام
معترف حلال وحرام متوجہ طرف بیت اللہ الحرام کے پائے اوسکو اپنا برادر مسلمان اعتقاد
کرنے بہت سے اہل علم ایسے ہین کہ اُنپر صحت قول خصم کے ظاہر ہو جاتی ہے لکن وہ دیکھتے ہین
کہ بہت سے عوام متبعین اُنکے ملتزم اُنکے عقیدہ کے ہین اسلئے اظہار مافی الضمیر کو نکروہ رکھتے
ہین کہ مبادا کہین اُنکا بازار سرد نہو جائے اب اس فتنہ کو دیکھنا چاہیئے کہ عالم تابع عامی
کے ہو جاتا ہے حالانکہ امر اسکے بالعکس ہونا چاہیئے تھا ۷ حضرت سے ثابت ہے کہ اللہ
کے ۷۷ حجاب نور کے ہین اگر ایک حجاب کو بھی اونمین سے اوٹھاوے تو سبحات اُسکی وجہ کے
جسکو پائین جلادین اسلئے اس گھر مین کہ دار ناپائدار ہے رؤیت عیان متعذر ہے آخرت
دار القرار ہے وہان یہ رؤیت ہوگی یہ حدیث مشترک الدلالہ دلیل ہے منکر رؤیت کی اس
حیثیت سے کہ کشف موجب حرق ہے اور دلیل ہے مثبت رؤیت کی اس حیثیت سے کہ کشف کو احراق وفناد
ہلاک کے ساتھ لگایا ہے جبکہ یہ رؤیت محل قابل فنا وہلاک پر وارد ہو لکن بندہ جب دار القرار مین جاگیر ہوا اور اسکو خلعت
بقا و استقرار کی پہنائی گئی اور وہ بحر انوار مین غوطہ لگانے لگا اور مقعد صدق مین جابیٹھا اور خلوت
خانہ وصال مین جالس ہوا اور وثاق فنا وزوال سے اسنے رہائی پائی تو اوسدم وہ حجب
اُٹھہ جائینگے اور سبحات متجلی ہونگے اسکو ایک ایسی جگہ ہاتھ آئے گی جو کہ زوال واحراق
وآفات سے مامون ہے اور یہ صفات ان صفات کی طبیعت پر باقی نرہینگی بلکہ جسقدر رساغر
تجلی بھر بھر کر سامنے آئین گے اُتنی فریاد ہلم دہات کی زیادہ ہوگی فسبحانہ ما اعظم شانہ
آج دنیا مین دل اللہ تعالے کو نظر ایمان سے دیکھتے ہین کل آخرت مین ابصار اُسکو بنظر عیان
دیکھین گے حدیث انکم لن ترون ربکم یوم القیامۃ کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون
فی رؤیتہ صحیح ہے اسجگہہ نظر کو ساتھ نظر کے تشبیہہ دی ہے نہ منظور کو ساتھ منظور کے ایک قوم
علما کو دنیا مین علم الیقین سے نصیب ملا ہے اور دوسری قوم کو جو اونسے اعلے رتبہ ہے عین الیقین

سے نصیب حاصل ہوا ہے جسطرح فرمایا ہے رای ربی قلبی اور حارثہ رضی اللہ عنہ نے کہا تہا
اصبحت مومنا حقا یہ اسلئے کہ اُنکو ایمان مین ایک ایسا رتبہ مکشوف ہوا ہے جو سوا رتبہ علم کے تھا
اُسی مطالعہ کی وجہ سے معاذ کہتے تہے تعالوا نؤمن ساعۃ آؤ ایکدم ہم ایمان لائین یہ دلیل ہے
تفاوت مراتب و زیادت و نقصان ایمان پر جسطرح کہ بعض علما کا مذہب ہے اور بعض کا مذہب
یہ ہے کہ ایمان نہ زیادہ ہو اور نہ ناقص و لکل قائل فلکل قائل له وجہ و مخرج ایک جماعت علما متقین
کا مرتبہ عین الیقین اسطرح پر ہوجاتا ہے کہ گویا اُنکا ایمان محسوس مناظر ہے جسطرح کہا ہے
لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا انکے سامنے غیب مثل عین کے ہوجاتا ہے قیامت مین مرتبہ
انکے رویت کا اور بہی زیادہ ہوجائیگا اوس سے بڑہکر جو کہ دنیا مین حاصل تہا اے برادر منکر
رویت جو بات کہ تیرے سمجہہ مین آئی ہے وہ اسطرح پر نہین ہے جس تک تیرا فہم پہنچا ہے کیونکہ
تو نے یہی سمجہا ہے کہ رویت جب ہوتی ہے تو بواسطہ اشعہ لمعات کے ہوتی ہے جو کہ حدقہ سے
اوٹہتے ہین اور اوسمین اعتدال مسافت و ہوا ر شفاف کا ہونا شرط ہے حالانکہ یہ فن جسکو
تو نے سمجہا ہے عالم شہادات و ملک سے ہے عین و حدقہ دن قیامت کے اس طبیعت مفہومہ
فی الدنیا پر باقی نرہینگے بلکہ قدرت طرف حکمت کے اور حکمت طرف قدرت اور قلب طرف
عین کے اور عین طرف قلب کے متحرک ہوگی اسیطرح ہوا و شعاع و الوان و اکوان خلاف
تیری فہم و مالوف و معہود کے ہونگے زمین آسمان سب بدل جائیگا واحد قہار بارز ہوگا ای محصور
عالم ملک و شہادت تو طرف ملکوت و غیب کے بارز ہو اور منتقعر جہات و ادوات و آلات سے اوپر
کو چڑہ مین اسپر ایمان لایا ہون کہ مومنین اللہ تعالے کو دیکہینگے اور کفار اوسکی رویت سے
محجوب ہونگے جسطرح کہ تنزیل نے خبر دی ہے اور اسکی صحت پر دلیل واضح و برہان ساطع
قائم ہے خلق رویت مین بقدر تفاوت مراتب عبودیت و منازل قرب کے متفاوت ہوگی
انبیا کا رتبہ رویت مین اور ہوگا اور اولیا کا اور اور عوام مومنین کا اور وہان رویت
بصر و بصیرت دونون شریک ہونگی اور ایک طبیعت و صفت ہوجائینگی اولیا آخرت مین
اسطرح پر دیکہینگے جسطرح انبیا دنیا مین دیکہتے ہین پہر اسی نہج پر مراتب نبوت و رسالت
کے رویت مین متفاوت ہونگے خواص انبیا اوسطرح پر دیکہینگے جسطرح ہماری حضرت

نے شب معراج مین دیکہا تہا حضرت کا رتبہ رؤیت مین سب سے زیادہ ہوگا لگتا ہے کہ اسی
رتبہ کا نام مقام محمود ہو جسکا وعدہ آپسے ہوا ہے اسمین کوئی غیر حضرت کا شریک نہوگا ٨
ہم اسبات کی گواہی دیتے ہین کہ حضرت رسول ہین اللہ کے اللہ تعالے نے اُنکو ہدایت و دین
حق دیکر بہیجا ہے تاکہ یہ دین سب دینو پر غالب ہو جائے اگرچہ مشرک بُرے بُرا مانا کرین معجزات
باہرہ و براہین ظاہرہ سے آپکی مدد کی گئی چاند پہٹ گیا پتہر نے سلام کیا آمم جن متمردین نے
بیعت کی شیاطین سرکش سامنے آپکی رسالت کے زیر ہوگئے ذراع زہر آلودہ بول اُٹہا
آپکی دعا سے دہانے ابر کے کہل گئے اونٹ نے بات کی کوئی کا پانی تہوک سے میٹہا ہوگیا انگلیونکے
بیچمین سے پانی کا چشمہ بہ نکلا فرشتے آپکی مدد کے لئے کہلم کہلا آئے اسکے سوا اور بہت سے
معجزات و آیات بے انتہا رہین بڑا معجزہ سُوَر قرآن ہے لکن وجہ اعجاز فرقان کے اوسیکو
کہلتی ہے جوکہ ایمان و عرفان سے ریّان و سیراب ہو اور اُسکا دل مورد الہام او راُسکی
زبان مصدر احکام ہو اور وہ نطق بہوئی نکرے اور حکم بدے مگر ساتہ تقے کے حضرت کے
دین سے سائر ملل و ادیان منسوخ ہوگئے آپکی کتاب نے سائر کتب بمنزلہ سالف زمان کو زائل
کر دیا ؎ یتیمے کہ ناکردہ قرآن درست * کتب خانۂ چند ملت بشست
؎ نگارین کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت * بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد
ہم سب انبیاء و رسل و ملائکہ پر ایمان لائے ہین اور اسبات کے معتقد ہین کہ سب آسمان
فرشتونسے بہرے ہوئے ہین پہر کوئی اُنمین سے طرف زمین کے اوترتا ہے بعض اُنمین کروبین
ہین اور بعض روحانیین اور بعض حاملان عرش اور کرام کاتبین یہ بنی آدم پر موکل ہین
اور جیسے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل علیہم السلام کہ یہ قابض ارواح ہین اور
بعض خزنہ جنان ہین اور بعض زبانیہ نیران اور کوئی مالک و رضوان ہم ان سب پر ایمان
رکہتے ہین اور اقرار انکے حقیقت کا کرتے ہین پر اس ایمان کے بعد ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
ہمارے نبی صلعم خاتم الانبیاء ہین نبوت کا دروازہ بعد آپکے بند ہوگیا اور پر وہ رسالت
کا ٹوالدیا گیا اب بعد آپکی نبوت کے کوئی نبوت نہین ہے تمام خلق اور سائر ملل و ادیان پر آپکی
ہی اطاعت و انقیاد ہر فعل و ترک مین جو آپسے پہلے تہا واجب ہے اب ہر طریق سوا آپکے

طریق متابعت کے مسدود ہے اور ہر دعوت سوا آپکے دعوت رسالت کے مردود ہے
ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ جو اولیاء آپکی امت کے ہین اُنسے کرامات واجبات ہوتی ہین حضرت
کے زمانے مین بہی آپکے اتباع سے ظہور کرامات وخوارق عادات کا ہوا تہا اولیاء کی کرامات
تتمہ ہین معجزات انبیاء کے جسکے ہاتہ پر کچہ اشیاء مخرقات ظاہر ہون اور وہ ملتزم احکام شریعت
کا نہو تو ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ وہ زندیق ہے اور جو کچہ اُس سے ظاہر ہوا ہے وہ مکر و استدراج
ہے اولیاء کے کرامات انواع طرح پر ہوتے ہین جیسے سماع ہواتف کا ہوا ہے اور سماع ندا کا
بواطن سے اور طے ہوجانا ارض کا اور تقلب اعیان کا کہ پتہر سونا ہو جائے اور کشف ضمیر اور علم
بعض حوادث کا قبل تکون کے یہ سب برکات ہین متابعت آنحضرت صلعم کے اور سب
لوگون مین سے اوفر الحظ ساتہ صحت وقرب وعبودیت کے وہ شخص ہوتا ہے جو کہ اوفر الحظ
ہے متابعت نبی صلعم سے اللہ تعالے نے فرمایا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ وقال تعالے ما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا ہونا کرامات کا کچہہ
نشان صحت حال نہین ہے کہ اگر یہ کرامت نہو تو حال صحیح نہ ٹہرے بلکہ کبہی وہ شخص جس سے کوئی کرامت
نہین ہوتی ہے افضل ہوتا ہے صاحب کشف وکرامات سے اور یہ ایک عزیب بات ہے کیونکہ جس
شخص کو کشف کسی قدرت و خرق عادات کا ہوتا ہے تو وہ بوجہ ضعف یقین کے ہوتا ہے
تاکہ اوسکا ایمان قوی ہو یہ اللہ کی ایک رحمت ہے واسطے اپنے بندونکے کہ اُنکو ثواب
معجل دیتا ہے اور فوق انکے وہ لوگ ہین کہ اُنکے دلون سے حجب اُٹہہ گئے اور بواطن اُنکی
مباشر روح یقین وصرف معرفت ہوگئے ہین اُنکو کچہ حاجت مدد مخرقات ورویت قدرت و
آیات کے نہین ہوتی ہے اسی جگہ سے اصحاب حضرت سے کرامات کی نقل بہت کم آئی ہے
اور متاخرین مشایخ وصادقین سے بکثرت منقول ہوئی ہے کیونکہ اُنکے بواطن بسبب برکت
صحبت ومجاورت نبوی ونزول وحی وتردد وہبوط ملائکہ کے درخشان تہے اُنہون نے
آخرت کا معائنہ کرلیا تہا اسلئے دنیا مین زاہد تہے اُنکے نفوس ستہری اور عادات منخلع اور مرائی
قلوب مصقل ہو گئے تہے وہ رویت کرامات واستماع آثار قدرت سے بے نیاز تہے پہر جس
شخص کا یقین اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اجزاء عالم حکمت مین وہ چیز دیکہتا ہے جو اوسکا غیر

قدرت مین دیکہتا ہے اور قدرت کو پردہ حکمت کے اندر پوشیدہ پاتا ہے اگر اوسکے لئے قدرت
مجرد ہوکر منکشف ہوجاوے تو بھی اُسکو کچھ استغراب نہین ہوتا اور جو شخص کہ مستغرب للقدرۃ
ہے اُسکا یقین اس قدرت سے قوی ہوتا ہے کیونکہ وہ بسبب حکمت کے محجوب عن القدرۃ تھا
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ رُویاء صالحہ ایک جزء ہے ۴۶ اجزاء نبوت سے اور اولیا و صلحاء
مومنین کو انکی منامات مین لوائح و لوامع ملکوت منکشف ہوتے ہین سو تو اگر خواب کا اعتبار کرے تو
تجکو آیات ظاہرہ و قدرت باہرہ الہی کے عجائب نظر آئین کیونکہ خواب مین کبھی وہ چیز منکشف ہوتی
ہے جو کہ بعد ایک سال یا ایک ماہ کے ہونے والی ہے پس شئے معدوم جو کہ ابتک موجود نہین
ہے اللہ تعالے تجکو اُسپر قبل اُسکے ایجاد کے اطلاع دیتا ہے تاکہ تجکو یہ بات بتاوے کہ کوئی تیرا
خالق و معبود ہے جو کہ علام الغیوب ہے تجکو قصہ منام ابراہیم خلیل کا معلوم ہے اور حضرت
سے کہا تہا اذ یریکہم اللہ فی منامک قلیلا فعلیک بحسن الاقتداء و قد ظفرت بکمال
الاهتداء ۹ میراث نبوت کی علم ہے اس علم کے وارث اصحاب و اہل بیت رسالت ہین
تجہیر ان سبکی محبت واجب ہے تو طرف ایک جہت کے مائل ہو اور دوسری جہت کو چہوڑ کر
یہ ہوئی ہے اشتغال ساتہ عصبیت و خوض کے امر صحابہ و عترت مین شغل بطالین ہے ایک قوم
نے بطالت کے ساتہ استدراج کیا اور مخالفات و ارتکاب مناہی پر جرأت کی اور اپنے زعم کو
محبت سمجہا اور اُنکے جی نے اُنسے یہ کہدیا کہ یہی محبت تمہارے کام آئیگی حالانکہ یہ بات نہین
ہے بلکہ جب تک وہ جادہ مستقیمہ پر قایم ہونگے تب تک یہ محبت بغیر تقوے کے کچہ کار آمد نہ
ہوگی جب نماز فوت ہوئی اور اوقات ضائع ہوے اور گناہ کا ارتکاب ہوا اور محارم مباح
ہوگئے تو اب کسطرح یہ محبت اونکا جبر کریگی فاطمہ بنت رسول خدا صلعم کا دوست رکہنا واجب
ہے اور یہی بات ہر مومن کی دل مین گنجایش کرتی ہے حضرت کا قول یہی سنا ہے کہ فاطمہ
کے حق مین کیا کہا تہا فاطمۃ بضعۃ منی پہر یہ فرمایا تہا اعلی لا اغنی عنک من اللہ شیئا پہر یہ
بہی سنا ہوگا کہ فاطمہ کا زہد دنیا مین اور اُنکا علم و عمل و تجربہ مرارات فقر و قلت و حسن
صبر و احتساب کیسا کچہ تہا تو یہی امور موجب اُنکی محبت کے دل مسلین ہین اگر یہ صفات
ظاہرہ اونمین نہوتی تو مجرد نسبت باہمی اُنکی ساتہ حضرت کی موجب محبت کی نہوتی پہر جبکہ

یہ سب اوصاف جمع ہوگئے تو اب کسطرح اُنکی محبت واجب ہوگی حسن وحسین رضی اللہ عنہما فاطمہ
کی اولاد ہین اور انکی اولاد خود فاطمہ کی اولاد ہے تو یہ سب اولاد رسول صلعم کی ٹھہری
پس جسکے دلمین حب رسول ہوگا اوسکو حب اولاد رسول کا ہونا بھی پر ضرور ہے باقی رہے
اصحاب حضرت کے سو فضائل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کے لا تحصر ہین اور تبرا علی مرتضے کو صحابی
رسول خدا کہنا بنسبت قرابت کے اکمل تر ہے وصف مین والکل عال کیونکہ نسبت قرابت
کی صوری ہے اور نسبت صحبت کی معنوی تو اب کسی مومن کے دلمین کب اس امر کی گنجایش
ہوسکتی ہے کہ وہ اصحاب حضرت مین قدح وجرح کرے حالانکہ وہ سب حضرت کے ساتھ مثل ایک
جان وتن کے تھے اُنھون نے اپنے اموال وازواج صرف کر دئے اور اوطان سے ہجرت
کر گئے اور ہمسرون اور یارون ہمعمرونکو محبت نبوی مین چھوڑ دیا لکن جس کسی پر اس
امت مین سے شیطان نے فتح پائی ہے اور اوسکے عقائد مین میل جول وسوسۂ ابلیس کا ہوگیا
وہ ناپاک ہے اُسکی ضمائر مین بسبب مشاجرات باہمی کے کینہ وعداوت نے قدم جمایا
اور یہ احقاد وضغائن ایسے مستحکم ہوگئے کہ لوگون نے اوسکو متوارث کر لیا اور متجسد ومتجذب
طرف اہوا کے ہوگئے جنکے اصول مضبوط اور فروع شاخ درشاخ ہین سو توای مبرا ہو لے
وعصبیت سے آسبات تکو جان لے کہ اصحاب آنحضرت باوجود نزاہت بواطن وطہارت قلوب
کے بشر تھے وہ بھی نفوس رکھتے تھے نفوس کے لئے صفات ہوتی ہین سو اُنکے نفوس جب
بصفت قلوب منکرہ ظاہر ہوتے تو فوراً رجوع طرف اپنے دلونکے کرکے امور نفسانیہ کا انکار
کرتے تھے اُنکی آثار نفوس مین سے کچھ ذرا سا اثر طرف اُن نفوس کے پہنچا ہے جو کہ عادم
قلوب تھے اسلئے اُنکو قضایا اُنکے نفوس کے دریافت نہوئے بلکہ اونھون نے اسی حیثیت
نفسیت کا ادراک کیا اور ظاہر مین جو مفہوم نفوس کا نزدیک انکے تھا اسیکی بنیاد پر تصرف
کرکے بدعات وشبہات مین گرفتار ہوگئے اور ہر مورد مین وارد ہوے اور ہر آب غیر
سائغ کو نوش کیا اور صفاء قلب اُنپر دشوار ہوگیا اور طرف انصاف کے رجوع نہ کرسکے
حالانکہ نفوس صحابہ کے صفات نفسانیہ بہت کم رکھتے تھے اسلئے کہ وہ محفوف بانوار قلوب
تھے لکن جب ان نفوس امارہ بالسوء والون نے اس امر کو متوارث کر لیا تو انمین حدوث

بغض وعداوت کا سایہ اُنکے ہوا تجکو اگر نصیحت قبول ہے تو تو اس تصرف سے باز رہ اور
سب سے یکسان محبت والفت رکھہ کیسیکی محبت کو انمین سے کسیکی محبت پر ترجیح ندے اور
تفضیل وغلو سے بہی باز رہ کیونکہ مقدمہ انکا خوض کرنے سے اکبر تر ہے تجکو اختیار کرنے مین
عقیدۂ سلیمہ کے اسیقدر کافی ہے جو کہا گیا یہ ضرور نہین ہے کہ تو ایک کو دوسرے سے زیادہ
دوست رکھے اور ایک کے فضل کا دوسرے کے فضل سے زیادہ تر معتقد ہو بلکہ تو سبکا
محب اور سبکے فضل کا معترف علیحدہ سوا رہ اور خلافت خلفاء اربعہ کا اعتقاد کر علی و
معاویہ جب باہم قتال وخصام کرتے تہے تو دونون طرف کے لوگ ایک دوسرے کو برا کہتے لکن
ایک نے دوسرے کو کافر نکہا سو تو بہی کسی جاہل ساب کو کافر نکہہ امیر المومنین علی رضی اللہ
عنہ اپنی خلافت مین مجتہد مصیب تہے اور سب سے زیادہ حقدار خلافت کے تہے اور اجتہاد
معاویہ کا بابت خلافت کے خطا تہا کیونکہ معاویہ باوجود علی کے استحقاق خلافت کا نرکہتے
تہے واللہ ینفعنا بمحبتھم دبحث ثانی زمرھم امین ۰ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ بعد موت
کے جو کچہ پاس مردہ کے کہا جاتا ہے یا اُس مردہ سے کہا جاتا ہے وہ اوسکو سنتا ہے جسطرح
کہ اپنی زندگی مین سنتا تہا اور نہلانے والیکی سختی ونرمی سے متاثر ہوتا ہے اور جو کوئی اُسکے
بدن کو ہات لگاتا ہے اُسکو جانتا ہے وہ حواس جو منعدم ہو گئے ہین وہ اوسمین منکتم ہوتے
ہین ہمکو امر میت وسماع ورویت میت مین کچہ شک وشبہ نہین ہے اخبار اسی پر دلیل ہین
تو تفتیش کریگا تو پایگا اور اہل وخاصہ خدا نے اس امر کو اپنے ذوق سے پایا ہے اور
جانکر یقین کیا ہے اللہ نے اُنپر یہ بات ظاہر کردی ہے اور اُنکو اس حال پر مطلع فرما دیا ہی
دو فرشتے منکر نکیر آکر سوال کرتے ہین یہ سوال مقبور ہی سے ہوتا ہے اور ظاہر امر یہ ہے
کہ سوختہ وغرق شدہ سے بہی ہوتا ہے اور اوس شخص سے بہی جسکو کسی درندہ نے کہا لیا
ہے غرضکہ کسی طرح پر مرے باوجود اختلاف احوال کے مسئول ہوتا ہے یہ مسئلت ایک ابتلاء
ہے طرف سے اللہ کے واسطے بندونکے یہ ایک منزل ہے منجملہ منازل آخرت وموافقت آخرت کے
ہمکو ضغطہ قبر کا بہی اعتقاد ہے قبر ایک چمن ہے بہشت کے چمنون مین سے یا ایک گڑہا ہے
دوزخ کے گڑہون سے ارواح واجساد نعیم مقیم وعذاب الیم مین شترک ہین قالب بعد خاک

ہوجانے اور سفال وخشت بنی کی ہمراہ اپنے روح کے نعیم وعذاب مین شریک حال یکدیگر رہتے
ہین اللہ تعالٰے دن عرض نشور کے ہر قالب اور اُسکی روح کو جمع کریگا ابراہیم علیہ السلام کا
قصہ بابت چار پرندونکے اس راز کا اظہار ہے کشف اس غطا کا بعد موت کے ہوگا فکشفنا
عنك غطاءك فبصرك اليوم حديد اُسوقت آنکھ کہلے گی اور انسان خواب وغفلت وجہل سے
جاگے گا اور ایک اور ہی عالم دیکھیگا جسکو وہ کبھی نہ دیکھا تہا اور جنت ونار کو دیکھیگا ہمارا عقیدہ
یہ ہے کہ بہشت و دوزخ اسدم موجود و مخلوق ہین جو کچھ دربارۂ عظم امر جنت آیا ہے جیسے حور
قصور ولدان غلمان انہار اشجار وہ سب حق ہے جمیع امر جنت کو اس خبر پر قیاس کرنا چاہیے
کہ جب کوی بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کہنے پر اُسکو ایک درخت دیا جاتا ہے جس کے
سایہ مین سو برس تک سوار چلے سو یہ سب حق ہے بلکہ وہان اس سے بھی بڑھکر ہے جو کہ
نکسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کان نے سنا اور نہ دلمین اوسکا خطرہ گزرا وانما اخبرت بيسير
عن كثير على قدر وهمك وخيالك وضيق وعائك اسلئے کہ جبتک آدمی اس جہان مین ہے
تب تک برتن اُسکے فہم کا بقدر تنگی اس عالم کے تنگ ہوتا ہے اور جو لوگ مقید اپنے عقلون
کے ہین وہ کوئی شے قبول نہین کرتے مگر وہی شی جسپر برہان دلالت کرتی ہے اور جو امر کہ
برہان عقلی ہے وہ نزدیک اُنکے تخشف و ہذیان ہے سو یہ لوگ ملاحدہ و زنادقہ اجہل خلق
اللہ باللہ ہین اُنکا آخرت مین کچھ حصہ نہین ہے اُنکے فساد امر پر یہی اختلاف انکے آراء کا دلیل
ہے اور صحت امر انبیاء پر یہی اتفاق انبیاء کا اصول غیر مختلف الفروع پر دلیل ہے ہم اعتقاد
رکہتے ہین کہ اللہ تعالٰے دن حساب کے ساری خلائق کو مبعوث اور تمام خلق کو صعید واحد
مین مجموع کرکے نقیر وقطمیر کا حساب کتاب لیگا ایک فریق جنت مین ابد الآباد رہیگا اور دوسرا
فریق سعیر مین مخلد ہوگا وضرب بينهم بسور له باب جسنے یہ کہا کہ نار مین مخلد نہ رہیگا اوسنے خطا
کی ایکقوم فقط ذائقہ گیر نار ہوگی اور دوسری قوم قدرے قلیل آگ مین رہیگی اور کچھ
لوگ بقدر ذنوب کے ٹہرینگے اہل بدع کا حال مثل اہل کبائر کے ہوگا مخلد فی النار نہونگے
حدیث مین آیا ہے کہ یہ امت تہتر فرقے ہوجائیگی بہتر فرقے نار مین جائینگے اور ایک جنت
مین یہ خبر واحد اہل سنت وجماعت ہین سو اس حدیث مین ہونا اہل بدعت کا اس امت سے

ثابت کیا ہے نار مین جانے سے کچھ خلود لازم نہین آثار ہا فرقہ ناجیہ سو وہ ذائق نار نہوگا اور نہ خود ا
اُسکا نار مین ہوگا مگر واسطے تحلت قسم کے باقی لوگ نار مین جاکر پھر نکلین گے اسلیئے ہم اس امر کے
معتقد نہین ہین کہ مصلی صائم حاجی مزکی مخلد فی النار ہوگا گو مرتکب کبیرہ و بدعت ہو ایک
اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ انبیا روز قیامت کے شفاعت کرینگے اُنکی سفارش سے ایکخلق آگ سے باہر
آئی گی اولیاء اور مومنین کے لئے بھی شفاعت وجاہ نزدیک خدا کے بقدر اُنکے مراتب کے
ہوگی ہم اسکے بھی معتقد ہین کہ پلصراط حق ہے بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز
اور ترازو بھی حق ہے اُسکے پلے ہین اور ایک لسان اللہ کی قدرت کے سامنے تلنا اعمال کا
میزان مین کچھ تعجب کی بات نہین ہے تجھے بھی جواہر و اعراض معلوم ہین اسلیئے تو وزن اعراض سے
عجب کرتا ہے اور قائل وزن پر ہنستا ہے اور جسکو اللہ نے اسرار و عجائب اقدار پر اطلاع
بخشی ہے وہ تیرے اس قصور عقل پر خندہ زن ہے اور تیری رکاکت فہم پر عیب گیر فالیوم
الذین آمنوا من الکفار یضحکون جو شخص عاقل ہوکر امور آخرت کا منکر ہے وہ اس فن والے
کے سامنے کودک سے بھی کم عقل تر ہے ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ حوض مورود جو کہ مخصوص ہے
ساتھ نبی صلعم کے حق ہے ہم اسکے معتقد نہین ہین کہ اہل کبائر کا نار پر وارد ہونا ضرور ہے
ہم قطعاً یہ بات نہین کہتے ہین بلکہ جائز ہے کہ اللہ تعالے اُنسے تجاوز کرے اور اُنکے سیئات کا
کفارہ کردے اور نہ کسی کے لئے ہم یقین جنتی ہونے کا کرین بسبب اُسکے اعمال صالحہ
و خصائل حمیدہ کے بلکہ ہم اُسکے لئے امید جنت کی رکھتے ہین جائز ہے کہ اللہ اُسکو ناریپدا کرد
کرے ہان مگر وہ لوگ جنکو رضوان پر تنزیل سے نص کی ہے قال تعالے لقد رضی اللہ
عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ عیسے علیہ السلام آسمان سے زمین
پر اُترینگے اور دجال برآمد ہوگا اور سورج مغرب کے طرف سے نکلیگا یہ سب بلا شک و شبہ حق
ہے ایک اعتقاد ہمارا یہ ہے کہ خلافت قریش مین ہے قیامت تک غیر اُنکے اس بارہ مین
مجادلہ نہین کر سکتا ہے ہم اعتقاد کرتے ہین وجوب انقیاد کا واسطے امام وقت کے بنی عباس
مین سے اور واسطے سائر ولاۃ کے جو اُنسے پہلے تھے اور جو کوئی امام پر خروج کرے اوس سے قتال کرنا
درست ہے ہم معتقد ہین جمعہ و جماعات و وجوب قضاء حقوق مسلمین اور اتفاق کرنے کی جن جن

پر کہ وہ اتفاق کرین ہمکو اُنکے اجماع کرنے کا بہی اعتقاد ہے ہم اپنے رائے پر اجماع مسلمین کو چہوڑ کر نہین جم سکتے وکل ذلک بتوفیق اللہ تعالے انتہی کلام التبینی رضی اللہ عنہ ملخصا و عافانا وانقذنا ورزقنا فقہ بالکتاب والسنۃ شیخ رح نے اس عقیدہ کو بحالت مجاورت مکہ حرسہا اللہ تعالے بحسب فرمایش بعض اخوان مسلمین بعد استخارہ کرنے اور ملتزم و مستجار مین دعا مانگنی اور ارکان و استار کے ساتہ تمسک کرنے کے تالیف کیا ہے اور اسکا نام اعلام الہدے وعقیدہ ارباب التقے رکہا ہے یہ رسالہ مشتمل ہے دس فصل پر ہر فصل مشتمل ہے جواہر زواہر عبائر حسنہ پر مینے اسجگہہ تمام تقریر اس تحریر کی نہین لکہی اسلئے کہ وہ لائق اہل علم کامل و عرفان صادق کے ہتی نفس مسائل اعتقاد کو حستہ حستہ ہر فصل سے لیلیا ہے وباللہ التوفیق

فصل بیان مین اختلاف و انتقاد بعض عقائد فرقہ ناجیہ کے باختصار تمام موجب بیانات مندرجہ فصول مقدمہ رسالہ ہذا کے

اُفقہ اکبر **ق** تلفظ ہمارا ساتہ قرآن کے مخلوق ہے اسیطرح لکہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے اور پڑہنا ہمارا اُسکو مخلوق ہے انتہی **ص** یہ قول خلاف ظاہر حدیث ہے سلف نے اسمین بحث نہین کی ہے کہ لفظ و تلاوت و کتابت مخلوق ہے یا غیر مخلوق اسلئے خوض کرنا اسمین بہتر نہین سکوت کفایت کرتا ہے **ق** وہ بلا آلہ و حرف کے کلام کرتا ہے حروف مخلوق ہین **ص** یہ درست ہے کہ کلام خدا کا بلا آلہ ہے مگر نفی حرف و خلق حرف کی ٹہیک نہین حرف و صوت کا ثبوت خود حدیث مین موجود ہے اور حروف ہجا ر قدیم ہین نہ حادث **ق** وہ موجود ہے مگر بلا جسم و جوہر و عرض **ص** مضمون صحیح ہے مگر استعمال ان الفاظ کا سلف سے ثابت نہین ہوا **ق** سارے ایماندار ایمان و توحید مین برابر ہین اور اعمال مین کم و بیش **ص** زیادت و نقصان ایمان کا کتاب و سنت سے ثابت ہے پہر انکار کیجے اور بعض اہل علم نے اسکو راجع طرف نزاع لفظی کے کیا ہے ہمارا ایمان اور ابوبکر و جبریل

علیہ السلام کا ایمان برابر نہین ہے **ق** ہر صفت کا فارسی مین بولنا جائز ہے سوائے یدکی
ص یہ استثنا بے دلیل ہے **ق** ایمان نہ بڑہے نہ گہٹے **ص** نقدم الکلام علے ذلک
ق ایمان غیر عمل **ص** لکن ظاہر کتاب وسنت سے داخل ہونا عمل کا ایمان مین
پایا جاتا ہے اور اقوال علمار کے اسبارہ مین مختلف ہین **ق** حروف وسیاہی وکاغذ
وکتابت سب مخلوق ہین **ص** حرف مین بحث ہے باقی درست ہے **ق** استطاعت
ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کتاب وسنت اس سے بلکل ساکت ہے **ق** قصر وافطار
رخصت ہے سفر مین **ص** اسمین بابت رخصت وعزیمت کے بحث ہے نیل الاوطار
مین دیکہنا چاہیئے **ق** وہ دن ہزار برس کا ہوگا **ص** بلکہ پچاس ہزار برس کا
ہوگا **ق** دیدار خدا بلاکیف وشبہ وجہت ہوگا **ص** نفی جہت ومقابلہ ومسافت
ونحوہا سے سلف نے سکوت کیا ہے اسمین خوض کرنا فضول ہے **۲ عقیدہ اشعری**
ق صفات نہ عین ہے نہ غیر الخ **ص** سلف نے اسمین کبہی خوض نہین کیا اور کتاب
وسنت اس سے ساکت ہین فطیۃ علے غرہ اولی **ق** قرارت قرآن مخلوق ہے **ص**
سلف نے اسمین کلام نہین کیا اہل کلام کا یہ خوض ہے بس بس **ق** کلام معنی قائم
بالنفس ہے **ص** یعنے اللہ کا کلام نفسی ہے بلا حرف وصوت کے سو یہ بات خلاف ظاہر
حدیث ہے کتاب وسنت سے کہین اتا پتا اس کلام نفسی کا نہین ملتا ہے مگر قول شعرار
مین والشعراء یتبعھم الغاوون **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے **ص** کلام
اسپر گزر چکا **ق** بندہ کاسب ہے **ص** اسکی صحت اطلاق مین بحث ہے اگرچہ ایک
جماعت اہل سنت کا قول یہی ہے **ق** یہ جائز نہین کہ رویت خدا کی کسی مکان یا صورت
یا مقابلہ یا اتصال شعاع سے ہو **ص** اسمین خوض کرنے کی کچہ ضرورت نہین ہے صرف
اعتقاد لانا وقوع رویت پر علی مراد اللہ تعالے کفایت کرتا ہے **ق** عمل کرنا ارکان
سے فرع ایمان ہے **ص** یعنے عمل داخل ایمان نہین ہے اسپر کلام گزر چکا اہل حدیث کے
نزدیک ایمان عبارت ہے اقرار لسان تصدیق جنان عمل بالارکان سے ظاہر کتاب و
سنت اسیکے ساتہ ناطق ہے واللہ اعلم **۳ عقیدہ ظاہری** الخ **ق** نہ جسم ہے نہ جوہر نہ عرض

فوق ہر شے ہے بفوقیت مکانت نہ مکانیت **ص** یہ معانی صحیح ہین لکن یہ الفاظ مبتدع ہین سورہ
اخلاص اور آیۃ الکرسی کے ہوتے ہوئے ان الفاظ سے تنزیہ یا وصف کرنا بیفائدہ ہے
ہمکو امرار واجرار صفات کا کما جاءت کفایت کرتا ہے **ق** وہ محتاج گوش وسوراخ
گوش وحدقہ ومژگان نہین ہے بغیر دل کے جانتا ہے بغیر ہاتہ کے پکڑتا ہے **ص** یہہ
ٹہیک ہے لکن صفت اُذن وید حدیث سے ثابت ہے بلا تشبیہ وتمثیل آور اس عبارت سے
ایک آئحہ نفی ید واُذن کا نکلتا ہے سو کچہ احتیاج اس عبارت کی نہین ہے **ق** نہ ایسی
آواز ہے نہ ایسی حرف سے الخ **ص** اس تقریر مین نفی حرف وصوت کی ہے مگر بقید
انسلال ہوا اور شقتین پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ حرف وصوت تو ہے لکن نہ ہمارا سا حرف
وصوت سو یہ عقیدہ اس معنی پر صحیح ہے آور اگر مراد مطلقا نفی ہے حرف وصوت کی تو بالکل
خلاف سنت صحیحہ مطہرہ ہے **ق** موسے علیہ السلام نے اوسکا کلام بغیر حرف وصوت
کے سنا **ص** یہ تصریح ہرگز کسی آیت یا حدیث مین نہین آئی ہے آور نہ اسمین کچہ ضرورت
خوض کرنے کی ہے ہمکو فقط اتنی بات پر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کہ کلم اللہ موسی تکلیما **ق**
اللہ جوہر متحیز نہین ہے آور نہ جسم اور نہ عرض اور نہ مختص بجہت **ص** ہم پہلے کہہ چکے
ہین کہ یہ الفاظ مبتدع ہین گو معنی صحیح ہون آور جہت فوق وعلو واستوار کتاب وسنت سے
ثابت ہے انکار اُسکا انکار قرآن وحدیث ہے **ق** نہ حرف ہے نہ صوت بلکہ کلام نفسی ہے
ص کلام نفسی ہونے پر کوئی دلیل کتاب یا سنت یا قول سلف یا اجماع امت سے
ثابت نہین ہے بلکہ اللہ کا کلام حرف وصوت ہے گو مثل حرف وصوت مخلوق کے نہو احادیث
صحیحہ اسی پر دلیل ہین انکار کرنا حرف وصوت کا مجرد قال وقیل اہل کلام ہے **ق** تکلیف
مالا یطاق دینا جائز ہے **ص** اسمین خلاف اہل علم ہے راجح یہ ہے کہ جائز نہین ہے
بدلیل قولہ تعالے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور کریمہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ
نازل ہے ہم عقائد نسفے **ق** نہ عوض ہے نہ جسم اور نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود
نہ متبعض نہ متجزی نہ مترکب نہ متناہی نہ موصوف بماہیت وکیفیت نہ متمکن اندر کسی
مکان کے نہ اُسپر کوئی زمانہ جاری ہو **ص** یہ سارے الفاظ تراشیدہ اہل کلام
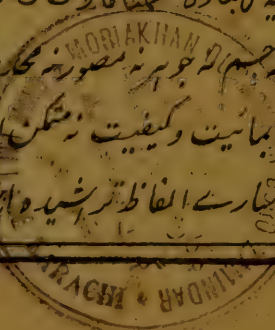
اور مبتدعین اسلام کے ہین انہین سے کوئی لفظ قرآن یا حدیث مین نہین آیا ہے یہ
الفاظ متکلمین نے واسطے تنزیہ رب جل جلالہ کے تراشے ہین اللہ تعالے نے سلف کو
اس تراش خراش سے ہمیشہ عافیت مین رکھا جو تنزیہ و تقدیس کلمات کتاب و سنت
مین ہے وہ مغنی ہے ان الفاظ مخترعہ و عبارات محدثہ سے گو معانی ان مبانی کے فی نفسہا
صحیح ہون **ق** اللہ کی صفات نہ عین نہ غیر **ص** ہمکو سرے ہی سے کچھ خوض و بحث
کرنا ایسے مسائل مین ضرور نہین ہے جسبات سے سلف صالحین نے تعرض نہین کیا
اُسمین خوض کرنیکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نہین ہے کہ انسان حق کو ناحق یا باطل کو حق سمجھہ
بیٹھے اور گرہ کا نقصان کرے اللہ جانے اور اُسکے صفات جانین **ق** اللہ کا کلام
جنس حرف و صوت سے نہین ہے **ص** مکرر گزر چکا ہے کہ نفی حرف و صوت کے کلام
باریتعالے سے خلاف کتاب و سنت ہے اللہ کے کلام پر اطلاق قول و کلمہ و کلمات و حدیث
و حرف و صوت کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے جس لفظ و عبارت کو اللہ و رسول اطلاق
و تلفظ کرین کسی بشر کو انکار اُسکا نہین پہنچتا ہے کیونکہ انکار منجر بانکار کتاب و سنت ہوتا
ہے **ق** نہ کسی مکان و جہت و مقابلہ و اتصال شعاع و ثبوت مسافت سے **ص** بحث
کرنا ان الفاظ سے طریقہ اہل حدیث پر بدعت ہے اسلئے کہ کتاب و سنت سے فقط رؤیت
ثابت ہے نہ یہ قیود و ہم کون ہین جو اسمین خوض کرین اور عقیدہ مین بسبب اس حیص بیص
کے راہ صواب سے دور جا پڑین و باللہ العصمۃ **ق** استطاعت ہمراہ فعل کے ہے **ص**
یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور ایسی بحث ہے جسمین سلف نے خوض نہین کیا **ق** ایمان
نہ بڑہے نہ گھٹے **ص** کتاب و سنت شاہد ہین زیادت و نقصان ایمان پر کچھ حاجت تاویل
کی نہین ہے ظاہر قرآن و حدیث پر ایمان لانا کافی ہے **ق** انا مومن حقا کہے نہ
انشاء اللہ تعالی **ص** سلف سے انشاء اللہ کہنا ثابت ہے یہ کچھ شک کی راہ سے نہین ہے
یہ محاورہ کتاب و سنت مین موجود ہے ۵ عقیدہ حنابلہ **ق** ہان یہ کہتے ہین کہ اسماء الٰہی
عین الٰہی ہین **ص** گو ایسا ہی ہو لکن جب تک کہ کوئی آیت و حدیث صحیح دلالت صریح اسپر
نکرے تب تک سکوت اولے ہے ہم ترک کرنے پر اس بحث کے ماخوذ نہونگے ۶ عقیدہ تعرف

ق نہ جسم ہے نہ شبہ الخ ص اسجگہہ بہت سے الفاظ تنزیہ بعبارات جدیدہ لکھے ہین مضمون توحید کا جو ان الفاظ کے نفی سے ثابت کیا ہے وہ درست ہے مگر الفاظ ساختہ وپرداختہ ہین آنکی کچہ ضرورت نہ تہی اسلیئے کہ الفاظ وعبارات آیات کتاب وسنت مستطاب واسطے اثبات تنزیہ وتقدیس کے کفایت کرتے ہین ق صفات نہ عین نہ غیر اسیطرح اسمار ص احوط یہی ہے کہ اس قسم کے مسائل ہین سرے سے غور نہ کرے اسجگہہ ایمان اجمالی اولی ہے جب کسی صفت یا اسم کی تفصیل شارع نے ہمکو نہین بتائی ہمکو اسمین خوض کرنا اور بال کی کہال نکالنا نہین پہنچتا کیونکہ خوف مغالطہ کا لگا ہوا ہے اجمال مین رجا ہے تفصیل مین خوف ہے ق اللہ کا کلام حرف وصوت نہین اور ایک گروہ صوفیہ کی نزدیک حرف وصوت ہے ص یہی قول بعض صوفیہ کا مطابق کتاب وسنت کے ہے نہ قول اول جب لیس کمثلہ شئ کہا تشبیہ جاتی رہی تاویل سرے ہی سے واجب نہین ہے ق اُنکے نزدیک ہر مجتہد مصیب ہے ص یہ قول مرجوح ہے راجح یہ ہے کہ حق واحد ہوتا ہے نہ متعدد اسجگہ اگر یون کہا جاتا کہ ہر مجتہد مثاب ہے تو درست ہوتا اسلیئے کہ مجتہد کو خطا پر بہی ایک اجر ملتا ہے جسطرح کہ ثواب پر دو اجر ملتے ہین ق جو شخص ہمیشہ سفر مین رہے اُسکا کوی مقر نہو تو وہ پوری نماز پڑہا کرے ص ہمکو کوی سند اس قول کی نہین ملی ظاہر حدیث جو در بارہ مطلق سفر آئی ہے وہ اسکو مقتضی ہے کہ سفر مین قصر کرنا عزیمت ہے عقیدہ شیخ ابن عربی قدس سرہ ق نہ جوہر متحیز ہے نہ عرض نہ جسم نہ اُسکے لئے جہت ہے اور نہ تلقار ص یہ وہی الفاظ ہین جنکو متکلمین نے باختلاط اہل فلسفہ واسطے تنزیہ باریتعالی کے تراشا ہے اگرچہ مضمون انکا مخالف شرع نہین ہے لکن یہ الفاظ بہی شرع مین نہین آئے ہین کیا بغیر ان الفاظ کے تقدیس ممکن نہین ہے یا ان الفاظ کا استعمال کرنا مدلول کسی دلیل قرآن وحدیث کا ہے یہ صحیح ہے کہ لفظ جہت و تلقار کا شرع مین وارد نہین ہے لکن اسمین بہی شک نہین ہے کہ استوار وعلو وفوق بنصوص کتاب عزیز واسطے علی اعلی تعالے شانہ کے ثابت ہے اس نفی سے متبادر الی الفہم نفی صفات مذکورہ کے ہوتی ہے تو پہر ایسے الفاظ کا ذکر نکرنا ہی اولے واحوط ہے واللہ اعلم

عقیدہ غنیۃ الطالبین **ق** نہ جسم ممسوس ہے نہ جوہر محسوس نہ عرض نہ ذی ترکیب نہ ذی آلہ و تالیف و ماہیت و تحدید **ص** بیشک وہ ایسا ہی ہے اور یہ الفاظ کلامیہ محض واسطے ایضاح تقدیس کے لکھے جاتے ہین اگرچہ شرع مین صراحۃً وارد نہین ہین تاکہ ہر مومن اللہ کی تنزیہ کو بخوبی ساتھ شرح و بسط کے سمجھ لے کسی مبتدع مضل کے دھوکے مین نآئے **ق** یہ وہی جنت ہے جسمین آدم و حوا اور ابلیس تھے **ص** اس بحث کو ابن القیم رحہ نے کتاب حادی الارواح مین بہت بسط سے لکھا ہے اور دلائل فریقین ذکر کرکے کسی جانب کو ترجیح واضح نہین دی ہے اسمین کچھ شک نہین ہے کہ دلائل فریقین کی بہت صاف و درست ہین لیکن وقوف اولے ہے اسلئے کہ کوئی نص صریح اس بارہ مین نہین آئی ہے جسکی بنیاد پر ہم حکم قطعی اسبات کا دے سکین کہ جنت آدم وہی جنت یوم المعاد تھی اگرچہ کوئی استبعاد بابت اس قول کے نہین ہے کیونکہ جنت و نار موجود ہین اگر آدم اُسی جنت سے نکالے گئے تو نیا دور ہے اور اگر کسی اور جنت سے جو زمین پر تھے اُنکا اخراج ہوا تو خدا جانے واللہ اعلم

۹ عقیدہ مجدد رضی اللہ عنہ **ق** حدیث قدسی مین آیا ہے خلقت الخلق لاعرف **ص** یہ حدیث نزدیک ائمہ حدیث کے ثابت نہین ہے جسطرح کہ مراجعت کتب موضوعات حدیث سے ثابت ہے **ق** نہ جسم و جسمانی ہے نہ مکانی و زمانی صفات ہشتگانہ اُسکے وجود مقدس پر زائد ہین **ص** ائمہ حدیث کے نزدیک یہ بحث کہ صفات زائد علے الذات ہین یا نہین سطوی علے غرہ ہے اسلئے کہ اس خوض کا رائحہ کتاب و سنت سے استشمام نہین ہوتا ہے واللہ تعالی اعلم بذاتہ و صفاتہ **ق** یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین **ص** محققین موحدین کے نزدیک عطف حرف مَن کا کاف پر ہے نہ اسم جلالہ پر کما صرح بذلک شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رح وغیرہ مھذا توسط اسباب کا کچھ منافی توکل کے نہین ہے **ب**

گفت پیغمبر بآواز بلند ٭ برتوکل زانوے اشتر بہ بند

ق وعید و وعد دونون مین خلف نہین ہوتا ہے **ص** بیشبہ جمہور اہل علم کا یہی مسلک ہے اور بعض حنفیہ مثل ملا علی قاری وغیرہ کے طرف خلف وعید کے گئے ہین

اور کہتے ہیں ؎

وانی اذا اوعدتہ او وعدتہ ؞ لمخلف میعادی و منجز موعدی

لکن یہ اختلاف طرف نزاع لفظی کے راجع ہو سکتا ہے فتامل **ق** تحاشی صورت استثنار سے ایمان مین اولے و احوط ہے **ص** نہین بلکہ استثنار ہی احوط و اولے ہے اُسکی تحریر امام غزالی و دیگر علمار ربانی نے بجائے خود اچھی طرح کی ہے اور پہر جبکہ اس مسئلے مین نزاع لفظی ممکن ہے تو پہر کوئی وجہ عدم استثنار کی احوط و اولے ہونے کے لئے نہین ہے و اللہ اعلم ۸ عقیدہ شاہ ولی اللہ رح **ق** - نہ جوہر ہے نہ عرض نہ جسم نہ حیز مین ہے نہ جہت مین نہ اُسکی طرف اشارہ ہو سکے **ص** بارہا گزر چکا کہ یہ الفاظ تراشے ہوئے متکلمین کے ہین اللہ تعالے انکے اہل حدیث کو سلفاً استعمال سے ان الفاظ کے محفوظ رکہا ہے وہ لوگ نہ جوہر کو جانتے تہے نہ عرض کو پہچانتے وہ تو تنزیہ کے لئے احد صمد لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد اور لیس کمثلہ شئ پر اکتفا کرتے تہے ہان لفظ جہت کا صراحۃً کسی دلیل مین نہین آیا ہے اسی جگہہ سے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے بہی استعمال سے اس لفظ کے روکا ہے اور اس لفظ کو بدعت کہا ہے معہذا علو و فوق و استوار ثابت ہے اس سے جہت علو ثابت ہوتی ہے اور گو طرف اللہ کے اشارہ بلفظ اینجا و آنجا نہین ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے ہونا اللہ کا مکان مین لازم آتا ہے لکن حدیث جاریہ مین آیا ہے کہ این اللہ اور اُسنے کہا تہا فی السماء حضرت نے اوسکو مومنہ ٹہرایا اور حجۃ الوداع مین ایک لاکہہ چوبیس ہزار کے روبرو انگلی سے طرف آسمان کے اشارہ فرماکر اللھم اشھد کہا تہا یہ دلیل ہے علو و فوق و استوار پر بلا کیف و بلا مکان ہمکو اسی صرافت و محوضیت پر رہنا موجب سلامت کا ہے اور احتراز کرنا الفاظ مبتدعہ سے لازم ہے واللہ اعلم **ق** حبطرح سے صورت یعقوب علیہ السلام کی انگشت بدندان قصہ یوسف علیہ السلام مین ظاہر ہوئی تہی **ص** قرآن کریم فقط اتنا آیا ہے کہ لولا ان رای برھان ربہ یہ بات کہ وہ برہان صورت یعقوب علیہ السلام تہی یا کوئی اور شئے کسی حدیث مین نہین آئی ہمکو رویت برہان پر ایمان لانا کافی ہے حاجت تعیین مراد کی نہین کما قال الشوکانی رح فی فتح القدیر۔ ۱۱ عقیدہ سبع سنابل **ق** اللہ کی ذات اور

اوسکی صفتین نہ جسم ہین نہ جوہر ہین نہ عرض ہین ص دل اسبات سے نہایت قلق مین ہے کہ یہ الفاظ
منحوتہ اہل کلام کے ایسے عام ہوگئے ہین جو اکثر علما وصوفیہ وفقہا کے زبان وقلم سے بے تکلف نکل
جاتے ہین ہم یہ نہین کہتے کہ مضمون ومدلول ان الفاظ کا خلاف تنزیہ ہے بلکہ یہہ کہتے ہین کہ جو
برکت وقوت دبیان الفاظ تقدیس منصوصہ کتاب وسنت مین ہے وہ آن الفاظ تراشیدہ متکلمین
مین نہین ہے ہمکو تنزیہ تقدیس باریتعالی کی اونہین الفاظ سے جو کہ قرآن وحدیث مین آئے ہین
بیان کرنا خوش آتا ہے اور اسی مین ہم اپنی عافیت جانتے ہین ق اسما وصفات الفاظ مترادف ہین
ص یعنی صفت عین اسم ہے حالانکہ ہمکو کچہہ حاجت خوض کی اس معنی مین نہین ہے اور نہ ہم یہ کہین کہ
صفات ایک وجہ سے عین اور دوسری وجہ سے غیر ہین ۱۲ عقیدہ قاضی ثناء اللہ ق وہ سارے
اشیار کا محیط ہے ساتھہ احاطہ ذاتی کے اور قرب ومعیت رکھتا ہے ساتہ اشیار کی ۱۳ عقیدہ قطف الثمر
ق مراد قرب ومعیت سے اسجگہہ علم ہے ص چونکہ ان دونون عقیدونمین ایک ہی مسئلہ کی بحث ہے لہذا
ایک ہی جگہہ ذکر کئے گئے - پہلا عقیدہ یعنے احاطہ وقرب ومعیت ذاتی ہے ائمہ سلف وخلف کے بالکل خلاف ہے
اور دوسرا عقیدہ کہ قرب ومعیت سے مراد علم ہے اسمین اختلاف ہے ائمہ سلف متقدمین وعامہ محدثین و
مفسرین سیاق آیات کے مطابق معیت وقرب واحاطہ کی تفسیر علم ومعونت وغیرہ سی کرتے ہین اور بعض محققین متاخرین
نے بعد تحقیق کی یہ ثابت کیا ہے کہ آیات قرب ومعیت ونحوہا کے تاویل ساتہ علم ومعونت ونصر وغیرہ کی کچہہ ضرور نہین ہی
فقط ایمان لانا کافی ہے - رہی یہہ بات کہ ذات سے قریب وہمراہ ہے یا صفت سی سو یہ اوسیکو معلوم ہی واللہ اعلم

خاتمۃ الرسالہ بیانمین شرک وکلمات کفر وریا کے

اس رسالہ کو اس بیان پر بعد تحریر عقائد فرقہ ناجیہ کے اسلئے ختم کیا ہے کہ جتنے معاصی کبیرہ
صغیرہ ہین اونپر گو عذاب موقت ہو یا نہو انجام اونکے فعلہ وعملہ کا جنت ہوگا انشاء اللہ تعالے بخلاف
شرک وکفر کہ اسکی جزا عذاب مخلد ہے اور درستی ایمان وعقیدہ کی اوسیوقت نفع دیگی کہ مومن
انواع شرک وکفر خفی وجلی سے محفوظ رہا ہوگا ورنہ مجرد تلفظ بکلمۂ شہادتین ہمراہ
فساد عقیدہ کے شرک وکفر سے ناجی نہین ہوتا ہے پہر کبائر کو اہل علم نے

دو طرح پر قسمت کیا ہے ایک کبائر باطن کی یہ ۶۶ ہین دوسری کبائر ظاہر کی یہ چار سو ایک ہین سو کبائر
باطنہ بدتر ہین کبائر ظاہرہ سے اگرچہ معصیت مین برابر ہین یہ شرک منجملہ انہین کبائر باطنہ
کی ہے اس سے بچنا اوس شخصکو ضرور ہے جسکو ایمان پر مرنا منظور ہو زواجر مین بحث کبائر
باطنہ کہا ہے انہا اخطر ومرتکبہا اذل العصاة واحقر ولان معظمہا اعم وقوعا واسہل
ارتکابا وامر ینبوعا فقلما ینفک انسان عن بعضہا للتہاون فی اداء فرضہا فلذلک کانت
العنایۃ بہذا اولی ولقد قال بعض الائمۃ کبائر القلوب اعظم من کبائر الجوارح لانہا
کلہا توجب الفسق والظلم وتزید کبائر القلوب بانہا تاکل الحسنات وتوالی الشدائد
العقوبات ولما ذکرہا اوصلہا الی اکثر من ستین قال والذم علی ہذہ الکبائر
اعظم من الذم علی الزنا والسرقۃ والقتل وشرب الخمر لعظم مفسدتہا وسوء اثرہا
ودوامہ فان آثارہا تدوم بحیث تصیر حالا للشخص وہیئۃ راسخۃ فی قلبہ بخلاف
آثار معاصی الجوارح فانہا سریعۃ الزوال بمجرد الاقلاع مع التوبۃ والاستغفار و
الحسنات الماحیۃ والمصائب المکفرۃ وان الحسنات یذہبن السیئات ذلک ذکری
للذاکرین سو منجملہ ان کبائر باطنہ کے یہ شرک اعظم ذنوب ہے اسلیئے آگاہ کرنا اوسکی مراتب
پر ضرور ہوا جب آدمی شرک سے بچ جاتا ہے اور صفات کفر سے محفوظ رہتا ہے تو امید اوسکی
نجات کی متیقن ہوتی ہے اگرچہ بعد اللتیا والتی ہو اور اگر عیاذا باللہ عقیدہ مین یا عمل
مین یا دونون مین مشرک اور متصف باوصاف کفر تہا تو پھر کچہ امید نجات کی باقی نہین ہے
واللہ اعلم قال اللہ تعالے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء
اور فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم اور فرمایا ہے انہ من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیہ
الجنۃ وماواہ النار وما للظالمین من انصار اور صحیحین مین مرفوعا آیا ہے الا انبئکم باکبر الکبائر
الاشراک باللہ الے قولہ فما زال یکررہا حتے قلنا لیتہ سکت دوسری حدیث مین منجملہ
موبقات سبع کے اشراک باللہ کو گنا ہے بالجملہ شرک کا اکبر کبائر ہونا بہت سی حدیثون مین
نزدیک امام احمد وبخاری وترمذی ونسائی وابو داود وطبرانی وابن حبان وحاکم وبیہقی
وغیرہم کے آیا ہے اور کسی حدیث مین شرک کو اعظم کبائر فرمایا ہے اسیطرح اسکی جزا

بہی اعظم عذاب واشد عقاب ہے انواع شرک کی بہت ہین آور اکثر لوگ اوسین گرفتار ہین
اور رزبان عامہ پر الفاظ شرک وکفر کے اکثر جاری رہتے ہین آور وہ نہین اوسکو جانتے
حالانکہ اسکی شناخت ایک امر اہم ضروری ہے کیونکہ ارتکاب کفر سے سارے اعمال حبط
ہوجاتے ہین آور نزدیک جماعت علما کے قضا واجب اوسکی لازم آتی ہے آبو حنیفہ رح
کا یہی مذہب ہے انکی اصحاب نے بیان مکفرات مین بہت توسیع کی ہے آور بہت سے جملے
لکھے ہین اور نسبت بقیہ ائمہ کے مبالغہ کثیر کیا ہے آور انکا یہ قول ہے کہ ردت محبط اعمال
ہے ارتداد سے منکوحہ بائن ہوجاتی ہے آور نزدیک امام شافعی رح کے اگرچہ ردت محبط
عمل نہین ہے لکن محبط ثواب ہے تو اس صورت مین کچہ خلاف درمیان ان دونون امام کے
باقی نرہا مگر فقط قضاء واجب مین آور اگرچہ اکثر اہل علم نے اس بارہ مین انکی تقلید نہین
کی ہے لکن استبرار دین اور نفس کا احتیاط ومراعات خلاف کو واجب کرتا ہے جہان
تک کہ بن سکے خصوصًا اسباب تنگ اور شدید الحرج مین بلکہ اس سے زیادہ کوئی امر
سخت تر نہین ہے اسلئے ہم اسجگہہ معتمد وغیر معتمد سبکو بلاقید مذہب خاص کے لکھتے ہین تاکہ
مومن ان سب سے محتاط رہے ھ اگر ایک مسئلہ مین چند وجہ کفر کے ہون آور ایک وجہ کفر کی نہو
تو فتوے کفر کا دینا نچاہئے قاضی ثناء اللہ رح فرماتے ہین لکن یہ چاہیے کہ خود اوس ایک
اندیشہ وجہ کفر سے احتراز کرے ھ سب شیخین وتفضیل علیؓ سے کافر نہین ہوتا ہے کیونکہ
یہ کام بدعت سے ہے انتہے مین کہتا ہون کریمہ لیغیظ بہم الکفار مشیر ہے طرف کفر ساب شیخین
کے ھ خدا کے دیدار کو محال جاننا کفر ہے ھ مجسمہ ومشبہہ کفار ہین ھ اگر کلمہ کفر اپنے
اعتبار پر کہا اور نجانا کہ کفر ہے تو اکثر علماء اسپر ہین کہ کافر ہوجائیگا معذور نہوگا آور اگر بلے
قصد زبان سے نکل گیا ہے تو کافر نہوگا مین کہتا ہون جب ایسا اتفاق ہوجائے توفی الفور
تائب ومستغفر ہو کر کلمہ طیبہ پڑہے انشاء اللہ تعالے کفارہ اوسکا ہوجائیگا ھ اگر ارادہ
کفر کا کیا اگرچہ بعد مدت مدید کے ہو توفی الفور کافر ہوجائیگا ھ اگر حرام قطعی کو حلال
یا حلال قطعی کو حرام کہا اور فرض کو فرض نجانا تو کافر ہوگیا ھ ایک شخص نے دوسرے شخص
سے کہا کہ تو خدا سے نہین ڈرتا ہے اوسنے کہا کہ نہین کافر ہوا محمد بن فضیل نے کہا یہ کفر جب

ہے کہ معصیت مین کہے والافلا مین کہتا ہون اوّل راجح ہے ﻫ اگر یون کہا کہ فلان اگر خدا بہی ہو جائیگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے بہر لونگا تو کافر ہو گیا اسیطرح اگر یہ کہا کہ خدا کا بس تو تجہپر چلتا ہی نہین ہے پہر میرا بس کسطرح چلیگا تو بہی کافر ہو گیا ﻫ اگر یون کہا کہ میرے لئے آسمان پر خدا اور زمین پر تو ہے تو کافر ہو گیا ﻫ اگر کسی کا بچہ مر جائے اور وہ کہے کہ خدا کو پسند تہا تو کافر ہو جائے گا یا دوسرے نے کہا کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا تو کافر ہو گیا ﻫ اگر مظلوم نے کہا کہ اے خدا تو ظالم کو قبول نکر اگر تو قبول کریگا تو مین اوس سے قبول نکرونگا کافر ہو جائیگا ﻫ اگر کہے کہ مین ثواب و عذاب سے بیزار ہون تو کافر ہو جائیگا ﻫ اگر کسینے نکاح کیا اور کہا مینے اللہ و رسول کو گواہ کر لیا ہے یا فرشتہ کو تو کافر ہو جائیگا ﻫ اگر یون کہا کہ مینے فرشتۂ دست راست و دست چپ کو گواہ کر لیا تو کافر ہوگا اگرچہ یہ نکاح صحیح نہوا ﻫ اگر کسی جانور کی آواز پر کہا کہ بیمار مر جائیگا یا غلہ گران ہوگا یا سفر سے باز رہا تو اوسکے کفر مین اختلاف ہے مین کہتا ہون کہ حدیث مین طیرہ کو شرک فرمایا ہے شرک اقبح کفر ہے ﻫ اگر کہا کہ خدا جانتا ہے کہ مین تجکو ہمیشہ یاد کرتا ہون بعض نے کہا کہ یہ کفر ہے اسیطرح اگر یون کہا کہ مین تیری غمی و شادی مین ویسا ہی ہون جیسے کہ اپنی غمی و شادی مین تو نزدیک بعض کے کفر ہے مین کہتا ہون اسکی تاویل مبالغہ پر ممکن ہے لکن اگر یہ عقد مین کاذب ہے تو کفر ہوگا ﻫ اگر کہا کہ رزق طرف سے خدا کے ہے لکن خدا بندہ سے اوسکی جستجو کرنا چاہتا ہے تو کافر ہو جائیگا اسلئے کہ خدا کے فعل کو بندہ کے فعل پر موقوف اعتقاد کیا ہے مین کہتا ہون یہ شعر سعدی رح کا اسباب سے نہین ہے شعر رزق ہرچند بیگمان برسد ؛ شرط عقل ست جستن از درہا ﻫ اگر کہا کہ خدا نماز کو کہے تو بہی نہ پڑہون اور اگر اوسطرف قبلہ ہو تو بہی نماز ادا نکرون اور اگر فلان نبی ہو تو بہی ایمان نہ لاؤن یہ کفر ہے مین کہتا ہون قول اخیر کے کفر مین اس بنیاد پر تاویل کو گنجایش ہے کہ ہمارے حضرت خاتم النبیین ہین اب جو کوئی مدعی نبوت ہوگا وہ قطعاً کاذب ہے اور منکر اوسکا صادق ہوگا ﻫ اہانت کرنا کسی پیغمبر کی کفر ہے ﻫ ایک شخص نے کہا آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تہے دوسرے نے کہا تو ہم سب جلاہے ٹہرے یہ کفر ہوا حق مین شخص دوم کے ﻫ اگر کہا کہ آدم گیہون نہ کہاتے تو ہم بدبخت نہوتے کافر

ہوجائیگا ھ ایک شخص نے کہا حضرت اسطرح کرتے تھے دوسرے نے کہا یہ بے ادبی ہے
کافر ہوگیا ھ اگر ایک شخص نے کہا ناخن کترانا سنت ہے دوسرے نے کہا گو سنت ہوین
نہین کرتا کافر ہوجائیگا یا یون کہا کہ سنت کس کام آتی ہے ھ ایک شخص نے امر معروف کیا
دوسرے نے کہا یہ کیا غوغا تو نے مچا رکہا ہے اگرچہ بطور رد کے کہا ہے کافر ہوگیا ھ اگر
کہا کہ قرض خواہ خدا ہو تو بہی قرض بہر لون کافر ہوا اور اگر پیغمبر کو کہا تو کافر ہوگا ھ ایک نے
کہا خدا کا حکم یون ہے دوسرے نے کہا مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگیا ھ اگر فتوے
کو دیکہہ کر کہا یہ کیا بار نامہ یعنے پروانہ فرمان تو لایا ہے اگر یہ بات براہ استخفاف شریعت کہی ہے
تو کافر ہوجائیگا ھ ایک نے کہا فلان سے صلح کرلے اوسکو جواب دیا بت کو سجدہ کر لونگا مگر فلان
سے آشتی نہ کرونگا تو کافر ہوگا اسلیئے کہ ارادہ اوسکا بعید جاننا صلح کا ہے اگر کوئی فاسق کسی
صالح سے کہے آؤ مسلمانی دیکہو اور اشارہ طرف مجلس فسق کے کرے تو کافر ہوجائیگا ھ اگر
میخوار نے کہا وہ خوش رہے جو ہمارے خوشی پر خوش ہو ابوبکر طرخان کہتے ہین کہ کافر
ہوجائیگا ھ اگر عورت نے کہا عقلمند خاوند پر لعنت ہے تو کافر ہوگئی ھ بیماری مین یہ کہنا کہ
چاہے تو مجہے مسلمان مار چاہے کافر کفر ہے ھ اگر یہ کہا کہ رزق مجہپر فراخ کر ظلم نکر ابو نصر نے
اوسکے کفر مین توقف کیا ہے ظاہر یہ ہے کہ کافر ہوجائے گا اسلیئے کہ اعتقاد ظلم کا خدا پر کفر ہے
ھ ایک شخص نے اذان دی دوسرے نے کہا تو جہوٹا ہے کافر ہوگیا ھ حضرت کو عیب لگایا
یا آپکے موئے مبارک کو مویک کہا کافر ہوگیا ھ اگر بادشاہ ظالم کو عادل کہا تو نزدیک امام
ابو منصور رح کے کافر ہوگیا ابو القاسم نے کہا کافر نہین ہوا اسلیئے کہ شاید کبہی اوسنے عدل کیا ہو
ھ اگر کوئی یہ اعتقاد کرے کہ خزانہ بادشاہی ملک بادشاہ ہے تو کافر ہوجائیگا کذا فی الحمادیہ و
السراجی ھ اگر کہا کہ مجہے علم غیب ہے تو کافر ہوگیا ھ ایک نے کہا مین مسلمان ہون دوسرے
نے کہا تجہپر اور تیری مسلمانی پر لعنت ہے تو کافر ہوگیا ھ اگر کہا کہ فرشتے اور پیغمبر گواہی دین کہ میرے
پاس سیم و زر نہین ہے تو بہی مین نمانون کافر ہوگیا ھ ایک نے کہا او کافر دوسرے نے کہا اگر مین
ایسا نہوتا تو تجہے کیون غنا نزدیک بعض کے کافر ہوگیا ھ اگر کہا کہ کافر ہونا بہتر ہے اس سے کہ
تیرے پاس رہتا تو کافر ہوگا اسلیئے کہ مراد دور رہنا ہے اوس سے ھ اگر کسی نے کہا کہ

نماز پڑھ اوسنے کہا کہ تو نے اتنی نماز پڑہی کیا کام بنایا تو کافر ہو جائیگا ھ اگر کسی سے کہا کہ تو کافر ہو گیا ہے اوسنے کہا کہ تو کافر ہی سمجھ لے تو کافر ہو جائیگا ھ اگر کہا کہ مجکو عورت خدا سے زیادہ محبوب ہے کافر ہو گیا توبہ کرے نکاح تازہ باندہے ھ اگر ایک نے کہا کہ مجھے مسلمان کر واعظ نے کہا فلان روز میری مجلس مین آ گر مسلمان ہوتا تو کافر ہو جائیگا ھ اگر کہا کہ تو چند روز نماز نہ پڑھ کہ حلاوت بے نمازی ہونے کی پائے کافر ہو گیا ھ اگر دعا مین کہا اے خدا تو اپنی رحمت کو مجھسے دریغ نہ کر کہہ کافر ہو گیا ھ اگر کسی عورت سے کہا کہ تو مرتد ہو جا اپنے شوہر سے جدا ہو جائیگی کہنے والا کافر ہو گیا ھ رضا بکفر واسطے اپنے یا غیر کے کفر ہے اور اگر کفر کو برا جانکر دشمن کا کافر ہونا چاہا ہے تو کافر نہوگا ھ اگر ایک مجلس شرابخواری مین اونچی جگہ پر مثل واعظ کے بیٹھ کر ہنسی کے باتین کرے اور اہل مجلس ہنسین تو سب کے سب کافر ہو جائینگے ھ اگر یہ آرزو کی کہ کاش زنا یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کافر ہو جائیگا ھ اگر کہا خدا جانتا ہے کہ مینے یہ کام نہین کیا ہے حالانکہ کیا ہے تو اصح قولین مین کافر ہو جائیگا امام سرخسی نے کہا اگر اس جھوٹ بولنے کو کفر جانتا ہے تو کافر ہوگا ورنہ لاحسام الدین کا فتوے بہی اسی پر ہے مگر طحاوی نے کہا ہے کہ ایمان سے وہی چیز خارج کرتی ہے جسپر ایمان لانا واجب ہے ھ امام ناصرالدین نے کہا ہے جسچیز کا ردّت ہونا یقینی ہے اوسکے ظاہر ہونے سے حکم ردّت کا دیا جائیگا اور جسمین شک ہے اوسپر نہ دیا جائیگا بحکم الاسلام یعلی ولا یعلی مسلمان کے کافر کہنے مین جلدی کرنا نچاہیے کیونکہ علما نے اسلام مکرہ کو صحیح کہا ہے ھ امام ابو حنیفہ نے کہا ہے کہ کفر کفر نہین ہے جبتک کہ اوس کفر پر عقیدہ نلائے محیط مین کہا ہے کہ مسلمان کافر نہین ہوتا ہے جبتک کہ قصداً کفر نکرے اگر ایک شخص نے عمداً کلمہ کفر کہا لکن اعتقاد کفر کا نکیا تو نزدیک بعض علما کے کافر نہوگا کیونکہ کفر کا تعلق اعتقاد سے ہے اور بعض نے کہا کہ کافر ہو جائیگا اسلیے کہ یہ رضا بالکفر ہے ھ ایک جاہل نے کلمہ کفر کہا اور وہ نہین جانتا ہے کہ یہ کلمہ کفر کا ہے تو نزدیک بعض علما کے کافر نہوگا جہل عذر ہے اور بعض نے کہا کہ جہل عذر نہین ہے کافر ہو گیا احد الزوجین کے مرتد ہو جانے سے نکاح فی الحال باطل ہو جاتا ہے کچھ حکم قاضی پر موقوف نہین ہے یہ روایت منتقی کی ہے ھ اگر کوئی شخص پارسیون کی سی ٹوپی یا بہود

کا سا جامہ پہنے گا نزدیک بعض علما کے کافر ہو جائیگا اور نزدیک بعض کے نہو گا اور بعض متاخرین
نے کہا ہے کہ اگر ضرورت سے پہنے گا کافر نہو گا مین کہتا ہون اول راجح ہے بدلیل حدیث
من تشبہ بقوم فھو منھم و بدلیل قولہ تعالے و من یتولھم منکم فانہ منھم یہی حکم مشابہ ہونے کا ساتھ
جملہ اقوام کفریہ کے ہے ھ اگر زنار باندہے قاضی ابو حفص کہتے ہین کہ اگر واسطے خلاصی کے
ہاتہ سے کفار کے باندہی ہے تو کافر نہو گا اور اگر واسطے فائدہ تجارت کے باندہے ہے تو کافر
ہو جائیگا ھ مجوس دن نوروز کے جمع ہون یا ہنود دن ہولی دیوالی کے خوشی کرین کوئی
مسلمان کہے کیا خوب رسم نکالی ہے کافر ہو جائیگا ھ ایک شخص نے گناہ صغیرہ کیا دوسرے
نے کہا توبہ کر اوسنے کہا مینے کیا کیا ہے جو مین توبہ کرون کافر ہو جائیگا ھ مال حرام کو صدقہ
مین دیکر امیدوار ثواب کا ہوا تو کافر ہو جائیگا ھ فقیر نے جانا کہ یہ مال حرام ہے اور دعا
دی اور صدقہ دینے والے نے آمین کہی کافر ہو جائیگا ھ فاسق شراب پیتا تہا اقربا نے
اگر اوسپر روپے نثار کئے یا مبارکباد دی دونون صورت مین وہ سب کافر ہو گئے ھ لواطت
کرنے کو اپنی جورو کے ساتہ حلال جاننے سے کافر نہین ہوتا ہے اور غیر زن کے ساتہہ کافر
ہو جاتا ہے مین کہتا ہون کہ راجح اسکا بہ کفر ہے اسلئے کہ اسمین استحلال حرام لازم آتا ہے
ھ حلال جاننا جماع کا حالت حیض مین کفر ہے اور حالت استبرا مین بدعت ھ ایک آدمی
اونچے مکانپر بیٹھے اور لوگ اوس سے بطریق استہزا کے مسائل پوچہین اور وہ بطور استہزا
کے جواب دے کافر ہو جائیگا قاضی صاحب فرماتے ہین اونچے مکانپر بیٹھنا شرط نہین ہے استہزا
ساتہ علوم دینی کے ہر طور پر کفر ہے ھ اگر کہا کہ مجکو مجلس علم سے کیا کام ہے اور جو کچہہ
علما کہتے ہین وہ کون کر سکتا ہے تو کافر ہو جائیگا ھ اگر کہا کہ زر چاہیے علم کس کام آتا
ہے تو کافر ہو گیا ھ اگر کہا یہ لوگ جو علم سیکہتے ہین ایک داستان ہے یا تزویر ہے کافر ہو جائیگا
ھ اگر کہا ہمراہ میری شرع مین چل کہا پیادہ لاؤ تو کافر ہو گیا ھ اگر کہا نماز جماعت سے پڑہ
کہا ان الصلوٰۃ تنہی کافر ہو گیا یعنے مین تنہا نماز پڑہونگا ھ بسم اللہ کہکر حرام کہانا کفر ہے
ھ اگر رمضان آیا اور کہا سر پر رنج آیا کافر ہو جائیگا ھ پادشاہ کو اگر سجدہ کیا کافر
ہو گیا بالاتفاق اور اگر بقصد تحیت مثل سلام کے کیا تو علما کا اختلاف ہے ظہیریہ مین کہا

کافر ہوگا موید الدرایہ شرح ہدایہ میں کہا ہے کہ سجدہ بالاجماع جائز نہیں ہے اور دوسری طرح پر خدمت کرنا جیسے سامنے بادشاہ کے کہڑا رہنا یا ہاتہ چومنا یا جہک جانا جائز ہے انتہی مین کہتا ہون کہ کوئی سا سجدہ بہی کسی مخلوق کو کرنا جائز نہین ہے بلکہ کفر ہے اور جہکنا بہی حرام ہے ہان ہاتہ چومنا جائز ہے اور سامنے کہڑا رہنا حرام ہے ؁ ذبح کرنا نام پر بتون کے یا کوئی یا دریا یا نہر یا گہر یا ندی نالہ یا چشمہ ونحوہا پر کفر ہے ذابح مشرک ہے اوسکی جورو اوس سے جدا ہو جاتی ہے اور مذبوحہ حرام ہے انتہی مین کہتا ہون حدیث مین آیا ہے من ذبح لغیر اللہ فقد اشرک لفظ غیر اللہ شامل جملہ ماسوا اللہ ہے بلا استثنار کے اسیطرح کریمہ ما اہل بہ لغیر اللہ عام ہے اہلال کہتے ہین رفع صوت کو جیسے یہ بکرا شیخ سدو کا یا یہ گاؤ سید احمد کبیر کی ہے یہ سب ذبائح حرام ہین اور فاعل وقائل انکا مشرک ؁ اعیاد کفار مین جیسے نوروز دیوالی دسہرہ مین کافرون کے ساتہ کہیل تماشے مین موافقت کرنا کفر ہے ؁ ایمان یاس مقبول نہین ہوتا ہے فلم یک ینفعہم ایمانہم لما راؤا باسنا مراد حالت غرغرہ ہے اس سے پہلے توبہ قبول ہو سکتی ہے ؁ شرح مقاصد مین کہا ہے کہ جو شخص حدوث عالم یا حشر اجساد یا علم الٰہی بجزئیات یا کسی اور شے کا ضروریات دین سے انکار کرے گا تو وہ بالاتفاق کافر ہے اور اگر مسائل اعتقادیہ جنمین روافض خوارج معتزلہ وغیرہ فرق بدعیہ خلاف رکہتے ہین برخلاف اہل سنت کے اعتقاد کریگا تو اوسکے کافر کہنے مین علما کا اختلاف ہے ملتقی مین امام ابو حنیفہ سے مروی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتے ہین اور ابو اسحق اسفراینی نے کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر کہتا ہے ہم اوسکو کافر جانتے ہین اور جو نہین کہتا اوسکو ہم بہی کافر نہین کہتے ہین انتہی مین کہتا ہون ملاحظہ احوال عقائد ہفتاد و دو ملت ضالہ سے وقت عرض کے کتاب وسنت پر بلکہ خود عقائد اہل سنت سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کون فرقہ حد کفر تک پہنچ گیا ہے اور کون نرا مبتدع وضال ہے ناری ہونا بہتر فرق اسلام کا تو خود حدیث خیر الانام سے ثابت ہے اگرچہ وہ سب اہل قبلہ ہین لکن بحث خلود وعدم خلود نارین ہے نہ دخول نارین کہ وہ تو بنص سنت متعین ہے اور نہ ورود علی النار مین کہ وہ بنص قرآن سارے خلق کے لئے ثابت ہے خواہ فرقہ ناجیہ ہو یا فرقہ ہالکہ واللہ اعلم ؁ جو

ملعون حق مین جناب رسالت کے صلعم دشنام دے یا اہانت کرے یا کسی امر مین امور دین سے یا
حضرت کی صورت شریف مین یا کسی وصف مین آپکے اوصاف مین سے عیب لگاے خواہ مسلمان
ہو یا ذمی یا حربی اگرچہ دل لگی کی راہ سے کیون نہو تو وہ کافر واجب القتل ہے توبہ اوسکی
قبول نہین ہے امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ بے ادبی و استخفاف ہر نبی کا کفر ہے خواہ فاعل
اوسکو حلال جانکر مرتکب ہو یا حرام جانکر ھ یہ قول روافض کہ حضرت نے خوف سے
دشمنونکے بعض احکام الہی کو نہین پہنچایا کفر ہے انتہی کلام مالا بد منہ للقاضی رح ف شعرانی
رح نے متن کبرے مین لکھا ہے قد وضع بعض العلماء من السلف کتابا جمع فیہ کثیرا من الکلمات
التی ینطق بها العوام مما یؤدی الی الکفر وحذر فیہ من النظر فی جملۃ من الکتب نصیحۃ للمسلمین و قد
حبب لی ان اذکر لک طرفا من ذلک لتجتنب النطق بہ او النظر فیہ فاقول و باللہ التوفیق پہر کہا ہے
کہ وہ چیز جسمین اکثر لوگ گرفتار ہو جاتے ہین ایک یہ قول ہے یا من یرانا ولا نراہ اور یہ
قول یا ساکن ہذہ القبۃ الخضراء اور یہ قول سبحان من کان العلا مکانہ ونحو ذلک
ومثل ذلک لا یجوز التلفظ بہ لما یورث من الابہام عند العوام ان اللہ تعالی فی مکان خاص
وان قال ہذا القائل اردت بقولی ولا نراہ عدم رؤیتنا لہ فی الدنیا قلنا لہ قد اطلقت القول و
الاطلاق فی محل التفصیل خطأ وقد اجمع اہل السنۃ علی منع کل اطلاق لم یرد بہ الشریعۃ سواء
کان فی حق اللہ او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ شیخ ابو الحسن اشعری کہتے تہے ما اطلق الشرع
فی حقہ تعالی او فی حق انبیائہ او فی حق دینہ اطلقناہ وما منع منعناہ وما لم یرد فیہ اذن و
لا منع الحقناہ بالممنوع حتی یرد الاذن فی اطلاقہ انتہی قاضی ابو بکر باقلانی رح کہتے ہین ما
لم یرد لنا فیہ اذن ولا منع نظرنا فیہ فان اوہم ما یمتنع فی حقہ تعالی منعناہ وان لم یوہم
شیئا من ذلک رددناہ الی البراءۃ الاصلیۃ ولم نحکم فیہ بمنع ولا اباحۃ انتہی شعرانی کہتے ہین
فقد اتفق الائمۃ علی منع کل اطلاق یوہم محظورا فی حق اللہ تعالی وتبعہما العلماء علی ذلک
قاطبۃ ونقلوا فیہ الاجماع فعلم من ہذہ القاعدۃ ان کل من لا یفرق بین ما یوہم اطلاقہ محظورا
وبین غیرہ فلا یجوز لہ ان یطلق فی حق اللہ تعالی الا ما ورد بہ التوقیف والاذن الشرعی حذرا ان
یقع فیما لا یجوز اطلاقہ علی اللہ تعالی فیأثم او یکفر والعیاذ باللہ تعالی انتہی یا جیسے یہ قول

یادلیل الحائرین یامن لیس لہ دلیل یادلیل الدلیل ونحو ذلک وکلہ لم یرد بہ شرع ولا ینبغی ان یقال یا جیسے یہ قول یامن لا یوصف و لا یعرف کیونکہ اللہ تعالے موصوف معروف ہے بغیر تکییف یا جیسے یہہ قول یامن ھو فی عرشہ یرانا کیونکہ اسمین ابہام ہے استقرار کا بلکہ یون کہنا چاہئے یامن استوی علی عرشہ کما ینبغی بجلالہ وممایمتنع شرعا اطلاق بعضھم علی اللہ تعالی الخمار والساقی وراھب الدیر وصاحب الدیر والقسیس ولیلی ولبنا وسعدے واسماء ودعد وھند والکنز الاکبر ونحو ذلک مین کہتا ہون اسیطرح وہ الفاظ ہین جنکو حق مین حضرت کی شعرا رعاوین استعمال کرتے ہین جیسے ترک ستمگار ظالم عیار جفاپیشہ یار شوخ چشم ونحو ذلک جوکہ حق مین معاشیق فساق وفجار کے بولے جاتے ہین وکذلک لا یجوز اجماعا ارادتہ انہ تعالی بقول بعضھم

انا من اھوی ومن اھوی انا ؛ نحن روحان حللنا بدنا

وقول بعضھم

تمازجت الحقائق بالمعانی ؛ فصرنا واحدا روحا ومعنے

سو یہ اور مثل اسکی بولنا نزدیک اہل سنت کے جائز نہین ہے ہمنے علی خواص رح سے پوچھا تہا کہ ان تغزلات سے جو کلام قوم مین ہوتے ہین کیا اللہ تعالے مراد ہے فرمایا نہین مراد انکی خلق ہے لکن فاہم ان الفاظ سے حق حق مین وہ بات فہم کرتا ہے جو وقت سماع کے اُسکو باعث حضور مع الحق پر ہوتی ہے کیونکہ اولیاء اللہ تعالے اعرف خلق باللہ بعد رسل وانبیاء ہوئے ہین وہ حق کو اس امر سے جلیل تر جانتے ہین کہ اوسکو محل اپنے تغزلات کا ٹھہرائین اس لئے محبین ومحبوبین کے ساتہ ضرب مثل کرتے ہین جیسے ساتہ قیس ولبنا وغیلان ونحو ذلک انتہے فلیتامل اسیطرح سماع اون اشعار کا ممتنع ہے جو قول متنبی کی طرح پر ہون جیسے کہ اُسنے حق مین محمد بن رزیق کے کہا ہے

لو کان ذوالقرنین اعمل رایہ ؛ لما اتی الظلمات صرن شموسا

او کان لج البحر مثل یمینہ ؛ ما انشق حتی جاز فیہ موسی

او کان للنیران ضوء جبینہ ؛ عبدت فصار العالمون مجوسا

انتہی مین کہتا ہون اسیطرح وہ اشعار جو مثل ان اشعار کے ہون جیسے قول کسی شاعر کا ہے

دل از عشق محمد ریش دارم ؛ رقابت باخدای خویش دارم

یا یہ قول عرفی شیرازی کا بیت تا مجمع امکان و وجوب نوشتند ؛ مور دتعین نشد اطلاق اعم را
یا جیسے یہ شعر بردہ کا بیت یا اکرم الخلق مالی من الوذبہ ؛ سواک عند حدوث الحادث العمم
یا یہ مصراع ومن علومک علم اللوح والقلم یا یہ شعر میر آزاد کا بیت

ماکان یعرف الواحا ولا قلما ؛ وکان یعرف مافی اللوح والقلم

اگرچہ اس مصراع یا شعر مین تاویل کی گنجایش ہے یا جیسے یہ شعر جامی رح کا بیت

بقلم گر نرسید انگشتش ؛ بود لوح وقلم اندر مشتش

یا جیسے بعض الفاظ صیغہ صلوۃ کے جو دلائل الخیرات مین ہین کیونکہ یہ معانی شرع مین نہین آئے اور نہ ان معانی کی شرع نے اجازت دی ہے شعرانی نے کہا یا جیسے یہ قول انا فی امۃ تدارکہا اللہ غریب کصالح فی ثمود فکل ھذہ وامثالہ یفہم التہاون بمعجزات اللہ تعالی الانبیاء فلا یجوز اسطرح کے کلمات اکثر شعر معری وابو نواس وابن ہانی مین واقع ہوتے ہین مومن کو سماع سے انکے تحفظ کرنا چاہیے اور جو شخص اسکے ساتھ متکلم ہو اوسکو زجر کرے کیونکہ اجماع منعقد ہے اسبات پر کہ سوا انبیاء کے کوئی بشر مقام انبیاء تک ہرگز نہین پہنچ سکتا تو اشارات جو شعر مین ہین باجماع امت خطا ہین **حکایت** ابو العتاہیہ نے شعر گوئی سے توبہ کی تہی اسلئے کہ ایکبار یہ شعر کہا تہا بیت

اللہ بینی وبین مولاتی ؛ ابدت لی الصد والملالات

کسینے خواب مین اُسنے کہا اما وجدت من تجعل بینک وبین امرأۃ فی الحرام الا اللہ تعالی وہ جاگ اوٹھے اور توبہ کی پہر کبھی شعر نکہا مگر زہد یا ترغیب طاعات مین منجملہ مجتنبات کے ایک یہ قول ہے فلان حجۃ اللہ فی ارضہ علی عبادہ کیونکہ بات خاص برتبہ نبوت ہے غیر پر اطلاق کرنا اُسکا نچاہیے اسیطرح وہ الفاظ جو سوا جناب حق کے اور کو لائق نہین ہین اونسے وجوب اجتناب کا بطریق اولے ہے کقول بعضھم فی کتب المراسلات الاعظم الاقوی الاعلی ونحو ذلک کیونکہ معانی ان الفاظ کے لغۃً جائے استعمال مین خاص بحق تعالی ہین قائل اگر یہ بات کہے کہ مراد میری خلق ہے تو ہم کہین گے کہ یہ بات متقدم ہو چکی ہے کہ اطلاق محل تفصیل مین خطا ہوتا ہے اور یہ کلام تیرا موہم اطلاق وعموم ہے حق مین

حق وخلق دونون کی اور یہ ممتنع ہے اسی طرح یہ قول مافی الوجود الا اللہ مین کہتا ہون اسی
طرح یہ قول لاموجود الا اللہ کیونکہ قائلین وحدت وجود اسکو ترجمہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کہتے
ہین اور خلاف مقصود شارع مراد لیتے ہین اسیطرح یہ قول ان اللہ فی قلوب العارفین مین
کہتا ہون اسیطرح یہ قول لیس فی جبتی الا اللہ یا سبحانی ما اعظم شانی کیونکہ یہ کلمات
شطحات فقرا ہین انسے قطع نظر کرنا اور درپے تلفظ وتکلم نہونا ضرور ہے گو کسی وجہ سے گنجایش
تاویل کی رکھتے ہون اسیطرح یہ قول ما یسمع اللہ من ساکت اور مراد یہ ہو کہ اللہ عالم اسرار
نہین ہے سو یہ اطلاق بسبب مضادت قولہ تعالے ام یحسبون انا لا نسمع سرھم ونجواھم
بلی جائز نہین ہے حالانکہ براہین عقول وحجج نقول اسبات پر قائم ہین کہ اللہ تعالے سامع
ہر موجود ہے اسیطرح یہ قول ھذا ان مان سوء اور مراد زمان سے دہر ہو حالانکہ حدیث
قدسی مین آیا ہے کہ اللہ تعالے کہتا ہے انا الدھر سو جس لفظ کا اطلاق اللہ نے اپنے نفس
مقدس پر کیا ہے اوسکے ساتہ کسی مخلوق کا وصف کرنا جائز نہین ہے حدیث مین آیا ہے
لا تسبوا الدھر فان الدھر ھو اللہ مین کہتا ہون شعرا غاوین را اذن شکایت چرخ وفلک
وسپہر وزمان وروزگار ودہر مین بسر کرتے ہین حالانکہ یہ نسبت طرف حقتعالے کے جاتی
ہے جو اللہ کا شاکی ہو اور اوسکو معاذ اللہ ظالم ستمگار سفلہ پرور ناہموار بدکردار کہے وہ
اجماعا کافر ہو جاتا ہے مگر یہ قوم کسیطرح اس حکایت وشکایت سے باز نہین آتی الا من
رحمہ اللہ تعالے وعصمہ بمنہ اسیطرح قول بعض خطبا کا سبحان من لم یزل معبودا عند
من لم یعلو کی نہ معبودا بالقوۃ ای اھلا لان یعبد کیونکہ اسمین ایہام ہے قدم عالم کا
اور یہ عقیدہ کفر ہے اسیطرح یہ قول یا قدیم الازمان کیونکہ رب کچہ متقید بزمان نہین ہے
بلکہ یہ کلام باطل ہے اسیطرح یہ قول کل ما یفعلہ اللہ خیر اسلئے کہ اسمین ایہام ہے نفی وجود
شر کا عالم سے اور اس امر کا کہ جو کچہ بندہ کرتا ہے معاصی سے وہ سب خیر ہے اسیطرح
یہ قول لا تسافر حتی یطلع القمر کیونکہ یہ مثل اوس قول کے ہے مطرنا بنوء کذا علے
حدیث سوء **حکایت** ایک منجم نے ایکبار عمر بن خطاب سے کہا تہا لا تقاتل اعداءک
حتی یطلع لک القمر عمر نے فرمایا وھو قمرھم ایضا ای کما یکون لنا بطلوعہ سعد

كذلك يكون لهم لان طلوعه على الجيشين واحد اسیطرح یہ قول وقت دخول کے مریض پر الله يجمل عندك اسلئے کہ یہ ایک لفظ موہم ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے الله يدفع عنك او يصرف اسیطرح یہ قول فلان يطلع على الغيب وله كشف او اطلاع على الغيب اسلئے کہ یہ موہم باطل ہے ادب یہ ہے کہ یون کہے فلان له فراسته صادقة او كشف او اطلاع فقط تاکہ رسل سے مقام علم وقطع مین مزاحمت نہو فانه ليس للاولياء الا الظن الصادق فقط خلافا لبعضهم وهذا الظن هو الذي يسمى نه الهاما وفتحا وكشفا اسیطرح یہ قول باعك الله او اقالك الله وقت سوال بیع اور اقالہ کے اسلئے کہ یہ قول موہم مذہب اہل اتحاد ہے وذلك كفر اسیطرح تصغیر کسی شئ کی منجملہ شعائر الٰہی کے جیسے مصیحف مسیجد نو یح ونحو ذلك اسلئے کہ یہ نزدیک بعض علما کے کفر ہے اسیطرح نام رکھنا کتب مولفہ کا مشابہ قرآن و وحی کہ یہ شرعا جائز نہین ہے جیسے کتاب الاسراء والمعاریج یا جیسے مفاتح الغيب یا آیات بینات کیونکہ اسمین ایہام مزاحمت کا ساتہ نبی صلعم کے اسراء وعروج الى السماء مین ہے یا مشارکت حق تعالےٰ کی علم غیب مین انتہی کلام الشعرانی رح **ف** ابن حجر مکی رح نے کتاب الزواجر مین لکہا ہے کہ انواع کفر وشرک مین سے ایک یہ بات ہے کہ انسان عزم کفر کا زمانہ بعید یا قریب مین کرے یا زبان ودل پر کوئی شے کفر کی گزرائے اگرچہ محال عقلی کیون نہو تو فی الحال کافر ہوجائیگا یا کسی موجب کفر کا معتقد یا فاعل ہو یا تلفظ بکفر کرے خواہ یہ اصدار اعتقاد کی راہ سے ہو یا عناد سے یا استہزار سے مثلاً عالم کو قدیم اعتقاد کرے اگرچہ نوع کی راہ سے ہو یا جو بات الله کے لئے ثابت ہے باجماع وضرورت دینیہ اوسکی نفی کرے جیسے انکار الله کے علم وقدرت کا یا علم بالجزئیات کا یا جو امر الله سے منفی ہے اوسکو ثابت کرے جیسے رنگ جسم ونحوہا حاصل یہ ہے کہ اتصاف الله تعالےٰ کا ساتہ کسی نقص کے صریحاً یا لازماً اعتقاد کرنا کفر ہوتا ہے صریحاً ایسا اعتقاد کرنا اجماعاً کفر ہے اور لازماً مین خلاف ہے اصح نزدیک ہمارے عدم کفر ہے مثلاً مجسم یا جوہری لازم مقالہ اپنے سے کافر نہین ہوتا ہے مگر اوسی صورت مین کہ معتقد اس نقص کا یا مصرح ساتہ اوسکے ہو یا مثلاً کسی مخلوق کو جیسے سورج ہے سجدہ کرے اگر کوئی قرینہ ظاہر اوسکے عذر پر دلیل نہو یہ قید اکثر مسائل آئندہ مین آئے گی اسی حکم مین یہ بات بہی ہے کہ کوئی

ایسا فعل کرے جسپر مسلمین کا اجماع ہے کہ وہ فعل صادر نہین ہوتا ہے مگر کافر سے اگرچہ مصرح
باسلام ہو جیسے کنیسہ مین ہمراہ اہل کنیسہ کے جانا زنار وغیرہ پہنکر یا کسی ورق کو جسمین قرآن
یا علم شرعی یا اللہ کا نام یا نبی کا نام یا فرشتہ کا نام لکھا ہوا ہے نجاست مین پہینکدینا یا کسی قذر
طاہر مین مثل منی یا آب بینی یا آب دہن کے ڈالدینا یا ان اشیا کو یا مسجد کو آلودہ نجاست
کرنا اگرچہ معفو عنہ ہو یا کسی ایسے نبی مین شک کرنا جسکی نبوت پر اجماع ہے نہ نبی غیر مجمع علیہ پر
مثل خضر و خالد بن سنان کے یا شک کرنا انزال مین کسی کتاب مجمع علیہ کے جیسے توریت
انجیل زبور صحف ابراہیم علیہم السلام یا کسی آیت مجمع علیہ قرآن مین جیسے معوذتین یا تکفیر مین
ایسے قائل قول کی جس سے وہ توصل طرف تضلیل امت کے کرتا ہے یا تکفیر صحابہ مین یا کہ یا
کعبہ یا مسجد حرام یا صفت حج یا ہیئت معروفہ صلوٰۃ و صوم مین یا کسی حکم مجمع علیہ مین جو بالضرورۃ
دین اسلام سے معلوم ہے جیسے تحریم مکس یا مشروعیت سنن مین جیسے نماز عید یا کسی حرام کو
حلال کر لینا یا بے وضو نماز پڑہنا یا حالت نجاست مین نماز ادا کرنا یا کسی مسلمان کو ایذا دینا
یا کسی ذمی کو ستانا بلا کسی مسوغ شرعی کے بسبب اُسکے اعتقاد کے یا کسی حلال کو حرام ٹہرالینا
مثل بیع یا نکاح کے یا حضرت کو اسود کہنا یا اُنکی قرشی عربی یا انسے ہونیکا انکار کرنا کیونکہ وصف
کرنا حضرت کا بغیر صفت ثابتہ کے حضرت کی تکذیب ہے اسیجگہہ سے یہ بہی ماخوذ ہوتا ہے کہ جس
کسی صفت کے ثبوت پر واسطے حضرت کے اجماع ہے اوسکا انکار بہی کفر ہوگا جیسے بعثت کسی
نبی کی بعد آپ کے تجویز کرنا یا یون کہنا مجہے نہین معلوم کہ یہ وہی نبی ہین جو مکہ مین مبعوث ہوئے
تہے اور مدینہ مین مرے یا کوئی اور ہین یا نبوت مکتسب ہے یا وصول رتبۂ نبوت تک صفا قلب
سے ہو جاتا ہے یا ولی افضل ہے نبی سے یا مجکو وحی آتی ہے اگرچہ مدعی نبوت نہو یا مین مرنے
سے پہلے جنت مین داخل ہونگا یا حضرت کو یا کسی اور نبی یا ملائکہ کو عیب لگائے یا لعنت کرے
یا دشنام دے یا استخفاف کرے یا استہزاء کرے یا کسی فعل پر مستہزی ہو جیسے لمس اصابع یا کسی
نقص کو اُنکے نفس یا نسب یا دین یا فعل مین ملحق کرے یا تعریض کرے ساتہ ان امور کے یا کسی
شے سے بطریق ازرا یا تصغیر شان تشبیہ دے یا اُنسے چشم پوشی کرے یا اُنکے لئے کسی مضرت کا
متمنی ہو یا کسی چیز کو جو کہ لائق اُنکے منصب کے نہین ہے بطریق ذم اُنکے طرف منسوب کرے

یا آپ کے حق مین کلام خفیف و ہجر و منکر و قول زور سے عبث کرے یا محن و بلا یا جو اونپر
گزری ہین اوسکی عار دلائے یا بعض عوارض لبشریہ جائزہ و معہودہ کے ساتہ حقارت کرے
کہ انمین سے ہر ایک امر پر اجماعًا کافر واجب القتل ہو جاتا ہے اور اوسکی توبہ قبول نہین ہوتی
یہی قول ہے اکثر علما کا ایک شخص نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ سے کہا عند صاحبکم خالد نے
اس کلمہ کو تنقیص سمجھکر اوس شخص کو قتل کر ڈالا اسیطرح رضا بالکفر اگرچہ ضمنًا ہو کفر ہے
جسطرح کسی کافر کو اشارہ کرے کہ مسلمان نہو اگرچہ اوسکو مشورہ ندے یا کافر نے کہا مجکو
کلمۂ اسلام سکہا دو خطیب نے کہا ذرا ٹہر مین خطبہ سے فارغ ہو جاؤن کہ یہ تاخیر کفر ہے یا بلا تاویل
کسی مسلمان کو او کافر کہدیا کہ اسمین اسلام کا نام کفر رکہنا ہوا یا مسخراپن کیا اللہ کے نام یا نبی
سے یا امر یا نہی یا وعد یا وعید رسول سے مثلًا یون کہا کہ اگر مجکو اسبات کا حکم کرینگے تو مین نہ
کرونگا اور اگر اللہ مجکو ترک نماز پر اس حالت شدت مرض مین پکڑیگا تو مجہپر یہ ظلم ہوگا اور اگر
یہ قول نبی کا سچ ہوتا تو مین نجات پاتا کیونکہ اسمین تنقیص ہے مرتبہ نبوت کے یا کہا کہ لا حول و
لا قوۃ الا باللہ گرسنگی سے بے نیاز نہین کرتا ہے یہی حکم سائر اذکار کا ہے یا آواز موذن
کو مثل صوت جرس کہا یا ارادہ تشبیہ کا ساتہ ناقوس کفر کے کیا یا یہ کہا کہ مین قیامت سے
نہین ڈرتا اگرچہ استہزاءً ہو یا مین اللہ سے نہین ڈرتا یا کہا یہود بہتر ہین مسلمانون سے یا کسینے
کہا کہ ایمان کیا ہے اور اسنے استخفافًا یہ جواب دیا کہ مین نہین جانتا یا صحبت ابوبکر کا انکار
کیا یا عائشہ کو قذف کیا یا کہا کہ مین خالق اپنے فعل کا ہون یا انا اللہ بطور مزاح کے کہا یا محشر یا
جہنم کیا چیز ہے یا لعنت ہے خدا کی ہر عالم پر اگرچہ ارادہ استغراق کا نکرے یا کہا کہ روح
قدیم ہے یا کہا کہ جبوقت ربوبیت ظاہر ہوئی تو عبودیت جاتی رہی اور مراد اس سے رفع
احکام ہو یا اوسکی صفات ناسوتیہ الوہیت مین فنا ہوگئی یا مبدل بصفات حق ہوگئے ہین یا
مین خدا کو دنیا مین دیکہتا ہون اور دو بدو اوس سے باتین کرتا ہون یا خدا صورت حسنہ
مین حلول کرتا ہے یا تکلیف شرعی مجہسے ساقط ہوگئی ہے یا غیر سے کہا کہ تو عبادات ظاہرہ
انشان کو عمل اسرار مین چہوڑ دے یا سماع غنا امور دین سے ہے یا قرآن سے زیادہ دلمین
موثر ہے اور بندہ کا وصول طرف اللہ کے بغیر طریق عبودیت کے بہی ہو سکتا ہے یا روح

اللہ کا نور ہے جب نور سے نور جا ملا متحد ہو گیا اس باب کے فروع کثیرہ کو بنیاد مذاہب
اربعہ پر میںنے کتاب الاعلام بما یقطع الاسلام مین استقرا لکہا ہے اگرچہ ان مین بعض
اقوال ضعیف بہی ہین حدیث مین آیا ہے جسنے اپنے بہائی کو کافر کہا تو اگر وہ کافر نہین ہے تو یہی
کہنے والا کافر ہو جاتا ہے رواہ الطبرانی وغیرہ دوسرا لفظ یہ ہے کہ کافر کہنا بہائی کو گویا
لعنت کرنا اوسکو برابر اوسکے قتل کرنے کے ہے تیسری روایت یہ ہے جسنے کہا مین بری
ہون اسلام سے اگر وہ کاذب ہے تو خیر اور اگر صادق ہے تو پہر طرف اسلام کے سالم
نہین پہرتا بخاری کا لفظ یہ ہے اذا قال الرجل لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدہما طبرانی
کا لفظ یہ ہے کفوا عن اہل لا الہ الا اللہ لا تکفروہم بذنب فمن کفر اہل لا الہ الا اللہ
فہو الی الکفر اقرب اسیطرح یہ کہنا کہ ہمکو یا نی فلان تجہسے بلا کفر ہے بموجب حدیث کے
ف آیہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء سے عموم آیہ
قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب
جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم مخصوص ہے ان دونون آیتون سے معلوم ہوا کہ حق اس بارہ
مین وہی مذہب اہلسنت وجماعت کا ہے کہ میت مومن فاسق زیر مشیت الٰہی ہے چاہے
اوسکو عذاب کرے جسطرح چاہے پہر انجام اوسکا طرف عفو کے ہے وہ نار سے باہر نکلیگا اور
سیاہ ہو گیا ہوگا اوسکو ایک غوطہ نہر حیات مین دینگے پہر جمال ونضارت وحسن عظیم عطا
فرما کر بہشت مین لیجائینگے اور جو کچہ اللہ نے اوسکے لئے بموجب سابقہ ایمان اور اعمال صالحات
کے طیار کر رکہا ہے وہ اوسکو ملیگا کما صح بذلک کلہ حدیث البخاری وغیرہ اور اگر اللہ
چاہے تو ابتدا مین عفو کردے اور مسامحت فرمائے اور اوسکے خصمار کو راضی کر دے پہر
جنت مین ہمراہ ناجین کے لیجائے یہ قول خوارج کا کہ مرتکب کبیرہ کافر ہے اور یہ قول معتزلہ
کا کہ وہ حتما مخلد فی النار ہوگا اور اوس سے عفو جائز نہین ہے جسطرح کہ عقاب مطیع بہی
جائز نہین ہے تقول وافترا ہے اللہ تعالےٰ پر تعالی اللہ عما یقول الظالمون والجاحدون
علوا کبیرا اور آیہ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جہنم الخ محمول ہے مستحل قتل مسلم پر
کیونکہ یہ استحلال کفر ہے اس صورت مین مراد خلود سے تابید فی النار ہے مثل سائر کفار کے

یا محمول ہے غیر مستحل پر تو خلود مستلزم تابید نہ ٹھہریگا کما تشہد بہ النصوص الشرعیۃ والمواد
اللغویۃ یعنے یہ اوسکی جزا ہے اگر عذاب کیا جائے ورنہ اللہ تعالے اوسکو معاف کردے گا
کما علم من قولہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء وقولہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا اور
جسنے یہ کہا کہ توبہ قاتل کی قبول نہین ہے مراد اوسکی زجر و تنفیر ہے قتل سے والا نصوص
کتاب و سنت صریح ہین اس بارہ مین کہ اوسکے لئے توبہ ہے مثل کافر کے بلکہ بالاولے
اور یہ قول مرجیہ کا کہ لا یضر مع الایمان ذنب کما لا ینفع مع الکفر طاعۃ افترا ہے اللہ
پر اور جو ادلہ اسکی تائید کرتے ہین مراد اُنسے ظاہر اونکا نہین ہے بدلیل اور نصوص قطعی
البرہان واضح البیان کے اسلئے ہر مسلمان پر واجب ہے کہ یہ اعتقاد رکھے کہ ایک جماعت
عصاۃ مومنین کے داخل نار ہونگے اسکا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ اسمین تکذیب ہے نصوص
قطعی الدلالۃ کے **ف** امام الحرمین نے اہل اصول سے نقل کیا ہے کہ جسنے کلمہ کفر کہا
اور زعم کیا کہ یہ توریہ مضمر ہے وہ ظاہراً و باطناً کافر ہو گیا اور جس شخص کو وسوسہ لگا اور وہ
متردد ہوا ایمان مین یا صانع مین یا اوسکے دل کو نقص یا شبہ عارض ہوا اور وہ کارہ ہے
بکراہت شدیدہ اور قادر نہین ہے اوسکے دفع پر تو اسپر کچھ ضرر نہین ہے اور نہ گناہ بلکہ یہہ
طرف سے شیطان کے ہے اللہ تعالے سے اوسکی دفع پر استعانت چاہے اسکو ابن عبد السلام
وغیرہ نے ذکر کیا ہے وللہ الحمد **ف** کافر اصلی یا مرتد سے اسلام حاصل نہین ہوتا مگر ساتھ
کہنے شہادتین کے اگرچہ ایک شہادت کا مقر کیون نہو اور نطق شہادتین مین ترتیب شرط ہے
اگر پہلے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہیگا پہر اشہد ان لا الہ الا اللہ تو مسلمان نہوگا پہر جس شخص کا
کفر بسبب انکار اصل رسالت کے ہے اوسکو شہادتین کا کہنا کافی ہوگا اور جسکا کفر بسبب
تخصیص رسالت بالعرب کے ہے جیسے عیسائی تو وہان یون کہنا شرط ہے اشہد ان محمدا
رسول اللہ الی کافۃ الناس والجن اور گونگے کا اشارہ کرنا بجائے نطق کے ہے غرض کہ
اسلام بے ان امور کے حاصل نہین ہوتا ہے جیسے یہ کہنا کہ آمنت یا آمنت بالذی
لا الہ غیرہ یا انا مسلم یا انا من امۃ محمد صلعم یا انا احبہ یا انا من المسلمین اومثلہم
یا مسلمانون کا دین حق ہے بخلاف اوس شخص کے جو کوئی دین ہی نہ کہتا تہا وہ اگر آمنت

باللہ یا اسلمت للہ یا اللہ خالقی اور بی کہکر پہر شہادت آخری اداکریگا تو وہ مسلمان ہوجائیگا
جو شخص اسلام لائے اوسکو حکم کرنا ایمان بالبعث کامندوب ہے اور واسطے نفع اسلام کے
آخرت مین ہمراہ امور مذکورہ کے یہہی شرط ہے کہ دل سے وحدانیت خدا اور اوسکے کتب
ورسل ویوم آخر کے تصدیق کرے پہر اگر ان باتون پر ایمان لایا اور دل سے تصدیق کی
اور زبان سے تلفظ بشہادتین نکیا باوجود قدرت کے توہنوز وہ اپنے کفر پر باقی ہے ابداً مخلد
فی النار رہیگا کما نقل النووی علیہ الاجماع لکن اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بارہ
مین ایک قول ائمہ اربعہ کا یہ ہے کہ اوسکو ایمان اوسکا نفع دیگا غایت یہ ہے کہ وہ مومن
عاصی ہے اور اگر زبان سے تلفظ کیا ہے اور دل سے مومن نہین ہوا ہے تو وہ آخرت مین
بالاجماع کافر ہے رہی دنیا سو دنیا مین ہم اوسپر احکام مسلمین ظاہراجاری رکہین گے پہر اگر ایک
مسلمان عورت سے اوسنے نکاح کرلیا ہے پہر دل سے تصدیق کی تو وہ عورت اوسکو حلال
نہین ہے جبتک کہ تجدید نکاح کے بعد اسلام کے نکرے **ف** مذہب اہل حق کا یہ ہے
کہ ایمان نزدیک غرغرہ کے اور نزدیک معاینۂ عذاب استیصال کے نفع نہین کرتا قال
تعالے فلم یک ینفعھم ایمانھم لما رأوا باسنا سنۃ اللہ التی قد خلت فی عبادہ وخسر
ھنالک الکافرون ہان قوم یونس علیہ السلام اس حکم سے مستثنے ہوچکی ہے لقولہ تعالے
الا قوم یونس لما اٰمنوا کشفنا عنھم عذاب الخزی فی الحیوۃ الدنیا ومتعناھم الی
حین یہ اس بنیاد پر ہے کہ استثنا متصل ہے اور اونکا ایمان وقت معاینہ عذاب استیصال
کے تہا یہی قول ہے بعض مفسرین کا اور اسی پر اونکا استثناء موجہ ہے اور وقوع
اس امر کا واسطے کرامت وخصوصیت اونکی نبی علیہ السلام کے تہا اسپر قیاس نہین
ہوسکتا ہے علماء ومجتہدین معتمدین امت نے آیہ باس سے اخذ اجماع کیا ہے کفر
فرعون پر اور ترمذی نے تفسیر سورۂ یونس مین دو طرح سے اسکو روایت کیا ہے
ایک حدیث کو حسن اور دوسری حدیث کو حسن غریب صحیح کہا ہے اور روایت ابن عدی و
طبرانی مین آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا خلق اللہ یحیی بن زکریا فی بطن امہ مومنا وخلق
فرعون فی بطن امہ کافرا اور یہ قول فرعون کا وقت غرق کے کہ اٰمنت انہ لا الہ الا اللہ

الذی آمنت بہ بنو اسرائیل وانا من المسلمین کچہ اوسکو نافع نہین ہے اسلیئے کہ اللہ تعالے نے بعد اسکے فرمایا ہے آلآن و قد عصیت قبل وکنت من المفسدین **ف** امام قاضی عبد الصمد حنفی نے اپنے تفسیر مین کہا ہے کہ مذہب صوفیہ یہ ہے کہ ایمان سے انتفاع ہوتا ہے اگرچہ وقت معاینہ عذاب کے ہو انتہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب قدیم ہے کیونکہ قاضی مذکور اوائل سنہ پانسو ہجری مین تہے یعنے ۵۰۰ھ مین سو ذہبی نے کہا ہے کہ حد فاصل درمیان علما متقدمین ومتاخرین کے راس قرن ثالث یعنے سنہ تین سو ہجری ہین اور قاضی صاحب بعد زمانہ متقدمین کے تہے تو یہ مذہب صوفیہ کا قدیم نہ ٹہرا اور اگر فرض کرین کہ یہ مذہب انکا صحیح بہی ہے اور ہمراہ انکی مخالفت کے اجماع منعقد نہین ہوسکتا ہے تو بہی یہ مذہب اس وجہ سے حجت نہین ہے کہ کفر فرعون پر اجماع امت کا کچہ اسی ایمان عند الباس پر نہین ہوا ہے بلکہ وہ سرے ہی سے اللہ اور موسے علیہ السلام اور اونکی کتاب پر ایمان نلایا تہا اور وہ جو ابن عربی رح نے کتاب فتوحات مکیہ مین دلائل صحت ایمان فرعون کے لکہے ہیں وہ سب مخدوش و مدفوع ہین پہر ابن حجر نے ضعف ان دلائل کا لکہا ہے اس جگہہ حاجت ذکر کی نہین ہے مین کہتا ہون کہ جب حق مین کفر فرعون کے حدیث آچکی تو پہر اوسکے ایمان لانے مین بحث کرنا مصادمت ہے ساتہ سنت مطہرہ کے اذا جاء نهر الله بطل نهر معقل

ف آیت وحدیث دلیل ہے اسبات پر کہ عذاب کفار کا جہنم مین دائم موبد ہے اور جو کچہ خلاف اسکے آیا ہے وہ واجب التاویل ہے جیسے خالدین فیہا مادامت السموات و الارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یرید کہ ظاہر اس کریمہ کا یہ ہے کہ مدت اونکے عقاب کی مساوی مدت بقاء ارض وسماوات کے ہے پہر اس مدت مین جتنا کہ اللہ چاہے وہ مخلد رہین سو علما نے اس آیت کی بیس تاویلین کی ہین کوئی تاویل راجع طرف حکمت تقیید کے ہے اور کوئی راجع طرف مدت دوام ارض وسما کے اور کوئی راجع طرف حکمت استثنار ومعنی استثنار کے پہر ان وجوہ تاویل کو ابن حجر نے نقل کیا ہے اور عمدہ تقریر اس مقام کی تفسیر فتح البیان اور تفسیر فتح القدیر مین ہے پہر کہا ہے کہ ایکقوم کہتی ہے کہ عذاب کفار کا منقطع ہوجائیگا اس عذاب کی ایک نہایت ہے اور دلیل انکی یہی آیت باب اور آیت لابثین فیہا

ف حد فاصل درمیان متقدمین ومتاخرین

احقابا ہے کیونکہ معصیت ظلم متناہی ہے تو عقاب غیر متناہی اوسپر ظلم ہو گا سو فخر رازی نے ہکا
رد اپنی تفسیر مین بسط سے کیا ہے حدیث ابونعیم مین مرفوعا آیا ہے ان اللہ یعذب الموحدین
فی جھنم بقدر نقصان اعمالھم ثم یردھم الی الجنۃ خلودا دائما ابدا ابایمانھم
الحاصل یہ عقیدہ کہ نار کو فنا ہے خلاف ظاہر کتاب و سنت و اجماع جمہور علماء امت و ائمہ
ملت کی ہے بعض اکابر جو اسطرف گئے ہین یا بعض سلف جو اسکے قائل ہین اونکا قول
ماؤل ہے یا خطائے اجتہادی ہے واللہ اعلم **ف** شرک اصغر ریا ہے اسکی تحریم پر
کتاب و سنت شاہد ہے اور اجماع امت کا منعقد اللہ تعالے نے فرمایا ہے الذین ھم
یراءون اور فرمایا والذین یمکرون السیئات لھم عذاب شدید مجاہد نے کہا مراد
انسے اہل ریا ہین اور فرمایا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا یعنے عمل مین ریا نکرے یہ آیت
اوس شخص کے حق مین اوتری ہے جو عبادات و اعمال سے طالب اجر و حمد کا تہا وقال
تعالے انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا اور حدیث مین آیا ہے
ان اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر الریاء یقول اللہ تعالی یوم القیامۃ اذا
جزی الناس باعمالھم اذھبوا الی الذین کنتم تراءون فی الدنیا انظروا ھل تجدون
عندھم جزاء رواہ احمد طبرانی کا لفظ رفعا یہ ہے ادنی الریاء شرک دوسرا لفظ یہ
ہے الشھوۃ الخفیۃ والریاء شرک حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک الخفی ان یعمل الرجل لمکان
الرجل ابونعیم و حاکم کا لفظ یہ ہے الشرک اخفی فی امتی من دبیب النمل علی الصفا فی اللیلۃ
الظلماء وادناہ ان تحب علی شئ من الجور او تبغض علی شئ من العدل وھل
الدین الا الحب فی اللہ والبغض فی اللہ قال اللہ تعالے ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ احادیث ذم ریاء اور اوسکے شرک ہونے مین اور بیان مین عقاب و عاقبت
اہل ریا کے بہت آئے ہین روایت احمد و طبرانی مین آیا ہے کہ جب حضرت نے فرمایا
ایھا الناس اتقوا الشرک فانہ اخفی من دبیب النمل تو صحابہ نے کہا وکیف نتقیہ
فرمایا کہو اللھم انا نعوذبک ان نشرک بک شیئا نعلمہ ونستغفرک لما لا نعلمہ
دوسری روایت مین آیا ہے کہ ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ اسکو تین بار کہا کر دوسرا

لفظ دعا کا یہ ہے اللھم انی اعوذ بک ان اشرک بک وانا اعلم واستغفرک لما لا اعلم
ذہبی کا لفظ رفعا یہ ہے کہ ایک آدمی نے حضرت سے کہا کل نجات کیونکر ہوگی فرمایا تو
فریب نہ دے اللہ کو کہا اللہ کو کسطرح کوئی فریب دے سکتا ہے فرمایا کہ عمل تو مطابق امر خدا و
رسول کرے اور مراد غیر وجہ اللہ ہو سو بچو تم ریا سے کہ وہ شرک ہے ساتھ اللہ کے
ریاکار کو دن قیامت کے سامنے ساری خلائق کے چار ناموں سے پکارینگے اے کافر
اے فاجر اے غادر اے خاسر تیرا عمل برباد گیا تیرا اجر باطل ہوا تیرے لئے کچھ حصہ
آجکے دن نہیں ہے جا تو اپنا اجر اوس شخص کے پاس سے التماس کر جسکے لئے تو عمل کرتا
تہا اے فریبی مکار **ف** انہیں نصوص قطعیہ واحادیث سنیہ کے موجب ریا کے شرک
ہونے پر علماء امت کا سلفا وخلفا اجماع ہوچکا ہے ولہذا کلمات ائمہ ذم ریا پر متطابق
ہیں اور امت کا تحریم وتعظیم پر اثم ریا کے اطباق ہے **حکایت** عمر رضی اللہ عنہ نے
ایک شخص کو دیکھا کہ گردن جھکائے بیٹہا ہے کہا اے گردن والے گردن اونچی کر خشوع
کچھ گردنوں میں نہیں ہوتا ہے وہ تو دلوں میں ہوتا ہے **حکایت** ابو امامہ نے
ایک شخص کو مسجد کے اندر سجدہ میں روتا دیکھ کر کہا انت انت لو کان ہذا فی بیتک
یعنے اجی تم ہو اجی تم ہو کاش یہ رونا تیرا اندر تیرے گھر کے ہوتا قتادہ نے کہا بندہ
جب ریا کرتا ہے تو اللہ تعالے فرماتا ہے عبدی یستہزئ بی فضیل نے کہا اگر کوئی
کسی ریاکار کو دیکھنا چاہے تو مجھے دیکھے یہ بہی کہا ہے کہ ترک العمل لاجل الناس
ریاء والعمل لاجل الناس شرک والاخلاص ان یعافیک اللہ منھما قال اللہ تعالے
وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباء منثورا مراد وہ اعمال ہیں جنکے قصد غیر اللہ
کیا گیا تہا اونکا ثواب برباد گیا وہ ہباء منثور کی طرح ہوگئے مراد ہباء سے وہ غبار ہے
جو شعاع آفتاب میں نظر آتا ہے **ف** ریا ماخوذ ہے رویت سے سمعہ سماع سے تعریف
ریاء مذموم کی یہ ہے کہ عامل اپنی عبادت سے ارادہ غیر وجہ اللہ کا کرے جیسے یہ قصد
کرے کہ لوگ اوسکی عبادت وکمال پر مطلع ہوں اور اس اطلاع سے اوسکو مال
یا جاہ یا ثنا حاصل ہو لاغری وزردی رنگ ظاہر کرے یا پراگندگی موے سر اور بذاذت

ہیئت اور پستی آواز اور آنکھین بند رکھنا جس سے ایہام شدت اجتہاد کا عبادت مین ہو یا غمگین اور قلت اکل اور اپنی جان سے بے پروا رہے کہ اوسکا اشتغال ساتھ امر اہم کے معلوم ہو یا لگاتار روزے رکھے اور اکثر بیدار رہے اور دنیا و اہل دنیا سے روگردان ہو مگر اس مخذول نے یہ نجانا کہ وہ اسدم اقبح ترین اراذل مردم ہے مثل مکاسین و قطاع الطریق و امثالہم کے کیونکہ انکو تو اپنے گناہونکا اقرار ہے اور وہ دین مین غرور نہین کرتے بخلاف اس مخذول ممقوت کے یا زی صلحا ر ظاہر کرے جیسے چلنے مین سر جھکائے ہوئے چلے اور آہستہ چلے اور ماتھے پر گٹہ سجدہ کا جمائے اور صوف اور لباس درشت پہنے وغیر ذلک تاکہ اسباب کا ایہام ہو کہ وہ عالم یا صوفی ہے حالانکہ حقیقت علم و تصوف سے وہ بالکل مفلس ہے اس مخادع نے یہ نجانا کہ جو مال اس حیلہ سے اوسکے پاس آتا ہے اوسکا قبول کرنا اسپر حرام ہے اگر یہ اوس مال کو لے لیگا تو فاسق ہوگا کیونکہ یہ اکل مال بالباطل ہے یا واعظ مذکر بنکر اظہار حفظ سنن و لقاء مشائخ و اتقان علوم کا کرے کیونکہ ریا اقوال مین بھی بہت ہوتی ہے اور انواع اوسکے غیر محصور ہین یا ارکان نماز مین تطویل و تحسین کرے اور اظہار تخشع کرے یہی حال روزہ و حج وغیرہما کا ہے انواع ریا کے اعمال مین غیر محصور ہین پھر کبھی ریاکار شدت حرص سے اتقان و احکام ریا پر خلوت مین بھی یہی کام واسطے تالف کے کرتا ہے تاکہ یہ اوسکی عادت جلوت مین بھی رہے کچھ خدا کے خوف و حیاء سے یہ کام نہین کرتا کبھی یون ریا کرتا ہے کہ کسی امیر یا عالم یا صالح کا اپنے پاس واسطے ملاقات کے آنا چاہتا ہے تاکہ اوس سے تبرک حاصل کریں اور رفعت مرتبہ ثابت ہو یا ذکر کرتا ہے کہ مینے اتنے مشائخ دیکھے ہین یہ ذکر بطور افتخار و رفعت کے غیر پر کیا جاتا ہے فهذه جامع ابی اب الریا الحامل ایثارها علی طلب نحی الجاه والمنزلة واشتهار الصیت حتی تنطق الالسن بالثناء علیه ویجلب الحطام من سائر الآفاق الیه **ف** مراد ریاکار کی اگر نری ریا ہے تو ساری عبادت اوسکی باطل ہوئی کاش اتنی ہی برائی اوسکو حاصل ہوتی مشکل تو یہ ہے کہ اوسپر اثم عظیم و ذم قبیح ثابت ہوتا ہے وجہ تحریم و کبیرہ و شرک ہونے ریا کے

سے ہے کہ اوسمین استہزا ہے ساتہ حق کے و لہذا مستحق لعن کا ٹہرتا ہے اور ریا اکبر
کبائر مہلکہ مین سے قرار پائی ہے اسی جگہہ سے حضرت نے نام اوسکا شرک اصغر رکہا ہے
ریا مین خلق پر تلبیس بہی ہوتی ہے کیونکہ اوسمین ایہام اخلاص و اطاعت خدا کا ہوتا ہے
حالانکہ وہ مخلص مطیع نہین ہے بلکہ تلبیس کرنا دنیا مین بہی حرام ہے چہ جاے دین کی
ہان کبہی اطلاق ریا کا امر مباح پر بہی ہوتا ہے جیسے طلب جاہ و توقیر بغیر عبادت کے
یا جیسے اچہا لباس پاکیزہ پہنا تاکہ لوگ اوسکی تعریف بابت نظافت و جمالت کے کرین
اسیطرح ہر تجمل و تزین و تکرم کا حکم ہے جیسے انفاق اغنیا پر کرنا لکن نہ معرض عبادت
مین بلکہ اسلئے کہ لوگ اوسکو سخی کہین سو یہ نوع حرام نہین ہے حضرت جب باہر آتے عمامہ
برابر کرکے آئینہ دیکہکر بال و چہرہ درست فرماکر آتے یہ بات حضرت کے حق مین ستاکر
ہی تاکہ لوگون کے نظرون سے نہ گرین قلوب خلق کو طرف حق کے مائل کرین و فیہ قربۃ
وای قربۃ یہ حکم علمار و نحوہم مین بہی جاری ہے جبکہ مقصود اونکا تحسین ہئیت سے
یہی امور ہون **ف** غزالی و ابن عبد السلام کا اختلاف ہے حق مین اوس شخص کے
جسکا قصد اپنے عمل سے ریا اور عبادت ہے غزالی کہتے ہین اگر باعث دنیا غالب ہے تو
کچہہ ثواب نہین اور اگر باعث آخرت غالب ہے تو ثواب ہے اور اگر دونون باعث برابر
ہین تو دونون ساقط ہین اب بہی کچہہ ثواب نہوا ابن عبد السلام نے کہا مطلقاً کچہہ ثواب
نہوگا بدلیل احادیث من عمل عملا اشرک فیہ غیری فانا منہ بری ھو للذی اشرک ونحوہ
غزالی نے اس حدیث کو ماول کیا ہے استوار ہر دو قصد پر یا قصد ریا ارجح ہو صریح کلام
غزالی کا یہ ہے کہ ریا اگرچہ حرام ہے لکن اصل ثواب سے مانع نہین ہوتی ہے جبکہ باعث
عبادت اغلب ہو اسیلئے یہ کہا ہے کہ اگر اطلاع مردم مرجح و مقوی نشاط ہو اور بصورت
فقد اس امر کے عبادت ترک نکرے اور اگر بڑا قصد ریا ہوتا تو اقدام نکرتا اس صورت مین
گمان ہمارا واللہ اعلم یہ ہے کہ ریا محبط اصل ثواب نہو ولکن مقدار قصد ریا پر عقاب اور
مقدار قصد ثواب پر ثواب ملے انتہی لکن قول سعید بن المسیب و عبادہ بن صامت دلیل
ہین اسپر کہ اوسکو اصلا ثواب نہوگا بلکہ خود غزالی نے اس سے پہلے یہ کہا تہا کہ جب صدقہ

وصلوٰۃ مین قصد اجر و محمدت کا جمیعا کریگا تو یہ وہ شرک ہوگا جو کہ منافق اخلاص ہے تو
اب کلام ابن عبدالسلام ہی راجح ٹھہرا حاصل ترجیح منجہ یہ ہوا کہ جب ریاے مباح ہمراہ عبادت
کے ہوگی تو مقتضی اسقاط ثواب کے اصل سے نہ ٹھہریگی بلکہ مقدار قصد عبادت پر ثواب ملیگا
اگرچہ ضعیف ہو اور اگر ریائے محرم ہمراہ ہوگی تو وہ مقتضی سقوط من اصلہ کے ہے کما دلت
علیہ الاحادیث الکثیرۃ اور یہ آیت شریف فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کچھہ منافی
اسکی نہین ہے اسلیئے کہ اوسکی تقصیر سے جو کہ عبارت ہے قصد امر محرم سے سقوط اجر کو وجب دیا ہے
اب ایک ذرہ برابر بہی خیر باقی نہین رہی تو آیت اوسکو شامل نہوگی **ف** بندہ نے
جب ایک عبادت کا عقد اخلاص پر کیا پہر اوسپر ریا آئی تو اگر یہ ریا بعد تمام عمل کے
آئی تو کچہ اثر نہ کریگی کیونکہ وہ عبادت اخلاص پر تمام ہوچکی ہے اب اوسپر اثر ریا کا طاری
نہوگا اگر تبکلف اوسکا مظہر و متحدث بہ نہین ہے پہر اگر بقصد ریا اوسکا تکلف کیا تو غزالی
نے کہا ہے کہ فہذا محض ق اور آثار و اخبار دلیل ہین اسپر کہ یہ تکلف محبط عمل ہے پہر
اس طاری کے مبطل ثواب عمل ہونے کو مستبعد جانا ہے اور یہ کہا ہے کہ اقیس یہ ہے
کہ اپنے عمل منقضی پر مثاب ہوگا اور مراآت طاعت خدا پر معاقب ہوگا اگرچہ بعد فراغ
کے اوس سے کیون نہو بخلاف اوس صورت کے کہ اثنار عمل مین عقد اوسکا طرف ریا
کے متغیر ہوگیا کہ یہ محبط بلکہ مفسد عبادت ہے اگر خالص ریا آگئی ہے اور اگر ریاے محض
نہین ہے لکن اتنی غالب ہوئی ہے کہ قصد قربت کا جو کہ اوسمین تہا وہ دب گیا تو یہ افساد
عبادت مین متردد ہے حارث محاسبی کا میل طرف افساد کے ہے لکن احسن نزدیک ہمارے
یہ ہے کہ اسقدر ریا جبکہ اوسکا اثر عمل مین ظاہر نہو بلکہ صدور عمل کا باعث دین سے باقی رہے
اور فقط سرور اطلاع کا اوسکے طرف منضاف ہوا تو عمل فاسد نہوگا کیونکہ اصل نیت جو باعث
علے العمل اور حامل علی الاتمام تہی وہ ہنوز باقی ہے بخلاف اوس عارض ریا کے کہ اگر لوگ
نہوتے تو نماز کو قطع کر دیتا مثلاً تو یہ مفسد عبادت ہے اوس عبادت کو پہر اعادہ کرے اگر فرض
ہے اور احادیث واردہ فی الریا محمول ہین اوس صورت پر کہ مراد عمل سے کچھہ نہو مگر یہی
خلق اور جو اخبار دربارہ شرکت آئے ہین وہ محمول ہین اوس شکل پر کہ قصد ریا کا مساوی

قصد یا اغلب قصد ثواب سے ہو اور اگر بنسبت اوسکے یہ قصد ضعیف ہے تو ثواب عمل کا بالکلیہ
حبط نہوگا اور نہ نماز لائق فساد کے ٹھہریگی اور اگر مثلا ابتداء عقد نماز مین ریا مقارن ہوئی
اور سلام پھیرنے تک مستمر رہے تو پھر اوسکے قضا کرنے مین کچھ خلاف نہین ہے وہ نماز
معتد بہ نہوئی اور اگر اثنار نماز مین نادم ہوکر مستغفر ہوا تو ایک فرقہ نے کہا کہ وہ نماز منعقد
نہین ہوئی اوسکو پھر سرے سے پڑھے دوسرے فرقہ نے کہا سارا فعل لغو ہوا مگر تحرم
اوسی تحریمہ پر اوسکو پورا کرے تیسرے فرقہ نے کہا اوسکو کچھہ بھی لازم نہین ہے نماز
تمام کرے اسلیئے کہ نظر خاتمہ پر ہے جسطرح کہ اگر ابتدار ساتھ اخلاص کی اور ختم ریا پر کرتا تو
عمل اوسکا فاسد ہوجاتا دونون قول اخیر قیاس فقہ سے بالکل خارج ہین خصوصا اول
ہر دو قول اسیطرح یہ قول کہ اگر ختم باخلاص کرتا تو نماز صحیح ہوتی کیونکہ ریا نیت مین قادح
ہوتی ہے قیاس فقہ پر تو یہ بات مستقیم ہے کہ اگر باعث عمل کا مجرد ریا ہے ابتدار عقد مین طلب
ثواب اور امتثال امر تو اوسکا افتتاح ہی منعقد نہوا ابعد کسطرح صحیح ہوگا کیونکہ اوسنے
جزم بہ نیت نہین کیا ہے اوسنے تو تحریمہ لوگون کے لئے باندہا ہے اگرچہ اوسکا کپڑا ناپاک تہا
اور اگر ایسا ہوتا تو نماز ہی نہ پڑہتا اور اگر یہ صورت ہے کہ لوگ نہ ہوتے تو بھی نماز
پڑہتا اور اچھی طرح صحیح طور پر پڑہتا لکن اوسکو رغبت محمدت مین ظاہر ہوئی تو دو باعث
جمع ہوگئے اب اگر یہ شکل صدقہ مین ہے تو عاصی ہوا اجابت باعث ریا پر اور مطیع ٹہرا
اجابت باعث ثواب پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا
یرہ اب اوسکو ثواب بقدر قصد صحیح ملیگا اور بقدر قصد فاسد عقاب ہوگا اور احدہما دوسرے کو
حبط نکریگا حکم نماز نافلہ کا اس جگہ مثل اسی صدقہ کے ہے اور یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ اسکی
نماز فاسد ہے یا اوسکی اقتدا کرنا باطل ہے اگرچہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ قصد اوسکا
ریا اور اظہار حسن قرارت ہے اسلیئے کہ مسلمان کے ساتھ گمان نیک رکہنا چاہیئے کہ اسنے
قصد ثواب کا اس تطوع سے بھی کیا ہوگا تو باعتبار اس قصد کے نماز اوسکی صحیح ہے اور
اقتدا بھی درست اگرچہ اوسکے ساتھ دوسرا قصد بھی مقارن ہوگیا ہے جسکے سبب سے
وہ عاصی ہے پھر اگر یہ دونون باعث نماز فرض مین عارض ہون اور ہر ایک باعث غیر

مستقل ہو اور انبعاث ان دونونسے حاصل ہو تو یہ واجب کو اوس سے ساقط نہین کرتا اور
اگر ہر ایک باعث اسطرحپر مستقل ہے کہ اگر باعث ریا معدوم ہو تو فرض ادا کرے اور اگر باعث
فرض منعدم ہو تو نماز ریا کے لئے پڑہے تو یہ شکل محل نظر ہے اور سخت محتمل ہے اسلئے احتمالا
یہ کہا جائیگا کہ واجب نماز خالص لوجہ اللہ ہتی وہ پائی نگئی یا یون کہا جائے کہ واجب امتثال
امر تہا یا باعث مستقل اور وہ پایا گیا سو غیر کا اقتران اوسکے سات مسوغ سقوط فرض کو
اوس سے نہین ہے جسطرح کہ اگر کسی غصب کے گہر مین نماز ادا کرتا اور اگر یہ ریا مبادرت
کرنے مین طرف نماز کے ہے نہ ذات نماز مین تو یہ نماز قطعا صحیح ہے اسلئے کہ باعث اصل
صلوۃ کو اس حیثیت سے کہ وہ صلوۃ ہے غیر اوسکا عارض نہین ہوا یہ بحث اوس ریا مین
ہتی جو کہ باعث عمل پر ہوتی ہے رہا مجرد سرور بسبب اطلاع مردم کے جبکہ اوسکا اثر وہان
تک نہ پہنچے کہ عمل مین تاثیر کرے تو فساد نماز بعید ہے هذا ما نراه لائقا بقانون الفقه
والمسئلة غامضة من حيث ان الفقهاء لم يتعرضوا لها في الفقه والذين خاضوا فيها
لم يلاحظوا قوانين الفقهاء بل حملهم الحرص على تصفية القلوب وطلب الاخلاص
على افساد العبادات بادنى الخواطر وما ذكرناه هو القصد فيما نراه والعلم
عند الله تعالى فيه انتهى **ف** ریا کے لئے قبح مین درجات متفاوتہ ہین اقبح ریا وہ ہے
جو ایمان مین ہو یہ شان منافقین کی ہے جنکی ذم اللہ تعالے لانے کثرت سے کتاب عزیز
مین کی ہے اور اونکو یہ وعید سنائی ہے ان المنافقين في الدرك الاسفل من النار
یہ لوگ بعد زمن صحابہ کے تہوڑے رہگئے ہان جو لوگ مثل اونکے قبح مین ہین وہ کثرت سے
موجود ہین جیسے معتقدین بدع مکفرہ مثل انکار حشر یا انکار علم خدا بجزئیات یا اعتقاد اباحت
مطلقہ حالانکہ خلاف اسکے اظہار کرتے ہین فلیس وراء قبیح احوال هؤلاء شیء انہین
کے قریب وہ لوگ ہین جو کہ اصول عبادات واجبہ مین ریا کرتے ہین کہ خلوت مین تارک
عبادت ہین اور جلوت مین فاعل یہ کام بخوف مذمت کرتے ہین حالانکہ یہ ریا بہی نزدیک
خدا کے بڑا گناہ ہے اسلئے کہ غایت جہل پر مبنی اور اعلی انواع مقت پر مودی ہے انکے
قریب وہ لوگ ہین جو نوافل مین ریا کرتے ہین کہ اتنا عادت نوافل کے رکہتے ہین

اس ڈر سے کہ کہین ملامت نکرین تو ناقص ٹہر جاوین اور خلوت مین ایثار کسل و عدم رغبت
اوسکے ثواب مین ہوتی ہے آنسے قریب وہ لوگ ہین جو اوصاف عبادت مین ریا کرتے
ہین جیسے تحسین نماز اور اطالت ارکان و اظہار تخشع و استکمال سائر مکملات جلوت مین
اور اقتصار ادنی واجبات پر خلوت مین بخوف ایثار مذکور فی النوافل سو یہ لوگ مخطی ہین
کیونکہ اسمین بہی مثل ماقبل کے تقدیم مخلوق کے خالق پر ہے پہر کبہی اسکے فاعل کو شیطان
اس مکر مین لاتا ہے کہ یہ کام اوسکو اسطرح چہپا کر دکہاتا ہے کہ مین جو یہ بات کرتا ہون
تو لوگون کی صیانت کے لئے وقیعت سے اپنے حق مین کرتا ہون حالانکہ اگر یہ شخص سچا
ہوتا تو اپنے نفس کی صیانت فوات کمالات سے کرتا اور فعل خلوات سے بچتا قرائن
احوال اوسکے تو صاف دلیل ہین اسبات پر کہ باعث اسکا کچہہ نہین ہے مگر یہی نظر خلق
کی یہ تو اونکی محمدت کا راجی ہے نہ اونکی صیانت کا **ف** جو شخص اپنے لیے ریا کرتا ہی
اوسکے بہی کئی درجے ہین اقبح یہ ہے کہ کسی معصیت پر متمکن ہونا چاہے مثلاً اظہار ورع
و زہد اسلئے کرے کہ لوگ اوسکو متصف باین صفت جانکر متولی مناصب و وصایا و ودائع
اموال کا کر دین یا تفرقہ صدقات اوسکے حوالہ کرین اور مقصود اوسکا ان سب امور
سے یہ ہے کہ اون مین خیانت کری یا مذکر و واعظ و عالم و متعلم بنے اسلئے کہ کسی عورت
یا غلام پر ظفریاب ہووے سو یہ لوگ اقبح مرائین ہین نزدیک اللہ کے کیونکہ اونہون نے
طاعت رب کو ایک سلم طرف معصیت کے اور ایک وصلہ طرف فسق کے ٹہرایا ہے انکی
عاقبت بری ہوگی انہین کے قریب وہ لوگ ہین جو متہم بمعصیت یا خیانت ہین پہر اظہار طاعت
و صدقہ کا بقصد دفع اوس تہمت کے کرتے ہین آنسے قریب وہ لوگ ہین جنکا قصد یہ
ہے کہ کوئی حظ مباح حاصل کرین جیسے مال یا نکاح وغیرہ حظوظ دنیا آنسے متصل وہ
لوگ ہین کہ اظہار عبادات ورع و تخشع و نحو ذلک کا اسلئے کرتے ہین کہ لوگ اونکو بنظر
حقارت و چشم نقص نہ دیکہین یا وہ صلحا مین شمار ہون حالانکہ خلوت مین یہ کوئی کام نہین
کرتے ہین اسی قبیل سے یہ ہے کہ اظہار مفطر کو جسدن کہ روزہ رکہنا سنت ہے ترک
کرے اس ڈر سے کہ کہین لوگ یہ گمان نکرین کہ اس شخص کو کچہہ اعتنا ساتہ نوافل کے

نہین ہے فهذه اصول درجات الریاء و مراتب اصناف المرائین امام غزالی کہتے ہین و جمیعهم تحت مقت الله وغضبه وهو من اشد المهلکات انتهی **ف** حدیث مین آیا ہے کہ ریا چونٹی کی چال سے بہی زیادہ خفی ہے سو یہ وہی ریا ہے جسمین فحول علما کو لغزش ہو جاتی ہے عبّاد جہلا کا جو کہ آفات نفوس و غوائل قلوب سے ناواقف ہین کیا ذکر ہے اسکا بیان یہ ہے کہ ریا دو طرح پر ہے ایک جلی یہ حامل و باعث ہوتی ہے عمل پر دوسرے خفی یہ حامل نہین ہوتی لکن مشقت کو سبک کر دیتی ہے جس طرح کہ کسی شخص کو ہر رات عادت نماز تہجد کی ہو اور یہ نماز اوسپر گران ہے لکن جب کوئی مہمان اوسکے گہر آتا ہے اور کوئی شخص اوسپر مطلع ہوتا ہے تو اسکو ایک طرح کا نشاط حاصل ہوتا ہے اور تہجد پڑہنا آسان ہو جاتا ہے معہذا وہ عمل اللہ ہی کے لئے کرتا ہے اگر اسکو امید ثواب کی نہوتی تو وہ تہجد کیون پڑہتا اسکی نشانی یہ ہے کہ وہ تہجد پڑہی گو کوئی اوسپر مطلع نہو ۲ اس سے اخفی وہ ریا ہے کہ جو حامل تسہیل و تخفیف پر بہی نہو معہذا لک اوسکے پاس ریا ہے اور اوسکے دل مین مثل آگ کے اندر پتہر کے چہپی ہوئی ہے اوسپر اطلاع ممکن نہین ہے مگر علامات سے اجلی علامات یہ ہے کہ لوگون کی اطلاع اوسکی عبادت و طاعت پر اوسکو خوش کرتی ہے ۳ اس سے خفی تر وہ ریا ہے کہ نہ اطلاع چاہے نہ مسرت لائے لکن ابتدا السلام کو دوست رکہے اور یہ چاہے کہ لوگ اوسکی تعظیم کرین اور مزید ثنا کے ساتہ پیش آئین اور اوسکی حاجت بر آری کے طرف مبادرت کرین اور معاملہ مین اوسکے ساتہ مسامحت بجا لائین اور جب وہ پاس اونکے جائے تو اوسکے لئے توسیع مکان کرین اور جب کسی شخص کے طرف سے ان امور مین کوتاہی ہو تو اوسکے دلپر گران گزرے اسلئے کہ جس طاعت کو اوسنے اپنے نفس مین مخفی رکہا ہے اوسکو عظیم جانتا ہے تو گویا اسکا نفس بمقابلہ اوس طاعت کے طالب احترام ہے یہانتک کہ اگر فرضا وہ یہ طاعات نکرتا تو طالب اس احترام کا بہی نہوتا تو اب اوسنے اللہ کے علم پر قناعت نکی اور آمیزش ریا خفی سے خالی نہ ٹہرا غزالی کہتے ہین وکل ذلک یوشک ان یحبط الاجر ولا یسلم منه الا الصدیقون اسی جگہہ سے مخلصین ہمیشہ

ریاء خفی سے خائف رہتے تہے اعمال صالحہ کو ایسے چہپاتے تہے جیسے کسیکو اخفاء فواحش پر حرص ہوتی ہے یہ کام اس امید پر کرتے تہے کہ اللہ اونکے عمل مین اخلاص دے اور دن قیامت کو سامنے ساری خلق کے جزاء اخلاص عطا فرمائے کیونکہ وہ جانتے تہے کہ اللہ اوسی عمل کو قبول کرتا ہے جو کہ خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور اپنی شدت حاجت او فاقہ کو بہی دن قیامت کے معلوم رکہتے تہے سو جو کوئی شخص اپنے نفس مین درمیان اطلاع صغار و مجانین اور درمیان اطلاع غیر کے عبادات پر فرق پاتا ہے اوسکے نزدیک شائبہ ریا کا موجود ہے کیونکہ اگر وہ یہ جانتا کہ نافع وضار اور قادر ہر شے پر اللہ وحدہ لاشریک لہ ہے اور مین ہر شے سے عاجز ہون تو نزدیک اوسکے صغار وغیر ہم یکسان وبرابر ہوتے اور نفس اوسکا حضور سے کسی بڑے شخص کے یا چہوٹے آدمی کے متاثر نہوتا لکن یہہ بات نہین ہے کہ ہر شائبہ ریا مفسد و محبط عمل ہو بلکہ سرور کبہی محمود ہوتا ہے اسطرحپر کہ اس امر کا شہود کرے کہ اللہ نے اونکو میرے اس عمل پر اطلاع دی ہے تاکہ احوال جمیل میرا اور اپنا لطف ساتہ میرے ظاہر کرے کیونکہ اسنے تو بجائے خود اپنے طاعت ومعصیت کو چہپایا تہا مگر اللہ نے اوسکی معصیت مستور رکہے اور طاعت ظاہر کی وہ لطف اعظم من ستر القبیح واظہار الجمیل تو یہ فرحت اسکی جمیل نظر و وسیع لطف خدا سے ہوئے نہ لوگون کے محمدت اور اپنے قیام منزلت سے اونکے دلون مین قل بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلیفرحوا یا اسبات کا شہود کرے کہ جس صورت مین اللہ نے اوسکے قبیح کو مستور اور اوسکی طاعت کو دنیا مین ظاہر کیا تو آخرت مین بہی اسیطرح کریگا الحدیث ما ستر اللہ علے عبد ذنبا فی الدنیا الاستره علیہ فی الآخرۃ یا یہ گمان کرے کہ جو لوگ میرے حال پر مطلع ہین وہ میرے اقتدا مین رغبت کرینگے اس سے اجر میرا مضاعف ہوگا اجر علانیہ کا آخر السبب ظہور کے اور اجر ستر کا بسبب قصد اولا ملیگا اسلئے کہ جسکی اقتدا کسی طاعت مین کی جاتی ہے اوسکو برابر اقتدا کرنے والونکے اجر ملتا ہے بغیر اسکے کہ انکے اجور مین کچہ کمی ہو یہ توقع اس لائق ہے کہ اوس سے سرور ناشے ہو فان ظہور مخائل الربح لذیذ یوجب السرور لا محالۃ یا اسبات

پر فرحناک ہو کہ اللہ نے اوسکو ایسی توفیق دی جسکے سبب سے لوگ اوسکی مدحت کرتے
ہین اور بسبب اوس توفیق کے اوسکو دوست رکھتے ہین اور اون لوگونکو اوس جماعت
کا سا نکیا جو گنہگار ہو کر مطیعین پر استہزا کرتے ہین اور اون کو ستاتے ہین علامت اس
فرحت کی یہ ہے کہ غیر کی مدح پر بہی ویسا ہی خوش ہو جیسا کہ اپنی مدح پر خوش ہوتا ہے
ف سرور مذموم وہ ہے کہ اسبات پر خوش ہو کہ اوسکی منزلت لوگونکے دلون
مین قائم ہے اور وہ اسکی تعظیم تکریم کرتے ہین اور اوسکی قضاء حوائج کے لئے طیار
ہین کہ یہ مکروہ ہے اس تقریر سے یہ بات معلوم ہوئی کہ کتم عمل مین فائدہ اخلاص و
نجات کا ریا سے ہے اور اظہار عمل مین فائدہ اقتداء اور ترغیب فی الخیر کا ہے لکن
اوسمین آفت ریا لگی ہوئی ہے اللہ نے دونون قسم پر ثنا کی ہے ان تبدوا الصدقات
فنعما ھی وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء فھو خیر لکم لکن اسرار کی مدح کی ہے اسلئے
کہ اسمین سلامتی ہے اوس آفت عظیمہ سے جس سے کمتر لوگ سلامت رہتے ہین ہان
جس جگہہ اسرار متعذر ہے وہان اظہار ممدوح ہوتا ہے جیسے غزو و حج و جمعہ
و جماعات کہ یہان اظہار کرنا ہی مبادرت کرنا ہے طرف اوسکے اور اظہار رغبت
کرنا ہے اوسمین واسطے تحریض کے لکن اس شرط سے کہ شائبہ ریا کا نہو حاصل یہ
ہے کہ جب عمل ان شوائب سے خالص ہوگا اور اوسکے اظہار مین کسیکو ایذا نہو گی اور
اوسمین برانگیختہ کرنا لوگون کا اقتدار و تاسی پر اوس خیر کے کرنے مین اور مبادرت
کرنا طرف اوسکے ہوگا اسلئے کہ یہ شخص منجملہ علماء و صلحاء کے ہے جسکے اقتدا کے طرف
سب لوگ شتابی کرتے ہین تو اظہار افضل ہے کیونکہ یہ مقام انبیاء اور اون کے
ورثات کا ہے اور یہ لوگ امر اکمل ہی کے ساتہ مخصوص ہوتے ہین اور اس اظہار
کا نفع متعدی ہے لقولہ صلعم من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرھا واجر من یعمل بھا
الی یوم القیامۃ اور اگر کوئی شرط ان مین سے مختل ہوگئی تو پہر اسرار افضل ہے اسی
تفصیل پر اطلاق افضلیت اسرار کا محمول ہے ہان مرتبہ اظہار فاضل کا مزلۂ قدم
عُبّاد و علما ہے کیونکہ وہ اظہار مین متشبہ اتویاء ہوتے ہین اور اُنکے دل اخلاص پر

قوی نہین ہوتے اسلیئے اجور اونکے بسبب ریا کے حبط ہو جاتے ہین اور اسکا تفطن کرنا
غامض ہے علامت حق کی اسجگہہ یہ ہے کہ جس منصب پر یہ ہے اگر کوئی دوسرا شخص
اسکے اقران مین سے اوس جگہہ پر قائم ہو تو یہ متاثر نہو بلکہ مخلص رہے اور اگر یہ بات
اپنے نفس سے نہین جانتا ہے تو ریا کار ہے کیونکہ اگر ملاحظہ نظر خلق اسکو نہوتا تو ہرگز
اپنے نفس کو غیر پر باوجود اس علم کے کہ غیر کفایت کرسکتا ہے اختیار نکرتا فلیحذر العبد
خداع النفس فانہا خدوع والشیطان مترصد وحب الجاہ علی القلب غالب یہہ
بات بہت کم ہوتی ہے کہ اعمال ظاہرہ آفات اخطار سے سلامت رہین اسلیئے سلامتی
اسی اخفا مین ہے **ف** منجملہ اظہار کے ایک تحدث بعمل ہے بعد فراغ کے عمل سے
بلکہ اسکا خطرہ سخت تر ہے اس جہت سے کہ کبھی زبان پر زیادتی یا مبالغہ جاری ہوجاتا
ہے اور نفس کو اظہار دعاوی مین لذت ملتی ہے اور اس جہت سے آسان بھی ہے
کہ یہ ریا عمل خالص ماضی کو حبط نہین کرتی ہے اکثر لوگ طاعات کا بجالانا بخوف ریا
ترک کردیتے ہین یہ کچھ مطلقاً محمود نہین ہے اسلیئے کہ اعمال دو طرح پر ہین ایک
لازم بدن جنکو کچھ تعلق غیر سے نہین ہے اور نہ کوئی لذت عین اون اعمال مین ہے
جیسے نماز روزہ حج سو اگر باعث ابتدا اوسمین نری رؤیت خلق ہو تو یہ معصیت محض
ہے اسکا ترک کرنا واجب ہے اس معصیت مین اس کیفیت پر رخصت نہین اور اگر
باعث اوسکا نیت تقرب الی اللہ ہے لکن ریا وقت عقد عبادت کے عارض ہوئی تو اسکو
شروع کردے اور دور کرنے مین اوس عارض کے مجاہدہ نفس بجالائے اسیطرح
اگر اثنا عمل مین عارض ہو تو نفس کو طرف اخلاص کے قہراً جبراً پھیرے یہان تک کہ
اوسکو تمام کرے کیونکہ شیطان پہلے تو طرف ترک عمل کے بلاتا ہے جب اوسکی بات
مانی نہین جاتی اور آدمی عزم بالجزم کرکے اوس کام کو شروع کردیتا ہے تو پھر
وہ طرف ریا کے بلاتا ہے جب اُس سے بھی اوسنے اعراض کیا اور مجاہدہ سے پیش
آیا یہانتک کہ اوس کام سے فارغ ہوا تو اب اُسکو ندامت دلاتا ہے کہ تو ریاکار ہے
اللہ تجکو اس عمل کا کچھہ نفع ندیگا جب تک کہ تو ایسا کام کرنا چھوڑیگا اور پھر دوبارہ اسکو نکریگا

الحاصل اس طرح پر شیطان اپنے غرض حاصل کرتا ہے فکن منہ علی حذر فانہ لا امکرمنہ
والزم قلبک الحیاء من اللہ تعالی اللہ نے تیرے اندر ایک باعث دینی عمل پر پیدا کر دیا ہے
اب تو کیون عمل کو ترک کرے بلکہ مجاہدہ نفس اخلاص مین کر اور مکائد دشمن کے دہوکے
مین نا وہ تو تیرے باپ آدم علیہ السلام کا دشمن ہے دوسری قسم اعمال کی وہ ہے
جو کہ متعلق خلق ہے اس قسم مین آفات و اخطار عظیمہ ہین اعظم بلایا خلافت ہے پہر
قضا پہر تذکیر و تدریس و افتار پہر انفاق مال سو جسکو دنیا اپنے طرف مائل نکرے اور
طمع جنبش ندے اور اللہ کی راہ مین اوسکو لوم لائم نہ پکڑے اور وہ دنیا و اہل دنیا
سے اعراض کرے اور متحرک نہو مگر واسطے حق کے اور ساکن نہو مگر واسطے اللہ کے تو
وہ مستحق اسکا ہے کہ اہل ولایت دینویہ و اخرویہ سے ہو اور جسمین کوئی شرط ان
مین سے مفقود ہو تو یہ ولایات باقا مہا اوسکے حق مین سخت مضر ہین تو وہ انکے
اختیار کرنے سے باز رہے اور دہوکے مین نا آئے اوسکا نفس اوسکو یہ فریب دیگا
کہ تو عدل کریگا اور قائم بحقوق ولایت ہوگا اور تجکو میل طرف شوائب ریا و طمع کے نہوگا
کیونکہ نفس اوسکا اس تسویل مین کاذب ہے اوس سے حذر کرنا چاہیئے نفس کے
نزدیک کوئی چیز لذیذتر جاہ و ولایات سے نہین ہے کچہہ دور نہین ہے کہ محبت
ولایات کی حامل ہلاک پر ہو اسی جگہہ سے ایک شخص نے عمر بن خطاب سے اذن
چاہا تہا کہ مین بعد فراغ کے نماز صبح سے لوگونکو وعظ کیا کرون اوسکو منع کر دیا
اوسنے کہا تم مجکو نصح مردم سے منع کرتے ہو فرمایا اخشی ان تنتفخ حتے تبلغ الثریا
انسان کو لائق نہین ہے کہ فضائل تذکیر باللہ اور علم پر دہوکا کہائے کیونکہ اس کا
خطرہ عظیم ہے ہم کسیکو حکم اسکے ترک کا نہین کرتے اسلئے کہ نفس تذکیر مین کوئی آفت
نہین ہے آفت تو اظہار تصدی مین ہے وعظ ہو یا اقرار یا افتار یا روایت سو جب
تک اپنے نفس مین باعث دینی پائے تب تک ترک تصدی نکرے اگرچہ کسیقدر
ریا سے ممزوج ہو بلکہ ہم تو یہ امر کرتے ہین کہ کام کرے اور مجاہدہ نفس اخلاص
وتنزہ مین خطرات ریا سے بجالائے شوائب ریا کا کیا ذکر ہے الحاصل امور تین طرح پر

ہین ایک ولایات انکا فتنہ اعظم فتن ہے ضعفا دوسرے سے اسکو ترک کردین دوسری صلوات و نحوہا اسکو ضعفا ترک نہ کرین اور نہ اتو یا اگر دفع شوائب ریا مین کوشش کرتے رہین تیسرے تصدی واسطے علوم کے یہ مرتبہ وسطے ہے درمیان ان دو مراتب کے لکن یہ مرتبہ اشبہ بولایات ہے اور آفات سے قریب تر ہے تو حذر کرنا اس سے حق مین ضعفا کے اسلم ہے باقی رہا مرتبہ چہارم کہ وہ جمع مال و انفاق مال ہے سو بعض علما نے اسکو اشتغال ذکر و نوافل پر فضیلت دی ہے اور بعض نے بالعکس اسکے کہا ہے حق یہ ہے کہ اسمین بہی آفات عظیمہ ہین جیسے طلب ثنا و استجلاب قلوب و تمیز نفس باعطا پس جو شخص ان آفات سے رہائی پائی تو اوسکے لئے جمع و انفاق افضل ہے اسلئے کہ اسمین وصل منقطعین و کفایت مستحقین و تقرب بالبر طرف رب العالمین کے ہے اور جو شخص ان آفات سے خلاص نہو تو اولے اوسکے لئے یہ ہے کہ بملازمت عبادات و استفراغ وسعی آداب و تکملات عبادت مین کرے **ف** ایک علامت اخلاص عالم کی علم مین یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بہتر و نیک تر اوس سے وعظ مین یا کثرت علم مین ظاہر ہو اور لوگ شدید القبول ہون واسطے اُسکے تو یہ اپنے جی مین خوش ہو اور اُسپر حسد نہ کرے ہان اگر اسکو رشک آئے تو کچہ ڈر نہین ہے یعنے اپنے نفس کے لئے یہ تمنا کرے کہ مجکو بہی اسیطرحکا علم ہوتا اور اگر اکابر اسکے مجلس مین آئین تو اسکے کلام مین تغیر نہ آئے بلکہ سارے خلق کو ایک ہی نظر سے دیکہے اور لوگون کا ہمراہ اپنے راہون مین چلنا دوست نرکہے **ف** آیات و احادیث و کلام ائمہ سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ ریا محبط اعمال ہوتی ہے اور سبب ہی مقت کا نزدیک خدا کے اور موجب ہے لعن و طرد کو اور منجملہ کبائر مہلکات کے ہے اور جس امر کا یہ وصف ہو تو وہ لائق اسکے ہے کہ ہر موفق ساق جد سے اوسکے ازالہ مین سا تہ مجاہدہ کے کمر باندہے اور مشاق شدیدہ کا تحمل کرے اور قوت شہوات کا مکابرہ کرے اسلئے کہ کوئی شخص اُس کے طرف محتاج ہونے سے منفک نہین ہوسکتا ہے مگر جسکو اللہ تعالے نے قلب سلیم نقی خالص شوائب ملاحظہ اغراض و مخلوقین سے عطا کیا ہو اور وہ شہود رب العالمین مین دائما

مستغرق رہتا ہو وقلیل ما ھم ورنہ غالب خلق اسی حال پر مطبوع ہے ریا مین اگر اور کچھ
نہوتا مگر یہی احباط عبادت واحدہ تو اوسکے شوم وضرر کے لئے اتنا ہی کافی تہا لکن
آخرت مین ہر انسان ایسی ایک عبادت کا محتاج ہوگا جس سے کفہ اوسکے حسنات کا راجح
ہو جائے ورنہ اوسکو نار کی طرف لیجائین گے اور جو کوئی اللہ کے سخط مین طالب رضائے
خلق ہوتا ہے اللہ اوس سے بیزار ہو جاتا ہے اور خلق کو اوسپر خفا کر دیتا ہے حالانکہ
رضائے خلق ایک ایسی غایت ہے جو میسر نہین آسکتی جب ایک قوم کو یہ شخص راضی
کریگا تو دوسری قوم کو غصہ مین لائیگا پہر اسکی کیا غرض اونکی مدح مین ہے کہ اللہ
کے ذم وغضب پر اسنے اُنکی مدح کو اپنے حق مین اختیار کیا ہے حالانکہ لوگون کی
تعریف کرنے سے نہ کوئی نفع اسکو ملتا ہے اور نہ کوئی ضرر دور ہوتا ہے یہ بات تو
خاص اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہے کہ وہی اوسکا مستحق ہے کہ سب لوگ اُسیکا
قصد تنہا کرین کیونکہ مسخر قلوب بمنع واعطاء وہی ہے فلا رازق ولا معطی ولا ضار
ولا نافع الا ھو عز وجل اور جسکو خلق مین طمع ہوتی ہے وہ ذل وخیبت یا منت و
مہانت سے ہرگز خالی نہین رہتا تو اب اس رجاء کاذب اور وہم فاسد پر اوس چیز
کا چھوڑنا جو اللہ کے پاس ہے کیونکر ہو سکتا ہے حالانکہ یہ رجاء و وہم کبھی مصیب اور
کبھی مخطی ہوتا ہے اور اگر ان لوگون کو اُس ریا پر اطلاع ہو جو انکے دل مین ہے تو
یہ خود اوسکو مطرود وممقوت مذموم ومحروم رکہین جو شخص اس امر کو بعین بصیرت
نظر کریگا اوسکی رغبت خلق مین سست پڑجائیگی اور وہ صدق پر متوجہ ہوگا یہ تو دوا
علمی ہوئی رہے دوا عملی سو وہ یہ ہے کہ اخفاء عبادات کی عادت ڈالے جس طرح کہ
فواحش کا اخفا کیا کرتا ہے یہانتک کہ اوسکا دل اللہ کے علم واطلاع پر قانع ہو جائے
اور نفس طرف طلب علم غیر اللہ کے اس سے منازعت نہ کرے اور اس اخفاء مین تکلف
اختیار کرے اگرچہ ابتدا مین یہ بات شاق ہوگی لکن جو کوئی اسپر ایک مدت تک بتکلف
صبر کریگا اوس سے ثقل اس تکلف کا ساقط ہو جائے گا اور اللہ اپنے فضل سے اُسکی
مدد کریگا جس سے اوسکی ترقی ہوگی ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

بندہ کے طرف سے مجاہدہ و قرع باب کریم ہے آور اللہ کے طرف سے ہدایت و فتح ان
اللہ لا یضیع اجر المحسنین وان تك حسنة یضاعفها و یوت من لدنه اجرا
عظیما انتہی کلام الشیخ ابن حجر المکی فی کتابہ الزواجر ملخصا وقال رح لما تکلمنا
بحمد اللہ علی ہذہ الکبیرۃ العظیمة وما یتعلق بها مما یحتاج الخلق الیہ وبسطنا
الکلام فی ذلك وان کان بالنسبة الی احیاء العلوم مختصرا احببنا ان نختم
الکلام فیها بذکر شیٔ من الایات والاحادیث الدالة علی مدح الاخلاص و
ثواب المخلصین وما اعد اللہ لهم لیکون ذلك باعثا للخلق علی تحری الاخلاص
ومباعدة الریاء اذ الاشیاء لا تعرف کما لا وضدہ الا باضدادها انتہی لکن اسجگہہ
کچہہ ضرورت نقل کرنے کلام مذکور کی نہین ہے رسالہ لسان العرفان مین بحث ریا کی
اس مقام سے زیادہ تر لکہی گئی ہے اور رسالہ قواطع اور رسالہ قوارع مین بیان کبائر
ذنوب ظاہرہ و باطنہ کا ہوچکا ہے اس جگہہ فقط اتنا مقصود تہا کہ بیان عقائد صحیحہ
فرقہ ناجیہ کا مطابق کلمات ائمہ دین و فقہاء مسلمین و صوفیہ متبعین و زمرہ محدثین
محققین راسخین فی العلم کے کیا جائے کیونکہ دارمدار نجات کا عقائد پر ہے ہمراہ
درستی عقیدہ و اخلاص کے عمل قلیل کافی ہو جاتا ہے جسطرح کہ حدیث مین آیا ہے
اخلص دینك یکفك القلیل من العمل رواہ ابن ابی الدنیا والحاکم اور ہمراہ
فساد عقیدہ و اختلاط ریا کے کوئی عمل مقبول نہین ہوتا حضرت نے فرمایا ہے لایقبل
من العمل الا ما کان خالصا وابتغی بہ وجہہ رواہ الطبرانی الحاصل طالب نجات
وتاجر آخرت کو واجب ہے کہ تصحیح عقائد مین مجاہدہ کرے اور یہ بات قطعا جان لے
کہ شرک و کفر و ریا کے ہوتے ہوئے ہرگز کوئی عبادت حسنہ نفع نہین دیگا اگرچہ
دعوے اسلام کا اور ادعاء ایمان کا کرے اکثر لوگ کلمہ گو ہین اور نماز و روزہ
و زکوۃ و حج ادا کرتے ہین لکن دقایق شرک و حقایق ریا کو نہین جانتے اور کلمات
کفر سے احتراز نہین کرتے اسلیئے انکا اسلام ظاہر اور اقرار ایمان نفع نہین دیتا اور
کوئی اثر و برکت ایمان کا اونکے حال قال پر پایا نہین جاتا اکثر خلق یہی جانتی ہے

کہ شرک نام ہے عبادت غیراللہ کا اور ہم تو کسی بت یا چاند یا سورج کو سجدہ نہین کرتے ہین آور نہ کوئی رسم کفر کی ہماری گھر مین ہوتی ہے آور نہ ہم کسی کے دکہانے سنانے کو نماز وروزہ بجالاتے ہین پہر ہم کس طرح نامسلمان یا غیر ناجی ہونگی سو یہ محض مغالطہ ہے ابلیس لعین کا اور غرور ہے نفس سرکش کا اسلئے کہ شرک وریا وبدعات کا حال مثل کبائر ذنوب ظاہرہ کے نہین ہے کہ ہر شخص اونکو معلوم کرسکے جس طرح ہر عالم جاہل مسلمان جانتا ہے کہ زنا کاری شراب خواری قتل نفس حرام ہے بلکہ شرک کے حقمین شارع نے یہ فرمایا ہے کہ وہ رفتار مورچہ سے شب سیاہ مین سنگ سیاہ پر بہی زیادہ تر مخفی ہے آور شرک کے ستر دروازے ہین آور بدعت کے بہتر دروازے ہین آور کلمات کفر بیحساب ہین تو پہر جب تک کہ انسان تمام عزم وہمت کے ساتھ دریافت کرنے پران ابواب کثیرہ کے کمر نہ باندہیگا تب تک ناجی ہونا اوسکا ان آفات سے بہایت مشکل ہے لکن بحمدہ تعالی اس زمانہ مین تنقیح امور مذکورہ کے رسائل متعددہ مین بحوالہ نصوص وادلہ بخوبی ہوگئی ہے آب فقط توجہ کرنا اہل دین کا طرف دریافت کرنے اشیاء مذکورہ کے باقی ہے وہ دلائل ومسائل جنمین علما کو لغزش ہو جاتی ہے جہلا کا کیا ذکر ہے وہ معادن کتاب وخزائن سنت سے باتش وکوشش تمام رسائل اردو مین مع کلام ائمہ اسلام وتحقیقات فحول محدثین وفقہا جامعین یکجا جمع کردئے گئے ہین ؎

دادیم ترا زگنج مقصود نشان ٭ مختار توئی خواہ رسی یا نرسی

اکثر تالیفات اس زمانہ کی جدال ومراء ہین آور اکثر اعمال خلق کے شرک وریا ہین حرف شناسون کا سارا شغل اسمین منحصر ہے کہ باہم بحث مسائل فرعیہ کیا کرین پہر مواضع اختلاف مین ایک دوسرے کی تضلیل تکفیر رسالون مین لکہا کرین یہ فکر کسی شخص کو نہین ہے کہ اپنے عبادات کے ارکان وآداب وتکملات وتتمات کو اچہی طرح مطابق ماثورات سلف صلحاء کے سیکہہ کر عمل مین لائین جس سے اون کا نماز روزہ زکوۃ حج صحیح ٹہرے پہر اوسکے اندر واسطے تحصیل اخلاص کے بقدر مقدور ساعی ہون آور اوقات فرصت مین دقائق وحقایق ریا وشرک کو جو کہ محبط عمل وموجب ردت وقتل ہین دریافت کر کے اون طرائق سے آپ کو دور رکہین آور ابواب بدعات سے اپنی جان کو بچاوین اسلئے کہ طریق حق اور سبیل صدق ایک ہے آور سبل وطرق ضلالت بہت ہین جسطرح کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ان ھذا صراطی مستقیما فاتبعوہ ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ اور اس

باب مین ایک حدیث بہی آئی ہے کہ حضرت نے ایک سیدہی لکیر کہینچی پہر اوسکے دائین بائین
اور لکیرین بڑی کہینچکر فرمایا کہ یہ سب راہین شیطان کی ہین ہر راہ پر ایک شیطان بیٹہا ہے وہ
اوسکو طرف طریق کج کے بلاتا ہے اور یہ راہ ایک سیدہا رستہ ہے سو تم اسپر چلو ہر طرف بہٹک
کر مخاذ الفاظ اس حدیث کے مشکوۃ وغیرہ مین لکہے ہین یہ حاصل مضمون حدیث مذکور کا ہے کہ یہ
زمانہ ہمارا اختلاف مذاہب و اعتساف مشارب کا ہے حضرت نے اسکی خبر پہلے سے ہمکو دیدی ہے
اور ایسے زمانہ مین ہمکو یہ حکم فرمایا ہے کہ ہم سنت نبوی پر اور طریقۂ خلفاء راشدین مہدیین پر جمی
رہین بہتر فرقے اسلام کے بعد زمانہ خیر کی حادث ہوے تہے اور ایک عجب ہنگامہ دین مین برپا
ہوا تہا کل نفس ودیعہا لکن حجت بالغہ الہی نے اون سبکو منقرض کردیا سواے دو تہ فرق
ضالہ کے جیسے روافض خوارج وغیرہا ہین اب کوئی فرقہ مثل معتزلہ وغیرہ کے اکثر بلاد اسلام مین
باقی نرہا اور فرقہ ناجیہ اہل سنت ہمیشہ اپنے اعداء و مخالفین مذہب پر غالب رہا لکن اس قرب
زمان مین بسبب قرب ساعت کے باہم فرق اہل سنت کے خانہ جنگی شروع ہوگئی ہے
جسکے سبب سے اکثر مسلمان متزلزل ہوگئی اور اونکو تمیز حق کا باطل سے نرہا ہر فرقہ نے عوام کو اپنے
طرف کہینچا جسکی تقدیر مین جو خرابی لکہی تہی وہ اوسکو پیش آئی اگرچہ خدا کا دین اور رسول کی
شرع واضح ہے اور درمیان غالی و جافی کے ہے انکا حال تو یہ ہوا انکے مقابل مین کچہہ ایسے
لوگ بہی حادث ہوئے ہین جو کہ طریقۂ اہل بدع و فرق ضالہ سابقہ و سالفہ پر چلتے ہین اور دین اسلام مین
طرح طرح کے شکوک نکالتے ہین اور الفاظ و عبارات قرآن و حدیث کے تکذیب و تحریف کرنا
چاہتے ہین ولکن یہ بات اونکو حسب دلخواہ اب تک میسر نہین آئی اور ان شاء اللہ تعالے بمقتضاے
حدیث لاتزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لایضرہم من خالفہم آیندہ بہی میسر نہوگی
گو کتنا ہی سر اپنا مارا کرین لکن اس حیص بیص مین اتنی خرابی ضرور لاحق حال عوام و جہال اور
اکثر خاص کالانعام کے ہوگئی ہے کہ دین و آخرت سے غافل یا اوسکی جاحد ہوکر بندہ دینار
و درہم اور طالب مال و جاہ بنگئے ہین اور ایسے اعمال کرنے لگے ہین جیسے کہ یوم الحساب پر یقین
نرکہنے والے کرتے ہین وکان ذلک فی الکتاب مسطورا ایسے وقت مین کتمان علم سے عالم
ملعون ٹہرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے نے اہل علم سے اس بات کا عہد و پیمان لیا ہے کہ وہ آیات

کتاب واحادیث مستطاب کی تبلیغ وتبیین عباد اللہ کو کردین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

فہرست

صحتنامہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵	۶	ما	ماکہ
″	۱۶	الملائلۃ	الملائکۃ
۷	۴	زبجی یہ	زنجی یہ
۱۲	۱۳	وحیزہ	وجیزہ
۱۳	۹	ہیہ	ہی کہ
۱۵	۸	محل	تحلیل
۱۶	۱۵	خاصہ	خاصہ
″	۱۷	لان	لئن
۱۷	۲۵	قربت	قریب
۱۸	۱۶	والون	لوگون
۱۹	۸	تواصعا	تواضعا
۲۰	۲۲	مع	ومع
″	″	برا	بُرَاء
۲۱	۵	ذکرسے	×
۲۲	۱۵	مبادلۃ	مبادرۃ
۲۵	۲۰	کو	×

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲۶	۲	مذہب	مذہب امام
۲۸	۲۳	اطلاق کیا ہے	اطلاق فرمایا ہے
۲۹	۲۱	سنہ ۳۳۷	سنہ ۴۳۷
۳۰	۱	مذاہب	مذہب
″	۶	واثبات	ونفی اثبات
۳۲	۱۶	طبایع	طبائع
۳۳	۱۵	العلیم	البصیر
۳۵	۹	النعل	النعل بالنعل
۳۶	۱۹	مشبہ	مشبہہ
۳۸	۱۳	اثنین	اثنتین
۴۱	۲۲	فنا ہوگی	فنا ہوگا
۴۳	۲	کہ بگا	کریگا
۴۹	۱۴	نکوئی	نہ کوئی
۵۰	۱۲	وبحث	بحث
۵۳	۷	میزان	نیران
″	۱۶	دردۂ	واردہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۵۵	۱۸	ذٔ ستیءٔ	شيءٔ
۵۶	۱۵	انسلال ہو	انسلال ہوا
؍؍	۲۲	اجاد	ایجاد
۵۸	۱۸	الیمین	الیمن
۵۸	۱۹	تیسری	تیسرا
۵۸	۱۲	ظاہرو	ظاہر
۶۰	۵	خبر	خیر
؍؍	۲۳	جزر	جزر
۶۱	۲	لذات	لذات کا
۶۳	۹	کی گئی	کئے گئے
؍؍	۱۵	العلیم	البصیر
۶۶	۱۱	تشبہ	مشبہ
؍؍	۱۲	وساون	وساوس
؍؍	۲۲	ثاثیر	تاثیر
۶۹	۱۸	بنی	نبی
۷۲	۴	پوچپر	پوچھہ
؍؍	۱۴	کسی دوسری کا	کوئی دوسرا اوسکا
۷۳	۱۷	دری	پری
۷۹	۳	جادی	حاوی
۸۰	۱۴	ایتان	اتیان
۸۱	۲	لانذدکھ	لانذدکرہ
؍؍	۱۲	اسکا	اوسکا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
؍؍	۱۲	لوزی	نوری
۸۳	۱۹	عاسہ	عائہ
۸۶	۲	۲۱	۲۲
۸۸	۲	مقبل	مقرب
۸۹	۱۴	اورنہ	اورنہ کوئی
؍؍	۲۰	دن تک	دن تک کا
؍؍	۲۱	احتراع	اختراع
۹۰	۱۲	ہو	ہوکر
؍؍	۱۴	بخ	رنج
؍؍	۱۶	عذاۃ	غداۃ
۹۲	۲۰	امطامر	امطار
؍؍	۲۱	للہھر	اللھم
؍؍	۲۳	شنہ	شبہہ
۹۳	۱۴	عقیدہ	عقیدہ کو
۹۴	۲	تن	متن
؍؍	۳	ناقلہ	تأمّلہ
؍؍	۴	نقف	یقف
۹۶	۱۴	سپکی	پرکی
۹۷	؍؍	حل	من حل
۱۰۰	۹	خداہین	خداہے
۱۰۲	۱۶	فعل	فعل و
۱۰۳	۵	جبزورہ	جن اسائہ

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۰۵	۱۹	رحجان	رجحان
۱۰۶	۲۳	قرن	قرون
۱۰۷	۸	صحابہ	صحابہ سے
״	۹	حیلی	جیلی
۱۰۸	۱۳	مساوی کا	مساوی سے
۱۱۱	۶	الاٰن	الا اٰن
۱۱۲	۲۰	اوسکے	اوسکو
۱۱۳	۲۲	ذات سے	ذات سے ہے
۱۱۴	۱۸	رکہتی	رکہتی ہین
״	۲۲	اثات	اثبات
۱۱۵	۸	عجاب	عجائب
۱۱۶	۴	لمنہ	بمنہ
۱۱۷	۸	المؤمنون	المتوکلون
״	۱۸	״	״
۱۱۹	۱۴	بیوغ	بلوغ
۱۲۰	۶	بعشت	بعثت
״	۱۰	معیت	بعثت
۱۲۱	۳	صفائے	صفائی
۱۲۲	۵	متنبہہ	متنبہ
۱۲۳	۱۶	وعید	وعید کے
۱۲۴	۱۳	لبشر سے	بشر پر
״	۱۷	قطرہ	قطری کو
۱۲۵	۸	تری	تبری
״	۲۱	نوصنو	توصنوا
۱۲۶	۱۶	چاہیے	چاہیئے
۱۲۸	۲	حبال	جبال
״	۳	عامہ	عامہ کے
۱۲۹	۲۱	مفتزی	مفترٍ
۱۳۰	۲۰	عقائد	شرح عقائد
۱۳۱	۱۶	دور رہے	دور ہے
۱۳۲	۱۱	لعنت	نعت
۱۳۳	۹	اونیر	اونپر
״	۷	لقس	نفس
۱۳۴	۱۰	نسائیٔ	نسای
۱۳۶	۱۹	اقصی	اقصٰی
۱۴۰	۱۸	حیوان سے	حیوان کے
״	۲۱	احاط	احاطہ
۱۴۱	۲	اوسکے	اوسکو
״	۱۰	״	״
״	۱۸	حق	جانا حق
۱۴۲	۱	مثل	مثل ساری
۱۴۳	۳	والیان	ایمان
״	۴	گرویدہ	گرویدہ۔
۱۴۴	״	غضبان	غضبانا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۴۴	۴	لھامھا	لئامھا
۱۱	۲۳	تقدس	تقدس
۱۴۶	۱۱	حجش	جحش
۱۴۷	۷	ہرشیخ	شیخ
۱۴۹	۲۰	متوہم	موہم
۱۵۲	۱۳	ہالغیر	بالغیر
۱۱	۱۴	اشتغال قلب	قلب اشتغال
۱۱	۱۸	ہدایت	بداہت
۱۱	۲۱	ورسالہ	رسالہ
۱۵۴	۱	کنہہ	کُنہ
۱۵۶	۶	ضاعات	صناعات
۱۱	۱۷	کےاسی	سےاسی
۱۵۷	۷	سپر	سپہر
۱۱	۱۳	جواہر	جوَامر
۱۵۸	۸	ہےمقابلہ	ہیں مقابلہ
۱۱	۱۹	دنیکم	دینکم
۱۶۰	۷	اکرمکم	ان اکرامکم
۱۱	۲۰	وخیریت	اورخیریت
۱۶۱	۲	السہ	الٰہیہ
۱۱	۲۲	جاے	جائی
۱۶۵	۱۰	تتجاوز	نتجاوز
۱۶۶	۱۳	مقت	ومقت
۱۱	۲۰	مشبہ	مشبہہ
۱۶۷	۱	ہی یہ	ہی یہ ہے

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۱۶۷	۲۰	الادلۃ	الادلۃ
۱۱	۲۱	فرقان	فرقان
۱۶۸	۷	لکفور	لکفورمبین
۱۱	۲۰	اگر وہ	اگرچہ وہ
۱۶۹	۳	یاہر	باہر
۱۱	۷	جبکام	جسکام کے
۱۱	۱۳	کی ہی	کیا ہے
۱۷۰	۸	نبدہ	بندی
۱۷۱	۱۶	اعفر	اغفر
۱۱	۲۲	کے ہین	کے ہے
۱۷۲	۳	زیادہ	زیادہ
۱۷۴	۷	شی	شی کی
۱۷۵	۲	لاشریک	لاشریک لہ
۱۱	۲۰	ثبت	مثبت
۱۱	۲۲	رای	رائی
۱۷۷	۱۲	اوکین	اونکین
۱۷۹	۱۵	ہین	بین
۱۱	۲۲	حاصل	حاصل
۱۸۰	۲	باصح	ناصح
۱۱	۱۰	اور	الہر
۱۸۱	۳	زیادہ ہے	زیادہ نہین ہے
۱۸۱	۱۶	سوۃ	اسوۃ
۱۸۲	۲۳	مصورہ	منصورہ
۱۸۳	۷	موید	مُوَید

صفحہ	سطر	غلط	صواب
۱۸۴	۱	دالالمام	والمام
رر	۵	رای	رائی
رر	۱۱	رہم	نہ ہم
۱۸۷	۱۹	منازغت	منازعت
رر	۲۰	زمان	زمان کا
۱۸۸	۱۴	غلط	غلط
رر	۱۵	تمثل	تمثیل
۱۸۹	۱۰	رتبہ سے ہے	رتبہ ہے واسطے
رر	۱۵	تنوخ	تنوع
۱۹۱	۷	مرتبہ	رتبہ
رر	۱۶	منقعر	مقعر
رر	۱۵	تری	تیری
۱۹۲	۷	کونئی	کنوین
رر	۲۰	پر	پہر
۱۹۳	۹	ادفر	اوفر
رر	۲۱	مرائی	مُرائی
۱۹۶	رر	موافقت	مواقف
۱۹۷	۵	جسکو وہ	جسکو اوسنے
۱۹۸	۱۷	جنکو	جنکے
۲۰۲	۱۵	حیض بیض	حیص بیص
۲۰۱	۲۲	متناہی	تناہی
۲۰۲	۲۳	بحث کے	بحث کے ان اللہ تعالیٰ
۲۰۳	۱۳	ثواب	صواب
۲۰۴	۵	جاوی	حادی
۲۰۵	۲۰	کریم	کریم مبین
۱۰۸	۲	نہیں اوسکو	اوسکو نہیں
۲۰۸	۱۱	اسباب	اس باب
۲۱۰	۴	اگرچہ	اگر
۲۱۳	۱	موئد	موئید
رر	۴	کوئی	کنوین
رر	۱۱	ماادٔا	ماأدا
۲۱۴	۷	تن	نن
۲۱۵	۱	ولا	خلا
رر	۵	وعلہ	دَعْلہ
رر	۸	انہ	ذانہ
رر	۱۸	رزلق	زریق
۲۱۶	۱۱	چاہیے	چاہیئے
رر	۱۸	کیونکہ	کیونکہ یہ
۲۱۷	۱	ذُولون	دولون
رر	۲	کہتے	کا کہتے
رر	۲۰	سترکا	سُتُر کا
۲۱۸	۱۸	وبخوہما	وبخوہ
۲۲۴	۵	اوّل	اوائل
۲۲۸	۱	سے ہے	یہی ہے
۲۳۱	۲۲	اتنا	اتنی
۲۳۲	۵	ماقیل	ماقبل
رر	۸	خلوات	حلوات
۲۳۵	۱۹	دراث	وُرثات
۲۳۶	۷	احظار	انظار
۲۳۷	۴	نا	نہ آ
رر	۶		پہر
۲۳۸	۱۴	رشک	برشک
۲۴۰	۱۶	الاقبل	الاقبال

خاتمة الطبع

حمد و ثنائے بیکران خالق کون و مکان کو زیبا ہے جسنے سرگشتگان بوادی ضلالت کو منہج قویم و صراط مستقیم کی طرف ہدایت فرمائی ❊ درود نامحدود ذات برگزیدہ صفات پیغمبر آخر الزمان پر جسکے ارشاد سراپا رشاد نے بندگان خدا کو مہلکہ عقائد باطلہ و اوہام واہیہ سے نکالکر وصول الی اللہ کی سیدہی راہ بتائی ❊ صلوات اللہ و سلامہ علیہ و علی آلہ و صحابہ و سلم **اما بعد** یہ صحیفہ لطیفہ جامع فوائد بجید و عدہ مسمی بہ **المعتقد المنتقد** ہدیہ ارباب نظر ہے تفصیل علم عقائد میں کتاب لاجواب ہے دید کے قابل ہے تعریف کے لائق ہے فی الواقع زبان اردو مین آجتک ایسا مجموعہ جامع نظر نہین آیا۔ ہاتہہ کنگن کو آرسی کیا ہے۔ دیکہہ لیجئے پڑہ لیجئے سُن لیجئے۔ ہر حرف پر اثر ہے اہل حق کے لئے خضر رہبر ہی کیون نہو اسکے مصنف وہ علامہ روزگار مشہور دیار و امصار ہین جنکے علم کے چراغ سے آج ظلمتکدہ ہندوستان روشن ہے یعنی حضرت رفیع المنزلت ماہر علوم دین ناصر شرع متین مرکز ہدایت و رشاد مجمع قابلیت خداداد مفسر لوذعی محدث المعی جناب نواب مولانا **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام لہ العز و التفاخر۔ چونکہ مد نظر تہا کہ اس مقالہ ہدایت گنجینہ افادت کا فیض عام ہو بندگان خدا کو فائدہ تام ہو اسلئے بحکم حضرت مؤلف والا تبار مطبع انصاری واقع دہلی مین باہتمام وافر و سعی بلیغ جناب مولوی **عبد المجید** صاحب طبع ہو کر نضارت بخش دیدہ ارباب اشتیاق ہوا

قطعہ تاریخ از نتائج طبع جامع معقول حاوی منقول جناب مولانا مولوی حافظ محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازی پوری سلمہ اللہ تعالی

یہ رسالہ کیون نہو مرغوب دل
اہل حق سے پوچھئے اسکا مفاد
ختم ہے جنپر اشاعت دین کی
ناصر دین سید عالی نژاد

صورت ہر حرف ہے نقش مراد
اونکی تصنیف گرانمایہ ہے
ہے فضیلت جنکی مشہور بلاد
یا خدا لوح زمانہ پر رہے

ہین رقم اسمین عقائد دین کے
حامی سنت ہین جو وقت فساد
حضرت نواب صدیق الحسن
مرتسم یہ نام تا یوم المعاد

ہینے سال طبع اسکا اے بقا
لکھدیا علم شریف اعتقاد ۱۳ھ

اعلان

واضح ہو کہ حق تالیف اس کتاب مستطاب کا جناب مؤلف ممدوح نے بنام عاجز محفوظ فرما دیا ہے اور حسب منشاء قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ع داخل بہی گورنمنٹ ہو چکی ہے لہذا کوئی صاحب بلا اجازت اس کے قصد طبع نہ فرماویں

المشتہر

محمد عبد المجید مالک و مہتمم مطبع انصاری

دہلی